

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

# الثانی

کتاب الایمان والکفر، کتاب الدر عامر، کتاب فضل القرآن، کتاب العشرہ

ترجمہ اصول کافی جلد پنجم

حضرت ثقفی الاسلام ملاز فہار مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

تبیحہ

مفسر قرآن عالیجناب ایدہ العظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قلم دارالعالی نقوی الہیوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معتمد دو صد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (جی سٹریٹ)  
ناظم آباد علی کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر: **ظفر شمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (رجسٹرڈ)**  
ناظم آباد علی کراچی

طبع: ----- قریشی آرٹ پریس

کتابت: ----- سید محمد رضا زیدی

ہدیہ: ----- ۸۰ روپے

اشاعت: ----- جولائی ۲۰۰۳ء

# فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
	<b>کتاب لایمان والکفر (۱)</b>						
۱	المرحون لامر اللہ	۳۰۱	۱	۲۱	آدم کی توبہ	۳۲۱	۴۰
۲	اصحاب اعراف	۳۰۲	۲	۲۲	آلودگی گناہ	۳۲۲	۴۲
۳	اصناف اہل خلاف	۳۰۳	۳	۲۳	گناہ کی تین قسمیں	۳۲۳	۴۳
۴	مولفہ القلوب	۳۰۴	۴	۲۴	گناہ کی سزا میں تعبیل	۳۲۴	۴۴
۵	ذکر منافقین و صلوات اور اہلبیس کی دعوت ۱۰۰۵	۳۰۵	۸	۲۵	گناہوں کی توضیح	۳۲۵	۵۰
۶	اس آیت کے معنی بعض لوگ عبادت			۲۶	نادر	۳۲۶	۵۱
	کنا سے پر کرتے ہیں۔	۳۰۶	۹	۲۷	خدا عمل کرنے والے کے مدد سے ہیں	۳۲۷	۵۲
۷	سبب مومن کا کافر ہو جانا	۳۰۷	۱۱	۲۸	عمل نہ کرنے والے کی بلا زد کرنا ہے	۳۲۸	۵۴
۸	نادر	۳۰۸	۱۳	۲۹	ترک گناہ توبہ سے آسان ہے	۳۲۹	۵۵
۹	ثبوت ایمان	۳۰۹	۱۳	۳۰	رفتہ رفتہ عذاب	۳۳۰	۵۵
۱۰	عائیت ایمان	۳۱۰	۱۵	۳۱	محاسبہ عمل	۳۳۱	۵۷
۱۱	ناراض اور مستقل ایمان کی علا مت	۳۱۱	۱۸	۳۲	عیب جوئی	۳۳۲	۶۶
۱۲	سہو قلب	۳۱۲	۱۹	۳۳	مسلمان ہونے کے بعد عمل جاہلیتہ		
۱۳	ظلمت قلب منافیق	۳۱۳	۲۱	۳۴	کامواخذہ نہ ہوگا	۳۳۳	۶۷
۱۴	دل کی حالت یکساں نہ رہتا	۳۱۴	۲۲	۳۵	توبہ کے بعد عمل باطل نہ ہو جائیگا	۳۳۴	۶۸
۱۵	دوسرے اور حدیث نفس	۳۱۵	۲۴	۳۶	بلا سے معافی دینے ہوئے	۳۳۵	۶۹
۱۶	گناہوں کا اعتراف	۳۱۶	۲۶	۳۷	جن چیزوں سے اہل رسالت کا		
۱۷	ستر عیوب	۳۱۷	۲۸	۳۸	مواخذہ نہ ہوگا۔	۳۳۶	۷۰
۱۸	قصہ نیکی و بدی	۳۱۸	۲۹	۳۹	ایمان کے ہوتے گناہ مضر نہیں۔	۳۳۷	۷۱
۱۹	توبہ	۳۱۹	۳۱	<b>کتاب الدعاء (۲)</b>			
۲۰	گناہوں سے استغفار	۳۲۰	۳۷	۴۰	فصیلت دعا	۱	۷۵

صفحہ نمبر	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	باب	نمبر شمار
۱۲۵	۲۸	۶۵	۲	استغفار	۴۴	۲	۳۹- دعا مومن کا ہتھیار ہے
۱۲۷	۲۹	۶۶	۳	تسبیح، تہلیل و تکبیر	۷۹	۳	۴۰- دعا در بلا و تضار ہے
۱۲۹	۳۰	۶۷	۴	ایسے مومن بھائیوں کے لئے غائبانہ دعا	۸۱	۴	۴۱- دعا شفا و امراض ہے
۱۳۲	۳۱	۶۸	۵	کس کی دعا قبول ہوتی ہے	۸۱	۵	۴۲- حبس کی دعا قبول ہوتی
۱۳۴	۳۲	۶۹	۶	کس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔	۸۲	۶	۴۳- الہام دعا
۱۳۶	۳۳	۷۰	۷	دشمن کے لئے بد دعا	۸۳	۷	۴۴- دعائیں تقدیم
۱۳۸	۳۴	۷۱	۸	مساہلہ	۸۴	۸	۴۵- دعا پر یقین
۱۴۱	۳۵	۷۲	۹	تمجید باری	۸۵	۹	۴۶- دعائیں رجوع قلب
۱۴۳	۳۶	۷۳	۱۰	جو لا الہ الا اللہ کہے	۸۶	۱۰	۴۷- دعائیں الحاح و زاری
۱۴۴	۳۷	۷۴	۱۱	جس نے لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہا	۸۸	۱۱	۴۸- وقت دعا اور ذکر حاجت
		۷۵	۱۲	جس نے لا الہ الا اللہ وحدہ و وحدہ	۸۹	۱۲	۴۹- دعا کا اخفاء
۱۴۶	۳۸		۱۳	کہا۔	۸۹	۱۳	۵۰- اوقات و حالات و قبولیت دعا
۱۴۵	۳۹	۷۶	۱۴	دس بار لا الہ الا اللہ لا شریک لہ کہنا	۹۲	۱۴	۵۱- رغبت خواہش
		۷۷	۱۵	اشھد انہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا	۹۵	۱۵	۵۲- بگاڑ
			۱۶	شریک لہ اشھد انہ محمداً عبداً و	۹۸	۱۶	۵۳- شمار الہی قبل دعا
۱۴۶	۴۰		۱۷	سرسولہ۔	۱۰۲	۱۷	۵۴- اجتماعی دعا
۱۴۶	۴۱	۷۸	۱۸	ہر روز دس بار یہ کلمات پڑھے	۱۰۳	۱۸	۵۵- مومنین کو دعائیں شریک کرنا۔
۱۴۶	۴۲	۷۹	۱۹	یا اللہ دس بار کہنا	۱۰۳	۱۹	۵۶- سبب تاخیر اجابت دعا
۱۴۷	۴۳	۸۰	۲۰	لا الہ الا اللہ حقاً حقاً کہنا	۱۰۷	۲۰	۵۷- محمد و آل محمد پر درود
۱۴۸	۴۴	۸۱	۲۱	یا رب یا رب کہنا	۱۱۳	۲۱	۵۸- مجلس میں ذکر خدا واجب ہے۔
۱۴۸	۴۵	۸۲	۲۲	خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہنا	۱۱۷	۲۲	۵۹- ذکر خدا کثرت سے کرنا۔
۱۴۹	۴۶	۸۳	۲۳	ماشاء اللہ کہنا	۱۲۰	۲۳	۶۰- بھی ذکر خدا کرنے دے پر نہیں کرتی
۱۵۰	۴۷	۸۴	۲۴	استغفر اللہ کہنا	۱۲۰	۲۴	۶۱- ذکر خدا میں مشغولیت
۱۵۰	۴۸	۸۵	۲۵	صبح و شام کی دعا	۱۲۱	۲۵	۶۲- ذکر خدا خفیہ کرنا۔
۱۷۰	۴۹	۸۶	۲۶	سوتے اور جاگتے وقت کی دعا	۱۲۲	۲۶	۶۳- اللہ عزوجل کا ذکر غافلین میں
			۲۷		۱۲۳	۲۷	۶۴- تجمید و تسبیح

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۸۷-	گھر سے نکلنے وقت کی دعا	۵۰	۱۷۶	۱۱۰-	نفیلت قرآن	۱۳	۲۹۳
۸۸-	نماز سے قبل کی دعا	۵۱	۱۸۲	۱۱۱-	النوار	۱۲	۳۰۳
۸۹-	دعا بعد نماز	۵۲	۱۸۲	<b>کتاب العشرہ (۴)</b>			
۹۰-	دعا لے رزق	۵۳	۱۹۲	۱۱۲-	معاشرہ کے لئے واجب	۱	۳۱۴
۹۱-	دعا ادائے قرض	۵۴	۱۹۷	۱۱۳-	حسن المعاشرت	۲	۳۱۶
۹۲-	دعا برائے دفع کرب و غم	۵۵	۱۹۹	۱۱۴-	دوستی و مصاحبت	۳	۳۱۸
۹۳-	دعا لے امراض	۵۶	۲۱۲	۱۱۵-	جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ ہے	۴	۳۲۰
۹۴-	حمز و تعویذ	۵۷	۲۱۸	۱۱۶-	لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی	۵	۳۲۴
۹۵-	قرآن پڑھتے وقت کی دعا	۵۸	۲۲۵	۱۱۷-	اپنے بھائی کی رائی محبت سے آگاہ کرنا	۱	۳۲۶
۹۶-	دعا لے حفظ قرآن	۵۹	۲۲۸	۱۱۸-	تسلیم	۷	۳۲۷
۹۷-	دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے	۶۰	۲۳۱	۱۱۹-	جس کے لئے ابتدا یا اسلام محبوب ہے	۸	۳۳۰
<b>کتاب فضل القرآن (۳)</b>							
۹۸-	فضل القرآن	۱	۲۶۰	۱۲۰-	جماعت کے لئے ایک سلام کافی ہے		۳۳۰
۹۹-	نفیلت حاصل قرآن	۲	۲۷۰	۱۲۱-	اور ایک ہی جواب کافی ہے	۹	۳۳۲
۱۰۰-	تعلیم قرآن	۳	۲۷۴	۱۲۲-	عورتوں پر سلام	۱۰	۳۳۲
۱۰۱-	حفظ قرآن	۴	۲۷۵	۱۲۳-	مسلمانوں کے علاوہ دوسروں پر سلام کرنا	۱۱	۳۳۳
۱۰۲-	قرأت قرآن	۵	۲۷۸	۱۲۴-	مکاتب اہل ذمہ	۱۲	۳۳۷
۱۰۳-	وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جائے	۶	۲۷۹	۱۲۵-	چشم پوشی	۱۳	۳۳۸
۱۰۴-	نواب قرأت قرآن	۷	۲۸۰	۱۲۶-	نادر	۱۴	۳۳۹
۱۰۵-	قرآن کا پڑھنا مصحف میں	۸	۲۸۳	۱۲۷-	چھینکنے والے کے لئے دعا	۱۵	۳۴۰
۱۰۶-	ترتیل قرآن خوش الحانی سے	۹	۲۸۵	۱۲۸-	سفید باور والے مسلمان کی عزت کرنا	۱۶	۳۴۸
۱۰۷-	قرآن کی قرأت سن کر سہوش ہو جانا	۱۰	۲۸۸	۱۲۹-	ردم کریم کی عزت	۱۷	۳۵۰
۱۰۸-	قرآن کئی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے	۱۱	۲۸۹	۱۳۰-	آنے والے کا حق	۱۸	۳۵۱
۱۰۹-	قرآن اسی زبان میں بلند ہوگا میری نازل ہوا	۱۲	۲۹۲	۱۳۱-	بھاس میں راز دانی	۱۹	۳۵۱
				۱۳۲-	سیر گوشہ	۲۰	۳۵۲
				۱۳۳-	طریقہ نشست	۲۱	۳۵۳

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۱۳۳	تکیرنگانا	۲۲	۲۵۵	۱۳۸	بہم خط و کتابت	۲۷	۳۶۸
۱۳۴	مزاح اور ہنس	۲۳	۳۵۶	۱۳۹	النوار	۲۸	۳۶۸
۱۳۵	ہمسایہ کا حق	۲۴	۳۶۱	۱۴۰	بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کی تاکید	۲۹	۳۷۱
۱۳۶	حد الجوار	۲۵	۳۶۶	۱۴۱	مکتوب کا غلط جملانے کی تہی	۳۰	۳۷۳
۱۳۷	اپنی اصحاب اور ہم سفر کا حق	۲۶	۳۶۶				

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 فَتَنَّا وَتَوَلَّىٰ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَكْتُمُونَ

## تین سوایک وال باب المرجون لامر اللہ

((باب)) ۳۰۱

﴿الْمَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن موسى بن بكر، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل: «وَأَخْسَرُونَ مَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ»، قال: «قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةَ وَجَعْفَرَ وَأَشْبَاهَهُمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ إِنَّهُمْ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللَّهَ وَتَرَكَوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَعْرِفُوا الْإِيمَانَ بِقُلُوبِهِمْ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، وَلَمْ يَكُونُوا عَلَىٰ جُحُودِهِمْ فَيَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَىٰ تِلْكَ الْحَالِ إِمَائِدٌ بِهِمْ وَإِمَائِدٌ عَلَيْهِمْ».

۱۔ زرارة سے مروی ہے۔ آیت ”اور دوسرے لوگ امر الہی کے امیدوار ہیں کہ کچھ لوگ مشرک تھے انھوں نے بحالتِ شریک حمزہ و جعفر اور ان جیسے دیگر مؤمنین کو قتل کیا۔ پھر وہ مسلمان ہو گئے اور توحید کو ماننے لگے۔ شریک چھوڑ دیا لیکن ایمان ان کے قلوب میں نہ تھا۔ جس سے وہ مومن خالص بن جاتے اور جنت ان پر واجب ہو جاتی، اور نہ ہی انکار ربوبیت پر باقی رہے کہ دوزخ واجب ہوتی، پس اس حالت میں ان کو عذاب دینا یا ان کی توبہ قبول کرنا خدا کی مرضی پر ہے۔“

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ بْنِ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : «الْمَرْجُونَ قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةَ وَجَعْفَرَ وَأَشْبَاهَهُمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ إِنَّهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللَّهَ وَتَرَكَوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَكُونُوا يَوْمَئِذٍ يُؤْمِنُونَ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَمْ يُؤْمِنُوا فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ وَلَمْ يَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَىٰ تِلْكَ الْحَالِ مَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ».



۲- ترجمہ ادب پر گزرا۔

## تین سو دوواں باب

## اصحابِ اعراف

(باب) ۳۰۲

﴿اصحابِ الأعراف﴾

۱- محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بکیر، وعلی بن ابراہیم، عن محمد بن عیسیٰ، عن یونس، عن رجلٍ جميعاً عن زرارة قال: قال لي أبو جعفر عليه السلام ما سألني أصحاب الأعراف؟ قلت: ما هم المؤمنون أو الكافرون إن دخلوا الجنة فيمؤمنون وإن دخلوا النار فيم كافرون. فقال: والله ما هم بمؤمنين ولا كافرين ولو كانوا مؤمنين دخلوا الجنة كما دخلها المؤمنون ولو كانوا كافرين لدخلوا النار كما دخلها الكافرون ولكنهم قوم استوت حسناتهم وسيئاتهم فقصرت بهم الأعمال وإنهم لكما قال الله عز وجل: فقلت: أمن أهل الجنة أو من أهل النار؟ فقال: إن تركتهم حيث تركتهم الله، قلت: أفترجئهم؟ قال: نعم أرحبهم كما أرحاهم الله إن شاء أدخلهم الجنة برحمة وإن شاء ساقمهم إلى النار بدنوبهم ولم يظلمهم، فقلت: هل يدخل الجنة كافر؟ قال: لا، قلت: هل يدخل النار إلا كافر؟ قال: فقلت: لا إلا أن يستأنس يا زرارة إنني أقول: ما شاء الله وأنت لا تقول ما شاء الله، أما إنك إن كبرت رجعت وتعلمت إعلتك عمداً.

۲- زرارة سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اصحابِ اعراف کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ مؤمن ہوں گے یا کافر، اگر مؤمن ہوں گے تو جنت میں جائیں گے۔ کافر ہیں تو دوزخ میں۔ فرمایا واللہ وہ نہ مؤمن ہوں گے نہ کافر، اگر مؤمن ہوتے تو اہل ایمان کی طرح وہ بھی جنت میں جلتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جلتے۔ بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی۔ ان کے اعمال کی کوتاہی سے ایسا ہوگا

میں نے کہا وہ اہل جنت سے ہوں گے یا اہل نارت، فرمایا ان کو چھوڑ دو۔ جیسے اللہ نے ان کو چھوڑ رکھا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ ان کے متعین بخشش کی امید رکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں جیسا کہ اللہ نے ان کو امیدوار بنالیا ہے۔ اگر چاہے گا تو ان کو جنت میں داخل کرے گا نہ چاہے گا تو دوزخ میں ان کے گناہوں کے سبب، اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ میں نے پوچھا کیا کافر جنت میں جائے گا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تو دوزخ میں صرف کافر ہی جائیں گے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ بھی جن کو اللہ چاہے گا۔ اسے زوارہ میں کہتا ہوں ماشاء اللہ مگر تم نہیں کہتے ماشاء اللہ۔ (جو اللہ چاہے) جب تم بڑے ہو گے تو اس خیال سے پلٹو گے۔ جس معلومات بڑھے گی اتنے ہی تمہارے عقدے حل ہوتے جائیں گے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَالَّذِينَ حَلَطُوا أَعْمَالَ صَالِحًا وَ آخَرًا سَيِّئًا فَأُولَئِكَ قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ يُحَدِّثُونَ فِي إِيمَانِهِمْ مِنَ الذُّنُوبِ النَّبِيِّ يَعْيبُهَا الْمُؤْمِنُونَ وَ يَكْفُرُونَ بِهَا فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جن لوگوں نے اپنے اعمال صالحہ کو سیئات سے مخلوط کر لیا ہے وہ ایسے مومن ہیں جنہوں نے ایمان کے ساتھ ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے جو مومنوں کے لئے عیب ہیں اور وہ ان کو کفر وہ جانتے ہیں مگر ہے خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرے۔

## تین ستون والی باب

### اصناف اہل خلاف

(باب) ۳۰۳

۱ (فِي صُوفِ أَهْلِ الْخِلَافِ وَ ذِكْرِ الْقَدَرِيَّةِ وَ الْخَوَارِجِ وَ الْمُرْجِيَّةِ وَ أَهْلِ الْبُلْدَانِ) ❦

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شَمْرَةَ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْقَدَرِيَّةَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْخَوَارِجَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُرْجِيَّةَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُرْجِيَّةَ قَالَ : قَالُوا : لَعَنَ اللَّهُ هَؤُلَاءَ مَرَّةً مَرَّةً وَلَعَنَتْ هَؤُلَاءَ مِنْ تَبِيِّ ؟ قَالَ : إِنَّ هَؤُلَاءَ يَقُولُونَ : إِنْ قَاتَلْنَا مُؤْمِنِينَ فَدَعَاؤُهُمْ مُنْتَطِحَةٌ يَشَاءُ بِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي قَوْمٍ فِي كِتَابِهِ : وَلَنْ يُؤْمِنَ الرَّسُولُ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ

یَقْرَأُ بِنِ تَا كَلَه السَّارِفَل فَدَجَاه كَمْ رَسُلٌ مِّن قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَاَسْم فَنَلْتَمُوهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالَ : كَانَ بَيْنَ الْفَاتِلِينَ وَالْقَاتِلِينَ حُمْسُ مِائَةِ عَامٍ فَالْزَمَهُمُ اللهُ الْقَتْلَ بِرِضَاهُمْ مَا فَعَلُوا .  
 اور فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا لعنت کرے تدریہ فرقہ پر، خدا لعنت کرے خارجیوں پر، خدا لعنت کرے مرجئیہ پر، خدا لعنت کرے مرہیہ پر، میں نے کہا آپ نے پہلے دو پرصرت ایک بار لعن کی اور مرجئیہ پر دو بار، فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمارے مشقوی مومن ہیں اور قیامت تک ہمارے خون سے ان کے کپڑے لقمے لقمے رہیں گے اور خدائیے ایسی کتاب میں یہودیوں کے متعلق بیان کیا کہ انھیں اپنے کہا۔ ہم رسول پر ایمان نہ لائیں گے جب تک وہ ایسی قربانی نہ دکھلائے جسے آسمان سے آنے والی آگ نے جلا دیا ہو۔ اسے رسول! تم ان سے کہو کہ مجھ سے پہلے رسول معجزات لے کر آچکے ہیں اور جو تم نے کہا۔ وہ معجزہ دکھایا یہ تم نے (یعنی تمہارے اسلاف نے) ان کو قتل کیوں کیا۔ اگر سچے ہو تو جواب دو اور حضرت نے فرمایا کہ ان کے قتل کرنے والے اور کہنے والے یہودیوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا خدا نے ان پر قتل کا الزام اس لئے لگایا کہ وہ ان کے فعل پر راضی تھے۔

قدر درویش کا حقیقہ یہ ہے کہ ہند سے کے تمام زفعال کا اعلیٰ خوراک کی ذات سے ہے ہر کام  
 تفسیر میں اسی کی تدریہ کو قتل ہے اور اس کو اپنے فعل پر مستقلاً قدرت ہے خدا نے ارادہ مشیت  
 اور قضا و قدر کو قتل نہیں۔

خواجہ : کہتے ہیں امام کا وجود کسی زمانہ میں ضروری نہیں اور یہ کہ اگر کوئی شخص ایک گناہ کبیرہ  
 کہے تو وہ کافر ہے۔

مرد جیٹے کہتے ہیں کہ ایمان تام ہے ماجاہ البتہ کی تصدیق کا اعمال قلب و دیگر اعضاء کو ایمان  
 سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْبِيرٍ ، عَنْ عَمَادِ بْنِ حَكِيمٍ ، وَحَمَادِ بْنِ عُمَانَ  
 عَنْ أَبِي سُرُوقٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مَا هُمْ ؟ فَقُلْتُ : مَرْجِيَةٌ وَ قَدْرِيَّةٌ وَ  
 حَزْرَوِيَّةٌ . وَحَالَ : لَعَنَ اللهُ تِلْكَ الْمِلَّةَ الْكَافِرَةَ الْمَشْرُوكَةَ الَّتِي لَا نَعْبُدُ اللهَ عَلَى شَيْءٍ .

۲۔ ابن سُرُوق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا۔ بصرہ والوں کا کیا فریب  
 ہے۔ میں نے کہا وہ مرجئیہ، تدریہ اور حزوریہ (خارجی) ہیں۔ فرمایا ان کافر اور مشرک ملتوں پر جنہوں نے کسی صورت خدا کی  
 عبادت نہیں کی۔ خدا کی لعنت ہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقِبَ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَادٍ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ . عَنْ مَهْمُودِ بْنِ يُونُسَ . عَنْ سُلَيْمَانَ

ابن خالد . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَهْلُ الشَّامِ شَرُُّ مَنْ أَهْلُ الرَّوْمِ ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ شَرُُّ مَنْ أَهْلُ مَكَّةَ وَأَهْلُ مَكَّةَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ جِهْرًا .

سہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام۔ نہ اہل شام بدتر ہیں رومیوں سے اور اہل مدینہ بدتر ہیں اہل مکہ سے اور اہل مکہ کفر کرتے ہیں۔ ظاہر بنظر (غالباً یہ کلام زمانہ نبی اُمیہ سے متعلق ہے کہ اس دور میں منافقوں کی کثرت تھی وہ اسلام کو ظاہر کرتے تھے اور باطن دلوں میں کفر چھپائے ہوئے تھے اور منافق کفار سے بدتر ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کا تہہ میں ہے۔ یہ لوگ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے اور یہ کفر ہے اللہ سے اور نصاریٰ ایسا نہیں کرتے تھے)۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کلام مبنی ہو اس امر پر کہ مخالفین غیر مستضعفین مطلقاً بدتر ہیں کفار سے جیسا کہ اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے اور ان شہروں کے باشندوں کے درمیان جو فرق ہے، وہ ان کے دسوخ کے لحاظ سے ہے۔ مذہب باطلہ میں یا یہ کہ اکثر مخالفین ان زمانوں میں نواصب تھے اہل بیت سے منحوت، خاص کر مکہ مدینہ اور شام والے جو مختلف تھے شقاوت میں اور ناصریہ میں اور یہ ظاہر ہے کہ ناصبی ہونا کافر ہونے سے زیادہ بُرا ہے اور اہل مکہ تو اس زمانہ میں عداوت اہل بیت میں پیش پیش تھے اور ایک گروہ ان میں کا آج تک اہل بیت پر لوم و فاش و عید مناسبتیں بلکہ یہ ان کی سب سے بُری عیب ہے

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِهَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَالِبٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ لِكُفْرُونَ بِاللَّهِ جِهْرًا وَإِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَبُّ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، أَحَبُّ مِنْهُمْ سَبْعِينَ مِثْقَالًا .

۴۔ ابو بصیر نے امامین میں سے کسی سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کفر کرتے ہیں اللہ سے ظاہر بنظر اور اہل مدینہ ان سے ستر گنا زیادہ خبیث ہیں۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قِصَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَهْلُ الشَّامِ شَرُُّ أَمْ [أَهْلُ] الرَّوْمِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الرَّوْمَ كَفَرُوا وَلَمْ يَمَادُونَا وَإِنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَفَرُوا وَغَادُونَا .

۵۔ ابو بکر حضرمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیا شامی بدترین آدمی ہیں یا رومی فرمایا رومی کافر ہیں مگر ہمارے دشمن نہیں اور شامیوں نے کفر اختیار کیا اور ہم سے عداوت کی۔

۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ النَّصْرِيِّ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ الْفَضِيلِ بْنِ يسارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْجَالِسُوهُمْ . يَعْنِي الْمُرَجَّةَ . لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَ لَعَنَ [اللَّهُ] مِلَلَهُمُ الْمُشْرِكَةَ

الَّذِينَ لَا يُعْبُدُونَ اللَّهَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ .

۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے ان کے (مرجیہ) کے پاس نہ بیٹھو۔ خدا ان پر ادران کے شرک والے مذہب پر لعنت کرے یہ لوگ کسی صورت میں بھی اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

## تین سو چارواں باب مولفۃ القلوب

(باب ۳۰۳)

«الْمَوْلَفَةُ قُلُوبِهِمْ»

۱۔ محمد بن یحییٰ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّارٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زُجَيْلِ جَمِيعًا ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : «الْمَوْلَفَةُ قُلُوبِهِمْ قَوْمٌ وَحَدَّوْا اللَّهَ وَحَلَعُوا عِبَادَةَ (مَنْ يُعْبَدُ) مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَمْ تَدْخُلِ الْمَعْرِفَةُ قُلُوبَهُمْ أَنْ تُعْبَدَ رَسُولَ اللَّهِ ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَتَأَلَّفُهُمْ وَيُعَمِّرُهُمْ لِكَيْمَا يَعْرِفُوا وَيُعَلِّمَهُمْ .

۱۔ زررہ نے بیان کیا کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مولفۃ القلوب وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کو ایک مانا اور اللہ کے غیر کی عبادت ترک کی لیکن رسول کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزیں نہ ہوئی۔ رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے تاکہ وہ معرفت حاصل کریں اور ان کو تعلیم بھی دیتے تھے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَالْمَوْلَفَةُ قُلُوبِهِمْ » قَالَ : هُمْ قَوْمٌ وَحَدَّوْا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَشَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَهُمْ فِي ذَلِكَ شَكَّاكَ فِي بَعْضِ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله أَنْ يَتَأَلَّفَهُمْ بِالْمَالِ وَالْعَطَاءِ لِكَيْ يَحْسِنَ إِسْلَامَهُمْ وَيَسْتَوْا عَلَىٰ دِينِهِمُ الَّذِي دَخَلُوا فِيهِ وَأَقْرَبُ وَابِدٍ .

وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَوْمَ حُبَيْنَ تَأَلَّفَ رُؤَسَاءَ الْعَرَبِ وَمِنْ قُرَيْشٍ وَسَائِرِ مِصْرَ ، مِنْهُمْ أَبُو سَفْيَانَ ابْنِ حَرْبٍ وَعَبِيَّةُ بْنُ حَضْرَةَ الْقَرَارِيِّ وَأَشْبَاهَهُمْ مِنَ النَّاسِ فَعَصَبَتِ الْأَنْصَارُ وَاجْتَمَعَتِ إِلَى سَعْدِ بْنِ

عِبَادَةٌ فَانطَاقَ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْجَعْرِ أَنَّهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا لَنْ لِي فِي الْكَلَامَةِ فَقَالَ :  
نَعَمْ فَقَالَ : إِنْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ الَّتِي قَسَمْتُمْ بَيْنَ قَوْمِكَ شَيْئًا أُنزِلَ اللَّهُ رَحِيمًا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ  
ذَلِكَ لَمْ تَرَسْ ، قَالَ زُرَّارَةُ : وَسَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ  
أَكَلْتُمْ عَلَيَّ قَوْلَ سَيِّدِكُمْ سَعْدٍ ؟ فَقَالُوا : سَيِّدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالُوا فِي الثَّالِثَةِ : نَحْنُ عَلَيَّ مِثْلَ  
قَوْلِهِ وَرَأَيْتُمْ ، قَالَ زُرَّارَةُ : وَسَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : فَحَطَّ اللَّهُ نُورَهُمْ ، وَفَرَسَ اللَّهُ لِيْلَهُمْ وَأَمَّهُ  
قُلُوبُهُمْ سَهْمًا فِي الْقُرْآنِ

۲۔ زراره نے بیان کیا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مولفۃ القلوب کے متعلق پوچھا فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی دید کا تو اتنا سرا کیا بت پرستی کو ترک کیا اور یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں لیکن آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے تھے ان میں سے بعض باتوں میں انہیں شک ہوا۔ خدا نے رسول کو حکم دیا کہ مال اور عطایات سے ان کی تالیفِ قلب کریں تاکہ ان کا اسلام بچنے ہو اور جس دین میں داخل ہوئے ہیں اس پر ثابت قدم رہیں اور دل سے اقرار کریں رسول اللہ نے یوم حنین روساء عرب، قریش اور قبیلہ مضر کے لوگوں کی تالیفِ قلب جیسے ابوسفیان اور عینیبہ بن الحکمین فزاری وغیرہ انصار کو یہ برا معلوم ہوا وہ سب سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہوئے وہ ان کو رسول اللہ کے پاس مقام جعرانہ پہنچے اور کہا یا رسول اللہ کیا کلام کی اجازت ہے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے کہا اگر یہ حکم جو آپ نے اپنی قوم کے درمیان تقسیم اموال میں جاری کیا ہے اللہ کا نازل کردہ ہے تو ہم راضی ہیں ورنہ نہیں۔ زراره نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اسے گردہ انصار کیا تم سب کا وہی قول ہے جو تمہارے سردار کا ہے انہوں نے کہا ہمارا سردار اللہ اور اس کا رسول ہے تکرار کے بعد تیسری بار انہوں نے کہا۔ ہمارا قول اور رائے وہی ہے جو سعد کی ہے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے رسول پر اعتراض کرنے کی وجہ سے ان کے چہروں کا نور اڑا دیا اور مولفۃ القلوب کا ایک حصہ قرآن میں مقرر کر دیا۔

۳۔ عَلِيٌّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زَجَلٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ :  
الْمَوْلُفَةُ قُلُوبُهُمْ لَمْ يَكُ نَوَاقِطُ أَكْثَرَ مِنْهُمْ الْيَوْمَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مولفۃ القلوب ان سے زیادہ اس زمانہ میں ہیں۔

۴۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقُ كَمْ تَرَى أَهْلَ هَذِهِ الْآيَةِ : إِنْ أَعْطُوا مَهْرًا فَزَوَّجُوا وَإِنْ لَمْ يَعْطُوا  
مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْحَطُونَ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : نَعَمْ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِي النَّاسِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے اسحاق اس آیت کے مصداق کہتے ہیں اگر ان کو دے دو تو راضی ہیں نہ دو تو عقد میں بھرے ہیں۔ پھر فرمایا ایسے لوگ دو تہائی لوگوں سے تیار ہوں۔

۵۔ عَدُوٌّ مِنْ أُمَّةٍ يَمُنُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَكْرِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا كَانَتْ الْمَوْلُوفَةُ قَلْبُهُ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْهُمُ الْيَوْمَ، وَهِيَ قَوْمٌ وَحَدَّثُوا لَنَا وَخَرَجُوا مِنَ الشَّرَائِعِ وَلَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمْ فَتَنَّبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلُوبَهُمْ وَمَا جَاءَ بِهِ فَمَا لَقِيَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَأَلَّفَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِكَيْمَا يَعْرِفُوا.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس زمانہ سے زیادہ مولفۃ القلوب کبھی نہیں ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو موقد تو ہیں اور شریک سے باہر نہیں لیکن رسول اللہ کی معرفت اور ماجا ابہ النبی کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزیں نہیں ہوئی اس لئے رسول خدا نے ان کو مومنین نے ان کی تالیف قلب کی تاکہ ان کو معرفت حاصل ہو۔

## تین سو پانچواں باب

### ذکر منافقین و ضلال اور ابلیس کی دعوت

(باب ۳۰۵)

﴿أَجِبِي ذِكْرَ الْمُنَافِقِينَ وَالضَّالِّينَ وَالْإِبْلِيسَ فِي الدَّعْوَةِ﴾

۱۔ عَنِّي بَنُ إِدْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حَمِيلِ قَالَ: كَانَ الطَّبَاتُ يَقُولُ لِي: إِبْلِيسُ لَيْسَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَإِنَّمَا أُمِرَتِ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّجُودِ لِرَبِّهِمْ وَالْإِبْلِيسُ لَا يُسْجُدُ، وَالْإِبْلِيسُ يَعْنِي حَيْثُ لَمْ يُسْجُدْ وَإِبْلِيسُ هُوَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ؛ قَالَ: وَدَخَلْتُ أَسْأَلُهُ وَعَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَأَحْسَنَ وَاللَّهِ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَقَالَ: خَعَلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا نَدَّبَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْمِهِ: دِيَارُ شِبَا الَّذِينَ آمَنُوا، أَوْ خَلَّ فِي ذَلِكَ الْمُنَافِقُونَ مَعَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالضَّالِّينَ وَكُلَّ مَنْ أَقْرَبَ بِالذَّعْوَةِ الظَّاهِرَةَ وَكَانَ إِبْلِيسُ مَمْتَنًا أَوْ بِالذَّعْوَةِ الظَّاهِرَةَ مَعَهُمْ.

ارجمیل نے کہا مجھ سے لیبار نے کہا کہ ابلیس ملائکہ میں سے نہ تھا اور خدا نے سجدہ کا حکم ملائکہ کو دیا تھا۔ ابلیس نے کہا میں سجدہ نہ کروں گا۔ پس اس صورت میں ابلیس گنہگار کیوں ہو اور آنحضرت علیہ السلام نے کہا وہ ملائکہ میں سے نہ تھا ہم

اور وہ اس مسئلے کے حل کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے۔ طیار نے بڑے اچھے طریقے سے اس مسئلے کو پیش کیا۔ یعنی چونکہ مسئلہ کی موجودہ صورت میں قرآن پر اعتراض لازم آتا تھا۔ لہذا سوال کی صورت یوں بدلی کہنے لگا میں آپ پر فدا ہوں خدا نے مومنین کو جو یہ کہہ کر نوازا ہے یا ایہا الذین آمنوا۔ تو کیا منافق بھی ان کے ساتھ اس خطا میں داخل ہیں۔ فرمایا ہا وہ بھی اور اہل ضلال بھی اور ہر وہ شخص جس نے یہ دعوت ظاہری آفران کیا اور اہلین بھی ملا مکہ کے ساتھ یہ دعوت ظاہری تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو بعلم امامت طیار کا سوال معلوم ہو گیا تھا۔

## تین سو چھ واں باب

اس آیت کے معنی کہ بعض لوگ اللہ کی عبادت گنہگارہ پر کرتے تھیں

(باب) ۳۰۶

﴿فِي قَوْلِهِ نَعَالِي «وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ﴾

۱۔ علی بن ابیہیم، عن ابیہ، عن ابیہ عمیر، عن قوم من اہل نجد من القسطنطینیۃ  
 عن ابیہ عمیر رضی اللہ عنہ فی قول اللہ عز و جل : «وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ» قالوا  
 الخماص بد و ان اصابته فتنة انقلب على وجهه حسرا الدنيا والاخرة قالوا لانه سألنا عنها ابا جعفر  
 عليه السلام فقال: هؤلاء قوم عبدوا الله وخلموا عبادته من بعد من دون الله فذكروا في غير موضع مما جاء  
 به فذكروا بالاسلام وكتبوا ان لا اله الا الله وان نجا من الله وان الله لا اله الا الله وان الله لا اله الا الله  
 ما كانوا في غير موضع مما جاء به والاسلام انما كان في الله قالوا لانه سألنا عن من يعبد الله  
 على حرف يعني على شك في شيء مما جاء به من احكامه عز و جل يعني في نفسه وماله  
 وولده «اطمان به» ورجعي بد «وان اصابته فتنة» يعني الا في حديد او مال او نسوة وكره المقام  
 على الاقرار بالنبي صلى الله عليه وآله فراجع الى الدنيا والذات، فكتب المسألة لله والرسول  
 والحقوق بالنبي وما جاء به.

۱۔ اس آیت کے متعلق بعض لوگ اللہ کی عبادت گنہگارہ پر کرتے ہیں اگر وہ اللہ پر ایمان لائے اور اللہ کے رسول اور ان کے



اگر نقصان پہنچ گیا تو منہ پھیر بیٹھے یہی دنیا د آخرت کا گھٹا ہے زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی عبادت کی اور غیر اللہ کی عبادت کو ترک کیا لیکن حضرت رسول خدا اور ماجاہدہ النبی کے متعلق شک میں پڑے رہے انہوں نے اسلام کے بارے میں کلام کیا اور لالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور قرآن کا اقرار کیا لیکن محمد صلعم اور جوہ لائے اس کے بارے میں شک کرتے رہے اللہ کے بارے میں شک نہ کیا۔ اللہ ان کے بارے میں فرماتا ہے وہ اللہ کی عبادت گزار ہو کر تھے ہیں یعنی شک کرتے ہیں محمد و ماجاہدہ النبی میں، اگر کوئی فائدہ کی صورت نظر آئی یعنی اپنے نفس، مال اور اولاد کے لئے کوئی بہتر دیکھی تو باغ بارغ ہو گئے اور اگر سر پر کوئی بلا جسم یا مال پر نازل ہو گئی تو رسول پر ایمان لانے کو فال بد سمجھے اور نبوت کا اقرار برا معلوم ہوا اور نبوت میں شک کر کے اپنے مقام سے ہٹے اور اللہ اور رسول کے دشمن بن گئے اور نبی کی نبوت اور ماجاہدہ النبی سے انکار کر بیٹھے۔

۲۔ تَحْمِيزُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّارٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ زُرَّادَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْبَدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ » قَالَ : هُمْ قَوْمٌ وَحَدُّوا اللَّهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَخَرَجُوا مِنَ الشِّرْكِ وَلَمْ يَعْرِفُوا أَنَّ عَمَّا عليه السلام رَسُولَ اللَّهِ ، فَهُمْ يُعْبَدُونَ اللَّهَ عَلَى شَكٍّ فِي عَمَلِهِمْ وَمَا خَافَ بِهِ ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ عليه السلام وَقَالُوا : نَسْطُرُ فَإِنَّ كَثُرَتْ أَمْوَالُنَا وَعَوْفِينَا فِي أَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا عَلِمْنَا أَنَّهُ صَادِقٌ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ نَظَرَ نَأْقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ ، يَعْنِي عَاقِبَةُ فِي الدُّنْيَا وَإِنْ أَصَابَتْهُ فَتْنَةٌ ، يَعْنِي بَلَاءٌ فِي نَفْسِهِ [وَمَالِهِ] » انْقَلَبَ عَلِيُّ وَجْهَهُ ، انْقَلَبَ عَلَى شَكِّهِ إِلَى الشِّرْكِ ، « خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ » يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا نَفْعَ لَهُ ، قَالَ : يَنْقَلِبُ مُشْرِكًا ، يَدْعُو غَيْرَ اللَّهِ وَيُعْبَدُ غَيْرَهُ ، فَمِنْهُمْ مَن يَعْرِفُ وَيَدْخُلُ الْإِيمَانَ قَلْبَهُ فَيُؤْمِنُ وَيُصَدِّقُ وَيُرْوِلُ عَنْ مَنْزِلَتِهِ مِنَ الشَّكِّ إِلَى الْإِيمَانِ وَمِنْهُمْ مَن يَنْبُتُ عَلَى شَكِّهِ وَمِنْهُمْ مَن يَنْقَلِبُ إِلَى الشِّرْكِ .

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ مِثْلَهُ .

۲۔ آیت۔ ومن الناس الخ کے متعلق زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اقرار توحید کیا اور غیر خدا کی عبادت ترک کی، شرک سے باہر آئے لیکن حضرت رسول خدا کی معرفت حاصل نہ کی پس انہوں نے اس طرح عبادت کی کہ حضرت رسول خدا اور ماجاہدہ النبی کے متعلق وہ شک ہی میں رہے۔ وہ رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر ہمارے مالوں میں کثرت ہوئی اور ہم اور ہماری اولاد عاقبت میں رہی تو ہم جانیں گے آپ صادق ہیں اور اللہ کے رسول ہیں اور اگر اس کے خلاف ہوا تو ہم غور کریں گے اسی کے متعلق

خدا فرماتا ہے کہ دینی عاقبت حاصل ہوگی اور مسن ہو گئے اور اگر کوئی بلا آگئی تو شرک کی طرف پلٹ گئے یہی دنیا و آخرت کا خسارہ ہے وہ اللہ کے سوا ان سے دعا مانگنے لگے جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ فائدہ، حضرت نے فرمایا وہ مشرک ہیں اللہ کے غیر کو پکارتے ہیں اور اس کے غیر کی عبادت کرتے ہیں ان میں بعض ایسے ہیں کہ معرفت کے بعد ایمان ان کے قلب میں داخل ہوتا ہے اور وہ مومن بن کر تصدیق کرتے ہیں اور شک کو دور کر کے ایمان کی طرف آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ شک پر باقی رہ کر شرک کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

## تین سو ساتواں باب

کم سے کم وہ چیز جس سے کوئی مومن کافر یا ضال ہو جاتا ہے

(باب) ۳۰۷

«أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا أَوْ كَافِرًا أَوْ ضَالًّا»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَابَةَ ، عَنْ أَبِي بَابَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ - وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: مَا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالًّا؟ فَقَالَ لَهُ: قَدْ سَأَلْتُ قَافِمَهُ الْجَوَابَ - : أَمَا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا أَنْ يَعْرِفَ فَدَاةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَفْسَهُ فَيَقْرَأَ لَهُ بِالطَّاعَةِ وَيَعْرِفَ لَهُ إِمَامَهُ وَحُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَشَاهِدَهُ عَلَى خَلْعِهِ فَيَقْرَأَ لَهُ بِالطَّاعَةِ ، قُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ جَهَلَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ الْأَمَّاوَصَّةَ؟ قَالَ : نَعَمْ إِذَا أَمْرًا طَاعَ وَإِذَا نَهَى انْتَهَى . وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِرًا مَنْ زَعَمَ أَنْ شَيْئًا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ أَنْ اللَّهُ أَمْرٌ بِهِ وَنَسَبَهُ دِينًا يَتَوَلَّى عَلَيْهِ وَيَزْعَمُ أَنَّهُ يَعْبُدُ الَّذِي أَمَرَ بِهِ وَإِنَّمَا يَعْبُدُ الشَّيْطَانَ .

وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالًّا أَنْ لَا يَسْرِفَ حُجَّةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَشَاهِدَهُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَتِهِ وَفَرَسَ وَلَايَتَهُ ؛ قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْهُمْ لِي فَقَالَ : الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَفْسِهِ وَنَسَبَهُ فَقَالَ : «يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»

قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَمَلِيَّ اللَّهُ فِدَاكَ أَوْضَحْ لِي فَقَالَ: الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ يَوْمَ قُبَيْصَةَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: إِنِّي قَد تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَصِلُوا بَعْدِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَعَيْتَرِي أَهْلَ بَيْتِي، فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ قَد عَهَدَ إِلَيَّ أَنْهُمَا لَنْ يَنْفَسِرَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ مَسْتَحْتَبِي - وَلَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ الْمُسَبَّحَةِ وَالْوَسْطَى - فَتَسْبِقُ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، فَنَمَسَّتْكُمَا بِهِمَا لَا تَزَلُوا وَلَا تَصِلُوا وَلَا تَقْدُ مُوْهُمَ فَتَصِلُوا.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا۔ درآنحالیکہ ایک شخص آپ کے پاس آیا ہوا تھا اس نے کہا کہ تم سے کم وہ کیا چیز ہے جس سے ایک شخص مومن، کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا تو نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب سمجھ کہ تم وہ چیز جس سے بندہ مومن ہو جاتا ہے معرفت باری تعالیٰ ہے اور پھر اس کی اطاعت کا اقرار اور معرفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا اقرار کرے اور اپنے امام کی معرفت حاصل کرے جو حجت خدا ہے روئے زمین پر اور اس کا گواہ ہے اس کی مخلوق پر، اور اس کی اطاعت کا اقرار کرے، میں نے کہا اے امیر المؤمنین اگر ان باتوں کے علاوہ جو آپ نے بیان کیں اور سب باتوں سے جاہل ہو تو کبھی مومن ہو گا۔ فرمایا اس صورت میں کہ امام جس بات کا حکم دے بجالائے اور جس سے منع کرے رک جائے اور ادنیٰ وہ چیز جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے یہ ہے کہ جس بات سے اللہ نے منع کیا ہے، وہ سمجھے کہ اس کا اس نے حکم دیا ہے اور اسی کو اپنا دین قرار دے لے اور گمان کرے کہ حکم خدا کے مطابق عبادت کر رہا ہے درحقیقت وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے اور ادنیٰ درجہ گمراہی کا یہ ہے کہ وہ اس حجت خدا کو نہ پہچانے جو اس کے بندوں پر خدا کا گواہ ہے اور جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے اور جس کی ولایت کو فرض کیا ہے۔ میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین میں آپ پر خدا ہوں ذرا اسے واضح کیجئے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت کے ساتھ بیان کیا ہے فرمایا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی، میں نے کہا یا امیر المؤمنین ذرا اور وضاحت فرمائیے۔ فرمایا یہ وہی ہیں جن کے متعلق رسول خدا نے اپنے آخری خطبہ میں اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا میں تم میں دو امر چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان سے تمک رکھو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب میری عزت میرے اہل بیت میں خدا نے لطیف و خبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔ پھر دو انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ اس طرح یہ دونوں ساتھ ساتھ رہیں گے پس تم ان دونوں سے تمک رکھو تاکہ لغزش نہ کرو اور گمراہ نہ ہو اور ان پر سبقت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

## تین سو آٹھواں باب

نادر

(باب ۳۰۸)

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الصَّقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ بَنِي أُمَّيَّةَ أَطْلَقُوا لِلنَّاسِ تَعْلِيمَ الْإِيمَانِ وَآمَ يُطْلِقُوا تَعْلِيمَ الشِّرْكِ لِيَكُنِي إِذَا حَمَلُوهُمْ عَلَيْهِ لَمْ يَعْرِفُوهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ نے اجازت دی لوگوں کو تعلیم ایمان کے جیسے نماز و روزہ وغیرہ اور نہ اجازت تعلیم شرک کے یعنی ان چیزوں کی جو مقتضائے شرک ہیں جیسے بیروی ظن و قیاس و اختلاف تاکہ لوگ مقتضائے شرک کو پہچانیں ہی نہیں اور شرک کو سمجھیں ہی مقتضائے ایمان ہے۔

## تین سو نوواں باب

ایمان، اللہ کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ آیا یہ جائز ہے کہ اللہ ایمان ثابت کو خدلان کے ساتھ برطرف کرے

(باب ۳۰۹)

﴿ثُبُوتُ الْإِيمَانِ وَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَنْقُلَهُ اللَّهُ﴾

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّخَّافِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لِمَ يَكُونُ الرَّجُلُ عِنْدَ اللَّهِ مُؤْمِنًا قَدِ ثَبَّتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَهُ ثُمَّ يَنْقُلُهُ اللَّهُ بَعْدَ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْمَدْلُ إِتِمَادًا الْعِبَادِ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ لَا إِلَى الْكُفْرِ وَلَا يَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الْكُفْرِ بِهِ ، فَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ ثُمَّ ثَبَّتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَ اللَّهِ لَمْ يَنْقُلَهُ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ [بَعْدَ ذَلِكَ] مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ؛ قُلْتُ لَهُ: فَيَكُونُ الرَّجُلُ كَافِرًا قَدِ ثَبَتَ لَهُ الْكُفْرُ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ يَنْقَلِبُ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَهُمْ عَلَيْهَا لَيَعْرِفُونَ إِيْمَانًا بِشَرِيعَةٍ وَلَا كُفْرًا بِجُحُودٍ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ الرَّسُلَ يَدْعُو الْعِبَادَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِهِ اللَّهُ.

احسین بن نعیم نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا۔ ایسا تو نہیں ہوتا کہ ایک شخص عند اللہ مومن ہو اور اس کا ایمان خدا کے نزدیک ثابت بھی ہو پھر اللہ اس کو ایمان سے کفر کی طرف منتقل کر دے۔ فرمایا خدا عادل ہے اس نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف دعوت دی ہے کہ کفر کی طرف، وہ کفر کی طرف کسی کو دعوت نہیں دیتا۔ پس جو ایمان لے آئے اور اس کا ایمان عند اللہ ثابت ہو تو خدا اس کو ایمان سے کفر کی طرف نہیں لے جاتا میں نے کہا جو شخص کافر ہو اور خدا کے نزدیک اس کا کفر ثابت ہو پھر اسے کفر سے ایمان کی طرف لے جاتا ہے حضرت نے فرمایا۔ خدا نے سب بندوں کو ایک ہی فطرت پر پیدا کیا ہے نہ وہ اذروئے شریعت ایمان کو جانتے تھے نہ انکار سے کفر کو، پھر اللہ نے اپنے رسول بھیجے، انھوں نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف بلایا ان میں سے بعض نے ہدایت پائی اور بعض نے ہدایت نہ رہے۔

**توضیح :-** واللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک ایسی فطرت پر پیدا کیا ہے کہ جو ایمان کو قبول کرنے والی ہے پھر خدا نے اپنے انبیاء و مرسلین کو بھیج کر ان سب پر اپنی حجت تمام کی اس کے بعد رزق قیامت کی کو پیش خدا حجت کا موقع نہ ہو گا پس کوئی کفر پر مجبور نہیں ہے نہ بلحاظ خلقت نہ اس لحاظ سے کہ ہدایت میں کوئی کمی کی گئی یا حجت کے قائم کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا گیا لیکن ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کی ہدایت فاصد کے مستحق ہوئے اور ان کے ایمان کو تائید خدا حاصل ہوئی اور بعض اپنے سونے اختیار کی وجہ سے اس تائید کے مستحق نہ ہوئے انھوں نے کفر اختیار کیا حالانکہ وہ اس پر مجبور نہ تھے۔

جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیه کو بدلا نہیں اور اس پر غور کیا ہے کہ کہاں سے آئے ہیں کہاں جا رہے اور ان کی غرض خلقت کیا ہے اور ندائے حق کو انھوں نے کان لگا کر سنا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی اور ان پر خدا کا لطف و توفیق و رحمت ہوئی، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے جن لوگوں نے ہمارے احکام کی بجا آوری میں کوشش کی۔ ہم نے ان کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کی، یہی مطلب ہے حضرت کے اس قول کا کہ بعض نے ہدایت پائی اور جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیه کو باطل کیا تراب کیا اور احکام الہیہ میں غور و فکر نہ کیا اور ندائے حق سننے سے کان بند کر لئے ان سے خدا نے اپنی رحمت و توفیق و لطف کو روک لیا یہ مراد ہے ہدایت نہ پانے سے۔

# تین سو سوواں باب

## عاریتی ایمان

### (باب المَعَارِیَن) ۳۱۰

۱- مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقًا لِلْإِيمَانِ لِأَزْوَالِهِ وَخَلَقَ خَلْقًا لِلْكَفْرِ لِأَزْوَالِهِ ، وَخَلَقَ خَلْقًا بَيْنَ ذَلِكَ وَاسْتَوَدَعَ بَعْضَهُمُ الْإِيمَانَ ، فَإِنْ يَشَاءُنْ يُنِمَّهُ لَهُمْ أُمَّةً ؛ وَإِنْ يَشَاءُنْ يَسْلُبُهُمْ إِيَّاهُ سَلْبَهُمْ وَكَانَ فُلَانٌ مِنْهُمْ مُعَارًا .

۱- محمد بن مسلم نے امام محمد یا قریباً امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے، خدا نے ایک مخلوق کو پیدا کیا ایسے کفر کے لئے جس کو زوال نہیں۔ اور ایک مخلوق کو ان دونوں کے درمیان، اور بعض کے ایمان کی صورت یہ ہے کہ اگر اس نے یہ چاہا کہ خدا سے پورا کر دے تو اس نے پورا کر لیا اگر اس نے چاہا کہ سلب ایمان کر دے تو اس نے سلب کر لیا اور شیطان کا ایمان عاریتی ہے۔

**توضیح:** ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی علم الہی میں ہوتے ہیں وہ جانتا ہے کہ کون کون ایمان میں راسخ اور کامل ہوں گے پس یہ ایسا ہے گویا خدا نے ان کو کامل اور اسخ الایمان پیدا کیا ہے یہی صورت کفر کی ہے وہ کافروں کے متعلق پہلے سے جانتا ہے کہ یہ پیدا ہو کر کیا کیا کرنے والے ہیں اور ان کو بھی جانتا ہے جو کفر و ایمان کے درمیان متزلزل اور متردد رہنے والے ہیں پس گویا ان کو ایسا ہی پیدا کیا اور گویا ان میں سے بعض کے ایمان پر جہرنگادی اور بعض کے کفر پر، اس حدیث سے فلاں سے مراد ابو الخطاب محمد بن مقلاس الاسدی الکوئی ہے اس کا نام مصلحتاً نہیں لیا کیونکہ یہ بڑے بزرگ والا اور فتنہ پرداز تھا چونکہ یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ لہذا یہ حدیث بھی انہی سے ہے۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَيُّوبَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ كَلْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْأَسَدِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ يَصْبِحُ مُؤْمِنًا

وَيُنْسِي كَافِرًا وَيُصِيحُّ كَافِرًا وَيُنْسِي مُؤْمِنًا، وَقَوْمٌ يُعَارُونَ الْإِيمَانَ ثُمَّ يُسَلِّبُونَهُ وَيَسْمَوْنَ الْمُعَارِينَ ،  
ثُمَّ قَالَ : فَلَانٌ مِنْهُمْ .

۲۔ سنیایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص صبح کو مومن ہوتا ہے شام کو کافر، شام کو مومن  
اور کچھ لوگ عاریتی ایمان رکھتے ہیں جن سے ایمان سلب کر لیا جاتا ہے ان کو معارین کہتے ہیں۔ پھر سنیایا۔ فلان شخص  
ان میں سے ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَعَبْدِ بْنِ عَمْرِو ؛ عَنْ عَيْسَى  
شَلْفَانَ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا فَمَرَّ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُ بَنَاتُهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا غَلَامَ مَا تَرَى مَا يَصْنَعُ  
أَبُوكَ ؟ يَا مَرُؤًا بِاللَّسِيءِ ثُمَّ يَنْهَاهُ عَنْهُ ، أَمَرَ نَأْنُ تَتَوَلَّى أَبَا الْخَطَّابِ ثُمَّ أَمَرَ نَأْنُ أَنْ تَنْتَرِ أُمَّتَهُ ؟ فَقَالَ  
أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَهُوَ غَلَامٌ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْإِيمَانَ لِأَزْوَالِهِ وَخَلَقَ الْكُفْرَ لِأَزْوَالِهِ وَ  
خَلَقَ خَلْقَيْنِ ذَلِكَ أَعَارِمُ الْإِيمَانَ يُسْمَوْنَ الْمُعَارِينَ ، إِذَا شَاءَ سَلَبَهُمْ وَكَانَ أَبُو الْخَطَّابِ مِمَّنْ أُعِيرَ  
الْإِيمَانَ . قَالَ : فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا قَالِي ، فَقَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّهُ نَبْعَةٌ نَبُوءَةٌ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں بیٹھا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ادھر سے گزرے۔ آپ کے ساتھ بکری تھی۔ میں نے کہا  
اسے لڑکے آپ اپنے باپ کی حالت کو دیکھتے ہیں، کبھی ایک بات کا حکم دیتے ہیں پھر اس سے منع کرتے ہیں۔ پہلے کہا ابو الخطاب  
سے دوستی کر لو پھر کہا اس پر لعن کر دو اور بیزاری کا اظہار کرو۔ آپ اس وقت کم سن تھے۔ فرمایا خدا نے کچھ لوگ لازوال  
ایمان والے پیدا کئے ہیں اور کچھ لازوال کفر والے اور کچھ ان کے درمیان عاریتی ایمان والے ہیں جن کو معارین کہتے ہیں  
جب خدا نے چاہا ان کے ایمان کو سلب کر لیا۔ ابو الخطاب انہی عاریتہ ایمان والوں میں سے ہیں۔ یہ سن کر امام جعفر  
صادق علیہ السلام، خدمت میں آیا تو میں نے جو کہا تھا اور جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا تھا بیان کیا۔ فرمایا  
وہ ستر چیمہ نبوت کی ایک شاخ ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ،  
عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ النَّبِيِّنَ عَلَى النَّبُوءَةِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا نَبِيَاءَ وَخَلَقَ  
الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا مُؤْمِنِينَ ؛ وَأَعَارَقُوا إِيْمَانَنَا ، فَإِنْ شَاءَ تَمَمَهُ لَهُمْ وَ إِنْ شَاءَ  
سَلَبَهُمْ إِيْمَانَهُ ، قَالَ : وَفِيهِمْ حَرَّتُ : وَمَسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ، وَقَالَ لِي : إِنْ فَلَانًا كَانَ مُسْتَوْدَعًا إِيْمَانَهُ ؛  
فَلَمَّا كَذَبَ عَلَيْهِ سَلَبَ إِيْمَانَهُ ذَلِكَ .

۴۔ سرایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ خدا نے انبیاء کو نبوت پر خلق کیا۔ پس وہ نبی ہو گئے اور میں کو ایمان پر خلق نہ پایا۔ پس وہ مومنین ہی رہیں گے اور ایک قوم کو عاریتی ایمان دیا۔ اگر خدا چاہے گا تو اسے کمال تک پہنچا دے گا اور اگر نہ چاہے گا تو ایمان سلب کرے گا اور امام نے فرمایا یہ طریقہ کا جباری ہوا پس بعض میں ایمان کو مستقل بنایا گیا اور بعض میں بطور امانت رکھا گیا ہے اور امام نے فرمایا۔ فلان شخص مستودع ہے یعنی ایمان اس میں امانت تھا جب اس نے جھوٹ بولا تو اس کا ایمان سلب کر لیا گیا۔

اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب انبیاء و مومنین، انبیاء و مومنین  
**توضیح:**۔ یہی بنا کر بھیجے گئے ہیں تو ان کی نیکیاں قابل اجر نہ رہیں اس کا جواب یہ ہے کہ خلق کرنے سے پہلے خلاق عالم کو ان تمام افعال و اعمال کا علم تھا جو وہ دار دنیا میں کرنے والے تھے لہذا اسی اعتبار سے ان کی خلقت کا خمیر کیا گیا اب رہا سلب ایمان ان لوگوں سے جن میں ایمان امانت تھا تو یہ ظلم نہیں ہے کیونکہ ایمان کی بقا و سلب کا انحصار بندوں کے افعال و اعمال پر ہے اگر وہ نیک کام کئے جاتے ایمان باقی رہتا کہ سلب کر لیا جاتا۔

۵۔ محمد بن یحییٰ، عن احمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن سعید، عن القاسم بن حبيب عن اسحاق بن عمار، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: ان الله جعل التبيين على نبيهم، فلا يرتدون ابداً؛ وجعل الاوصياء على وصاياهم فلا يرتدون ابداً وجعل بعض المؤمنين على الايمان فلا يرتدون ابداً ومنهم من اغير الايمان غارية؛ فاذا هودعا والحق في الدعاء مات على الايمان.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے نبیوں کو ان کی نبوت پر پیدا کیا اور اوصیاء کو ان کی وصیوں پر پس وہ مرتد نہیں ہوتے اور بعض مومنوں کو ایمان پر پیدا کیا اور وہ مرتد نہ ہوتے بعض کو عارضی ایمان دیا گیا۔ پس جب اس نے دعائیں الحاح و زاری کی تو وہ ایمان پر رہا۔

اس حدیث سے دعا کی طرف رغبت دلائل گئی ہے تاکہ انجام اچھا ہو اور دل میں کبھی نہ آئے  
**توضیح:**۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان اور سلب ایمان سبب ہیں فعل انسان پر کیونکہ ایمان کی وجہ سے مستحق توفیق ہوتا ہے اور کفر کی وجہ سے مستحق خذلان، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کفر و ایمان کبھی تو ثابت ہوتے ہیں اور کبھی مستمر لزل۔ ہر ایک اپنی ضد کی پیدا ہو جانے سے زائل ہو جاتا ہے کیونکہ قلب میں جب روشنی بڑھ جاتی ہے وہ پوری پوری صفائی آجاتی ہے تو ایمان جگہ بگہ بڑھتا ہے اور جو حق بات ہے اس کے اندر آجاتی ہے اور جب ظلمت بڑھ جاتی ہے اور کدورت میں اضافہ



ہو جاتا ہے تو کفر جگر بکڑ جاتا ہے اور باطل خیالات آنے لگتے ہیں اور جب ان دونوں کے درمیان  
 والی صورت ہوتی ہے یعنی ضیاء اور ظلمت دونوں کسی قلب میں پیدا ہو جاتی ہیں تو انسان اتسال و  
 اربار میں متردد ہو جاتا ہے اور ایمان و کفر میں مذہب، اگر ایمان غالب آگیا تو ایمان غیر مستقل صورت  
 میں داخل ہوتا ہے اور اگر دوسری صورت ہے تو کفر اسی طرح پیدا ہو جاتا ہے اور یہاں اوقات غالب  
 مغلوب ہو جاتا ہے اور انسان ایمان سے کفر کی طرف پلٹ جاتا ہے یا کفر سے ایمان کی طرف، یہیں بندہ  
 کو چاہیے کہ اپنے قلب کو سنبھالے رہے اگر اس کو خدا کی طرف متوجہ پائے تو اس کا شکر ادا کرے اور اس  
 توجہ کو بڑھانے کی کوشش کرے تاکہ وہ پلٹ نہ جائے اور حق سے روگرداں نہ ہو جائے۔ خدا نے صالحین  
 کی دعا کے ذکر میں فرمایا ہے (ربنا لا تغرغ قلوبنا بعد اذ اهدانا ہذا لئلا نرجو۔ خداوند اسماء  
 دلوں کو ہدایت کے بعد کج نہ کرنا) اور اگر دیکھے کہ اس کا دل راہ حق سے ہٹا ہوا ہے اور المصلح و ذاری کے  
 ساتھ خدا سے دعا کرے تاکہ رحمت ربانیہ سے ظلمت سے نوری طرف لے آئے۔

## تین سو گیارہواں باب

### عارضی اور مستقل ایمان کی علامت

#### (باب فی علامۃ المؤمنین)

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام  
 إِنَّ الْحَسْرَةَ وَالسَّامَةَ وَالْوَيْلَ كُلَّهُ لِمَنْ لَمْ يَتَّقِ بِمَا أَبْصَرَهُ وَلَمْ يَدْرِمَا الْأَمْرَ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ مُقِيمٌ، انْتَفَعُ  
 لَهَا مَصْرًا، قُلْتُ لَهُ: فِيمَ يَمْرُفُ النَّاجِي مِنْ هَؤُلَاءِ جَعَلْتُ فِذَاكَ؟ قَالَ مَنْ كَانَ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقًا فَأَثَبَتْ  
 لَهُ الشَّبَابَةَ بِالنَّجَاةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقًا فَاتَمَّ ذَلِكَ مُسْتَوْدِعٌ.

اس فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت حسرت و ندامت اور افسوس ہو گا اس کے لئے جو  
 باوجود بتائے جانے کے یہ جانے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے آیا وہ اس کے لئے نفع رسا ہے یا مضر، میں نے کہا یہ کیسے جانا جائے  
 کہ اس میں کون ناجی ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے موافق ہو اس کی نجات کی گواہی ثابت ہے اور جس کا قول اور فعل  
 یکساں نہ ہو وہ عارضی ایمان والا ہے۔

# تین سو بار ہواں باب

## سہو قلب

### (بَابُ سَهْوِ الْقَلْبِ) ۳۱۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْقَلْبَ لَيَكُونُ السَّاعَةَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَا فِيهِ كُفْرٌ وَلَا إِيمَانٌ كَالثَّوْبِ الْخَلْقِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِي : أَمَا تَجِدُ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِكَ ؟ قَالَ : ثُمَّ تَكُونُ التُّكْنَةُ مِنَ اللَّهِ فِي الْقَلْبِ بِمَا شَاءَ مِنْ كُفْرٍ وَإِيمَانٍ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ .  
 فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں کفر ہوتا ہے اور نہ ایمان جیسے پرانا کپڑا۔ پھر نہ مایا کیسا تم اپنے نفس میں یہ حالت نہیں پاتے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان لاکرتے گا دیتا ہے یہی روایت محمد بن ابی عمیر نے بھی کہی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ ، عَنْ حَقَّانِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : يَكُونُ الْقَلْبُ مَا فِيهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ ، شِبْهَ الْمُضْفَعِ <sup>(۲)</sup> أَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ .

۲۔ ابو بصیر نے کہا۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ایسا دل بھی ہوتا ہے جس میں مضفوع گوشت کی طرح نہ کفر ہونہ ایمان کیا تم میں سے کوئی اپنے میں یہ حالت نہیں پاتا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَمْرِ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مَطْوِيَةً مُهَمَّهً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَارَةَ مَا فِيهَا نَفَحَهَا بِالْحِكْمَةِ ، وَرَزَعَهَا بِالْعِلْمِ ، وَزَارَعَهَا وَالْقَيْمَ عَلَيْهِ رَبُّ الْعَالَمِينَ .

۳۔ فرمایا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ نے مؤمنین کے دل بچپیدہ اور ایمان میں بستہ پیدا کئے ہیں جب ان میں

رشتنی پیدا کرنا چاہتا ہے تو حکمت کے ساتھ اس کی کثافت دور کرتا ہے اور علم کی تخم ریزی کرتا ہے اور رب العالمین اس کا نگہبان رہتا ہے۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَرَجَّحُ فِيمَا بَيْنَ الصَّدْرِ وَالْحَجَرَةِ حَتَّى يُعْقِدَ عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا عَقِدَ عَلَى الْإِيمَانِ قَرَّ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ»

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ قلب صدر و حلق کے درمیان مضطرب رہتا ہے جب تک ایمان سے وابستگی نہیں ہوتی جب ایسا ہو جاتا ہے تو دل قرار پا جاتا ہے خدا فرماتا ہے جو ان پر ایمان لے آتا ہے اس کا دل ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَنْجَلِجُلُ فِي الْجَوْفِ يَطْلُبُ الْحَقَّ فَإِذَا أَصَابَهُ أَطْمَأَنَّ وَقَرَّ ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام هَذِهِ آيَةٌ: «فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ» - إِلَى قَوْلِهِ: كَأَنَّمَا يَقَعُّدُ فِي السَّمَاءِ

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ انسان کے دل میں تہ ایمان ہوتا ہے ذکفر کیا تمہاری رراوی سے ایسی حالت نہیں ہوتی اس کے بعد اللہ اپنے بندہ کے دل میں ایک نکتہ لگاتا ہے۔ اگر چاہے تو ایمان کا یا چاہے تو کفر کا۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْقَلْبَ يَكُونُ فِي الشَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَيْسَ فِيهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ. أَمَا تَجِدُ ذَلِكَ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ نُكْتَةً مِنَ اللَّهِ فِي قَلْبِ عَبْدِهِ بِمَا شَاءَ. إِنْ شَاءَ بِإِيمَانٍ وَإِنْ شَاءَ بِكُفْرٍ.

۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے قلب سینہ میں تلاشیں حق کے لئے بھر دیتا ہے جب اس کو پالیتا ہے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر پالیتا ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ اللہ جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے اس کے سینہ کو اسلام کے لئے ان قولہ گویا وہ آسمان کی طرن مسعود کر رہا ہے۔

۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ طَبِيَّانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ

قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مُنْبَهَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَادَةَ مَا فِيهَا فَتَحَهَا بِالْحِكْمَةِ وَدَرَعَهَا بِالْعِلْمِ، وَذَارِعَهَا وَالْقِيمَةَ عَلَيْهِارَبِّ الْعَالَمِينَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے قلوبِ مؤمنین کو ایمان میں لپیٹا ہوا پیدا کیا ہے اور جب اسے روشن کرنا چاہتا ہے تو حکمت سے اسے کھول دیتا ہے اور علم کی اس میں تخم ریزی کرتا ہے۔

## تین سو تیرہواں باب

### ظلمتِ قلبِ منافقِ اگر چیزِ بانِ دراز ہو اور نورِ قلبِ مومنِ اگر مہِ خاموش ہو

(باب ۳۱۳)

﴿فِي ظِلْمَةِ قَلْبِ الْمُنَافِقِ وَإِنْ أُعْطِيَ اللِّسَانَ ، وَنُورِ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ﴾  
 ﴿وَإِنْ قَصُرَ بِهِ لِسَانُهُ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن فضال ، عن علي بن عتبة ، عن عمرو بن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال لنادات يوم : تجدل الزجل لا يخطي ، بلام ولا واو خطيباً مضطعاً وقلبه أشد ظلمة من الليل المظلم ، وتجدل الزجل لا يستطيع يعبر عملاً في قلبه بلسانه ، وقلبه يزهر كما يزهر المصباح .

۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک دن ہم سے فرمایا تم ایک ایسے آدمی کو دیکھو گے جس کا "لام واو" درست ہو گا۔ بڑا بیخ کلام کرتا ہو گا لیکن اس کے دل میں تاریک رات سے زیادہ گہری سیاہی ہوگی اس کے برضات ایک شخص کو پاؤ گے جو اپنے مافی الغیر کو بھی نرا ادا کر سکتا ہو گا مگر اس کا دل ایسا نورانی ہو گا جیسے چراغ۔

۲۔ عده من أصحابنا عن أحمد بن محمد بن خالد بن عمار عن أبيه ، عن هارون بن الجهم عن المفصل عن سعد ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إن القلوب أربعة : قلب فيه رفاق وإيمان ، وقلب منكوس ، وقلب مطبوع ، وقلب أزهق أجرد . فقلت : ما الأزهق ؟ قال : فيه كهيئة السراج . فأما المطبوع فقلب المنافق و أما الأزهق فالمؤمن إن أعطاه شكرو إن ابتلاه صبر و أما المنكوس فقلب المشرك . ثم قرأ هذه الآية : «أفمن يمشي مكباً على وجهه أهدى أمن يمشي سوياً على صراط

مُسْتَفِيمَةٍ فَأَمَّا الْقَلْبُ الَّذِي فِيهِ إِيمَانٌ وَ تَقْوٌ فِيهِ قَوْمٌ كَانُوا بِالطَّائِبِينَ فَإِنَّ أَدْرَكَ أَحَدَهُمْ أَجَلَهُ عَلَى  
يَعْقُودُ هَلَكٌ وَإِنْ أَدْرَكَ عَلَى إِيمَانِهِ نَجَا .

۷- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کے دل چار طرح کے ہیں ایک وہ جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں دوسرا قلب منکوس ، تیسرا مطبوع ، چوتھا روشن و اذہر ، میں نے پوچھا اذہر کیا ہے فرمایا اس کی صورت چراغ کی سی ہوتی ہے۔ قلب مطبوع دہر کردہ ، منفاق کا دل ہے اور اذہر مومن کا دل ہے جب خدا سے پاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے اور منکوس مشرک کا دل ہے پھر یہ آیت پڑھی آیا وہ جو منہ کے بل گرا ہوا راہ چلتا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراط مستقیم پر چل رہا ہو اور وہ دل جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں جو باغوائے شیطانی خستہ اندازی کرتے ہیں اگر موت کے وقت تک ان دلوں میں نفاق رہا تو ہلاک ہوئے (راہ نجات بند) اور اگر ایمان کو پایا تو نجات کو پا گئے۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : الْقُلُوبُ ثَلَاثَةٌ : قَلْبٌ مَنكُوسٌ لَا يَمِي شَيْئًا مِنَ الْحَبِيبِ وَهُوَ قَلْبُ الْكَافِرِ ، وَقَلْبٌ فِيهِ نَكَّةٌ سَوِيَّةٌ فَالْحَيَّرَ وَالشَّرَّ فِيهِ يَعْتَلِجَانِ فَأَيُّهُمَا كَانَتْ مِنْهُ عُلْبٌ عَلَيْهِ . وَقَلْبٌ مَفْتُوحٌ فِيهِ مَصَابِيحٌ تَرَاهُ . وَلَا يَطْفَأُ نُورَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ .

۳- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دل تین طرح کے ہیں ایک قلب منکوس ہے جو ظلمتوں کی طرح کوئی شے اپنے اندر محفوظ نہیں رکھتا یہ قلب کافر ہے اور ایک دل وہ ہے جس میں کالا نقطہ ہوتا ہے اور خیر و خیرات میں باہم ندرتاً زمانہ کرتے ہیں پس ایک ان میں سے غالب آتا ہے اور تیسرا دل وہ ہے جس کے اندر ایک ایسا روشن چراغ ہوتا ہے جس کا نور قیامت تک نہ بجھے گا اور یہ قلب مومن ہے۔

## تین سو چودھواں باب دل کی حالتیں یکساں نہیں رہتی

(باب) ۳۱۴

○ فِي نَقْلِ أَحْوَالِ الْقَلْبِ ○

۱- عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَغَدَّادِ بْنِ زَيْدٍ ،

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَمِيْعًا . عَنْ ابْنِ مَجْهُوْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَحْوَلِ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ الْمُسْتَشِيرِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَمَّا هَمَّ حُمْرَانُ بِالْقِيَامِ قَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَخْبِرْكَ - أَطَالَ اللَّهُ بِقَامِكَ لَنَا وَأَمْتَعَانِكَ - أَنَا نَانِيكَ فَمَا نَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ حَتَّى تَرَقَّ قُلُوبُنَا وَتَسْلُو أَنْفُسُنَا عَنِ الدُّنْيَا وَيَبُورَ عَلَيْنَا مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ ، ثُمَّ أَخْرَجَ مِنْ عِنْدِكَ فَأَدَا صِرَ نَامِعَ النَّاسِ وَالتَّجَارِ أَحْيَيْنَا الدُّنْيَا ؟ قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا هِيَ الْقُلُوبُ مَرَّتْ تَصْعَبُ مَرَّةً تَسْبَلُ .

ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَمَا إِنَّ أَصْحَابَ نَجْمٍ عليهم السلام قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحَافَ عَلَيْنَا الدِّيَارِاقِ قَالَ : فَقَالَ : وَلِمَ نَحَافُونَ ذَلِكَ ؟ قَالُوا : إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ فَذَكَرْنَا وَرَعَبْنَا ، وَجَلْنَا وَنَسِينَا الدُّنْيَا وَزَهَدْنَا حَتَّى كَانُوا نَعَايِنُ الْآخِرَةَ وَالْجَنَّةَ وَالتَّارُونَ نَحْنُ عِنْدَكَ فَأَذَاخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ وَدَخَلْنَا هَاهُنَا الْبُيُوتَ وَشَمَمْنَا الْأَوْلَادَ وَرَأَيْنَا الْعِيَالَ وَالْأَهْلَ يَكْدَانُ نُحَوِّلُ عَنِ الْحَالِ النَّبِيَّ كُنَّا عَلَيْهَا عِنْدَكَ وَحَتَّى كَانَتِ الْمَ تَكُنُّ عَلَى شَيْءٍ . أَنْفَخَافَ عَلَيْنَا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ نِقَاقًا ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : كَلَّا إِنَّ هَذِهِ خَطَوَاتُ الشَّيْطَانِ فَيَرِغِبُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاللَّهِ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى الْحَالَةِ النَّبِيِّ وَصَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِهَا لَصَافَحْتُمْ الْمَلَائِكَةَ وَمَشَيْتُمْ عَلَى الْمَاءِ وَلَوْ لَا أَتَيْتُمْ تَذَنُّبُونَ فَتَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا حَتَّى يُذَنِّبُوا ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُوا وَاللَّهِ فَيَغْفِرُ [اللَّهُ] لَهُمْ ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ مُفْتَنُ تَوَاتٍ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُنتَهِرِينَ ، وَقَالَ : «اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تَوَبُّوا إِلَيْهِ»

اگر ادوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ حمران بن اعین آئے اور چند مسئلے دریافت کیے جب اسٹھنے لگے تو میں نے کہا خدا آپ کو طول عمر دے اور ہمیں آپ سے فیض حاصل کرنے کا موقع دے یہ کیا بات ہے کہ جب ہم آپ کے پاس سے ہو کر نکلنے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور امور دنیا سے اور جو مال لوگوں کے پاس ہے اس سے تسلی پاتے ہیں اور اموال دنیا حقیر ہو جاتے ہیں لیکن جب لوگوں اور تاجروں سے ملتے ہیں تو دنیا کی محبت پھر ہمیں گھیر لیتی ہے حضرت نے فرمایا قلوب کبھی نرم ہوتے ہیں کبھی سخت، پھر فرمایا اصحاب رسول نے ایک بار حضرت سے کہا کہ ہمیں اپنے متعلق نفاق کا خوف ہے فرمایا کیسے : انھوں نے کہا جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمیں عذاب سے ڈراتے ہیں اور تو اب آخرت کی طرف رغبت دلاتے ہیں ہم خائف ہو کر دنیا کو سہول جاتے ہیں اور گویا آخرت و جنت و نار کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے جاتے ہیں اور اپنے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور اولاد اور اہل و عیال سے ملتے ہیں تو ہماری وہ حالت نہیں رہتی اور ایسے ہو جاتے ہیں گویا کچھ تھا ہی نہیں تو کیا آپ کو اس کا خوف ہے کہ صورت نفاق

کی ہو جائے گی۔ حضرت نے فرمایا یہ اغوائے شیطان ہے وہ تم کو دنیا کی طرف رغبت دلاتا ہے واللہ اگر تم اپنی پہلی حالت پر قائم رہتے تو ملائکہ تم سے مصالحت کرتے اور تم پانی پر چل سکتے اور اگر تم گناہ نہ کرو اور اللہ سے استغفار کرتے رہو تو وہ تمہاری اولاد میں، ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدا سے استغفار کریں اور اللہ ان کے گناہ بخش دے، مومن آزمائش میں پڑتے ہیں اور توبہ کرتا ہے کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا کہ۔ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک دل لوگوں کو دوست رکھتا ہے پس اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔

## تین سو پندرہواں باب وسوسہ اور حدیثِ نفس

((باب)) ۳۱۵

:(الْوَسْوَسَةُ وَحَدِيثِ النَّفْسِ):

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عَمِيْرٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حُرَّانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْوَسْوَسَةِ وَإِنْ كَثُرَتْ، فَقَالَ: لَا شَيْءَ فِيهَا، تَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۱۔ محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شیطان وسوسوں کے متعلق جو کثرت سے دل میں آیا کرتے ہیں یہ سوال کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے فرمایا یہ کچھ نہیں تم لالہ الا اللہ پڑھا کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ يَقَعُ فِي قَلْبِي أَمْرٌ عَظِيمٌ، فَقَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ جَمِيْلٌ: فَكَلَّمْنَا وَقَعَ فِي قَلْبِي شَيْءٌ، قُلْتُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَذْهَبُ عَنِّي.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے دل میں وسوسہ عظیم پیدا ہوتا ہے فرمایا لالہ الا اللہ پڑھا کرو۔ راوی کہتا ہے ایسا کرنے سے وہ کیفیت دور ہو گئی۔

۳۔ ابْنُ أَبِي عَمِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ، فَقَالَ لَهُ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنْتَ الْخَبِيثُ فَقَالَ لَكَ: مَنْ خَلَقَكَ؟ قُلْتُ: اللَّهُ، فَقَالَ لَكَ: اللَّهُ مَنْ خَلَقَهُ؟ فَقَالَ: إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَكَانَ كَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ذَاكَ

وَاللّٰهُ مَحْضُ الْاِيْمَانِ .

قَالَ ابْنُ اَبِي عَمِيْرٍ : فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ عَبْدِ الرَّحْمٰنَ بْنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ : حَدَّثَنِي اَبِي ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا عَنِ بَقْوَلِهِ «هَذَا اللّٰهُ مَحْضُ الْاِيْمَانِ» خَوْفُهُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ هَلَكَ حَيْثُ عَرَضَ لَهُ ذَلِكَ فِي قَلْبِهِ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ہلاک ہو احقر نے فرمایا تیرے پاس شیطان آیا اور اس نے تجھ سے کہا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ، اس نے کہا اللہ کو کس نے پیدا کیا (یہ تھے وہ دوسرے جو اس کے دل میں پیدا ہوئے تھے) اس نے کہا خدا کی قسم یہ بات ہے فرمایا یہ وہ الص ایمان ہے ابن ابی عمیر نے بیان کیا یہ بات میں نے عبد الرحمن سے بیان کی۔ اس نے کہا میرے باپ نے امام جعفر صادق سے بیان کی حضرت کی مراد اس قول سے کہ یہ محض ایمان ہے یہ تھی کہ آپ اس خوف و ہلاکت کو اس کے دل سے نکالنا چاہتے تھے۔

۴۔ - عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا ، عَنْ سُوْدَانَ بْنِ زِيَادٍ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَانَ قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ اِلَى اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشْكُو اِلَيْهِ لَمَّا يَخْطُرُ عَلَيَّ بِاللَّهِ ، فَاَجَابَهُ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ تَبَنَّاكَ وَ لَا يَجْعَلُ لِابْلِيسَ عَلَيْكَ طَرِيقًا ، قَدْ شَكِيَ قَوْمٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا يَعْرِضُ لَهُمْ لِاَنْ تَهْوِيَ بِهِمُ الرِّيحُ اَوْ يَقَطْعُوْا اَحْبُ اِلَيْهِمْ مِنْ اَنْ يَنْكَلِمُوْا بِهِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَتَجِدُوْنَ ذَلِكَ ؟ فَالَوْ اَنْعَمَ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنْ ذَلِكَ لَمَرِيْحُ الْاِيْمَانِ ، فَاِذَا وَجَدْتُمُوْهُ فَعُوْا : اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ .

۴۔ ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے شکایت کی کہ فکر باطل کا میرے دل میں خطر ہوتا رہتا ہے آپ نے اسے جواب دیا کہ خدا نے اگر چاہا تو وہ تمہیں ثابت قدم بنا دے گا پس تم ابلیس کو اپنے میں راہ نہ دو (خدا کو یاد کرتے رہو) حضرت رسول خدا سے کچھ لوگوں نے اسی طرح و سادس شیطان یا شرک باطل کی شکایت کی اور کہا ان باتوں کے بیان کرنے سے بہتر ان کے لئے یہ ہے کہ ان کو ہوا اڑا کر کہیں لے جائے یا ان کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے حضرت نے فرمایا کیا یہ صورت ہے انہوں نے ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ کھلا ایمان ہے جب تم ایسے خیالات کو اپنے اندر پاؤ گے تو کہہ کر دو ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد و قوت درکار نہیں۔



۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْيَسَعِ دَاوُدَ الْأَبْرَارِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَافَقْتُ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا نَافَقْتَ وَلَوْ نَافَقْتَ مَا أَيْتَنِي تَعْلِمُنِي ، مَا الَّذِي رَأَيْتَ ؟ أَظُنُّ الْعِدَّةَ الْحَاضِرَةَ أَتَاكَ فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَكَ ، فَقُلْتُ : اللَّهُ خَلَقَنِي فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَ اللَّهُ ؟ قَالَ : إِي وَالَّذِي بِيَمْنِكَ بِالْحَقِّ لَكَانَ كَذَا ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ أَنَا كُمْ مِنْ قَبْلِ الْأَعْمَالِ فَلَمْ يَقْوَعِ عَلَيْكُمْ فَأَنَا كُمْ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لِكَيْ يَسْتَرَّ لَكُمْ ، فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلَبِذْ كُرُّ أَحَدِكُمْ اللَّهُ وَحْدَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا۔ میں منافق ہو گیا۔ فرمایا تو منافق نہیں۔ اگر منافق ہوتا تو میرے پاس نہ آتا۔ بتا تیری کیا رائے ہے میں گمان کرتا ہوں کہ تیرا عاقر دشمن (شیطان) تیرے پاس آیا اور اس نے تجھ سے پوچھا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ۔ اس نے کہا۔ اللہ کا خالق کون ہے یہی دوسرے ہے نا اس نے کہا بے شک یہی ہے فرمایا شیطان تمہارے پاس اعمال سے پہلے آتا ہے اور جب دسترس نہیں پاتا تو اس طریقہ سے تمہیں بہکا لے اور جب ایسا ہو تو تم خدا کے واحد کو یاد کرو۔

## تین سو سو لہواں باب

### گناہوں کا اعتراف اور ندامت

(بَابُ) ۳۱۶

﴿الْأَعْتِرَافِ بِالذُّنُوبِ وَالنَّدَمِ عَلَيْهَا﴾

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَإِنَّ مَا يَنْجُو مِنَ الذَّنْبِ إِلاَّ أَنْ أقرَّ بِهِ .  
قَالَ : وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : كَفَى بِالنَّدَمِ تَوْبَةً .

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گناہوں سے نجات وہی پاتا ہے جو اقرار جرم کرے اور یہ بھی فرمایا کہ ندامت کے لئے توبہ کافی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لِأَوَّلِهِ مَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّاسِ الْإِخْلَاصِيْنَ : أَنْ يُقِرُّ وَالَهُ بِالنِّعَمِ فَيَنْ يَدَهُمْ وَبِالذُّنُوبِ يَتَعَفَّرَ هَا لَهُمْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں سے دو خصلتوں کو چاہا ہے اول نعمتوں کا اقرار تاکہ وہ ان کے لئے اور زیادہ کرے دوسرے گناہوں کا اقرار تاکہ وہ ان کو بخش دے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ [و] ابْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ : يَدْخُلُهُ اللَّهُ بِالذَّنْبِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَيُذْنِبُ فَلَا يَزَالُ مِنْهُ خَائِفًا مَا قَاتَلَ نَفْسَهُ فَيَرَحِمُهُ اللَّهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص گناہ کرتا ہے اور خدا اس کو داخل جنت کرتا ہے میں نے کہا گناہ کرنے پر داخل جنت کرتا ہے فرمایا ہاں اس وجہ سے کہ وہ گناہ کرنے کے بعد خوفزدہ رہتا ہے اور اپنے نفس کو دشمن سمجھتا ہے خدا اس پر رحم کھا کر داخل جنت کرتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْنَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ بِإِصْرَارٍ وَمَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا بِإِقْرَارٍ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندہ گناہ سے خارج نہیں ہوتا اگر اس پر مصر رہے اور اگر اقرار گناہ کرے تو اس سے خارج ہو جاتا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّبْعِيِّ [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَهْبٍ] عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ اللَّهَ مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ ، غَفَرَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ .

۵۔ راوی کہتا ہے جس نے یہ جان کر گناہ کیا کہ اللہ اس سے باخبر ہے چاہے گناہ کرے گا چاہے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ استغفار نہ کرے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ عَنبَسَةَ الْعَمَّادِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهِ فِي





وَإِنْ هُوَ عَمَلٌ كَتَبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَسِيمٌ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا وَلَا يَعْمَلَهَا فَلَا تَكْتُبُ عَلَيْهِ

۱۰۲ ابو بصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مومن نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو یہی اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے عمل کیا تو اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یقیناً اگر مومن نے بُرائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اس کے حساب میں کچھ نہیں لکھا جاتا۔

عَنْ عَدْنِ بْنِ حَفْصِ الْعَسَوِيِّ ، عَنْ عَفِي بْنِ الشَّامِخِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُوَيْرِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَائِكَةِ هَلْ يَعْلَمَانِ بِالذَّنْبِ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوْ الْحَسَنَةَ ؟ فَقَالَ : رِيحُ الْكَافِرِ وَرِيحُ الطَّيِّبِ سَوَاءٌ ، قُلْتُ : لَا قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ حَسَرَخَ نَفْسَهُ طَيْبَ الرِّيحِ فَقَالَ : صَاحِبُ الْيَمِينِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ : قُمْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ فَأَذَا فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمُهُ وَرِيقُهُ مِدَادُهُ فَأَثْبَتْنَا لَهُ وَإِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ حَسَرَخَ نَفْسَهُ مُنْتِنَ الرِّيحِ فَيَقُولُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ : قُمْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَأَذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمُهُ وَرِيقُهُ مِدَادُهُ وَ أَثْبَتْنَا عَلَيْهِ .

۳ عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں رمضان سے دو فرشتوں (کراماً کا تبین) کے متعلق پوچھا جب بندہ بدی یا نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو کیا ان کو علم ہو جاتا ہے فرمایا کیا پازان کے چوبچہ اور مشک کی خوشبو برابر ہے میں نے کہا نہیں فرمایا جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک خوشبو نکلتی ہے دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے تو اٹھ جا اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زبان قلم اور اس کا تھوک سیاہی بن جاتا ہے اور فرشتہ اس نیکی کو ثبت کر دیتا ہے اور جب بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک بدبو نکلتی ہے اس وقت بائیں والا داہنے والے سے کہتا ہے ٹھہر جا تو اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ اسے گزرتا ہے تو اس کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا تھوک سیاہی اور وہ فرشتہ اس کو لکھ دیتا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ عُمَانَ الْمَرَادِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَهْلِكْ عَلَى اللَّهِ بَعْدَهُنَّ إِلَّا هَالِكٌ ، يَهُمُّ الْعَبْدُ بِالْحَسَنَةِ فَيَعْمَلُهَا فَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً بِحَسَنِ نِيَّتِهِ وَإِنْ هُوَ عَمَلَهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرًا ، وَيَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يَكْتُبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ هُوَ عَمَلَهَا أُجِّلَ سَبْعَ سَاعَاتٍ وَقَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ وَهُوَ صَاحِبُ الشِّمَالِ :

لَا تَعْمَلْ عَمَلًا أَنْ يُنْعَمَ بِهَا بِحَسَنَةٍ تَمْحُوهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ السَّيِّئَاتِ»  
 أَوْ الْإِسْتِغْفَارِ فَإِنَّهُ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ،  
 الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ، ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ ، لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَإِنْ مَنَعَتْ سَبْعُ سَاعَاتٍ  
 وَلَمْ يُنْعَمَ بِهَا بِحَسَنَةٍ وَ اسْتَغْفَرَ فَإِنَّ صَاحِبَ الْحَسَنَاتِ لَصَاحِبُ السَّيِّئَاتِ ، أَكْتَبَ عَلَى الشَّقِيِّ الْمَحْرُومِ .

احقرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے چار باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کے بعد  
 اللہ کو ناراض کر کے ہلاک نہ ہوگا۔ سوائے بد بخت و بد نصیب کے، جو بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے پس اگر وہ اس کو عمل  
 میں نہ لائے تو اس کی نیک نیتی کی بشارت پر اللہ تعالیٰ اس کے نام پر لکھ دیتا ہے اور اگر عمل میں لے آئے تو اس کو عمل  
 اور اگر کوئی بندہ بدی کا ارادہ کرے۔ پس اگر عمل میں نہ لائے تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر عمل میں لے آئے  
 تو اسات گھنٹے کی ہمت دی جاتی ہے نیکی والا فرشتہ بدی والے سے کہتا ہے۔ جلدی نہ کر شاید اس کے بعد ایسی نیکی  
 کرے کہ یہ گناہ محو ہو جائے۔ خدا فرماتا ہے نیکیاں بدیوں کو لے جاتی ہیں یا یہ خدا سے استغفار کرے اور وہ یہ ہے  
 میں طالب مغفرت ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب اور حضور کا جاننے والا ہے عزت والا ،  
 حکیم ، والا ، بختے والا اور رحم کرنے والا ہے صاحب جلال و بزرگی والا ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں ، پھر اس کے نام  
 پر کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر ساتوں گھنٹے گزر جاتے ہیں اور وہ نہ کوئی نیکی کرتا ہے اور نہ استغفار تو نیکی والا بدی والے  
 والے سے کہتا ہے اس شقی محروم کے نام لکھ دے۔

## تین سو انیسواں باب توبہ

«(بَابُ التَّوْبَةِ)» ۳۱۹

۱- محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ ، عن الحسن بن محبوب ، عن معاوية بن وهب  
 قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : إذا تاب العبد توبة نصوحاً حبه الله فستر عليه في الدنيا والآخرة  
 قلت : وكيف يستر عليه؟ قال : ينسئ ملكه ما كتبنا عليه من الذنوب ويوحى إلى جوارحه :  
 اكتمعي عليه ذنوبه ويوحى إلى بقاع الأرض اكتمعي ما كان يعمن عليك من الذنوب ، قبلقى الله  
 حين بلغاه وليس شيء يشهد عليه بشيء من الذنوب .







یہاں بچے تو اس پر تیری رحمت ہوگی اور یہی ان کے لئے بہت بڑی کامیابی ہے اور تیری فکر فرمایا ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرتے اور کسی کو جس کا قتل کرنا حرام ہے ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا اپنے گناہوں کی سزا پائے گا اور روز قیامت اس کے لئے دو گنا عذاب ہوگا اور نہایت ذلت سے دوزخ میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوگا۔ ہاں جو توبہ کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو خدا ان کے گناہوں کو نسیکوں سے بدل دے گا۔ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

۶۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْهَبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا مُتَدَبِّرِينَ مُسْلِمٍ ذُنُوبَ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ مِنْهَا مَغْفُورَةٌ لَهُ فَلْيَعْمَلِ الْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْنِفُ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْمَعْفُورِ ، أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَهْلُ الْإِيمَانِ قُلْتُ : فَإِنْ عَادَ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ نَوْبٌ وَعَادَ فِي التَّوْبَةِ ؟ فَقَالَ : يَا مُتَدَبِّرِينَ مُسْلِمٍ أَتَرَى الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ يَنْدُمُ عَلَى ذَنْبِهِ وَ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ ثُمَّ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ؟ قُلْتُ فَإِنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ مَرَارًا ، يَذُوبُ ثُمَّ يَتُوبُ وَيَسْتَغْفِرُ [اللَّهُ] ، فَقَالَ : كَلَّمَا عَادَ الْمُؤْمِنُ بِالِاسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ عَادَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَغْفُورِ وَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ، يَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَ يَمْحُو عَنِ السَّيِّئَاتِ ، فَإِنَّكَ أَنْ تَقْنِطَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ .

۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے محمد بن مسلم مومن کا گناہ توبہ کرے بعد بخش دیا جاتا ہے پس مومن کو چاہیے کہ بعد توبہ و معفرت عمل نیک کرے۔ خدا کی قسم یہ رعایت صرف اہل ایمان کے لئے ہے میں نے کہا اگر وہ توبہ اور گناہوں سے استغفار کے بعد پھر گناہ کرے توبہ کرے تو فرمایا۔ اے محمد بن مسلم کیا تو ایک بندہ مومن کے متعلق خیال کرتا ہے کہ وہ گناہ پر نام ہو کر اس سے استغفار کرے اور توبہ کرے پھر بھی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی میں نے کہا اگر وہ بار بار گناہ کرے اور توبہ کرے اور استغفار کرے تو، فرمایا بندہ مومن یعنی بار بھی استغفار کرے گا اور توبہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی معفرت کرے گا اللہ غفور و رحیم ہے وہ توبہ کو قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے پس اپنے کو رحمت خدا سے مایوس ہونے سے بچنا و

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِذَا مَسَّهُمْ خَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ نَدَّ كَرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْتَرُونَ ، قَالَ : هُوَ الْعَبْدِيُّهُمْ بِالذَّنْبِ ثُمَّ يَنْدُ كَرٌ فَيَمْسِكُ فَذَلِكَ قَوْلُهُ : وَتَدَّ كَرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْتَرُونَ .

۹۔ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ جب شیطان کا کوئی گروہ

ان سے ملتے تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھلتی ہیں فرمایا اس سے مراد وہ بندہ ہے جو گناہ کا ارادہ کرتا ہے پھر سے خدا یاد آتا ہے تو اس سے رک جاتا ہے (اور توبہ کر لیتا ہے)

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَأْسَهُ وَزَادَهُ فِي لَيْلَةٍ ظُلْمًا فَوَجَدَهَا فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ بِرَأْسِهِ حِينَ وَجَدَهَا .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس نے تاریک رات میں اپنی سواری اور توشہ سفر کم کر دیا ہو اور اس کے بعد وہ اس کو بائے۔

۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ قَهْبَةَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ يَجِبُ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنُ التَّوْبَةَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْهُ كَانَ أَفْضَلَ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو گناہ کے تکرار کے بعد توبہ بھی کرتا رہے جن لوگوں سے صدور گناہ نہ ہو (معصوم و متقی) وہ اس سے افضل ہوں گے۔

۱۰ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ نَجْمِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ بَيْتَاعِ الْأَرَزِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : النَّاسُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَادَنْبِلَهُ وَالْمَقِيمُ عَلَى الذَّنْبِ وَهُوَ مُسْتَغْفِرُ مِنْهُ كَالْمُسْتَهْزِي .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مثل ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اور گناہ پر قائم رہنے والا اور اس کے ساتھ استغفار بھی کرنے والا مسخر کرنے والے کی طرح ہے۔

۱۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنْ آتَيْتَ عَبْدِي دَانِيَالَ فَقُلْ لَهُ : إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَعَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَعَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَعَفَرْتُ لَكَ ، فَإِنَّ أَنْتَ عَصَيْتَنِي الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ ، فَأَتَاهُ دَاوُدُ عليه السلام فَقَالَ : يَا دَانِيَالَ إِنَّنِي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ وَ هُوَ

يَقُولُ لَكَ : إِنَّكَ عَصَيْبَتِي فَعَصْرَتُكَ لَكَ وَعَصَيْبَتِي فَعَصْرَتُكَ لَكَ وَأَنْتَ عَصَيْبَتِي  
 الزَّائِعَةُ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ ، وَقَالَ لَهُ دَانِيَالُ : قَدْ أَبْلَعْتَ يَا رَبِّي نَارَهُ ، فَأَمَّا كَيْفَ كَانَ فِي السَّجْرِ فَمَا دَانِيَالُ فَمَا حَى  
 رَبَّهُ فَقَالَ : يَا رَبِّ إِنَّ دَاوُدَ نَبِيَّتَكَ أَحْبَبْتَنِي عَنْكَ أَنَسِي قَدْ عَصَيْتَكَ فَعَصْرَتُ لِي وَعَصَيْتَكَ فَعَصْرَتُ لِي  
 وَعَصَيْتَكَ فَعَصْرَتُ لِي وَأَحْبَبْتَنِي عَنْكَ أَنَسِي إِنَّ عَصَيْتَكَ الزَّائِعَةُ لَمْ تَغْفِرْ لِي فَوَعِدَ بِكَ لَنْ لَمْ تَعْصِمِي  
 لَأَعْصِيكَ نَمْ لَأَعْصِيكَ نَمْ لَأَعْصِيكَ نَمْ لَأَعْصِيكَ نَمْ

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ تم میرے بند سے دانیال کے پاس جاؤ  
 اور کہو تم نے ایک بار گناہ کیا میں نے معاف کیا۔ پھر کیا میں نے معاف کیا، پھر کیا میں نے معاف کیا۔ اگرچہ تجھی بار آیا کیا تو  
 معاف نہ کروں گا۔ داؤد ان کے پاس آئے اور کہا۔ اے دانیال میں خدا کا رسول بن کر تمہارے پاس آیا ہوں فرمائیے تو نے  
 گناہ کیا میں نے بخش دیا، پھر کیا بخش دیا، پھر کیا بخش دیا اب اگرچہ تجھی بار تم نے ایسا کیا تو نہ بخشوں گا۔ دانیال نے کہا اے  
 نبی خدا آپ نے پیغام بھیجا دیا۔ صبح کو دانیال نے بارگاہ ایزدی میں مناجات کی۔ اے میرے رب تیرے نبی داؤد نے مجھے  
 خبر دی کہ میں نے تین بار گناہ کیا تو نے ہر بار بخش دیا اور یہ بھی بتایا کہ اگرچہ تجھی بار اس کا رد نہ کرے گا تو تو مجھے نہ بخشے گا قسم ہے  
 تیری عزت کی اگر تو نے مجھے نہ بچایا تو میں گناہ کروں گا پھر کروں گا اور پھر کروں گا۔

دانیال علیہ السلام انبیاء میں سے ہیں جناب داؤد علیہ السلام کے تحت حکم تھا کیونکہ وہ امام  
**توضیح** :- زمانہ خود تھے اور وحی موسیٰ تھے انبیاء و وصیاء معصوم ہیں کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ ان سے  
 صادر نہیں ہوتا۔ لیکن سہو و نسیان غیر حکم شرعی میں صادر ہوتا ہے جسے ترک ادنیٰ کہتے ہیں چونکہ حنات  
 الابرار سیئات المقصرین کے تحت پروردگار عالم کو یہ بھی ناپسند ہے لہذا دنیا میں اس کے متعلق ان سے  
 مواخذہ ہوتا ہے ایسی باتیں انبیاء سے قابل مواخذہ نہیں ہوتیں اسی قبیل سے ہے رفیق موسیٰ کا قول سورہ  
 کہف میں ما انسا نسیہ الا الشیطان (العافی شرح کافی)

۱۲۔ غَدَةُ مِنْ أُمَّ حَابِلًا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبَّابٍ . عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ . عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ  
 زَائِدٍ . عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ <sup>(ع)</sup> يَقُولُ : إِذَا تَابَ الْعَبْدُ تَوْبَةً نَصُوحًا أَحَبَّهُ اللَّهُ  
 وَسَتَرَ عَلَيْهِ . وَقُلْتُ : وَ كَيْفَ يَسْتُرُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : يُسْبِي مَلَكَ يَوْمَ مَا كَانَا يَكْتُمَانِ عَلَيْهِ وَيُوحِي (اللَّهُ) إِلَى  
 جَوَارِحِهِ وَإِلَى بَقَاعِ الْأَرْضِ أَنْ كُنْتُمْ عَلَيْهِ ذُنُوبُهُ فَيُلْقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ يُلْقَاهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَسْتُرُ  
 عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنْ الذُّنُوبِ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب بندہ خالص توبہ کرتا ہے تو خدا اس کو دوست

ر کتتاب ہے اور عیب پوشی کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس کے دونوں فرشتے جو لکھا ہوتا ہے اور اللہ اس کے اعضاء کو اور زمین کے خطوں کو وحی کرتا ہے کہ اس کے گناہ چھپالیں۔ پس وہ خدا سے ایسی صورت میں ملاقات کرتا ہے کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ لَمْ يَرَ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا تَابَ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِمُضَاهَا إِذَا وَجَدَهَا .

۱۳۔ قرابا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ مومن توبہ کرتا ہے تو خدا اس سے ایسا ہی خوش ہوتا ہے جیسے کسی کو کوئی چیز مل جائے۔

## تین سو بیسواں باب

### گناہوں سے استغفار

(باب) ۳۲۰

❦ (الِاسْتِغْفَارُ مِنَ الذَّنْبِ) ❦

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمُرَانَ ، عَنْ ذُرَّادَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا أُجِيلَ مِنْ عَذَابِهِ إِلَى اللَّيْلِ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۱۔ شریک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ مومن گناہ کرے تو اس کو جہنم دی جاتی ہے صبح سے رات تک پس اگر وہ اللہ سے توبہ استغفار کرتا ہے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، وَأَبُو عَالِيَةَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ سَامُوَانَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً أُجِيلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فَإِنْ قَالَ : «اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے اگر اس نے تین بار ان الفاظ میں استغفار کیا۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الہی القیوم تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ - وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَتَحَدُّ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعًا ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَّازَ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَذِنَ ذَنْبًا أَجَلَهُ اللَّهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ مَضَتِ السَّاعَاتُ وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ كُتِبَتْ عَلَيْهِ سِتِّئَةٌ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَذُكُرُ ذَنْبَهُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى يَسْتَغْفِرَ رَبَّهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ بندہ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ اس کو سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے اگر اس نے استغفار کر لیا تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر گھنٹے گزر جائیں اور وہ استغفار نہ کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے اور اگر مومن اپنے گناہ کو بیس دن بعد یاد کر کے استغفار کر لیتا ہے تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے اور کافر گناہ کر کے بھول جاتا ہے۔

۵۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو وَاجِدٍ ، عَنْ أَبِيَانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحْنَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ، فَقُلْتُ : أَمَا كَانَ يَقُولُ : اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : لِأَوْلَئِكَ كَانَ يَقُولُ : أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ ، قُلْتُ : وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَتُوبُ وَلَا يَعُودُ وَنَحْنُ نَتُوبُ وَنَعُودُ ، فَقَالَ : اللَّهُ الْمُسْتَمَانُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ صریحاً روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔ راوی نے پوچھا کیا استغفر اللہ و اتوب الیہ کہتے تھے۔ فرمایا نہیں بلکہ صرف اتوب الیہ کہتے تھے۔ راوی نے کہا جب رسول توبہ کرتے تھے اور گناہ کرتے تھے نہیں تو توبہ بیکار رہتی۔ فرمایا خدا کی ذات سے وہ مانگتا ہے بے جا ہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے۔

۵۔ تَحَدُّ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَمِلَ سَبِيحَةً أُجِلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ السَّهَارِ ، فَإِنْ قَالَ : « اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ » - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ایک گناہ کو بیس برس بعد یاد کرتا ہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے

تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے وہ یاد کرتا ہے اس نیت سے کہ اس کا گناہ بخشا جائے اور کافر جو گناہ کرتا ہے تو اسے اسی وقت بھول جاتا ہے۔

۶۔ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ بِسَاجِ الْأَكْسِيَّةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ الْمُؤْمِنُ لِيُدْنِبَ الذَّنْبَ فِيمَا كُرِّهُ بَعْدَ عَشْرِينَ سَنَةً فَيَسْتَغْفِرَ اللَّهَ مِنْهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَإِسْمَائِيلُ كَثْرَهُ لِيَغْفِرَ لَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ لِيُدْنِبَ الذَّنْبَ فَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعِدَيْهِ

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی گناہ کرتا ہے اس کو دن کے سات گھنٹہ کی مہلت دی جاتی ہے اور اگر اس نے استغفار نہیں باران لفظوں میں کر لیا تو اس کا وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْدٍ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُقَارِفُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَيُغْفِرَ لَهُ وَهُوَ نَادِمٌ : هَ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بِدِيَعِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَصَلِّيَ عَلَيَّ عَلَى نَجْدٍ وَالنَّجْدِ وَأَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ هَ الْإِعْفَرُ هَالَهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فَوَاحِشٌ فِيمَنْ يُغْفِرُ فِي يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً .

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اگر کوئی مومن چالیس گناہ کبیرہ رات اور دن میں کر کے نادم ہو اور اس طرح استغفار کرے جس طرح حدیث میں مذکور ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور چالیس دن سے زیادہ کرنے والے کے لئے بہتری نہیں۔

علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ چالیس گناہ کرنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک گناہ چالیس بار کرے

**توضیح :-** ورنہ بعض گناہ تو ایسے ہیں جن کے لئے بخشش نہیں، جیسے کسی مومن کا ناحق قتل عمد۔

۸۔ عَنْهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، رَفَعُوهُ قَالُوا : قَالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ دَوَاءٌ وَدَوَاءُ الذَّنْبِ الْإِسْتِغْفَارُ

۸۔ بعض ہمارے اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہر درد کی ایک دوا ہے اور گناہوں

کی دوا استغفار ہے۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَتَمِيمُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَنْصَلٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُدْنِبُ ذَنْباً إِلَّا أَحْلَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنْ

السَّهَابِ ، فَإِنْ هُوَ نَابَ لَمْ يَكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ كَسَبَ [لَهُ] عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ ، وَأَمَّا سَمَةُ فَالْشَّرِيفِي  
فَقَالَ لَهُ : يَا مَعْزُومُ ، مَا مَعْنَى عَيْدِيذَنْبٍ ذَنْبًا إِلَّا أَحْلَاهُ اللَّهُ عَذْرًا وَجَلَّ سَبِيحُ اسْمِهِ مِنْ النَّسَبِ  
وَالْجِنْسِ لَيْسَ هَكَذَا قَوْلُكَ ، وَلِكَيْتِي فَتُكْتَبُ مَعْنَى مُؤْمِنٍ ، وَكَذَلِكَ كَانَ قَوْلِي

۹۔ حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کوئی مومن جب گناہ کرتا ہے تو اللہ کی طرف سے اسے سات گنہے کی ہمت دی جاتی ہے  
دن میں ، پس اگر وہ توبہ کرے تو وہ گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ عباد بھری آپ سے  
کہنے لگا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو بندہ گناہ کرتا ہے تو خدا سے دن کے سات گنہے کی ہمت دیتا ہے فرمایا میں نے  
ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ جو بندہ مومن ایسا کرے۔

۱۰۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ نَجْمِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ» مِائَةَ مَرَّةٍ فِي [كَلِمَةٍ] يَوْمَ عَفْرَاءَهُ عَذْرًا وَجَلَّ اسْمُهُ مِنَ النَّسَبِ  
وَالْجِنْسِ وَلا خَيْرَ فِي عَيْدِيذَنْبٍ فِي [كَلِمَةٍ] يَوْمَ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ ذَنْبٌ .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز سو مرتبہ استغفر اللہ کہے خدا اس کے سات سو گناہ معاف  
کر دیتا ہے اور نہیں ہے بہتری اس بندہ کے لئے جو ہر روز سات سو گناہ کرے اور پھر بھی استغفار نہ کرے۔

## تین سو ایک سوال باب

### خدا تعالیٰ نے اولاد آدم کو توبہ کا موقع دیا سے

(باب) ۳۲۱

﴿فِيمَا آعطَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتَ النَّوْبَةِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ جَبَلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ ابْنِ بَكِيمٍ ،  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، قَالَ : إِنْ آدَمُ عليه السلام قَالَ : يَا رَبِّ سَلَطْتَ عَلَيَّ الشَّيْطَانَ وَأَجْرَيْتَهُ  
مَتَّبِعِي مَجْرَى الدَّمِ فَأَجْعَلْ لِي شَيْئًا ، فَقَالَ : يَا آدَمُ جَعَلْتُ لَكَ أَنْ مَنْ هَمَّ مِنْ دُرِّيْتِكَ بِسَيِّئَةٍ أَمْ  
تُكْتَبُ عَلَيْهِ ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَمَنْ هَمَّ مِنْهُمْ بِحَسَنَةٍ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ  
هُوَ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا ، قَالَ : يَا رَبِّ زِدْنِي ، قَالَ : جَعَلْتُ لَكَ أَنْ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ سَيِّئَةً نُوِّ

اسْتَعْمَرَ عَفَرْتُ لَهُ ، قَالَ : يَا رَبِّ زِدْنِي ، قَالَ : جَعَلْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ . أَوْ قَالَ : سَطَّطْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ .  
حَتَّى تَبْلُغَ النَّفْسُ هَذِهِ ، قَالَ : يَا رَبِّ حَسْبِي .

۱- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام باحضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جناب آدم نے خدا سے کہا۔ اے میرے پروردگار تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کیا ہے اور اس کو خون کی طرح رنگوں میں دوڑا دیا ہے پس اس سے بچنے کے لئے بھی تو مجھے کچھ دے۔ فرمایا۔ اے آدم میں نے تیرے لئے یہ تیرا دیا کہ تیری اولاد سے جو گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس کو لکھا نہ جائے گا اور اگر گزرتے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا اور اگر تنگی کا ارادہ کرے تو اگر نہ بھی کرے تو بھی ایک نیکی اس کے نام لکھ دی جائے گی اور اگر کرے گا تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی آدم نے کہا خدا کچھ اور زیادہ کرنا فرمایا۔ میں مرتے دم تک ان کی توبہ قبول کروں گا عرض کی یارب بس یہ میرے لئے کافی ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي فَصَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ قَبْلَ اللَّهِ تَوْبَةً ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ السَّنَةَ لَكَثِيرَةٌ . مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ قَبْلَ اللَّهِ تَوْبَةً ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الشَّهْرَ لَكَثِيرٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِجُمُعَةٍ قَبْلَ اللَّهِ تَوْبَةً ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْجُمُعَةَ لَكَثِيرٌ . مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ يَوْمَ قَبْلِ اللَّهِ تَوْبَةً ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ يَوْمًا لَكَثِيرٌ . مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ قَبْلَ اللَّهِ تَوْبَةً .

۲- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لی تو اس کو قبول کر لیتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے جس نے ایک ماہ پہلے توبہ کی وہ بھی قبول ہوتی ہے پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے اگر ایک جمعہ پہلے کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا جمعہ بھی زیادہ ہے اگر مرتے سے ایک دن پہلے توبہ کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے اگر موت کو دیکھنے کے بعد بھی توبہ کرے گا تو قبول ہوگی۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ هَذِهِ . وَ أَهْوَى بِسِدِّهِ إِلَى حَلْقِهِ . لَمْ يَكُنْ لِلْعَامِلِ تَوْبَةٌ وَ كَانَتْ لِلْجَاهِلِ تَوْبَةٌ .

۳- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب سانس یہاں تک آجائے اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف، تو اس وقت عالم کی توبہ تو قبول نہ ہوگی البتہ جاہل کی ہوگی۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :



خَرَجْنَا إِلَى مَكَّةَ وَمَعَاشِيخُ سَأَلَتْهُ مُتَعَبِدٌ لِيَعْرِفَ هَذَا الْأَمْرَ يَتِمُّ الصَّلَاةَ فِي الطَّرِيقِ وَمَعَهُ ابْنُ أَخٍ لَهُ مُسْلِمٌ . فَمَرَّ مِنَ الشَّيْخِ فَقُلْتُ لِابْنِ أَخِيهِ : لَوْ عَرَفْتَ هَذَا الْأَمْرَ عَلَيَّ عَمْرِكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَهُ ، فَقَالَ كَلِمَةً : دَعَا الشَّيْخَ حَتَّى يَمُوتَ عَلَيَّ حَالَهُ فَإِنَّهُ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَلَمْ يَصْبِرْ ابْنُ أَخِيهِ حَتَّى قَالَ لَهُ : يَا عَمُّ إِنَّ النَّاسَ ارْتَدُّوا وَابْعَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْإِنْفَرَاءَ سِبْرًا وَكَانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ مِنَ الطَّاعَةِ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ الْحَقُّ وَالطَّاعَةُ لَهُ ؛ قَالَ : فَتَنَفَسَ الشَّيْخُ وَشَقَّ وَقَالَ : أَنَا عَلِيُّ هَذَا وَخَرَجْتُ نَفْسِي . فَدَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ هَذَا الْكَلَامَ عَلَيَّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : هُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، قَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ إِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ شَيْئًا مِنْ هَذَا غَيْرَ سَاعَتِهِ بَلْكَ ؛ قَالَ : فَتَرِيدُونَ مِنْهُ مَاذَا ؟ قَالَ : قَدْ دَخَلَ وَاللَّهِ الْجَنَّةَ .

ہم معادین بن وہب نے بیان کیا کہ ہم مکہ کی طرف چلے تو ہمارا ساتھ ایک بوڑھا خدا پرست عابد تھا جو یہ امر نہیں جانتا تھا، یعنی امامت کی معرفت اس کو نہ تھی وہ راستہ میں نمازیں پڑھتا جا رہا تھا اس کا بھتیجا امامت کا ماننا والا تھا شیخ بیمار ہو گیا۔ میں نے اس کے بھتیجے سے کہا تم اپنے چچا پر امامت کو پیش کرو شاید اللہ اس کی گلو خلاصی کر دے اور لوگوں نے کہا۔ چھوڑو بھی جس حال میں ہے مرنے دو اس کی ابھی خاصی حالت ہے مگر بھتیجے سے صبر نہ ہو اس نے کہا اسے چچا رسول کے مرنے کے بعد چند آدمیوں کے سوا سب مرتد ہو گئے اور علی کی اطاعت اسی طرح ان پر فرض تھی جیسے رسول کی اور رسول کے بعد خلافت ان کا حق تھا۔ یہ سن کر شیخ نے گہرا سانس لیا اور چیخا اور کہا کہ میں اسی عقیدہ پر ہوں یہ کہہ کر اس کا دم نکل گیا۔ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ بن ساری نے یہ واقعہ بیان کیا۔ فرمایا یہ شخص اہل جنت سے ہے علی بن ساری نے کہا وہ تو اس سے ایک ساعت پہلے بھی معرفت امامت نہ رکھتا تھا کیا تم اس سے کچھ اور چاہتے ہو واللہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

## تین سو بائیسواں باب آلودگی گناہ (صغیرہ)

\* (بَابُ اللَّئِمِّ) ۳۲۲

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَالَّذِينَ يَخْتَلِفُونَ كَلِمَاتِ الْأَيْمَنِ وَالنَّوَاحِشِ إِلَّا اللَّئِمَّ ، قَالَ : هُوَ الَّذِي يُلْمُ بِهِ الرَّجُلُ فَيَمُوتُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُلْمُ بِهِ بَعْدُ .

۱۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا۔ وہ لوگ گناہانِ کبیرہ سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں سوائے گناہانِ صغیرہ کے۔ فرمایا اللہ تم سے مراد وہ گناہ ہے جس میں انسان ایک بار آلودہ ہوتا ہے پھر اللہ چاہتا ہے تو رک جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ گناہ کر گزرتا ہے۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» ، قَالَ : «الْهَيْئَةُ بَعْدَ الْهَيْئَةِ أَيُّ الذَّنْبِ بَعْدَ الذَّنْبِ يُلِيمُ بِهِ الْعَبْدُ» .

۲۔ محمد بن مسلم راوی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ گناہ ہے بعد گناہ جس میں کوئی بندہ آلودہ ہوتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «مَنْ مَوَّنَ الْإِوَلَةَ ذَنْبٌ يَهْجُرُهُ زَمَانًا ثُمَّ يُلِيمُ بِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَّا اللَّمَمَ» ، وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» ، قَالَ : «الْفَوَاحِشُ الرَّئِي وَالسَّرِقَةُ وَاللَّمَمُ : الرَّجُلُ يُلِيمُ بِالذَّنْبِ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ مِنْهُ» .

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر مومن کے لئے ایک گناہ ایسا ہوتا ہے جسے وہ ایک زمانہ تک چھوڑے رہتا ہے پھر اسے بجالاتا ہے یہی مراد ہے (اللہ تم سے میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا وہ لوگ سوائے گناہانِ صغیرہ کے گناہانِ کبیرہ اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں فرمایا فواحش سے مراد ہے زنا و سرقت، اور لثم سے مراد ہے کہ انسان ایک گناہ میں آلودہ ہوتا ہے پھر خدا سے اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرَةَ ، عَنِ الْخَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «مَنْ جَاءَنَا يَلْتَمِسُ الْفَقْرَ وَالْفُرْآنَ وَ تَفْسِيرَهُ فَدَعَاؤُهُ وَهِيَ جَاءَنَا يُبَدِّي عَوْرَةَ قَدَسَتْهَا اللَّهُ فَخَوَّاهُ» ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : جَمِلْتَ فِذَاكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَمُقِيمٌ عَلَى ذَنْبٍ مُنْذُ هَبْرٍ أُرِيدَانِ أَنْتَحَوَّلَ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَمَا أَوْدِعَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ : «إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّكَ وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَقْتَلَكَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ إِلَّا لِكَيْ تَخَافَهُ» .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو ہمارے پاس علم فقہ و قرآن و تفسیر حاصل کرنے آئے تو اسے

آنے دو اور جو ایسا عیب کس کا ظاہر کرنے آئے جسے اللہ نے چھپا یا ہے تو اسے دور رکھو ایک شخص نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں ایک عرصہ سے ایک گناہ کئے چلا جا رہا ہوں چاہتا ہوں کہ اسے چھوڑ کر اس کی ضد یعنی توبہ کی طرف رجوع کروں لیکن اس پر قابو نہیں پاتا۔ فرمایا اگر تو اپنے قول میں صادق ہے توبہ شک اللہ تجھ دوست رکھتا ہے اور اس نے اپنی مصلحت سے تجھے اس طرف نہیں آنے دیا ہو گا کہ مبادا تجھ میں خود پسندی آجائے جو بدترین گناہ ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ حَرِيْزِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا وَقَدْ طَمِعَ عَلَيْهِ عَبْدُ مَوْمِنٍ يَهْجُرُهُ الرَّمَانُ ثُمَّ يَلْمُ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْأَثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّغَمَ» ، قَالَ : اللَّغَمُ الْعَيْدُ الَّذِي يَلْمُ الذَّنْبَ بَعْدَ الذَّنْبِ لَيْسَ مِنْ سَلْبِقَتِهِ ، أَيْ مِنْ طَبِيعَتِهِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی گناہ ایسا نہیں کہ موافق طبیعت مومن ہو ایک زمانہ تک اسے چھوڑ کر پھر اس سے آلودہ ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ گناہان کبیرہ اور بے حیائی سے بچتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے لہذا وہ ہے جو گناہ کے بعد گناہ کرتا ہے لیکن وہ اس کی فطرت و طبیعت کے خلاف ہوتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَكُونُ سَجِيئَةً الْكَيْدِ وَالْبُخْلِ وَالْفُجُورِ وَرُبَّمَا أَلَمَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لَا يَدُومُ عَلَيْهِ ، قِيلَ : فَيَذَرِيهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ مِنْ تِلْكَ اللَّطْفَةِ .

۶۔ ابن رثابہ کہتے ہیں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن کی عادت نہ بھڑکتی ہے نہ بخل نہ بدکاری اور اگر ایسا کر گزرے تو اس پر قائم نہیں رہتا پوچھا کیا مومن زنا کر لے فرمایا ہاں لیکن اس لطف سے اولاد نہیں ہوتی۔

## تین سو تیسواں باب

### گناہ تین ہیں

(ناٹ) ۳۲۳  
 ﴿فِي آتِ الذُّنُوبِ ثَلَاثَةٌ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ :

صَدَّ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكُوفَةِ الْمُنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَنْشَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ  
ثُمَّ أَمْسَكَ وَقَالَ لَهُ حَبِيبَةُ الْعَرَبِيَّةِ: يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتَ: الذُّنُوبُ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكَتِ؟ فَقَالَ: مَا  
ذَكَرْتِهَا إِلَّا وَأَنَا رِيْدَانٌ فَسَيَرَهَا وَلَكِنْ عَرَضَ لِي بِهَرِّ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْكَلَامِ نَعْمَ الْذُّنُوبُ ثَلَاثَةٌ: فَذَنْبُ  
مَعْفُورٍ وَذَنْبُ غَيْرِ مَعْفُورٍ وَذَنْبُ رَجُولٍ صَاحِبِهِ وَنَخَافُ عَلَيْهِ: قَالَ: يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَبِيئَتِنَا

قَالَ نَعْمَ أَمَّا الذُّنْبُ الْمَعْفُورُ فَعَبْدٌ عَاقَبَهُ اللَّهُ عَلَى ذَنْبِهِ فِي الذُّنُوبِ فَالْتَمَسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَحْلَمَ وَأَكْرَمَ مِنْ أَنْ يُعَاقَبَ  
عَبْدَهُ مَرَّتَيْنِ، وَأَمَّا الذُّنْبُ الَّذِي لَا يُعْفَرُ فَمَطْلَمُ الْعِبَادِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا  
بَرَزَ لِخَلْقِهِ أَقْسَمَ قَسَمًا عَلَى تَقْصِيْدِهِ، فَقَالَ: وَعَرَّ بَنِي وَجَلَابِي لَا يَجُوزُ بَنِي ظَلَمَ ظَالِمٌ وَلَوْ كَثُرَتْ يَكْتَبُ وَلَوْ  
مَسْحَةٌ يَكْتَبُ وَلَوْ نَطْحَةٌ مَا بَيْنَ الْقُرْبَانِ إِلَى الْجَمَاءِ فَيَقْتَضِي الْعِبَادِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَتَّى لَا تَبْقَى لِأَحَدٍ  
عَلَى أَحَدٍ مَظْلَمَةٌ ثُمَّ يَبْعَثُهُمُ لِلْحِسَابِ، وَأَمَّا الذُّنْبُ الثَّلَاثُ فَذَنْبُ سَتْرَةِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَرَزَقَهُ التُّرْبَةَ  
مِنْهُ، فَاصْبَحَ خَائِفًا مِنْ ذَنْبِهِ رَاجِعًا إِلَى رَبِّهِ، فَخَنَّ لَهُ كَمَا هُوَ لِتَقْصِيْدِهِ: رَجُولُهُ الرَّحْمَةُ وَنَخَافُ  
عَلَيْهِ الْعَذَابَ

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کے بعض اہل عیال نے بیان کیا کہ ایک روز امیر المؤمنین نے بعد حمد و ثنا فرمایا۔ لوگو گناہ تین قسم کے ہیں یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے۔ جب عربی نے کہا۔ اسے امیر المؤمنین آپ یہ سنا کر خاموش ہو گئے کہ گناہ تین قسم کے ہیں فرمایا ہاں میں ان کو بیان کرنا چاہتا تھا کہ سانس کا انقطاع میرے اور کلام کے درمیان حائل ہو گیا۔ ہاں گناہ تین قسم کے ہیں ایک وہ گناہ ہے جو بخشا جائے گا اور دوسرا وہ ہے جو بخشا نہ جائے گا اور تیسرا وہ ہے جس کے بخشنے کی اس کے صاحب کے لئے امید ہے اور اس کے نہ بخشنے جانے کا خوف رہتا ہے اس نے کہا اسے امیر المؤمنین اس کو بیان فرمائیے اور شاد فرمایا جو گناہ بخشا جائے گا وہ ہے جس کی سزا دنیا میں گناہگار کو دے دی گئی۔ خدا نے عظیم و کبیر کے لئے زیبا نہیں کر وہ ایک گناہ کی سزا دو بار دے اور جو گناہ بخشا نہ جائے گا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے جب روز قیامت ظاہر ہوگا مخلوق پر اس نے قسم کھائی ہے اپنے عورت و جلال کو کہ کسی ظالم کے ظلم سے درگزر نہ کرے گا اگر اتنے مار کر کسی کو گرایا ہو یا ہاتھ سے کسی کو از سبب دی ہو یا سینک والے جانور لے بے سینک والے جانور کو مارا ہو پس وہ ایک کا بدلہ دوسرے سے لے گا یہاں کہ کسی کا منظر کسی پر پائی نہ رہے گا۔ پھر لوگوں کو حساب کے لئے بھیجے گا تیسرا وہ گناہ ہے جس کو اللہ نے اپنی مخلوق سے چھپایا ہے اور گناہگار کو تو فریفتن تو بڑی ہے وہ اپنے گناہ سے خائف اور رحمت رب کا امیدوار ہے پس ہم بھی اس کی طرح خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم اس کی رحمت کے اس کے لئے امید دار ہیں اس پر نزول عذاب سے ڈرتے ہیں

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَجُلٍ أَقْبَمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِي الرَّجْمِ أَيْمًا قَبْلَ [عَلَيْهِ] فِي الْآخِرَةِ؟

فَالْإِنِّ اللَّهُ أَكْرَمُ مِنْ ذَلِكَ

۲۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا جس پر سنگساری کی حد قائم کی جائے کیا آخرت میں بھی اس پر مذاب ہوگا۔ فرمایا بے شک خدا کریم ہے اس سے لیجئے وہ پھر مذاب نہ کرے گا

## تین سو چوبیسواں باب گناہ کی سزا میں تعجیل

(باب) ۳۲۳

(تعجیل عقوبۃ الذنب)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن عبد اللہ بن سنان عن حمزة بن حمران، عن أبیہ، عن أبی جعفر علیہ السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يَكْرِمَ عَبْدًا وَلَهُ ذَنْبٌ ابْتَلَاهُ بِالسُّقْمِ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ لَهُ ابْتَلَاهُ بِالْحَاجَةِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ شَدَّدَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيُكَافِئَهُ بِذَلِكَ الذَّنْبِ قَالَ: وَإِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يَهَيِّئَ عَبْدًا وَلَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ مَحْحُودَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ وَسَّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ، فَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ بِهِ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيُكَافِئَهُ بِتِلْكَ الْحَسَنَةِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ روز قیامت کسی ایسے بندہ کو جس پر کسی گناہ کا بار ہو صاحبِ عزت بنائے تو وہ دنیا میں اس کو بیمار کرتا ہے اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کو کسی حاجت میں مبتلا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس پر موت کو سخت کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ کی تلافی ہو جائے اور جب وہ آخرت میں کسی ایسے بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جس نے کوئی نیکی کی ہو تو اس کے بدن کو صحت عطا کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کے رزق میں توسیع کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو موت کو سختی اس پر آسان کر دیتا ہے تاکہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو

۲۔ علی بن ابراہیم، عن أبیہ، عن ابنِ اَبی عمیر، عن إسماعیل بنِ اَبی ابراہیم، عن الحکم ابنِ عتیبة قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَمْ يَتَّكِنْ عِنْدَهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُكْفِرُهَا ابْتَلَاهُ بِالْحَزَنِ لِيُكَفِّرَهَا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور کوئی عمل نیک اس کی تلافی نہیں کرتا تو خدا سے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ : عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَهَابٍ الْأَشْعَرِيِّ . عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْدًا مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا رِبْدٌ أَنْ أَرْحَمَهُ حَتَّى أَسْتَوْفِيَ مِنْهُ كُلَّ حَطْبِيَّةٍ عَمِلَهَا . إِمَّا يَسْقُمُ فِي جَسَدِهِ وَإِمَّا يَضِيقُ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا يَخُوفُ فِي دُنْيَاهُ فَإِنَّ بَقِيَّتَ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ شَدَدَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ . وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْدًا مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا رِبْدٌ أَنْ أَعِدَّ بِهِ حَسَنًا أَوْ قَبِيحًا كُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا إِمَّا يَسْقُمُ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا يَصْحَبُهُ فِي جَسَدِهِ وَإِمَّا يَأْمَنُ فِي دُنْيَاهُ فَإِنَّ بَقِيَّتَ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ هَوَتْ عَلَيْهِ بِهَا الْمَوْتُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قسم ہے اپنے عورت و جلال کی میں اپنے بندے کو دنیا سے جانے نہ دوں گا دراصل تمہاری اس پر رحم کا ارادہ رکھتا ہوں جب تک اس کے گناہ کی تلافی نہ کروں گا خواہ اس کے جسم کو بیکار کر کے، خواہ رزق کی تنگی سے، خواہ دینی خوف سے، اگر پھر بھی باقی رہے تو موت اس پر سخت کر دیتا ہوں قسم ہے اپنے عورت و جلال کی جب میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی بندہ کو عذاب دوں تو اس کے دنیا سے جانے سے پہلے جو نیکی اس نے کی ہے اس کا بدلہ کر دیتا ہوں یا تو وسعتِ رزق سے یا صحتِ بدن سے یا امنِ دنیا سے، اگر اس سے پورا نہ ہو تو موت کی سختی اس پر آسان کرتا ہوں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَانٍ تَغْلِبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَهْوُلُ عَلَيْهِ فِي نَوْمِهِ فَيَقْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْتَهِنُ فِي بَدَنِهِ فَيَقْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن پر خوف طاری ہوتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اور جب وہ اپنے بدن کو تعب میں ڈالتا ہے اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عميرٍ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءًا أَمْسَكَ عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ آخرت میں کسی کے لئے بہتری چاہتا ہے تو دنیا میں اس کو سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور جب اس کی سزا کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کو اس پر باری رکھتا ہے یعنی دنیا میں اس کو کوئی سزا نہیں دیتا تا کہ روز قیامت وہ گناہ سے بھر پور ہو۔

۶۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمْتُونَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ » : لَيْسَ مِنَ التَّوَّابِ عِزِّي ، وَلَا نَكْبَةِ حَجْرِي ، وَلَا عَثْرَةَ قَدَمِي ، وَلَا خَدِشَ عُوْدِ الْإِيذَنْبِ وَلَمَّا يَعْفُو اللَّهُ أَكْثَرَ ، فَمَنْ عَجَّلَ اللَّهُ عُفُوبَةَ ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَلُ وَأَكْرَمُ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي عُفُوبَتِهِ فِي الْآخِرَةِ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے اور خدا بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے کسی کی کسی رگ کا پھیر کرنا کسی پتھر سے چوٹ یا کسی لکڑی سے خراش نہیں ہوتا مگر کسی گناہ کے سبب، اور خدا اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور جس کے گناہ کی سزا دنیا میں دے دیتا ہے تو اس کی ذات اس سے اہل و اکرام کر پھر اس کو اس کے گناہ کی سزا آخرت میں بھی دے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْبَتَّائِسِ بْنِ مُوسَى الْوَرَّاقِ ، عَنْ عَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَا يَزَالُ اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدْعُ لَهُ ذَنْبًا .

۷۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب تک گناہ بھیجا نہیں چھوڑتا مومن رنج و غم سے آزاد نہیں ہوتا۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيْعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْخَارِثِ بْنِ بَرَامٍ ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ جُمَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ لَيَهْتَمُ فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا وَلَا ذَنْبَ عَلَيْهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تک مومن گناہ سے باہر نہیں ہوتا وہ رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے۔

۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدْعُ لَهُ مِنْ ذَنْبٍ .

## ۹۔ ترجمہ ادب گزچکا۔

۱۰۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ بْنِ يَعْقُبَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ إِلَّا ابْتَلَيْتُهُ فِي حَسَبِهِ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لِدُنُوبِهِ وَإِلْأَشَدَّتْ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَلَا ذَنْبَ لَهُ، ثُمَّ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. وَمَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ النَّارَ إِلَّا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لَطَلْبَتِي عِنْدِي وَإِلْآمَنْتُ حَوْفَهُ مِنْ سُلْطَانِيهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لَطَلْبَتِي عِنْدِي وَإِلْأَدَسْتُ عَلَيْهِ فِي رِقْدِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لَطَلْبَتِي عِنْدِي وَإِلْأَهَوَّنْتُ عَلَيْهِ مَوْتَهُ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَإِلْأَحْسَنَتُهُ لِي عِنْدِي ثُمَّ أُدْخِلُهُ النَّارَ.

۱۰۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جب میرا ارادہ کسی بندہ کو جنت میں داخل کرنے کا ہوتا ہے تو میں اسے کسی جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اگر یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ورنہ وقت مرگ اس پر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا۔ پھر میں اسے داخل جنت کر دوں گا اور جس کو دوزخ میں ڈالنا چاہتا ہوں تو اس کو تندرستی عطا کرتا ہوں اگر میرے نزدیک اس کا حق پورا ہوا جائے تو خیر ورنہ اس کو اس کے حاکم کے خوف سے بے پروا کرتا ہوں اگر میرے نزدیک حق پورا ہوگا تو خیر ورنہ موت کی سختی آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حال میں آتا ہے کہ کوئی نیکی نہیں ہوتی پس میں اسے داخل دوزخ کرتا ہوں۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُورَمَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ دُرَيْسِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَرَّ نَبِيُّ مِنَ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِرَجُلٍ بَعْضُهُ تَحْتَ خَائِطٍ وَبَعْضُهُ خَارِجٌ مِنْهُ قَدْ شَعْنَتْهُ الطَّيْرُ وَمَرَّ قَهَّ الْكِلَابُ ثُمَّ مَضَى فَرَفَعَتْ لَهُ مَدِينَةٌ قَدْ دَخَلَهَا إِذَا هُوَ بِمَطْبَعٍ مِنْ عِظْمَانِيَّةٍ مَبِيَّتٍ عَلَى سَبْعِ مَسَاجِدَ بِالذَّبِيحِ حَوْلَهُ الْمَجْمَرُ فَقَالَ: يَا رَبِّ أَشْهَدُ أَنَّكَ حَكِيمٌ عَدْلٌ، لَا تَجُورُ، هَذَا عَبْدُكَ لَمْ يَشْرِكْ بِكَ طَرَفَةً عَيْنٍ أَمْنَةً بِئِنَّكَ الْوَيْتَةُ وَهَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُؤْمَرْ بِكَ طَرَفَةً عَيْنٍ أَمْنَةً بِهَيْدِهِ الْوَيْتَةُ؟ فَقَالَ: عَبْدِي أَنَا كَمَا قُلْتَ حَكْمٌ عَدْلٌ لَا أُجُورُ. ذَلِكَ عَبْدِي كَانَتْ لَهُ عِنْدِي سَيِّئَةٌ أَوْ ذَنْبٌ أَمْنَةً بِئِنَّكَ الْوَيْتَةَ لِكَيْ يُلْقَانِي وَلَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَهَذَا عَبْدِي كَانَتْ لَهُ [عِنْدِي] حَسَنَةٌ فَأَمْنَةً بِهَيْدِهِ الْوَيْتَةَ لِكَيْ يُلْقَانِي وَلَيْسَ لَهُ عِنْدِي حَسَنَةٌ.

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کا ایک نبی ایک ایسی نیت کی طرت سے گزرا جس کا آدھا دھرتی لوہا کے نیچے تھا اور آدھا باہر، جسے پزندے اور کتے لُوح رہے تھے پھر وہ ایک شہر میں داخل ہوئے وہاں ایک رئیس کی لاش ایک تخت



پر تھی جو ریشمی کپڑوں سے آراستہ تھا اور اس پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔ نبی نے کہا اے میرے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تو حاکم و عادل ہے ظلم نہیں کرتا۔ یہ تیرا بندہ ایسا تھا جس نے طرفۃ العین کے لئے شکر نہیں کیا تو نے اسے بڑی طرح مارا اور یہ امیر آن و احد کے لئے کبھی تجھ پر ایمان نہیں لایا تو نے اسے ایسی اچھی موت دی۔ خدا نے کہا میرے بندے جیسا تو نے کہا میں ضرور حاکم عادل ہوں میں کسی بندہ پر ظلم نہیں کرتا پہلے بندہ کا ایک گناہ تھا اس کے کفارہ کے لئے میں نے ایسی موت دی تاکہ وہ اس طرح مجھے ملے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہ ہو اور دوسرے کی ایک نیکی تھی میں نے اس کا بدلہ دینے کے لئے ایسی موت دی تاکہ اس کی نیکی باقی نہ رہے۔

۱۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّيْ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي الصَّخَّاجِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ شَيْخٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَشْكُو إِلَيْكَ وَأُدْعِي وَاعْتَوْقِهِمْ وَ إِخْوَانِي وَجَفَاءَهُمْ عِنْدَ كَبِيرِ سَبْتِي، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا هَذَا إِنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً وَلِلْبَاطِلِ دَوْلَةً وَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي دَوْلَةٍ صَاحِبِهِ ذَلِيلٌ وَإِنَّ أَدْنَى مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ الْعُقُوفُ مِنْ وُلْدِهِ وَ الْجَفَاءُ مِنْ إِخْوَانِهِ وَ عَمَلٌ مِنْ مُؤْمِنٍ بِصِيْبِهِ شَيْءٌ مِنَ الرَّفَاهِيَةِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا أَتَيْتَنِي قَبْلَ مَوْتِهِ إِمَّا فِي وُلْدِهِ وَ إِمَّا فِي مَالِهِ حَتَّى يَخْلَصَهُ اللَّهُ مِمَّا اكْتَسَبَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَ يُوَقِّرَ لَهُ حَظَّهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ . قَاصِرٌ وَ أَبَشِرُ .

۱۲- رادی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک بوڑھا حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ میں اپنی اولاد کی نافرمانی کی اور اپنے بھائیوں کی اس بڑھاپے میں ایذا رسانی کی شکایت کرنے آیا ہوں فرمایا۔ اسے شخص ایک حکومت تھی کہ ہے ایک باطل کی۔ اور ہر ایک حکومت والے دوسرے گروہ کی حکومت میں ذلیل ہوتے ہیں مومن کی حکومت باطل کے دور میں کم سے کم جو مصیبت پیش آتی ہے وہ اولاد کی نافرمانی اور بھائیوں کا ظلم ہے اور دولت باطل میں کوئی نائدہ اس سے زیادہ پہنچتا کہ وہ موت سے پہلے مبتلا ہوتا ہے یا تو اولاد کے معاملہ میں یا مال میں یہاں تک کہ دولت باطل میں جو حکما یا ہوتا ہے اس سے غلامی مل جاتی ہے اور دولت حق میں اس کا حصہ قائم ہو جاتا ہے پس عبرت کرو اور خوش رہو۔

## تین سو پچیسواں باب

گناہوں کی توضیح

• (فی تفسیر الذنوب) (باب) ۱۳۲۵

۱- الْحُسَيْنِ بْنِ نَجَّيْ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نَجَّيْ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّيْ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ جَاهِدِ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الذَّنُوبُ الَّتِي تَعْبُرُ الرِّعْمَةَ لَيْعَنِي وَالذَّنُوبُ الَّتِي تُوْرِثُ السَّمَمَ الْقَتْلُ ، وَالتِّي تُثَلِّمُ الْقَلْمَ ، وَالتِّي تُهَيِّئُ لِسَانُ شَرِّ الحَمَامِ ، وَالتِّي تَحْسِنُ الرِّدْقَ الَّتِي نِي وَالتِّي تَعَجِّلُ الفَنَاءَ قَطْعَةُ الرِّجَمِ ، وَالتِّي تُرَدُّ الدُّعَاءُ ، وَتُظَلُّ البَوَاءُ عَفُوقُ الوَالِدَيْنِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں پر زیادتی کرنا نعمتوں میں تغیر پیدا کر دینا ہے اور قتل باعثِ ملامت ہوتا ہے اور ظلم بلاؤں کو نازل کرتا ہے اور شراب پینا صیبروں کی پردہ دری کرتا ہے اور زنا رزق کو دور کرتا ہے اور قطع رحم موت کو جلد بلاتا ہے اور والدین کی نافرمانی دعا کو لوٹا دیتی ہے اور برکت کو اٹھا دیتی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : كَانَ أَبِي يَخْلَعُ يَقُولُ : تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الذَّنُوبِ الَّتِي تَعَجِّلُ الفَنَاءَ وَتُقَرِّبُ الآجَالَ وَتَحْلِي الدِّيَارَ وَهِيَ قَطْعَةُ الرِّجَمِ وَالْعَفُوقُ وَتَرَكَ أَلْبَرًا

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے فرمایا میں پناہ مانگتا ہوں ایسے گناہوں سے جو موت کو جلد لانے والے اور گھروں کو برباد کرنے والے ہوں اور وہ قطع رحم اور حقوق والدین اور احسان کا ترک کرنا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ - أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَيُّوبَ - عَنْ صَعْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا فَشَا أَرْبَعَةٌ ظَهَرَتْ أَرْبَعَةٌ : إِذَا فَشَا الرَّئِى ظَهَرَتْ الرِّزْلَةُ وَإِذَا فَشَا الْجَوْرِ فِي الحُكْمِ ائْتَسَسَ القَطْرُ وَإِذَا خَفِرَتْ الرِّعْمَةُ أُدْبِلَ لِأَهْلِ الشِّرْكِ مِنْ أَهْلِ الإِسْلَامِ وَإِذَا مَنَعَتْ الرِّكَاءُ ظَهَرَتْ العَاجِئَةُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب چار چیزیں ظاہر ہوں گی تو چار باتوں کے ساتھ اور میں گی زنا کاری ہوگی تو رزق کم آئے گا ظلم ہوگا تو بارش رکے گی جب مشرکوں سے مسلمان چھڑ گئیں تو ان پر اہل مشرک کا فائدہ ہوگا اور جب زکوٰۃ رکے گی تو برکت اٹھ جائیگی

## تین سو چھبیسواں باب

نادر

(باب نادر) ۳۲۶

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ اللهُ عزَّ وَجَلَّ : إِنَّ العَبْدَ مِنْ

عَبْدِي الْمُؤْمِنِينَ لِيَذُبَ الدَّنْبَ الْمَظِيمَ مِمَّا يَسْتَوْجِبُ بِهِ عُقُوبَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَنْظَرُ لَهُ فِيمَا فِيهِ صَلَاحُهُ فِي آخِرَتِهِ فَأَعْجَلُ لَهُ الْعُقُوبَةَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا لِأَخَارِيهِ بِذَلِكَ الدَّنْبِ وَأَقْدَرُ رُغُوبَةَ ذَلِكَ الدَّنْبِ وَأَقْصِيهِ وَأَتْرُكُهُ عَلَيْهِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مُمْسِيٍّ وَلِي فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةَ وَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي بِهِ فَأَتَرَدَّدُ فِي ذَلِكَ مِرَارًا عَلَى إِمْضَائِهِ ثُمَّ أُمْسِكُ عَنْهُ فَلَا أَمْضِيهِ كِرَاهَةً لِمَسَاءَتِهِ وَجِدَادًا عَنْ إِدْخَالِ الْمَكْرُوهِ عَلَيْهِ فَاتَطَوَّلَ عَلَيْهِ بِالْمَقْوَعَةِ وَالصَّفْحِ ، مَحَبَّةً لِمُكَافَاتِهِ لِكَثِيرِ نَوَافِلِهِ الَّتِي يَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَيَّ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ فَأَصْرَفُ ذَلِكَ الْبَلَاءَ عَنْهُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ وَقَضَيْتُهُ وَتَرَكْتُهُ مَوْقُوفًا وَلِي فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةَ ، ثُمَّ أَكْتُبُ لَهُ عَظِيمَ أَحْرٍ نَزُولِ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَأَذْخِرُهُ وَأَوْقِرُ لَهُ أَجْرَهُ وَلَمْ يَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ يَعْلَمْ إِلَيْهِ إِذَاهُ وَأَنَا اللَّهُ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ .

۱۔ فرمایا اللہ علیہ السلام نے خدا نے کہا ہے کہ میرا مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے جو میرے عزاب دینے کا سبب ہو دنیا و آخرت میں، تو میں اس بارے میں نرمی کرتا ہوں کہ آخرت کی بہتری کے لئے کیا صورت ہو سکتی ہے لہذا میں دنیا میں اس کے سزا دینے میں جلدی کرتا ہوں تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے۔ میں اس سزا کو حین کرتا ہوں اور اس کو جاری کرتا ہوں اور شرج جاری کئے روکے رہتا ہوں اور اس کے جاری کرنے میں میری مشیت ہوتی ہے جس کو میرا بندہ نہیں جانتا میں اس کو جاری کرنے میں کئی بار تامل کرتا ہوں پھر اس کو روک لیتا ہوں تاکہ اسے آزر دگی نہ ہو اس تکلیف کے داخل ہونے سے۔ میں اس سے درگزر کرتا ہوں اور اس کا گناہ معاف کر دیتا ہوں یہ سب اس کے نوافل کے بجالانے کے جو رات اور دن میں وہ بجالایا ہے میرا توب حاصل کرنے کے لئے لہذا میں اس مشیت کو اس سے ہٹا دیتا ہوں، میں نے ہی اس کو مقدر کیا۔ میں نے ہی اس کو جاری کیا۔ میں نے ہی اپنی مشیت سے اس کا اجر روک دیا اور اس مصیبت کے نزول میں اس کے لئے اجر نہیں لکھتا ہوں حالانکہ اسے اس کی خبر ہوتی ہے نہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے میں خدا نے کریم و مہربان و رحیم ہوں۔

## تین سو ستائیسواں باب

نادر

(باب نادر ایضاً) ۳۲۷

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ؛ عن ابن بکیر قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : « وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبْتُمْ أَيْدِيكُمْ ، فَقَالَ هُوَ : وَ يَعْقُوبُ عَنْ كَثِيرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : لَيْسَ هَذَا أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيًّا وَأَشْبَاهَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام مِنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ تَنْبٍ .

امیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آتی ہے حضرت نے فرمایا یہ بھی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ بہت سے گناہ بخش دیتا ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ حضرت علیؑ اور ان کے اہلبیت پر جو مصلب نازل ہوئے ہیں کیا وہ ان کے لئے ہونے تھے۔ فرمایا رسول اللہؐ بغیر کوئی گناہ کئے ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔

**توضیح** :- چونکہ سائل نے آیت کا جزو آخر چھوڑا تھا لہذا حضرت نے اسے پورا کر دیا نیز یہ کہ سائل کا خیال یہ تھا کہ ہر گناہ کے لئے کسی بلا کا آنا ضروری ہے لہذا حضرت نے اس آیت کا آخر کا حصہ پڑھ کر بتایا کہ خدا بہت سے گناہ معاف بھی کر دیتا ہے رہا دوسرا اثر تو اس کا جواب حضرت نے یوں دیا کہ ۱۔ تہنغاری صلعم صدور گناہ کی وجہ سے نہ تھا بلکہ بلندئی درجات کی وجہ سے تھا اسی طرح اہل بیت علیہم السلام کی ابتلا کفارہ ذنوب نہیں ہے بلکہ کثرت ثواب اور بلندئی درجات کے لئے ہے پس اس بہت میں جو خطاب ہے وہ غیر معصومین سے ہے جن سے صدور گناہ ہوتا ہے۔

۲۔ وَرَوَى عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَجُوبٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَائِبٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبْتُمْ أَيْدِيكُمْ ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَصَابَ عَلِيًّا وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عليهم السلام مِنْ بَعْدِهِ مَوْ بِمَا كَسَبْتُمْ أَيْدِيكُمْ وَ هُمْ أَهْلُ بَيْتِ طَهَارَةٍ مَعْصُومُونَ ؟ فَقَالَ : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ ، إِنْ اللَّهُ يَخْصُ أَوْلِيَاءَهُ بِالْمَصَائِبِ لِيَأْ جُرْهُمْ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ .

۲۔ علی بن ربائب کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے ہے اور کہا کہ آپ نے اس پر بھی غور کیا کہ حضرت علیؑ اور ان کے اہل بیت پر ان کے بعد جو مصیبت آئی کیا یہ ان کے ہاتھوں سے آئی۔ دراصل اس کا وہ اہلبیت طہارت اور معصوم ہیں۔ فرمایا رسول اللہؐ ہر دن اور رات میں سو بار بغیر گناہ استغفار کرتے تھے اللہ نے اپنے اولیاء کو مصائب سے مخصوص کیا ہے تاکہ ان کے اجر کو زیادہ کرے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، رَفَعَهُ قَالَ : لَمَّا حَمَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَأَوْقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ يَزِيدُ لِمَنْهُ اللَّهُ : « وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبْتُمْ أَيْدِيكُمْ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام : لَيْسَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَبِنَا إِنَّ فِينَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ،

۳۔ راوی نے برستہ حضرت جعفر صادق علیہ السلام بیان کیا کہ جب امام زین العابدین علیہ السلام کو زید کے سامنے لاکھڑا کیا تو اس نے یہ آیت پڑھی کہ تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے۔ فرمایا یہ آیت ہم سے متعلق نہیں ہمارے بارے میں سورہ حدید کی یہ آیت ہے جو مصیبت زمین پر یا تمہارے نفسوں پر آئی ہے ہم نے اس کو خلق سے پہلے اپنی کتاب میں (روح محفوظ) میں لکھ دیا ہے اور یہ اللہ پر آسان ہے یعنی یہ مصیبت ہمارے ازیا و مراتب کے لئے پہلے سے لکھی ہوئی ہے نہ کہ کسی گناہ کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔

## تین سو اٹھائیسواں باب خدا عمل کرنے والوں کے صدقہ میں عمل کرنے والوں کی بلا کر کتاب ہے

(باب) ۳۲۸

«إِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ بِالْعَامِلِ عَنِ غَيْرِ الْعَامِلِ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ طَبَّانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ [لَا يَدْفَعُ] يَمَنْ يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ لَهَلَكُوا ؛ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ يَمَنْ يُزَكِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُزَكِّي وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الزَّكَاةِ لَهَلَكُوا ؛ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ يَمَنْ يَحُجُّ مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يَحُجُّ وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الْحَجِّ لَهَلَكُوا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَوْ لَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ» فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَتْ إِلَّا فِيكُمْ وَلَا عَنَى بِهَا غَيْرُكُمْ .

از فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں جو نماز پڑھتے ہیں اللہ ان کے صدقے میں جو نماز نہیں پڑھتے ان کی بلا کر کتاب ہے اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں ان کی وجہ سے نہ دینے والوں سے مصیبت دور کرتا ہے اور جو حج کرتے ہیں ان کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں سے آفت کو رفع کرتا ہے اور اگر سب ہی نماز نہ پڑھیں اور زکوٰۃ نہ دیں اور حج نہ کریں تو سب ہلاک ہو جائیں جیسا کہ خدا فرماتا کہ بعض کی وجہ سے بعض کی مصیبت دور نہ کرتا تو زمین کے معاملات بگڑ جاتے مگر اللہ تمام عالموں پر فضل کرنے والا ہے واللہ یہ آیت تم ہی لوگوں کے بارے میں ہے تمہارے غیر کے لئے نہیں۔

## تین سو اسیسواں باب گناہ کا ترک، طلبِ توبہ سے آسان ہے

(باب) ۳۲۹

«(أَنْ تَرَكَ الْخَطِيئَةَ أَيْسَرُ مِنْ [طَلَبِ] التَّوْبَةِ)»

۱۔ محمد بن یحییٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْبُقَيْرِيِّ [قَالَ]: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: تَرَكَ الْخَطِيئَةَ أَيْسَرُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ وَكَمْ مِنْ شَهْوَةٍ سَاعَةً أَوْرَثَتْ حُرْبًا طَوِيلًا وَالْمَوْتُ فَضَحَ الدُّنْيَا، فَلَمْ يَتْرُكْ لِذِي لُبٍّ قَرْحًا.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خطا توبہ کرنے سے آسان ہے اگر گھڑی بھری خواہش طولانی حزن کا باعث بن جاتی ہے اور موت باعث رسوائی ہوتی ہے عقلمند ایسی لذت سے خوش نہیں ہوتا۔

## تین سو تیسواں باب

استدراج (یعنی رفتہ رفتہ عذاب)

((بَابُ الْأَسْتِدْرَاجِ)) ۳۳۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ سُهَيْبَانَ بْنِ السَّمِطِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ لَمْ يَأْتِ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَأَذَنَ دُنْيَا أَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ وَيَذْكُرُهُ الْإِسْتِغْفَارَ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا فَأَذَنَ دُنْيَا أَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ لِيَسِيئَةَ الْإِسْتِغْفَارِ، وَتَسَادَى بِهَا، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «سَنَسُدُّ رِجْمَهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ»، بِالنِّعَمِ عِنْدَ الْعَاصِي.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا کسی بندہ سے نیکی کرنا چاہتا ہے تو وہ بندہ نیب کوئی گناہ کرتا

ہے تو اس کے پیچھے ہی کوئی مصیبت اس پر آتی ہے خدا اس کو استغفار یاد دلاتا ہے اور جب خدا کسی بندہ پر عذاب ڈالنا چاہتا ہے تو جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی خدا اس کو کوئی نعمت دیتا ہے جس سے وہ استغفار بھول جاتا ہے اور اسی گناہ پر باقی رہتا ہے خدا فرماتا ہے ہم عنقریب ان کو رفتہ رفتہ جال میں پھانس لیں گے اور انھیں پتہ بھی نہ چلے گا اس کی صورت یہ ہوگی کہ گناہوں کے ساتھ ہم اس کو نعمتیں دیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ ابْنِ مَجْهَبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ اسْتِدْرَاجٍ ، فَقَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يَدْنِبُ الذَّنْبَ فَيَمْلِكُ لَهُ وَيَجِدُ لَهُ عِنْدَهَا النِّعَمَ فَيَتْلَمَهُ عَنِ اسْتِغْفَارِ مَنْ الذَّنْبُ فَهُوَ مُسْتَدْرَجٌ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے استدراج کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ لکھ لیا جاتا ہے پھر اس پر نعمتوں کی بھرا رکی جاتی ہے جس سے وہ استغفار کو بھول جاتا ہے پس وہ لاعلم رہ کر گناہوں میں پھنس جاتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَّانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ اسْتِدْرَاجٍ ، فَقَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يَدْنِبُ الذَّنْبَ فَيَجِدُ لَهُ النِّعَمَ مَعَهُ فَيَتْلَمَهُ تِلْكَ النِّعَمَةُ عَنِ اسْتِغْفَارِ مَنْ ذَلِكَ الذَّنْبُ .

۳۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ [الْمُتَقَرَّبِي] ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَمْ مِنْ مَعْرُورٍ بِمَا قَدَّانَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِسِتْرِ اللَّهِ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ بِثَنَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بہت سے لوگ خدا کی نعمتوں پر مغرور رہیں اور بہت سے اپنے گناہوں سے بے خبر ہیں جو روزانہ سزا ہو رہے ہیں اور اللہ ان کو چھپا رہا ہے اور بہت سے ان تعریفوں پر جو لوگ کر رہے ہیں مفتون ہیں۔

# تین سو اکتیسواں باب

## محاسبۃ العمل

(( باب )) ۳۳

(مُحَاسَبَةُ الْعَمَلِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّمَا الدَّهْرُ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ أَنْتَ فِيمَا بَيْنَهُمَا : مَضَى أَمْسٌ بِمَا فِيهِ فَلَا يَرْجِعُ أَبَدًا فَإِنْ كُنْتَ عَمِلْتَ فِيهِ خَيْرًا لَمْ تَحْزَنْ لِدَهَابِهِ وَفَرِحْتَ بِمَا اسْتَقْبَلْتَهُ مِنْهُ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ فَرَّطْتَ فِيهِ فَحَسْرَتُكَ شَدِيدَةٌ لِدَهَابِهِ وَتَقْرِيظُكَ فِيهِ وَأَنْتَ فِي يَوْمِكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ مِنْ غَدِي فِي غُرَّةٍ وَلَا تَنْدُرِي لَعَلَّكَ لَا تَبْلُغُهُ وَإِنْ بَلَغْتَهُ لَعَلَّ حَظَّكَ فِيهِ فِي التَّقْرِيظِ مِثْلُ حَظِّكَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي عَنْكَ .

فِيَوْمٍ مِنَ الثَّلَاثَةِ وَقَدْ مَضَى أَنْتَ فِيهِ مَعْرُوفٌ ، وَيَوْمٌ تَنْتَظِرُهُ لَسْتَ أَنْتَ مِنْهُ عَلَى يَقِينٍ مِنْ تَرْكِ التَّقْرِيظِ وَإِنَّمَا هُوَ يَوْمُكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ وَقَدْ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ عَقَلْتَ وَفَكَّرْتَ فِيمَا فَرَّطْتَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي مِمَّا فَاتَكَ فِيهِ مِنْ حَسَنَاتِ الْأَنْكُورِ اكْتَسَبْتَهَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ الْأَنْكُورِ أَوْصَرْتَ عَنْهَا وَأَنْتَ مَعَ هَذَا مَعَ اسْتِقْبَالِ غَدٍ عَلَى غَيْرِ نِقْمَةٍ مِنْ أَنْ تَبْلُغَهُ وَعَلَى غَيْرِ يَقِينٍ عَنِ اكْتِسَابِ حَسَنَةٍ أَوْ مَرْتَدِّعٍ عَنِ سَيِّئَةٍ مُحِيطَةٍ ، فَأَنْتَ مِنْ يَوْمِكَ الَّذِي تَسْتَقْبِلُ عَلَى مِثْلِ يَوْمِكَ الَّذِي اسْتَدْبَرْتَ ، فَأَعْمَلْ عَمَلِ رَجُلٍ لَيْسَ يَأْمَلُ مِنَ الْأَيَّامِ إِلَّا يَوْمَهُ الَّذِي أَصْبَحَ فِيهِ وَلَيْلَتُهُ ، فَأَعْمَلْ أَوْدَعِ وَاللَّهُ الْمُبِينُ عَلَى ذَلِكَ .

اس فرمایا علی بن ابیہریرہ نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا تیسری زندگی کے تین دن ہیں ایک وہ دن جو گزر گیا اور وہ لوٹ کر نہ آئے گا اگر تو نے اس میں عمل خیر کیا تو اس کے جانے پر رنج نہ کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے کہ جو آگے اس کا صلہ ملنے والا ہے اور اگر تو نے اس میں کوتاہی کی تو اس دن کے گزرنے پر تیسری حسرت بہت زیادہ ہونی چاہیے اس کوتاہی پر جو اس میں واقع ہوئی اور تو جس کا انتظار کر رہا ہے تو کیا جلتے کہ تو اس تک پہنچے گا یا نہیں اور اگر پہنچ بھی گیا تو ممکن ہے اس میں بھی تجھ سے ایسی ہی کوتاہی ہو جیسی گزشتہ میں کی ہوئی۔ پس تین دن میں سے ایک دن تو کوتاہی میں ختم ہوا رہا وہ دن جس کا تو انتظار کر رہا ہے تو اس کے متعلق تجھے کیسے یقین ہوا کہ کوتاہی نہ کرے گا اب وہ دن رہا جس میں تو نے صبح کی تواب



تجھے غور و فکر کرنا چاہیے کہ تو نے روزِ گزشتہ حسنا سے کیا کھویا۔ کیا تجھے حاصل کرنا نہیں تھا اور گناہوں سے بچنا نہیں تھا۔ اب تو آنے والی کل کا منتظر ہے حالانکہ اس پر وقت نہیں کہ تو اس تک پہنچے گا اور نہ اس پر یقین ہے کہ نیک عمل پہری جملے گی یا اس کا باطل کرنے والا ہوگا اس گناہ سے جو تجھے گھیرے ہوئے ہے پس آنے والا دن بھی گزرنے والے دن کی طرح بن جائے گا پس اس شخص کا سا عمل کر دو جو ایام میں ہر دن اسی دن سے لو لگاتا ہے جس میں اس نے دن اور رات کو بسر کیا۔ پس عمل کر دیا جھوڑو اللہ اس میں مددگار ہے۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْعِمَّانِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَمَّانِيِّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : لَيْسَ مِثْلًا مَنْ لَمْ يَحَابِبْ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنَّ عَمَلَهُ حَسَنًا اسْتَرَادَّ اللَّهُ وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئًا اسْتَغْفَرَ اللَّهُ مِنْهُ وَتَابَ إِلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اگر نیک عمل کیا ہے تو اللہ سے زیادتی چاہے اور اگر گناہ کیلئے تو اللہ سے استغفار کرے۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمَّادٍ عَمَّا قَالَ : يَا أَبَا النُّعْمَانِ لَا يَغْتَرُ نَزْكَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنَّ الْأَمْرَ بِعِلِّكَ دُونَهُمْ ، وَلَا تَطْعُ نَهَارَكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنَّ مَعَكَ مَنْ يَحْفَظُ عَلَيْكَ عَمَلَكَ وَأَحْسِنَ فَإِنَّنِي لَمْ أَرَشِيئًا أَحْسَنَ دَرَكًا وَلَا أَسْرَعَ طَلْبًا مِنْ حَسَنَةٍ مُعَدَّةٍ لِذَنْبٍ قَدِيمٍ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ مِثْلَهُ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابو نعمان عملی لوگ تیرے نفس کو مغرور نہ بنا دیں کیونکہ تیرے عمل کا نعلق تجھ سے ہے نہ ان سے، اپنا دن اور ادھر ادھر کی لغو باتوں میں نہ گزار کیونکہ تیرے ساتھ وہ فرشتے ہیں جو تیرے عمل کو لکھتے ہیں اور نیک کر کیوں کہ بلحاظِ درک و طلب کوئی چیز زیادہ عمدت والی اس نیک سے نہیں جو گناہ کہتہ کو برطرن کرنے والی ہو۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَمَّا قَالَ : قَالَ : اصْبِرْ وَأَعْلَى الدُّنْيَا فَإِنَّهَا هِيَ سَاعَةٌ قَامَ مَضَى مِنْهُ فَلَا تَجِدُ لَهُ أَلْمًا وَلَا سُرُورًا ، وَمَا لَمْ يَجِبْ . فَلَا تَدْرِي مَا هُوَ؟ وَإِنَّهَا هِيَ سَاعَتُكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا فَاصْبِرْ فِيهَا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَاصْبِرْ فِيهَا عَنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میری رو دنیا کے غم پر کہ وہ ایک ایسی ساعت کی مانند ہے کہ جس کے گزرنے والے پر نہ الم رہے گا نہ سرور اور جو گھڑی ابھی نہیں آئی ہے تم کیا جاؤ کہ وہ کیسا ہے تمہاری تو گھڑی وہی ہے جس پر تم ہو پس اس میں میری طاعت اللہ پر اور میری معرفت اللہ پر۔

۵۔ عَنْهُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحْمِلْ نَفْسَكَ لِنَفْسِكَ فَإِنَّ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ يَحْمِلْكَ غَيْرُكَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے نفس کے لئے جو کچھ کرنا ہے خود کر دو تمہارے مرنے پر غیر تمہارے لئے کچھ نہ کرے گا۔

۶۔ عَنْهُ : رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَجُلٍ : إِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَيِّبٌ نَفْسِكَ وَبُيِّنَ لَكَ الذَّآءُ ، وَعُرِيَ قِتْ آيَةَ الصِّحَّةِ ؛ وَذَلَّلْتَ عَلَى الذَّآءِ ، فَأَنْظِرْ كَيْفَ قِيَامِكَ عَلَى نَفْسِكَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ تو اپنے نفس کے طیب کی طرف پہنچایا گیا اور اس نے تجھ سے تہ اور در (معصیت) ظاہر کیا اور صحت کی علامت اور دوا بھی (گناہوں سے اجتناب) بتا دی پس اب غور کر تجھ اپنے نفس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے۔

۷۔ عَنْهُ . رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَجُلٍ : اجْعَلْ قَلْبَكَ قَرِيبًا يَرَى أَوْوَلَدًا وَاصِلًا ، وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِدًا تَتَّبِعُهُ ، وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوًّا تُجَاهِدُهَا وَاجْعَلْ مَالَكَ غَارِبَةً تَرُدُّهَا .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ اپنے دل کو احسان کرنے والے بھائی اور مہربان بیٹے کی طرح بناؤ اور اپنے عمل کو باپ جیسا بناؤ جس کی پیروی کرتے ہو اور اپنے نفس کو اپنا دشمن جانو، جس سے جہاد کرو اور اپنے مال کو غاریتی جانو، جس کو رد کیا جائے گا۔

۸۔ [۱۰] عَنْهُ : رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اقْصُرْ نَفْسَكَ عَمَّا يَضُرُّهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقَارِفَكَ ، وَاسْعَ فِي فِكَارِهَا كَمَا تَسْعَى فِي طَلَبِ مَعِيشَتِكَ ، فَإِنَّ نَفْسَكَ رَهْبَةٌ بِمَمْلَكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نقصان رساں عمل سے اپنے نفس کو بچاؤ اس سے پہلے کہ تم سے جدا ہو اور اس کی آزادی کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی روزی کے لئے کرتے ہو تمہارا نفس تمہارے عمل کا مہین ہے۔

۹ - عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كُمْ مِنْ طَالِبٍ لِلدُّنْيَا لِيُدْرِكَهَا وَمَعْدُنِكَ لَهَا قَدْ فَارَقَهَا ، فَلَا يَسْغَلُكَ طَلِبُهَا عَنْ عَمَلِكَ وَالتَّوَسُّبِهَا مِنْ مُعْطِيهَا وَمَالِكِهَا فَكَمْ مِنْ حَرِيصٍ عَلَى الدُّنْيَا قَدَصَّرَعَتْهُ وَاشْتَغَلَ بِمَا أَدْرَكَ مِنْهَا عَنْ طَلِبِ آخِرَتِهِ حَتَّى قَمِيَ عُمُرُهُ وَأَذْرَكَ أَجَلُهُ .  
وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمَسْجُونُ مَنْ سَجَنَتْهُ دُنْيَاهُ عَنْ آخِرَتِهِ .

۹۔ اور یا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے دنیا کو طلب کیا اس نے اس کو نہ پایا اور اس کو پانے کے مقام سے جدا ہو گیا۔ پس اس کی طلب تم کو عمل خیر سے بے پروا کر دے اور دنیا کو مانگو اس کے عطا کرنے والے اور مالک سے بہت سے دنیا کے حریص ایسے ہیں کہ اس نے ان کو پھانسی دیا ہے اور طلبہ آخرت سے بے پروا کر دیا ہے یہاں تک کہ ان کی خیر ختم ہو گئی اور موت نے ان کو پایا ہے فرمایا حضرت نے نیکو درحقیقت وہ ہے جسے دنیا نے آخرت سے جدا کر کے قید کر لیا ہو۔

۱۰ - وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَتَتْ عَلَى الرَّجُلِ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَبْلَ لَهُ : خُذْ حِذْرَكَ فَإِنَّكَ غَيْرُ مَعْدُورٍ وَلَيْسَ ابْنُ الْأَرْبَعِينَ بِأَحَقَّ بِالْحِذْرِ مِنْ ابْنِ الْعِشْرِينَ فَإِنَّ الذَّبِي يَطْلِبُهَا وَاحِدٌ وَلَيْسَ بِرَأْقِدٍ ، فَأَعْمَلْ لِمَا أَمَّاكَ مِنَ الْهَوَى وَدَعْ عَنْكَ فُضُولَ الْقَوْلِ .

۱۰۔ اور یا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب انسان چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے احتیاط سے کام کرو معذور نہیں اور یہ بات نہیں کہ بیس سال والے سے چالیس سال والا زیادہ احتیاط کرے کیونکہ موت جو ان دونوں کے گھات میں ہے وہ دونوں کے لئے یکساں ہے پس عمل کرو یہ خیال کرتے ہوئے کہ موت کا خون سامنے ہے اور فضول باتوں کو چھوڑو۔

۱۱ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَسَّانِ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : خُذْ نَفْسِكَ مِنْ نَفْسِكَ ، خُذْ مِنْهَا فِي الصَّحَةِ قَبْلَ السَّقَمِ ، وَفِي الْقُوَّةِ قَبْلَ الضَّعْفِ ، وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ .

۱۱۔ اور یا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے لئے اپنے نفس سے کچھ فائدہ حاصل کرو بیماری سے پہلے صحت میں ضعیف ہونے سے پہلے قوت میں اور موت سے پہلے زندگی میں۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ السَّهَارَ إِذَا جَاءَ قَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ أَعْمَلْ فِي يَوْمِكَ هَذَا خَيْرًا أَشْهَدُ لَكَ بِهِ عِنْدَ رَبِّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَإِنِّي لَمْ أَتِكَ فِيهِ مَعْصِيَةٌ وَلَا آتِيكَ فِيهَا بَقِيَّةٌ وَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ قَالَ وَمِثْلَ ذَلِكَ .



حقیر نہ سمجھو اور جو روز قیامت نقصان دے اسے بھی حقیر نہ سمجھو، جو خبریں تمہیں اللہ نے دی ہیں تم ان کو ایسا سمجھو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيِّ بْنِ نُجَيْمٍ السَّاسِي، جَمِيعًا، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَجِيْبٍ، عَنِ سَلِمَانَ الْمَيْمُونِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: إِنْ قَدَّرْتَ أَنْ لَا تُعْرَفَ قَاعِلٌ وَمَاعَلِيكَ إِلَّا بِنَبِيِّ عَلَيْكَ النَّاسُ وَمَاعَلِيكَ أَنْ تَكُونَ مَذْمُومًا عِنْدَ النَّاسِ إِذَا كُنْتَ مَحْمُودًا عِنْدَهُ. ثُمَّ قَالَ: قَالَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام:

لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ رَجُلٌ يَزِدُّهُ كُلُّ يَوْمٍ خَيْرًا وَرَجُلٌ يَتَذَكَّرُ مَنِيَّتَهُ بِالنَّوْبَةِ وَأَسَى لَهُ بِالنَّوْبَةِ وَاللَّهُ لَوْ سَجَدَ حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنُقُهُ مَا قَبِلَ اللَّهُ تَبَاذُكَ وَتَمَّ إِلَى مَنَةِ الْآبِلَاءِ أَهْلِ الْبَيْتِ الْأَمَمِ عَرَفَ حَقَّتْنَا وَرَجَا النَّوَابَ فِينَا [وَأَرْضِي بِقَوْتِهِ نَصْفَ مَدِّي كُلِّ يَوْمٍ وَمَا سَرَّ عَوْدَتَهُ وَمَا كُنَّ رَأْسَهُ وَهُمْ وَاللَّهُ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ وَجِلُونَ وَدَّ وَأَنَّهُ حَظَّهُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ وَصَفِيَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ» ثُمَّ قَالَ: مَا الَّذِي آتَوْا آتَوْا وَاللَّهُ مَعَ الطَّاعَةِ الْمَحَبَّةِ وَالْوَلَايَةِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ، لَيْسَ خَوْفُهُمْ خَوْفَ شَيْءٍ وَلَكِنَّهُمْ خَافُوا أَنْ يَكُونُوا مُقْصَرِينَ فِي مَحَبَّتِنَا وَطَاعَتِنَا.

۱۵- فرمایا صادق آل محمد نے اگر تو لوگوں میں نہ پہچانا جائے تو عمل نیک کئے جا بغیر اس کی پروا رکھے ہوئے کہ لوگ تیری تعریف نہیں کرتے اور اس کی بھی پروا نہ کر کہ لوگ تیری مذمت کرتے ہیں جب کہ خدا کے نزدیک تو تعریف کیا ہوا ہو۔ اور میرے جد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں سے بہتری عیش میں مگر دو آدمیوں کے لئے۔ ایک وہ جو ہر روز اپنی نیکی کو بڑھاتا ہے اور دوسرے وہ جو اپنی موت سے پہلے توبہ کرتا ہے اور کہاں ہے اس کے لئے توبہ واللہ سجدہ کرتے کرتے بھی مر جائے تو خدا اس کی توبہ قبول نہ کرے گا جب تک ہم اہل بیت کی ولایت کا التزام نہ کرے جس نے ہمارا حق پہچانا اور راضی ہوا بقدر نصف مد غذا پر اور بقدر رستر عورت لباس اور سر پر سایہ کے بقدر اور یہ وہ لوگ ہیں جو خائف و ترساں ہیں اور اس کو دوست رکھتے ہیں کہ خدا سے بس ان کا یہی حقد ہو۔ خدا نے ترسان میں ان کا وصف بیان کیا ہے، وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو دے دیتے ہیں جو انہوں نے خدا اور رسول سے پایا۔ ان کے دلوں میں خوفِ خدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی طرف بازگشت کرنے والے ہیں۔ پھر بتایا انہوں نے دیا اور تم جانتے ہو انہوں نے کیا دیا۔ ہم اہل بیت کی اطاعت و محبت، ولایت دی اور وہ خوفزدہ رہے لیکن ان کا یہ خوف، خوفِ شک نہ تھا۔ بلکہ اس سے خائف رہے کہ ہمارا محبت و ولایت میں کوتاہی نہ ہو۔

۱۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : دَخَلَ قَوْمٌ قَوْعَ عَقْبِهِمْ ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ عَايَنَ الْجَنَّةَ وَمَا فِيهَا ، وَعَايَنَ النَّارَ وَمَا فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَصَدِّقُونَ بِالْكِتَابِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ایک قوم علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپ نے ان کو وعظ کیا۔ پھر فرمایا تم میں سے ہر ایک ایسا ہونا چاہیے کہ وہ جنت کو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو اور دوزخ کو جو کچھ اس میں ہے اس کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اگر تم کتاب خدا کی تصدیق کرتے ہو تو ایسے بنو۔

۱۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَسْتَكْبِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقَلُّوا أَقْبِلَ الذُّنُوبِ فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَمِعُ حَتَّى يَصِيرَ كَثِيرًا وَخَافُوا اللَّهَ فِي السِّرِّ حَتَّى تَعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمُ الْبَصْفَ وَسَارِعُوا إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَاصْدُقُوا الْحَدِيثَ وَادُّوا الْأَمَانَةَ فَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ وَلَا تَدْخُلُوا فِيهَا لِأَجْلِ لَكُمْ ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ عَلَيْكُمْ .

۱۷۔ فرمایا حضرت موسیٰ لایم علیہ السلام نے زیادہ نیکی کو بھی زیادہ نہ سمجھو اور کم گناہوں کو کم نہ جانو، کیونکہ تھوڑے تھوڑے ناہ جمع ہو کر بہت سے ہو جاتے ہیں اور اللہ سے خفیہ طور پر ڈرو تاکہ تمہارے نفسوں کے ساتھ انصاف کرے اور طاعت خدا کی طرف جلدی کرو اور ہماری حدیث کو سچا جانو۔ مانتوں کو ادا کرو اس میں تمہارا فائدہ ہے اور جو امر تمہارے لئے حلال نہیں اسے نہ کرو کہ اس میں تمہارا نقصان ہے۔

۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا أَحْسَنَ الْحَسَنَاتِ بَعْدَ السَّيِّئَاتِ وَمَا أَقْبَحَ السَّيِّئَاتِ بَعْدَ الْحَسَنَاتِ .

۱۸۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا بُرائیوں کے بعد نیکیاں کس قدر حسین ہیں اور نیکیوں کے بعد برائیاں کس قدر قبیح ہیں۔

۱۹ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّكُمْ فِي آجَالٍ مَقْبُوضَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَالْمَوْتُ يَأْتِي بَغْتَةً ، مَنْ يَزْرَعْ خَيْرًا يَحْصِدْ غَبْطَةً وَمَنْ يَزْرَعْ شَرًّا يَحْصِدْ نَدَامَةً وَلِكُلِّ زَارِعٍ مَا زَرَعَ وَلَا يَسْبِقُ الْبَطِيءَ مِنْكُمْ حَظَّهُ وَلَا يُدْرِكُ حَرِيصٌ مَالَهُمْ يَقْدَرُهُ ، مَنْ أُعْطِيَ خَيْرًا فَاللَّهُ أَعْطَاهُ وَمَنْ وُقِيَ شَرًّا فَاللَّهُ وَقَاهُ .

۱۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تمہاری عمریں قبضہ میں آچکی ہیں اور تمہاری زندگی کے دن شمار ہو چکے۔ موت اچانک آتی ہے جس نے نیکی برائی ہے وہ غبطہ کاٹے گا اور جس نے بدی کا بیک لویا وہ ندامت کاٹے گا ہر لوٹنے والا جو لوٹتا ہے وہی کا کتاب ہے سست رفتار آدمی اپنے حصہ میں سبقت نہیں لے جاتا جس کو دولت ملی ہے وہ اسے اللہ نے دی ہے اور جو شرم سے بچتا تو اللہ نے اسے بچایا ہے۔

۲۰۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن بعض أصحابه، عن الحسن بن علي بن أبي عثمان عن واصل، عن عبد الله بن سنان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: جاء رجل إلى أبي ذر فقال: يا أبا ذر ما لنا نكره الموت؟ فقال: لا أنتم عمرتُم الدنيا وأخربتم الآخرة فتكرهون أن تقتلوا من عمران إلى خراب. فقال له: فكيف ترى قدومنا على الله؟ فقال: أما المحسن منكم فكالغائب يقدم على أهله وأما المسيء منكم فكالأبق يرد على مولاه، قال: فكيف ترى حالنا عند الله؟ قال: اعرضوا أعمالكم على الكتاب، إن الله يقول: وإن الأبرار لفي عظيم عذاب. فقال الرجل، فأين رحمة الله؟ قال: رحمة الله قريب من المحسنين.

قال أبو عبد الله عليه السلام: وكتب رجل إلى أبي ذر - رضي الله عنه - يا أبا ذر أطرفني بشيء من العلم فكتب إليه أن العلم كبير ولكن إن قدرت أن لأشبهه إلى من تحبته فافعل، قال: فقال له الرجل: وهل آيت أحد أشبهه إلى من تحبته؟ فقال له: نعم نفسك أحب إلى نفس إليك فإذا أنت عصبت الله فقد آتت إليها.

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص ابو ذر کے پاس آیا اور کہنے لگا ایسا کیا ہے کہ تم موت کو برا سمجھتے ہیں فرمایا تم نے دنیا کو آباد سمجھا ہے اور آخرت کو خراب پس تم آباد سے خراب کی طرف جانا برا جانتے ہو۔ اس نے کہا تم خدا کے سامنے ہمارا آنا کیسا سمجھتے ہو فرمایا جو تم میں نیک ہیں وہ ایسے آئیں گے جیسے مسافر اپنے گھر کی طرف، اور جو گنہگار ہیں وہ اس طرح آئیں گے جیسے بھاگا ہوا غلام اپنے آت کے سامنے آتا ہے اس نے کہا یہ فرمایا کہ خدا کے سامنے ہمارا حال کیسا ہوگا۔ فرمایا اپنے اعمال کتاب خدا پر پیش کر۔ وہ فرماتا ہے نیک لوگ جنت کی نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار لوگ دوزخ میں، اس نے کہا رحمت خدا کہاں ہے فرمایا احسان کرنے والوں کے قریب ہے فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما کو لکھا۔ مجھے کچھ علم دیجئے۔ فرمایا علم تو بہت کچھ ہے اگر تو اس پر قادر ہے کہ جسے تو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے اس کے ساتھ برائی نہ کرے تو ایسا کر، اس نے کہا کوئی ایسا ہے جو اپنے دوست سے برائی کرے۔ نہ فرمایا ہاں تیرا نفس

تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے خدا کی نافرمانی کی تو تو نے اپنے نفس سے برائی کی۔

۲۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : اصْبِرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَتَصَبَّرُوا عَنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ ، فَإِنَّمَا الدُّنْيَا سَاعَةٌ فَمَا مَضَى فَلَيْسَ تَجِدُ لَهُ سُرُورًا وَلَا حُزْنَ نَا وَمَا لَمْ يَأْتِ فَلَيْسَ تَعْرِفُهُ فَاصْبِرْ عَلَى تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا ، فَكَأَنَّكَ قَدِ اعْتَبَطْتَ .

۲۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے طاعتِ خدا میں مشقت برداشت کرو اور ترکِ معصیت میں اس سے زیادہ تکلیف اٹھاؤ کیونکہ اطاعت سے زیادہ ترکِ معصیت میں تکلیف ہوتی ہے دنیا ایک ساعت کے برابر ہے جو گزر چکا اس کی خوشی اور غم ختم اور جو آنے والا ہے اس کے متعلق تمہیں خبر نہیں۔ پس جس حال میں ہو اس پر قناعت کرو گویا تم تباہی غمبٹ ہو۔

۲۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِيخْزُرُ لِمُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى إِنْ أَصْلَحَ يَوْمِيكَ الَّذِي هُوَ أَمَامَكَ فَانظُرْ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ وَ أَعِدَّ لَهُ الْجَوَابَ ، فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَمَسْؤُولٌ وَخُنْمٌ وَعَيْنُكَ مِنَ الدَّهْرِ فَإِنَّ الدَّهْرَ طَوِيلٌ قَصِيرٌ ، فَاعْمَلْ كَأَنَّكَ تَرَى ثَوَابَ عَمَلِكَ لِيَكُونَ أَطْمَعُ لَكَ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ مَا هُوَ آتٍ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا هُوَ قَدَ وَلِيَ مِنْهَا .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر اللہ علیہ السلام نے کھڑنے موسیٰ سے کہا۔ تمہارے دو ایام میں بہتر وہ ہے جو تمہارے سامنے ہے پس غور کرو وہ کون سا دن ہے اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ کیوں کہ ایک دن تم پیشِ خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ دنیا سے نصیحت حاصل کرو، زمانہ طویل بھی ہے اور کوتاہ بھی، عمل کرو یہ سمجھ کر کہ گویا تم اپنے عمل کا ثواب دیکھ رہے ہو تاکہ آخرت کی تمہیں طمع ہو دنیا میں جو وقت آنے والا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس سے روگردانی کرنے والا۔

۲۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَمْرٍو ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قِيلَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : عِظْنَا وَأَوْحِنُ ، فَقَالَ : الدُّنْيَا حَلَالُهَا حِسَابٌ وَ حَرَامُهَا عِقَابٌ وَأَنْتَ لَكُمْ بِالرَّوْحِ وَ لَمَّا تَأَسَّوْا سِنَةَ نَبِيِّكُمْ تَطْلُبُونَ مَا يُطْفِئُكُمْ وَلَا تَرْضَوْنَ مَا يَكْفِيكُمْ .



۲۳۔ کسی نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا ہمیں نصیحت کیجئے مگر مختصر، فرمایا دنیا کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب، اور تمہارے لئے دنیا میں راحت کیسے ہو سکتی ہے جبکہ تم نے سنت نبی کی تاسی نہیں کی۔ تم وہ طلب کرتے ہو جس سے تم سرکش بنو اور تم راضی نہیں ہوتے اس چیز پر جو تمہیں کفایت کرے۔

## تین سو تیسواں باب

### عیب جوئی

(باب ۳۳۲)

(مَنْ يَعْيبُ النَّاسَ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ غَاسِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِنَّ أَسْرَعَ الْخَيْرِ ثَوَابًا الْبِرَّ، وَإِنَّ أَسْرَعَ الشَّرِّ عُقُوبَةَ الْبَغْيِ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يُبْصِرَ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَنْهُ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ يَغْتَابَ النَّاسَ بِمَا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكَهُ أَوْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی سب سے زیادہ جلد ثواب لانے والی ہے وہ احسان ہے اور وہ بدی جو سب سے جلد عذاب لانے والی ہے وہ سرکش ہے اور ان کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ جس عیب کو دوسروں میں دیکھتا ہے اپنے اس عیب کو نہیں دیکھتا اور لوگوں کو عیب لگاتا ہے اس چیز کا جس کے ترک کرنے پر خود قدرت نہیں رکھتا اور اپنے ہم نشین کو بغیر کسی فائدے کے ستاتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثَّمَعَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يُبْصِرَ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَنْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان کے لئے سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ لوگوں کے ان عیبوں کو تو ظاہر کرے اور اپنے وہی عیب نظر انداز کرے یا لوگوں کو اس امر کا عیب لگائے جس کے ترک کی طاقت نہیں رکھتا اور بغیر کسی فائدے کے اپنے ساتھی کو ستاتا ہے۔

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن الحسن بن إسحاق، عن علي بن مهران، عن حماد بن عيسى، عن الحسن بن مختار، عن بعض أصحابه، عن أبي جعفر عليه السلام قال: كفى بالمرء عبياً أن يتعرف من عيوب الناس ما يعمى عليه من أمر نفسه أو يعيب على الناس أمراً هو فيه لا يستطيع التحول عنه إلى غيره، أو يؤذي جلسه بما لا يعنيه.

۳۔ ترجمہ ادھر گزرا

۴۔ علي بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن أبي عبد الله عليه السلام حماد بن الأعرج وعمر بن أبان، عن أبي حمزة، عن أبي جعفر عليه السلام عن الحسن بن علي بن الحسين صلوات الله عليهم قالا: إن أسرع الخبير ثواباً البر، وأسرع الشر عقوبة البغي، وكفى بالمرء عبياً أن ينظر في عيوب غيره ما يعمى عليه من عيب نفسه أو يؤذي جلسه بما لا يعنيه أو ينهى الناس عما لا يستطيع تركه.

۴۔ ترجمہ ادھر گزرا۔

## تین سو تیسواں باب

### مسلمان ہونے کے بعد غسل جاہلیت کا مواخذہ نہ ہوگا

۳۳۳ (باب)

﴿أَنَّهُ لَا يُؤَاخِذُ الْمُسْلِمَ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن ابن محبوب، عن حمیل بن صالح، عن أبي عبدة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إن ناساً أتوا رسول الله صلى الله عليه وآله بعد ما أسلموا وقالوا: يا رسول الله أيؤخذ الزجل وما كان عمل في الجاهلية بعد إسلامه؟ فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وآله: من حسن إسلامه وصح يقين إيمانه لم يؤاخذ الله تبارك وتعالى بما عمل في الجاهلية، ومن سخط إسلامه ولم يصح يقين إيمانه أخذ الله تبارك وتعالى بالأول والآخِر.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کچھ لوگ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ کے پاس آئے اور کہہ دیا رسول اللہ کیا زمانہ جاہلیت میں جو گناہ ہم سے ہوئے ہیں ان کا مواخذہ بھی ہم سے ہو گا۔ فرمایا میں اس کا مواخذہ نہیں کرتا اور ایمان پر یقین صحیح ہے اللہ تعالیٰ اس سے زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ نہ کرے گا ہاں جس کا اسلام کمزور ہے اور یقین کم ایمان صحیح نہیں اس سے اول و آخر دونوں کا مواخذہ ہو گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ الْمُتَمَرِّ بْنِ عِيَّاضِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الرَّجُلِ يُحْسِنُ فِي الْإِسْلَامِ أَيُّوَاحِدٌ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؟ فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أَخَذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .

۳۔ فقہیل کہتا ہے۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے متعلق جس نے اسلام کو بہترین شکایت میں پیش کیا ہو کیا اس سے جاہلیت کے اعمال کا مواخذہ ہو گا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اسلام لا کر نیکی کی اس سے زمانہ جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہو گا اور جس نے بدی کی اس کے اول و آخر دونوں تباہ ہوئے۔

## تین سو چونتیسواں باب

### توبہ کے بعد عمل باطل نہیں ہونا

(باب) ۳۳۴

﴿إِنَّ الْكُفْرَ مَعَ التَّوْبَةِ لَا يُبْطِلُ الْعَمَلَ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ وَغَيْرِهِ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَعَمِلَ خَيْرًا فِي إِيْمَانِهِ ثُمَّ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ فَكُفِرَتْ ثُمَّ تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ كَتَبَ لَهُ وَحُوسِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ كَانَ عَمِلَهُ فِي إِيْمَانِهِ وَلَا يُبْطِلُهُ الْكُفْرُ إِذَا تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی مومن ہو اور اپنے زمانہ ایمان میں عمل نیک کرے پھر کسی فتنہ کے باعث کافر ہو جائے پھر کفر کے بعد توبہ کرے تو اس کا ہر عمل جو حالت ایمان میں کیا تھا۔ درج ہو گا اور حساب میں آئے گا۔ کفر

سے توبہ کر لینے کے بعد پہلا عمل باطل نہ قرار پائے گا۔

## تین سو پینتیسواں باب بلا سے معافی دیتے ہوئے

(باب) ۳۳۵

﴿[الْمُعَافِينَ مِنَ الْبَلَاءِ]﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ [وَعِيره] عَنْ أَبِي حَمْرَةَ (۲) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَائِنَ يَصْنَعُ بِهِمْ عَنِ الْبَلَاءِ فَيُحِبِّبُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَرْزُقُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيُيَسِّرُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَبْعَثُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيُسْكِنُهُمُ الْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو وہ مصیبت سے بچاتا ہے ان کو عافیت کے ساتھ زندہ رکھتا ہے عافیت کے ساتھ رزق دیتا ہے عافیت کے ساتھ مارتا ہے اور عافیت کے ساتھ مبعوث کرتا ہے اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھتا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمِيْسٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقَ خَلَقًا صَنَعَ بِهِمْ عَنِ الْبَلَاءِ خَلَقَهُمْ فِي عَافِيَةٍ ، وَأَحْيَاهُمْ فِي عَافِيَةٍ ، وَأَمَاتَهُمْ فِي عَافِيَةٍ ، وَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا کی ہے جن کو بلا سے محفوظ رکھتا ہے ان کو عافیت میں پیدا کیا، عافیت میں مارا اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَائِنَ مِنْ خَلْقِهِ يَبْعَثُهُمْ وَيُنْعِمُهُمْ ، وَيَحْبُوهُمْ بِعَافِيَتِهِ ، وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ ، تَمْرُهُمْ الْبَلَاءُ وَالْفِتْنُ لَأَنْتَرُ هُمْ شَيْئًا .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو اپنی نعمت کا رزق دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ ان سے محبت کرنا ہے اور اپنی رحمت سے ان کو داخل جنت کر لے۔ بڑی میں اور نقتے ان کو قبر نہیں پہنچاتے۔  
توضیح :- ان لوگوں سے مراد انصار حضرت حجت اور زاہر لوگ ہیں۔

## تین سو چھتیسواں باب

جن چیزوں سے امتِ رسولؐ کا مواخذہ نہ ہوگا

(باب ۳۳۶)

۵ (مَارْفَعٌ عَنِ الْأَمَّةِ)

۱۔ الْحَسَنِ بْنِ عُجَيْبٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُجَيْبٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ السُّنَرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : رُفِعَ عَنِّي أَرْبَعُ خِصَالٍ : خَطَاؤُهَا وَنِسْيَانُهَا وَمَا كَرِهَ هُوَ عَلَيْهِ وَمَا لَمْ يُطِيعُوا ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لِطَآئِفَةٍ لَّنَا بِهِ ، وَقَوْلُهُ : «إِلْمَنَ أَكْرَهُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ»

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزوں کو میری امت سے اٹھایا گیا ہے اول خطائے امت، دوسرے نسیانِ امت، تیسرے جن امر پر مجبور کیا جائے جو تم سے جو امر طاقت سے بالترہو جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کر اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا اور نہ ایسا بار جس کی برداشت کی ہم میں طاقت نہ ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے مگر وہ شخص قابل مواخذہ نہیں، جو کفر کا کلمہ کہنے پر مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔

۲۔ الْحَسَنِ بْنِ عُجَيْبٍ ، عَنْ عُجَيْبِ بْنِ أَحْمَدَ التَّمِيمِيِّ ، رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَضَعَ عَنِّي أَرْبَعُ خِصَالٍ : الْخَطَاةُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا لَا يُطِيعُونَ وَمَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ وَمَا اسْتَكْرَهُ هُوَ عَلَيْهِ وَالطَّيْرَةُ وَالْوَسْوَسَةُ فِي التَّكْوِينِ فِي الْخَلْقِ وَالْحَسَدُ مَا لَمْ يَطْبَهُرْ بِلِسَانِ أَوْيَدٍ .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں نو چیزوں میں مواخذہ نہ ہوگا اول غلطی سے کام کرنا، دوسرے سبھل چوک

تیسرے شریعت کے حکم کی لاعلمی، چوتھے طاقت سے زیادہ، مضطر ہو کر کرنا ایسے بھوک میں مردار کھانا، ظلم ظالم سے مجبور ہو کر کرنا، ساتویں فال، آٹھویں خلق میں دوسرے شیطانی کہ خلقت میں خدا کے سوا شیطان تو شریک نہیں نہیں وہ حد جس کا اظہار زبان اور ہاتھ سے نہ ہو۔

## تین سو سینتیسواں باب

### ایمان کے ہوتے گناہ مضر نہیں اور کفر کے ساتھ نیکی نافع نہیں

(باب) ۳۳۷

﴿ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَا يَضُرُّ مَعَهُ سَيِّئَةٌ وَالْكَفْرَ لَا يَنْفَعُ مَعَهُ حَسَنَةٌ ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنْ اَبِي يَعْقُوْبَ بْنِ شَعِيْبٍ وَ قَالَ : قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : هَلْ لِاحِدٍ عَلَيَّ مَا عَمِلَ ثَوَابٌ عَلَيَّ اللهُ مُوجِبٌ اِلَّا اِلَهًا وَ مُؤْمِنًا ؟ قَالَ : لَا .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جبکہ یہ عقرب نے پوچھا کہ مؤمنین کے علاوہ ہر شخص کے عمل کا ثواب دیتا اللہ پر واجب ہے؟ فرمایا نہیں۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِيهِ ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ مُوسَى لِلْخَضِرِ عليه السلام : وَدَّ تَحَرَّرْتُ مِنْتُ بِصُحْبَتِكَ فَادْوِصْنِي ، قَالَ [لَهُ] : اَلْزِمْ مَا لَا يَضُرُّكَ مَعَهُ شَيْءٌ كَمَا لَا يَنْفَعُكَ مَعَ عَيْسِرِهِ شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ موسیٰ نے خضر سے کہا میں آپ کی صحبت میں خود دار ہو گیا رہیجا سوال سے رکنے والا، لہذا اب آپ مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنے لئے اس سے کو لازم قرار دو جو تمہیں اسی طرح نقصان نہیں پہنچاتی، جس طرح اس کی ضد نفع نہیں پہنچاتی۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ يُوْسُفَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُوْلُ : لَا يَضُرُّ مَعَ الْاِيْمَانِ عَمَلٌ وَلَا يَنْفَعُ مَعَ الْكُفْرِ عَمَلٌ ، اَلَا تَرَى اَنْهُ قَالَ : وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتِهِمْ اِلَّا اَنْهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهِ ..... وَ مَا تَوَاوَهُمْ كَافِرُونَ ،

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا (توبہ کے بعد بخشنا جا رہے) اور کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ تم نے غور نہیں کیا کہ خدا فرماتا ہے کوئی چیز ان کے نقصانات کے قبول کرنے سے نہیں روکتی مگر جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کریں اور کفر کی حالت میں رہ جائیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُونُسَ بْنِ نَابِتِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام [ قَالَ ] : قَالَ : الْإِيمَانُ لَا يَضُرُّ مَعَهُ عَمَلٌ وَكَذَلِكَ الْكُفْرُ لَا يَنْتَفِعُ مَعَهُ عَمَلٌ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں پہنچاتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عُبيدِ بْنِ زُرَّارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارِدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : حَدِيثُ رُوِيَ لَنَا أَنْتَ قُلْتَ : إِذَا عَرَفْتَ فَعَمَلٌ مَا شِئْتَ ؟ فَقَالَ : قَدْ قُلْتَ ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتَ : وَإِنْ رَنُوا أَوْ سَرَقُوا أَوْ شَرَبُوا الْخَمْرَ فَقَالَ لِي : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، وَاللَّهِ مَا أَنْصَفُونَا أَنْ نَكُونَ أُخْدَانًا بِالْعَمَلِ وَوَضَعَ عَنْهُمْ ؛ إِنَّمَا قُلْتَ : إِذَا عَرَفْتَ فَعَمَلٌ مَا شِئْتَ مِنْ قَلِيلِ الْخَيْرِ وَكَثِيرِهِ فَإِنَّهُ يَقْبَلُ مِنْكَ .

۵۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا، ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے ایسا فرمایا ہے کہ معرفت کے بعد جو عمل چاہو کرو، فرمایا کہا تو ہے میں نے، کہا چاہے زنا کرو چاہے چوری کرو چاہے شراب پیو۔ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واللہ تم نے ہمارے معاملے میں انصاف نہیں کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن اعمال پر ہم سے موافقہ کیا جائیگا۔ اس کا مواخذہ ان لوگوں سے نہ ہوگا میں نے تو یہ کہا، بلکہ معرفت کے بعد عمل خیر جو چاہو کرو، کم ہو یا زیادہ قبول کیا جائے گا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرِّثَّانِ بْنِ الصَّلْتِ ، رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَثِيرًا مَا يَقُولُ فِي حُطْبَتِهِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ دِينَكُمْ دِينَكُمْ فَإِنَّ السَّيِّئَةَ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْحَسَنَةِ فِي غَيْرِهِ وَالسَّيِّئَةُ فِيهِ تَغْفِرُ وَالْحَسَنَةُ فِي غَيْرِهِ لَا تَقْبَلُ .

هَذَا آخِرُ كِتَابِ الْإِيمَانِ وَالْكَفْرِ وَالطَّاعَاتِ وَالْمَعَاصِي مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ  
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے اکثر خطبوں میں فرمایا ہے لوگو دین اسلام کے اندر  
 رہو اس میں گناہ کرنا بہتر ہے بر نسبت اس نیکی کے جو دوسرے دین میں کی جائے اسلام والوں کا گناہ بخش دیا جائے گا اور غیر مسلم  
 کی نیکی قبول نہ کی جائے گی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# كتاب الدعاء

# باب ایک

## فضیلت دعا اور ترغیب و ہمار (باب) ۱

﴿فَضْلُ الدُّعَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ دُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ ذَاخِرِينَ» قَالَ : هُوَ الدُّعَاءُ وَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ ، قُلْتُ : «وَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ» قَالَ : «الْأَوَّاهُ هُوَ الدَّعَاءُ»

۱۔ فرمایا امام محمد باقر نے ارشاد ربانی ہے کہ جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور فرمایا اس عبادت سے مراد دعا ہے اور دعا سب عبادتوں سے افضل ہے میں نے کہا ابراہیم آواہ و حلیم تھے اس سے کیا مراد ہے فرمایا وہ بہت زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَابْنِ مَحْبُوبٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَيُّ الْعِبَادَةِ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ وَ يُطَلَّبَ مِمَّا عِنْدَهُ ، وَمَا أَحَدٌ أَبْعَدَ لِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يَسْتَكْبِرَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يُسْأَلَ مَا عِنْدَهُ .

۲۔ راوی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں کہ اس سے سوال کیا جائے اور خدا کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو دعا مانگنے میں تکبر کرتا ہے اور جو اللہ کے خزانہ میں ہے اسے نہیں مانگتا۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مَيْسِرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا مَيْسِرُ ادْعُ وَلَا تَعْلُ : إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ . إِنَّ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِزْلَةَ لِأَنْتَالِ الْإِمْسَالَةِ ، وَلَوْ أَنَّ عَبْدًا سَدَّ فَاؤَهُ وَلَمْ يَسْأَلْ لَمْ يَعْطَ شَيْئًا ، فَسَلْ تَعْطَى ، يَا مَيْسِرُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ بَابٍ يُقْرَعُ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسے میسر دعا کر اور شئیئت باری کے متعلق یہ کہو جو امر ایجاب سے متعلق تھا وہ ہو چکا۔ خدا کے نزدیک منزلت ہے جس کو بندہ بغیر سوال کے نہیں پاتا۔ اگر کوئی اپنا منہ بند کرے اور سوال نہ کرے تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔ پس اللہ سے سوال کرو ضرور دے گا اے میسر خود روزانہ کھٹکھٹایا جائے گا قریب ہے کہ وہ اس پر کھل جائے۔

۴۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَشَابِيِّ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ، عَنِ مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَمِيْعٍ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ [فَقَدْ] افْتَقَرَ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو اللہ سے اس کے فضل کا سوال نہیں کرتا وہ محتاج رہے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ادْعُ وَلَا تَقُلْ: قَدْ فُرِعَ مِنَ الْأَمْرِ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْبَيَادَةُ إِنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَإِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ، وَقَالَ: «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ».

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا دعا کرو اور قصار قدر کے بارے میں یہ نہ کہو۔ جو ہونا تھا ہر چکا، دعا عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے وہ عنقریب ذلیل ہو کر داخل جہنم ہوں گے اور خدا نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنِ سَيْفِ التَّمَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّكُمْ لَا تَقْرَبُونَ بِمِثْلِهِ وَلَا تَنْتَرِكُوا صَغِيرَةً لِصَغَرِهَا أَنْ تَدْعُوا بِهَا، إِنَّ صَاحِبَ الصَّغَارِ هُوَ صَاحِبُ الْكِبَارِ. دعا کرو بغیر دعا تقرب الہی ناممکن ہے کسی بات کے معمول ہونے پر دنیا تک نہ کہو کہہ سبھی چھوٹی نغزش بڑی بن جاتی ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ النَّاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي...» آيَةَ ادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقُلْ: إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ. قَالَ زُرَّارَةُ: إِسْمًا يَعْنِي لَا يَمْنَعُكَ إِيمَانُكَ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ أَنْ

تُبَالِغَ بِالْدُّعَاءِ وَتَجْتَهِدَ فِيهِ. أَوْ كَمَا قَالَا

۷۔ سرفریا صادق آل محمد نے دعا عبادت ہے خدا نے فرمایا جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت میں الخ اللہ سے دعا کرو اور

یہ نہ کہو جو ہونا تھا ہو چکا۔ زیادہ نے کہا حضرت کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا ایمان قضا و قدر کے معاملہ میں تکرار، دعا اور اس میں کوشش کرنے سے نہ روکویا اس سے ملتا جلتا حضرت نے کہا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَيْبَةَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ الذُّعَاءُ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَاةُ ، قَالَ : وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَلَادَةً .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک احسن اعمال دنیا میں دعا ہے اور افضل عبادت پاک دامنی ہے اور امیر المؤمنین سب سے زیادہ دعا کرتے والے تھے۔

## دوواں باب

### دعائوں کا ہتھیار ہے

(باب ۲)

﴿إِنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قُصَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعَمُودُ الدِّينِ وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعائوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور۔

۲۔ وَبِهِدَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الدُّعَاءُ مِفْتَاحُ النَّجَاحِ وَمَقَالِيدُ الْفَلَاحِ وَخَيْرُ الدُّعَاءِ مَا صَدَرَ عَنْ صَدْرِ نَقِيِّ وَقَلْبِ نَقِيِّ ، وَفِي الْمُنَاجَاةِ سَبَبُ النَّجَاةِ وَبِالْإِخْلَاصِ يَكُونُ الْخَلَاصُ فَإِذَا اشْتَدَّ الْفَرْعُ فَالَى اللَّهُ الْمَفْرَعُ .

۲۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ دعا نجات کی اور فلاح کی کئی ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو پاک سینہ اور پرہیزگار دل سے صادر ہو اور نجات میں فرمایا ہے کہ سبب نجات ہے اور اخلاص سے دعا کرنے میں خلاصی ہے اور جب خوف

زیادہ ہو تو تیناہ اللہ کی طرف ہے

۳۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى سِلَاحٍ يُنَجِّبُكُمْ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَيُدِيرُ أَرْوَاقَكُمْ؟ فَالُوا : بَلَى ، قَالَ : تَدْعُونَ رَبَّكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، فَإِنَّ سِلَاحَ الْمُؤْمِنِ الدُّعَاءُ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے میں بتاؤں وہ ہتھیار جو تمہارے دشمنوں سے تم کو نجات دے اور تمہارے رزق تمہارے گرد چکر لگائیں۔ پھر فرمایا اپنے رب کو دن اور رات پکارو۔ کیوں کہ مومن کا ہتھیار دعا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَعْبَانَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الدُّعَاءُ تَرْسُ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ تَكَثَّرَ قَرَعَ الْبَابَ يُفْتَحُ لَكَ .

۴۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے دعا مومن کی سپر ہے جب بار بار دق الباب کرے تو کھلے گی۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِسِلَاحِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَقِيلَ : وَمَا سِلَاحُ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ : الدُّعَاءُ .

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اپنے اصحاب سے اپنے لئے لازم کرو۔ انبیاء کے ہتھیار کو پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ دعا اور فرمایا دعاسنان سے زیادہ تیز ہے اور فرمایا دعا وہ ہے کہ جہاں سے زیادہ تیز ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَيْرَةِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْجَلِّيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّعَاءَ أَنْفَذَ مِنَ السِّنَانِ .

۶۔ دعاسنان سے زیادہ تیز ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الدُّعَاءُ أَنْفَذَ مِنَ السِّنَانِ الْحَدِيدِ .

۷۔ دعاسنان سے زیادہ تیز ہے۔

## تین والی باب

### دعا برد بلا و قضا ہے

۳ ((باب))

۳ ((باب))

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ :  
إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ ، يَنْقُضُ كَمَا يَنْقُضُ السِّلْكَ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَامًا .

۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا نازل ہونے والی بلا کو اس طرح توڑ دیتی ہے جیسے دھاگا توڑ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ کسی قدر مستحکم بھی ہو۔

۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَرِيدٍ قَالَ : سَمِعْتُ  
أَبَا الْحَسَنِ يَقُولُ : إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ مَا قَدَّرَ وَمَا لَمْ يَدَّرْ ، وَلَمْ يَدَّرْ مَا عَرَفْتَهُ وَمَا لَمْ يَدَّرْ  
قَالَ : حَتَّى لَا يَكُونَ

۲- فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دعا رد کرتی ہے اس مصیبت کو جو مقدر ہو چکی اور اس کو جو مقدر نہیں ہوئی  
رادی نے کہا۔ جو مقدر ہو چکی وہ تو میں سمجھا۔ لیکن جو مقدر نہیں ہوئی وہ کیا ہے۔ فرمایا جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔

۳ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ سَعْوَانَ ، عَنْ سَطَّامِ الرَّيَّانِيِّ ، عَنْ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَامًا .

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا رد قضا کو رد کرتی ہے اگرچہ آسمان سے نازل ہو چکی ہو اگرچہ حکام بھی کوئی

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ [أَحْمَدَ بْنِ] مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي هَتَمٍ [إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَتَمٍ] ، عَنْ الرَّضَا عَلَيْهِ  
السَّلَامُ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الدُّعَاءَ وَالْبَلَاءَ لَيَتَرَاقِعَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، إِنَّ الدُّعَاءَ  
لَيَرُدُّ الْبَلَاءَ ، وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَامًا .

۴- فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے روز قیامت تک دعا اور بلا ساتھ ساتھ ساتھ ہے دعا بلا کو رد  
کرتی ہے اگرچہ بلا کسی ہی سخت ہو۔

۵ - عَدَاءُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : الدُّعَاءُ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ النَّازِلَ وَمَا لَهُمْ يَنْزِلُ .

۵- فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے دعا ہر بلا کو رد کرتی ہے خواہ وہ نازل ہونے والی ہو یا نہ نازل ہونے والی ہو۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي : الْأَدْلَكُ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَسْتَنْ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : الدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ أُرِمَ إِبْرَامًا - وَصَمَّ أَسَابِعُهُ .

۶- زررادہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جس سے رسول بھی مستثنیٰ نہیں ہیں نے کہا ضرور فرمایا دعا قضا کو رد کرتی ہے، چلپے ایسی سخت ہو۔ آپ نے انگلیاں بند کیں اور مٹھی باندھ کر بتایا۔

۷ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أُرِمَ إِبْرَامًا ، فَأَكْثِرُ مِنَ الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ مِفْتَاحُ كُلِّ رَحْمَةٍ وَنَجَاحُ كُلِّ حَاجَةٍ وَلَا يَنْأَلُ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِالْدُّعَاءِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بَابٌ يُكْتَرُ قَرَعُهُ إِلَّا الْيُوشِكُ أَنْ يَفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

۷- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دعا قضا و قدر کو رد کرتی ہے چلپے وہ مصیبت کتنی ہی سخت ہو۔ اکثر دعا کیا کرو، وہ ہر رحمت و ہر حاجت سے نجات کی کئی ہے۔ خزانہ خدا سے کچھ نہیں مل سکتا۔ بغیر دعا کے جو بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا ہے صاحب خانہ اس کے لئے ضرور دروازہ کھولتا ہے۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِيهِ وَالْوَلَدِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا دُعَاءُ فَإِنَّ الدُّعَاءَ إِلَهُ وَالطَّلِبَ إِلَى اللَّهِ يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ قَدَّرَ وَفُضِيَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا امْتِزَاجُهُ ، فَإِذَا دُعِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُئِلَ صَرَفَ الْبَلَاءَ صَرْفَةً .

۸- حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور اللہ سے طلب کرو کہ یہ طلب بلا کو رد کر دے گی اگرچہ وہ مقدر ہو چکی ہو اور صرف جاری ہونا باقی ہو جو ب اللہ سے دعا کی جائے گی اور سوال کیا جائے گا تو ضرور ہٹا دی جائے گی۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، رَفَعَهُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيَدْفَعُ بِالذُّعَاؤِ الْأَمْرَ الَّذِي عَلِمَهُ أَنْ يُدْعَى لَهُ فَيَسْتَجِيبُ وَلَوْ لَأَمَّا وَقِيقَ الْعَبْدِ مِنْ ذَلِكَ الذُّعَاؤِ لَأَصَابَهُ مِنْهُ مَا يَجْتَنِيهِ مِنْ جَبَدِ الْأَرْضِ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ دعا سے دفع کرتا ہے اس امر کو جس کے متعلق اسے علم ہوتا ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے گی لہذا وہ قبول کرتا ہے اور اگر بندہ کو دعا کی توفیق نہیں ہوتی تو اس کا سامنا ہوتا ہے اس مصیبت کا جو زمین پر پیدا ہوتی ہے جیسے قتل و غارت اور سرتور وغیرہ۔

## بچو تھا باب

دعا شفا کے ہر مرض ہے

(باب ۴)

﴿إِنَّ الدُّعَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكَ بِالذُّعَاؤِ فَإِنَّهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا کرتے رہا کرو کہ وہ ہر درد کی دعا ہے۔

## پانچواں باب

جس نے دعا کی قبول ہوئی

(باب ۵)

﴿إِنَّ مَنْ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : قَالَ : الدُّعَاءُ كَهْفُ الْإِجَابَةِ كَمَا أَنَّ السَّخَابَ كَهْفُ الْمَطَرِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا جانے اجابت اسی طرح ہے جیسے بارش کی جگہ ابر ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ،



عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَبْرَزَ عَيْدُ إِلَى اللَّهِ الْمَرْبِزِ الْجَبَّارِ إِلَّا اسْتَحْيَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّهَا صِفْرًا حَتَّى يَجْعَلَ فِيهَا مِنْ فَضْلِ رَحْمَتِهِ مَا يَشَاءُ ، فَإِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَرُدُّ يَدَهُ حَتَّى يَمْسَحَ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْيِهِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب بندہ خدائے عزیز و جبار کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو خدا کو اس کا سوال رد کرتے حیا آتی ہے اور وہ وہی رحمت سے جو چاہتا ہے اسے دے دیتا ہے پس جب تمہیں سے کوئی دعا کرتا ہے اور اپنے چہرے اور سر پر بعد دعا ہاتھ پھیرتا ہے تو خدا اس کی دعا کو رد نہیں کرتا۔

## چھٹا باب

### إِهْشَامُ الدَّعَاءِ

#### (بَابُ الْإِهْشَامِ الدَّعَاءِ) ۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : هَلْ تَعْرِفُونَ طَوْلَ الْبَلَاءِ مِنْ قَصِيرٍ ؟ قُلْنَا : لَا ، قَالَ : إِذَا الْهَيْمُ أَحَدُكُمْ [كُم] الدَّعَاءَ ، وَعِنْدَ الْبَلَاءِ فَاعْلَمُوا أَنَّ الْبَلَاءَ قَصِيرٌ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیا تم جانتے ہو کہ ایسی مصیبت کیسے کوتاہ ہو جاتی ہے فرمایا جب خدا کی طرف سے کسی کو دعا کا ایہام ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ بلا کوتاہ ہوگی۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَادِيَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : مَا مِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ قِيلِمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الدَّعَاءَ إِلَّا كَانَتْ كَشْفٌ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَشَيْكًا وَمَا مِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ قِيلِمَكَ عَنِ الدَّعَاءِ إِلَّا كَانَتْ ذَلِكَ الْبَلَاءَ طَوِيلًا فَإِذَا نَزَلَ الْبَلَاءُ فَعَلَيْكُمْ بِالْدَّعَاءِ وَالتَّصَرُّعِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب کوئی بلا بندہ مؤمن پر نازل ہوتی ہے تو خدا اس کے دل میں دعا کرنا ڈالتا ہے مگر ایسی صورت میں جب کہ اس بلا کا دفع کرنا قریب ہو اور جب بندہ مؤمن پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور وہ دعا سے رک جاتا ہے تو سمجھو کہ وہ مصیبت طولانی ہے۔ جب تم پر مصیبت نازل ہو تو دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور خدا کے سامنے الحاح و زاری کرو۔

# سأوال باب

## دعا میں تقدم

### (باب) ۷

#### ﴿التَّحَدُّمُ فِي الدُّعَاءِ﴾

۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ فِي الدُّعَاءِ اسْتَجِيبَ لَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ ، وَذَلِكَ الْمَلَائِكَةُ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ ، وَلَمْ يُحْجَبْ عَنِ السَّمَاءِ ، وَمَنْ لَمْ يَتَقَدَّمْ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ ، وَذَلِكَ الْمَلَائِكَةُ : إِنَّ دَا الصَّوْتِ لَأَنْعَرِفُهُ

۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دعائیں سبقت کرتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور جب بلا کے نازل ہوں پھر وہ دعا کرتا ہے تو بلا نکلے کہتے ہیں یہ آواز پہچانی ہوتی ہے اور مقام اجابت تک پہنچنے سے وہ دعا رکتی نہیں اور جو دعائیں تقدم نہیں کرتا تو نزل بلا کے وقت اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتی اور ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز ہم نہیں پہچانتے۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَنَسَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَخَوَّفَ [مِنْ] بَلَاءٍ يُصِيبُهُ فَتَقَدَّمَ فِيهِ بِالدُّعَاءِ لَمْ يَرِهِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ الْبَلَاءَ أَبَدًا .

۲- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو نزل بلا کا خوف ہو اس کو پہلے سے دعا کرنی چاہیے اس صورت میں کسی اللہ سے اس بلا کی صورت نہ دکھائے گا

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِرَّانٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ يَسْتَحْرَجُ الْخَوَائِجَ فِي الْبَلَاءِ .

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وقت فراخی دعا کرنے سے مصیبت کے وقت چھٹکارا مل جاتا ہے۔

۴- عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجَابَ لَهُ فِي الشَّدَّةِ فَلْيُكْتَبِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ .

۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص خوش رہنا چاہتا ہو سستی کے وقت اسے چلے جیے کہ وقت راحت زیادہ دعا کرے۔

۵- عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ رَجُلٍ ؛ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ غَوَامِرِ الطَّائِفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ جَدِّي يَقُولُ : تَقَدَّمُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ دَعَاءً قَمَزَلَّ بِهِ الْبَلَاءُ قَدَعًا ، قَبِلَ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ ، وَإِذَا لَمْ يَكُنْ دَعَاءً قَمَزَلَّ بِهِ بَلَاءٌ قَدَعًا ، قَبِلَ : أَيْنَ كُنْتَ قَبْلَ الْيَوْمِ .

۵- فرمایا حضرت صادق آل محمد نے میرے جد نے فرمایا۔ دعا پہلے سے کرتے رہو۔ جب کوئی زیادہ دعا کرنے والا ہوتا ہے تو اس پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ تو جانی ہوئی آواز ہے اور جب زیادہ دعا کرنے والا نہیں ہوتا ہے اور نزلِ بلا کے وقت دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں آج سے پہلے تم کہاں تھے۔

۶- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَمْرٍو حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : الدُّعَاءُ بَعْدَ مَا يَنْزِلُ الْبَلَاءُ لَا يُسْتَفْعَى [بِهِ] .

۶- فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا نزلِ بلا کے بعد دعا فائدہ نہیں دیتی۔

## آکھوال باب

### دعا پر یقین

(( باب )) ۸

(الْيَقِينُ فِي الدُّعَاءِ)

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْفَرَّاءِ ، عَمْرٍو حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَظَنَّ أَنْ خَاجَكَ بِالْبَابِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب دعا کرو تو اس کا یقین رکھو کہ وہ باب اجابت تک پہنچ گئی۔

## نواں باب

### دعائیں رجوع قلب

(باب ۹)

﴿الْأَقْبَالِ عَلَى الدَّعَاءِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ بَاطِنِ قَلْبِ سَائِرِ قَادَا دَعَوَتْ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ ثُمَّ اسْتَيْقِنْ بِالْإِجَابَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اوپری دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ جبکہ باطن میں غفلت ہو، جب دعا کرو تو رجوع قلب سے توبہ کرو اور تسبیحوں ہونے کا یقین رکھو۔

۲۔ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو بَرَاءٍ الْمُؤْمِنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ قَلْبِ لَوْ ، وَكَأَنَّ عَائِي عليه السلام يَقُولُ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ لِلْمَمِيَّةِ فَلَا يَدْعُو لَهُ وَقَلْبُهُ لَوْ عَنْهُ ، وَلَكِنْ لِيَجْتَهِدَ لَهُ فِي الدَّعَاءِ .

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اس کی دعا قبول نہ ہوگی جو دعا کرے بے پروا دل سے۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مردہ کے لئے دعا کرے تو ایسے دل سے نہ کرے جو مردہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ کوشش کرے، مردہ کے لئے دعائیں اس کا وجود سامنے ہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْقَرَاءِ ، عَنْ زَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ وَظَنَّ حَاجَتَكَ بِالْبَابِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب دعا کرو تو رجوع قلب سے کہو اور یہ یقین رکھو کہ تمہاری دعا باب

اجابت پر پہنچ گئی۔

۴- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ يَظْهَرُ قَلْبُ قَائِلِهِ .

۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی سخت دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَقَى النَّاسَ حَتَّى قَالُوا : إِنَّهُ الْفَرَقِيُّ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام بِيَدِهِ وَرَدَّهَا : أَلَيْبِمَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ : فَفَرَّقَ السَّحَابُ - فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقَيْتَ لِنَا فَلَمْ نَسْقُ ثُمَّ اسْتَسْقَيْتَ لِنَا فَسَقِينَا ؟ قَالَ : إِنِّي دَعَوْتُ وَلَيْسَ لِي فِي ذَلِكَ بَيْتَةٌ ثُمَّ دَعَوْتُ وَلَيْسَ لِي فِي ذَلِكَ بَيْتَةٌ .

۵- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے باران کی طلب میں دعا کی اور لوگوں نے خیال کیا کہ زیادتی باران سے سیلاب آجائے گا اور ہم ڈوب جائیں گے حضرت نے اپنے ہاتھ سے ادھر ادھر باران کو بٹے کا اشارہ کر کے فرمایا، خدا یا ہمارے آس پاس برسا، ہمارے اوپر نہیں چنانچہ باران بٹ گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے دعا باران کی لیکن ہم سیراب نہ ہوئے آپ نے دوبارہ دعا کی تو ہم سیراب ہوئے۔ فرمایا پہلی بار میں نے دعا کی لیکن اس کے لئے بیت نہ تھی پھر دعا کی تو بیت کے ساتھ

## دس وال باب

### دعا میں الحاح و زاری اور درنگ کرنا

(باب) ۱۰

• (الْإِلْحَاحُ فِي الدُّعَاءِ وَالْتِمَاتُ) •

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطَّوِيلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا لِمَا يَرْزُقُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي حَاجَتِهِ مَا لَمْ يَسْتَعْجَلْ ، نَحَّى بَنُ يَعْنِي : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب بندہ دعا کرتا ہے تو خدا اس کی حاجت برلانے میں اس لئے تاخیر کرتا ہے تاکہ وہ زیادہ دیر دعا کرتا رہے۔

عبد العزیز طویل نے بھی یہی روایت حضرت سے روایت کی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ وَعَيْرُهُمَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عَجَلَ فِقَامَ لِحَاجَتِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي أَنِّي أَنَا اللَّهُ الَّذِي أَقْضِي الْحَوَائِجَ ؟

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بندہ جب حاجت بر لاری میں جلدی کرتا ہے تو خدا کہتا ہے میں وہ ہوں جو تمام حاجتوں کو پورا کرتا ہوں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ الْهَجَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وَاللَّهِ لَا يُلْجِعُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا أَقْضَاهَا لَهُ

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کی قسم جب کوئی بندہ مومن بارگاہ باری میں الحاح و زاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَسَّانِ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِهَ الْخَاحَ النَّاسِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَ أَحَبَّ ذَلِكَ لِنَفْسِهِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَيُطْلَبَ مَا عِنْدَهُ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے آپس میں ایک دوسرے سے الحاح و زاری کریں بلکہ وہ اس کو اپنی ذات ہی سے مخصوص رکھنا پسند کرتا ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہر شے کو اسی سے طلب کیا جائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا يُلْجِعُ عَبْدٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ خدا سے الحاح و زاری کرتا ہے تو خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا طَلَبَ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَأَلْحَقَ فِي الدَّعَاوِ السُّجُوبَ لَهُ أَوْلَمَ يُسْتَجَبَ [لَهُ] وَ تَلَاهِيهِ الْآيَةُ: «وَادْعُوا رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاؤِ رَبِّي شَقِيًّا»

۶۔ سنن مایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ رحم کرے اس بندہ پر جو خدا سے اپنی حاجت طلب کرے اور دعائیں الحاح و زاری کرے خواہ خدا قبول کرے یا نہ کرے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اے میرے رب میری دعا ہے کہ میں سختی اٹھانے والا نہ ہوں۔

## گیارہواں باب وقت دعا اپنی حاجت کا ذکر

(باب ۱۱)

﴿تَسْمِيَةِ الْحَاجَةِ فِي الدُّعَاءِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَعْلَمُ مَا يُرِيدُ الْعَبْدُ إِذَا دَعَاهُ وَلَكِنَّهُ يُجِبُّ أَنْ تُبَيَّنَ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ فَإِذَا دَعَا دَعَاؤَ قَسَمَ حَاجَتَكَ. وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ حَاجَتَكَ وَمَا تُرِيدُ وَلَكِنْ يُجِبُّ أَنْ تُبَيَّنَ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ کیا چاہتا ہے وقت دعا لیکن وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اپنی ضرورت کا زبان سے ذکر کرے۔ پس جب دعا کرو تو اپنی ضرورت کا نام لو اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حاجت کو جانتا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ تو اپنی حاجتوں کو زبان سے بیان کرے۔

## بارہواں باب

### دعاء کا اخفاء (بَابُ إِخْفَاءِ الدَّعَاءِ) ۱۲

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّسَّاسِيِّ قَالَ : دَعْوَةُ الْعَبْدِ سِرٌّ أَدْعُوهُ وَاحِدَةً تَعْدِلُ سَبْعِينَ دَعْوَةً عَلَانِيَةً . وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : دَعْوَةٌ تُخْفِيهَا أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَبْعِينَ دَعْوَةً تُظْهِرُهَا .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے چپ چاپ دعا کرنا برابر ہے علانیہ ستر دعاؤں کی اور دوسری روایت میں ہے کخفیہ دعا کرنا افضل ہے اور اے نزدیک الہی ستر دعاؤں سے چرچاواڑ کی جائیں۔

## تیرہواں باب

وہ اوقات و حالات جن میں قبولیت دعا کی امید کی جساتی ہے

((بَابُ)) ۱۳

﴿الْأَوْقَاتِ وَالْحَالَاتِ الَّتِي تُرْجَى فِيهَا الْإِجَابَةُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَطْلُبُوا الدُّعَاءَ فِي أَرْبَعِ سَاعَاتٍ : عِنْدَ هُبُوبِ الرِّيحِ وَزَوَالِ الْأَقْيَامِ وَنَزُولِ الْقَطْرِ وَأَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِ الْقَبِيلِ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَنْفُحُ عِنْدَ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا چار وقتوں میں کرو ہواؤں کے چلتے وقت ، سایوں کے ڈھلتے وقت ، بارش کے ہوتے وقت اور جب کسی مومن مقتول کے خون کا پہلا قطرہ گرسے کہ ان اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ وَغَيْرِهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ فَضْلِ الْبَقِیَّاقِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ : فِي الْوَتْرِ وَبَعْدَ الْعَجْرِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ .



۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں قبول ہوتی ہے نماز وتر کے وقت بعد فجر، بعد ظہر، بعد مغرب۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ أَرْبَعٍ : عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَعِنْدَ الْأَذَانِ ، وَعِنْدَ نَزُولِ الْغَيْثِ ، وَعِنْدَ الْبِقَاوِ الصَّقِيِّنَ لِلشَّهَادَةِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں کرو، وقت قرأتِ قرآن، وقت اذان، وقت نزولِ باراں اور وقت دو شکروں کے ملنے کے، کسی موئن کی شہادت پر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ طَلَبَهَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ ، يَعْنِي رِوَالَ الشَّمْسِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار کو جب خدا سے دعا کی ضرورت ہوتی تھی تو زوالِ شمس کے وقت دعا کرتے تھے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَقَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَدْعُ ، فَإِنَّ الْقَلْبَ لَا يَرِيقُ حَتَّى يَحْلُصَ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تمہارے دل میں نرمی پیدا ہو تو خدا سے دعا کرو کیونکہ قلب میں جب تک خلوص نہیں ہوتا۔ اس میں نرمی نہیں آتی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيْفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي وَرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : خَيْرُ وَقْتٍ دَعَوْتُمْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ الْأَسْحَابُ ، وَتَلَاوُدِ الْأَيَّامِ فِي قَوْلِ يَعْقُوبَ عليه السلام : «سَوْفَ أَسْتَعْفِرُ لَكُمْ رَبِّي» ، [وَأ] قَالَ : آخِرُهُمْ إِلَى السَّحْرِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہاری دعاؤں کے لئے بہترین وقت صبح کا ہے اور یہ آیت پڑھی جو قولِ یعقوب علیہ السلام ہے۔ عنقریب میں تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا امام نے فرمایا کہ آپ نے دعا میں تاخیر کا وقت سمر آنے تک۔

۷ - العَسَمِ بْنِ نَجِيٍّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا طَلَبَ الْحَاجَّةَ طَلَبَهَا عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَإِذَا أَرَادَ ذَلِكَ وَقْتُ سَبَّحَ وَتَضَعُ يَدَيْهِ شَيْئًا مِنْ طَيْبٍ وَرَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَدَعَا فِي حَاجَتِهِ بِمَا شَاءَ اللَّهُ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار زوال شمس کے وقت حاجت طلب کرتے تھے جب دعا کا ارادہ کرتے تو از قسم خوشبو کچھ مسدقہ دیتے اور پھر مسجد کی طرف جلتے اور جو چاہتے خدا سے دعا کرتے۔

۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَشْعَرَ حَيْلُكَ وَدَمَعَتْ عَيْنَاكَ ، فَدُونَاكَ دُونَاكَ ، فَقَدْ قَصَدَ قَصْدَكَ . قَالَ : وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الشَّرَاحِ ، عَنْ نَجَّارِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَلَّةٍ .

۸۔ فرمایا امام علیہ السلام نے جب خوب خدا سے تیرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں اور تیری آنکھوں سے آنسو آجائیں پس مقصد تیرے قریب ہے اور تیرا ارادہ پورا ہوگا۔

۹ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ الْجَامُورِيِّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ صَدْرٍ ، عَنْ أَبِي الشَّيْخِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي رَجُلٍ رُوحٌ مِنْ عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِينَ كُلِّ [عَمَدٍ] دَعَاءٍ فَعَلَيْكُمْ بِالْدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ وَنُحُوبِ السَّاعَةِ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَتَنْفَسُ فِيهَا الْجَوَائِحُ الْعَظِيمَةُ .

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا اپنے مومن بندوں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ وہ زیادہ دعا کرنے والا ہو پس دعا کرتے رہو جس کا وقت صبح سے دوپہر تک ہے اس وقت میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں رزق تقسیم ہوتے ہیں اور بڑی سے بڑی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةٌ مَا يُدْعَى فِيهَا عِبْدَ مُسْلِمٍ ثُمَّ يَصَلِّي وَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا لَا اسْتَجَابَ لَهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ . قُلْتُ : أَسْلَحَ اللَّهُ وَأَنْتَ سَاعَةٌ هِيَ مِنَ اللَّيْلِ ؟ قَالَ : إِذَا مَنَى بِغَسِّ اللَّيْلِ فِي السُّجُودِ الْأَوَّلِ وَالْأَوَّلِ التَّعَفُّبِ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مومن نہیں ہوتا۔ اس کے لئے بندہ

مسلم یعنی بیدار ہو کر نماز پڑھے اور اس میں اللہ سے دعا کرے تو بہرات میں اس کی دعا قبول ہوگی راوی کہتا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کون سی ساعت ہے فرمایا جب نصف رات گزر جائے تو وہ اول نصف کا چھٹا حصہ ہے۔

## جو دہواں باب

رغبت فعل نافع خواہش ترک ممنوعہ و زاری تو جہاں اللہ دعا کا اصل پناہ طلبی اور سوال

(باب) ۱۴

الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ وَالتَّضَرُّعُ وَالتَّسَلُّلُ وَالْإِسْتِهَالُ :  
(وَالْإِسْتِعَاذَةُ وَالْمَسْأَلَةُ) :

۱۔ عَدُوٌّ مِنْ أَسْحَابِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبِشٍ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيِّبِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا سَأَلَكَ اللَّهُ أَنْ تَسْتَقْبَلَ بِطَهْنٍ كَفَيْتَكَ إِلَى السَّمَاءِ وَالرُّحْمَةِ أَنْ تَجْعَلَ طَهْرًا كَفَيْتَكَ إِلَى السَّمَاءِ  
وَقَوْلُهُ : «وَسَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى» وَاللَّهُ تَعَالَى بِالسَّبْعِ وَاحِدَةٌ تَسْبِئُ بِهَا ، وَالتَّضَرُّعُ غُثْبِيرٌ بِأَصْبَعَيْكَ وَتُحِبُّ كَثْرَتَهُ ، وَالْإِسْتِهَالُ : أَوْعَى الْبَسِيطِ وَرَدَّهَا ، ذَلِكَ عِنْدَ الذَّمِّ مَعَهُ ، ثُمَّ أَدْعُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف اٹھاؤ یعنی جو آسمان سے نازل ہو گیا اسے لینے والے ہو اور رہبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ (گویا جو یہ بہت آسمان سے نازل ہونے والی ہوا سے دونوں سے دفع کر رہے) اور تسلیل یہ ہے ایک انگلی (انگشت شہادت اٹھا کر اشارہ کرنا) یعنی غیر خدا سے قطع تعلق کی گواہی اور تضرع کی صورت یہ ہے کہ اشارہ کرنا دو انگلیوں سے اور ان کو ادھر ادھر حرکت دینا اور استہال کے معنی ہیں دونوں ہاتھ بلند کرنا اور ان کو آسویہا تہی ہونی آنکھوں کے پاس لانا اور پھر دعا کرنا

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا اسْتَكَانُوا لِلرَّبِّهِمْ وَمَا يَنْصُرُونَ» فَقَالَ : الْإِسْتِكَاةُ هُوَ الْخُضُوعُ وَالتَّضَرُّعُ هُوَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّضَرُّعُ رَيْبُهُمَا .

۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق انھوں نے اپنے رب سے استنکات اور تفرغ کی کہ استنکات سے مراد ہے انکساری اور سروشی اور تفرغ سے مراد ہے دونوں ہاتھ اٹھا کر الحاح و زاری کرنا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، جَمِيعاً ؛ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دَاكُرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ذَكَرَ الرَّغْبَةَ ؛ وَأَبْرَزَ بَاطِنَ رَاحَتَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَهَكَذَا الرَّغْبَةَ ، وَجَعَلَ ظَهْرَهُ كَتَيْبِهِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَهَكَذَا النَّضْرُ عَ : وَحَرَّكَ أَصَابِعَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهَكَذَا التَّبْتُلُ ؛ وَيَرَفَعُ أَصَابِعَهُ مَرَّةً وَيَضَعُهَا مَرَّةً ، وَهَكَذَا الْإِبْتِهَالُ : وَمَدَّ يَدَهُ بِأَقْصَى ، وَجَهَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَلَا يَبْتَهِلُ حَتَّى تَجْرِيَ الدَّمْعَةُ

۳۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کا ذکر فرماتے ہوئے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف نمایاں کیا اور فرمایا ایسے ہی رہیے اور حضرت نے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کی پھر فرمایا تفرغ کی صورت یہ ہے کہ اپنی انگلیوں کو دائیں بائیں طرف حرکت دی اور تبسل کی صورت یہ بتانی کہ اپنی انگلیوں کو ایک بار اٹھایا ایک بار گرایا اور ابھال کی صورت بتانی کہ روبرو قبضہ اپنے ہاتھ اپنے چہرہ کے سامنے لائے اور روئے آسوجاری ہو گئے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَوْلَادِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قِصَالَةَ ؛ عَنِ الْعَسَاوِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَرَّ بِي رَجُلٌ وَأَنَا دَعُو فِي صَلَاتِي بِسَارِي فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ يَمِينِكَ ، فَقُلْتُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَقًّا عَلَى هَذِهِ كَحَقِّهِ عَلَى هَذِهِ . وَقَالَ : الرَّغْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ بَطْنَهُمَا ، وَالرَّغْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ ظَهْرَهُمَا ، وَالنَّضْرُ عَ تَحْرِكُ السَّبَابَةَ الْيُمْنَى يَمِينًا وَشِمَالًا ، وَالتَّبْتُلُ تَحْرِكُ السَّبَابَةَ الْيُسْرَى تَرَفْعًا فِي السَّمَاءِ رِسْلًا وَتَضَعُهَا ، وَالْإِبْتِهَالُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى السَّمَاءِ ؛ وَالْإِبْتِهَالُ جَمِينَ تَرَى أَسْبَابَ الْبُكَاءِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر و ادن علیہ السلام نے کہ ایک شخص میری طرف سے جبکہ میں تعقیب نمازیں بایاں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کر رہا تھا گزرا اور کہنے لگا۔ بے بندہ خدا اپنے ہاتھ سے دعا کر، میں نے کہا اللہ کا حق جس طرح داہنے پر ہے یا میں پر ہی ہے اور حضرت نے فرمایا طریقہ رغبت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پھیلانے اور باطنی حصہ کو ظاہر کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلانے اور پشت دست کو آسمان کی طرف کرے، اور تفرغ کی حالت میں

دارہن انکشت شہادت کو داہنے بائیں حرکت دے اور تہل میں بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھائے پھر بلکے سے نیچے لائے اور اترہمال یہ ہے کہ ہاتھ اور کلاموں کو آسمان کی طرف اٹھائے اور اترہمال اسی وقت اچھاپے کہ اسباب بکا اپنے اندر پائے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ هَارُونَ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الدُّعَاءِ وَرَفْعِ اليَدَيْنِ فَقَالَ : عَلَى أَرْبَعَةِ أَوْجِدٍ : أَمَّا التَّمَوُّذُ فَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِبِاطِنِ كَفِّكَ وَأَمَّا الدُّعَاءُ فِي الرَّزْقِ فَتَبْسُطُ كَفَّيْكَ وَتُنْفِضِي بِبِاطِنَيْهِمَا إِلَى السَّمَاءِ وَأَمَّا التَّبْتُلُ فَأَيْمَاءُ بِأَصْبَعِكَ السَّبَابَةِ وَأَمَّا الْإِبْتِهَالُ فَرَفْعُ يَدَيْكَ تُجَاوِزُهُمَا رَأْسُكَ وَدُعَاءُ النَّضْرُ عَ أَنْ تَحْرِيكَ أَصْبَعَكَ السَّبَابَةَ مِثْلَ يَلِي وَجْهَكَ وَهُوَ دُعَاءُ الْخَيْفَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے دعا اور رفیع الیدین کے متعلق پوچھا فرمایا اس کی چار صورتیں ہیں پناہ مانگنے کے لئے رو قبیلہ ہو کر اپنی ہتھیلی منہ کے سامنے رکھے اور رزق کی دعا کے وقت دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرے اور تہل کے لئے اشارہ کرے انگشت شہادت سے اپنے ہاتھ کیسر کے مقابل لائے اور نضرع میں چہرہ کے مقابل لاکر انگشت شہادت کو حرکت دے یہ صورت ترس و اضطراب کے وقت ہے۔

۶۔ تَعْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ تَعْمَدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا اسْتَكَاؤُا إِلَى رَبِّهِمْ وَمَا يَنْضَرُّ عُونُ» قَالَ : الْإِسْتِكَاءُ هِيَ الْخُضُوعُ وَالتَّضَرُّعُ رَفْعُ اليَدَيْنِ وَالتَّضَرُّعُ بِهِمَا .

۶۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا استکانت سے مراد خضوع و خشوع ہے اور نضرع سے مراد ہاتھوں کا اٹھانا اور الحاح و زاری کرنا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرَبِيسَ ، عَنْ تَعْمَدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ قَالَ : قُلْنَا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ الْمَسْأَلَةُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى؟ قَالَ : تَبْسُطُ كَفَّيْكَ ، قُلْنَا كَيْفَ الْإِسْتِعَاذَةُ؟ قَالَ : تُنْفِضِي بِكَفِّكَ وَالتَّبْتُلُ الْإِيمَاءُ بِالْأَصْبَعِ ، وَالتَّضَرُّعُ : تَحْرِيكَ الْأَصْبَعِ ؛ وَالْإِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راویوں نے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیسے کیا جائے فرمایا

اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر چہرہ کے مقابل لاؤ، ہم نے کہا استعاذہ میں کیا صورت ہو۔ فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت قبیلہ کی طرف ہو اور مبتدل میں انگلی سے اشارہ کرو اور تفرع میں انگلی کو حرکت دو اور اہتہال میں اپنے دونوں ہاتھ دراز کرو ہر طرف۔

## پندرہواں باب

بکاء

(بابُ الْبِكَاءِ) ۱۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَمْسُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ نَجْمِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا الدَّمْعَ فَإِنَّ النَّظْرَةَ تَطْفِيءُ بِحَارِ أَوْجِنِ نَارِهِ فَإِذَا انْقَرَّتْ الْعَيْنُ وَمَا بَالُهَا يَرَهُ قُوجَهَا قَمَرٌ وَلَا لَيْلَةٌ فَإِذَا فَانَمَتْ حَبَّةٌ مَدَانَةٌ عَلَى النَّارِ وَلَوْ أَنَّ بَاكِيًا كَفَى فِي أُمَّتِهِ لَرَجَمُوا.

- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی چیز سوائے آنسوؤں کے ایسی نہیں جس کے لئے ناپ اور وزن نہ ہو۔ خوف خدا میں آنسوؤں کا ایک قطرہ آگ کے دیاؤں کو بجھا دیتا ہے جو آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبائے گی روز قیامت اس شخص کے لئے نہ تیرگی حساب ہوگی نہ ذلت، جب آنسو بہہ نکلیں گے تو اللہ آتش جہنم کو حرام کر دیگا اور اگر کوئی رونا والا پوری قوم کے لئے روئے گا تو خدا ان سب پر رحم کرے گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنَ الْمُحَابِبِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ أَبِي حَبِيْلَةَ وَمَمْسُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ نَجْمِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ عَيْنٍ إِلَّا وَهِيَ بِأَكْبَرِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنًا بَكَتَ مِنْ خَوْفِ اللَّهِ وَمَا انْقَرَّتْ عَيْنٌ وَمَا بَالُهَا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَزَنًا مَمْعَرَةً وَجَلَّ سَائِرُ جَسَدِهِ عَلَى النَّارِ وَلَا فَانَمَتْ عَلَى خَدِّهِ فَرَهُ قُوجَهَا قَمَرٌ وَلَا لَيْلَةٌ فَذَلِكَ الْوَجْهَ قَمَرٌ وَلَا لَيْلَةٌ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا الدَّمْعَ مَمْعَةً، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَطْفِيءُ بِأَكْبَرِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّارِ، فَلَوْ أَنَّ عَبْدًا كَفَى فِي أُمَّتِهِ لَرَجَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَسَبَ الْأُمَّةِ بِكَاءِ ذَلِكَ الْعَبْدِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خوف خدا میں روئی ہو جب کسی کی آنکھ خوف خدا میں آنسو بھر لاتی ہے تو خدا اس کے تمام بدن پر آتش روزخ کو حرام

کردینا ہے اور جس کے رخصت پر آنسو بہ کر آجاتے ہیں تو روز قیامت نہ اس پر تیرگی ہوگی اور نہ ذلت، ہر شخص کے لئے ناپ اور وزن ہے سوائے آنسوؤں کے، اللہ تعالیٰ اس سے آگ کے دریا کو بکھارتا ہے اور اگر کوئی بندہ پوری قوم کے لئے رُسنے تو اللہ اسے سب پر رحم کرتا ہے۔

۲۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَسَبٍ، عَنْ مُشْتَمِلِ الْحَضْرَةِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: مَنْ قَسَدَ دَعْوَى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ مَخَافَةَ مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ،

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے نزدیک کوئی قطرہ ان آنسوؤں سے زیادہ پیارا نہیں جو تارکی شب میں صرف خوفِ خدا میں نکلے جائیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُسَدِّ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سَالِحِ بْنِ زَكْرِيَّ بْنِ مَرْوَانَ وَعَبْرَهُمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا ثَلَاثَةً: عَيْنُ عَمَّاتٍ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ وَعَيْنُ سَهْرَتٍ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَعَيْنُ بَكَتْ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَنُحْسِبَةُ اللَّهِ

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے تین آنکھوں کے ایک وہ جو امر حرام دیکھنے سے بند رہی۔ دوسرے وہ جو طاعتِ خدا میں رات کو جاگی تیسرے وہ جو نصف شب میں خوفِ خدا میں روئی۔

۵۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَدُرَيْسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا دَلِيلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا أَلْ، مَوْعٍ، فَإِنَّ الْقَطْرَةَ مِنْهَا تُطْفِئُ النَّارَ وَيَخَارُ مِنَ النَّارِ، فَإِذَا عَرَوْدَتْ الْعَيْنُ بِمَا فِيهَا لَمْ يَرَهُنَّ وَجْهَهُ قَمَرٌ وَلَا دَلِيلٌ، فَإِذَا فَاصَتْ حَرَّ مَدَاةٍ عَلَى النَّارِ تَوَلَّوْنَ بَاكِيَةً بَكَتْ فِي نِيَامَةٍ لَمْ تُجْمَعُوا.

۵۔ ترجمہ حدیث: اول میں گذرا۔

۶۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْ عِبَادِي لَمْ يَتَقَرَّرْ بُوا إِلَيَّ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ تَلَاثِ خَطَابٍ، قَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: يَا مُوسَى الرَّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَالْوَرَعُ عَنِ الْمَعَاصِي وَالْبُكَاءُ مِنْ حَسْبِي، قَالَ مُوسَى:

يَا رَبِّ فَعَالِمٌ صَنَعَ ذَا ؟ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى أَمَا لَأَعْدُونَ فِي الدُّنْيَا فَيَبِيَّ الْجَنَّةِ وَ  
أَمَا لَلْكَافِرُونَ مِنْ حَشِيَّتِي فَيَبِي الرَّفِيعِ الْأَعْلَى لَا يُشَارِكُهُمْ أَحَدٌ وَأَمَا الْوَارِعُونَ عَنِ مَعَابِيَّتِي فَيَبِي  
أَفْتِش النَّاسَ وَلَا أَفْتِشُهُمْ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی طرف تین خصالتیں مجھے سب سے  
زیادہ محبوب ہیں ان سے زیادہ میرے بندوں کے لئے ذریعہ قربت اور کچھ نہیں موسیٰ نے کہا وہ کیا ہیں خدا نے فرمایا  
وہ ہیں زہد فی الدنیا، گناہوں سے پرہیز، میرے خوف سے رونا، موسیٰ نے پوچھا۔ ان کا اجر کیلئے۔ فرمایا زاہدوں کے  
لئے جنت، رونے والوں کے لئے وہ بلند مرتبہ جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہو گا اور گناہوں سے بچنے والوں کے لیے حساب و  
کتاب داخل جنت کروں گا۔

۷۔ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ :  
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَلَا أُكُونُ أَعْوَى فَاسْتَجَبِي الْمُسْكَاةَ وَالْأَبْيَاسِيَّةَ وَرَأْسَ مَا كَرِهْتَ بَعَثَ مِنْ مَاتٍ مِنْ  
أَهْلِي فَأَيْقُ وَ أَبْجِي قَبْلَ بَجُورِ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَفَدَّ كَرَاهَهُمْ فَوَدَّ أَقَمْتَ وَأَسْأَلُكَ وَ أَدْعُ رَبَّكَ  
تَبَارَكَ وَتَعَالَى .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں دعا کے وقت رونے کی خواہش  
رکھتا ہوں لیکن رونا آتا نہیں اکثر میں کسی مرے ہوئے عزیز کو یاد کرتا ہوں تو دل نرم ہو جاتا ہے اور رونے لگتا ہوں  
آیا یہ درست ہے فرمایا۔ ہاں یاد کرو اور جب قلب نرم ہو جائے تو رو اور اس وقت اپنے رب سے دعا کرو۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمِّسَةَ الْعَمَّادِيَّةِ  
قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ لَمْ تَكُنْ بِكَ بُكَاءٌ فَبَدِّئْ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تجھ کو رونا نہ آئے تو رونے والوں کی صورت بنا۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ ، عَنْ يونسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الشَّارِبِيِّ قَالَ :  
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ شِئْتُ أَنْتَ كُنِي فِي الدُّعَاءِ وَكَيْسَ لِي بُكَاءٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، لَوْ وَشَلَّ رَأْسَ الدُّعَاءِ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں تکلف دعا میں رونا ہوں وہ بکا نہیں  
ہوتی فرمایا تمھیں ہے اگر تمھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکل آئے۔



۱۰۔ عَنْ عَبْدِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ جُعِلَ أَمْرُ أَيْكُونِ أَوْ جَاخَةٌ تَرِيدُهُ ، وَبَدَأَ بِشَيْءٍ مَجِيدُهُ ، وَأَبَى عَلَيْهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَسَلَّ حَاجَتَكَ وَتَبَاكَ وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ الدُّبَابِ ، إِنْ أَبِي يَلْعَلُ كَانَ يَقُولُ : إِنْ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ بِكَ .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے فرمایا اگر کسی بات کا خوف ہو یا کوئی حاجت ہو تو اللہ کی طرف رجوع کر اور اس کی شان کے لائق اس کی حمد و ثنا کر اور نبی پر درود بھیج اور رو کر اپنی حاجت طلب اگر یہ بقدر گرس آسویں میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ خدا سے سب سے زیادہ قریب ہونے والا وہ بندہ ہے جو سجدہ میں رونے والا ہو۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجَلِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ لَمْ يَجْعَلْ الْبَكَاءُ قَتَابَكَ ، فَإِنَّ خَرَجَ مِنْكَ مِثْلُ رَأْسِ الدُّبَابِ فَيَبِجُ بَعْجٌ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر رونانا نہ آئے تو بہ تکلف درود اگر بقدر گرس آسویں نکل گیا تو مبارک

ہو مبارک ہو۔

## سولہواں باب

### شمار الہی قبل دعاء

(باب ۱۶)

(النَّاءُ قَبْلَ الدُّعَاءِ) ۵

۱۔ أَبُو عَلِيِّ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا كُمْ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْأَلَ مِنْ رَبِّهِ شَيْئًا مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَتَّى يَبْدَأَ بِالنَّاءِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَدْحَ لَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ حَوَائِجَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تم خدا سے کچھ مانگنا چاہو دنیا یا دین کے معاملہ میں تو پہلے خدا کی حمد و ثنا کر کرو اور رسول اللہ پر درود بھیجو پھر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ فِي كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ ؛ إِنْ الْعِدَّةَ قَبْلَ



الْمَسْأَلَةَ فَإِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَمَجِدُّهُ . قُلْتَ : كَيْفَ أُمَجِدُّهُ ؟ قَالَ : تَقُولُ : يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ، يَا فِعْلاً لِيَأْتِيَنِي ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ، يَا مَنْ هُوَ الْمَنْظَرُ الْأَعْلَى . يَا مَنْ هُوَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المؤمنین علیہ السلام میں ہے کہ خدا کی حمد سوال سے پہلے کرنی چاہیے۔ جب دعا کرو تو خدا کی تعجید کرو اور کہو اے وہ پاک ذات جو رگ گردن سے زیادہ مجھ سے قریب ہے اے ہر ارادہ کے پورا کرنے والے، اے وہ جو ہر تسلیے انسان اور اس کے قلب کے درمیان، اے وہ ذات جس کی قدرت بلند سے بلند مقام پر نظر آتی ہے۔ اے وہ ذات جس کی مشن کوئی شے نہیں۔

۳۔ عَدَدٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَحْمِيْنٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ . عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِتْمَاهِي الْمِدْحَةَ . ثُمَّ الشَّائِءُ . ثُمَّ الْإِقْرَارُ بِالذَّنْبِ . ثُمَّ الْمَسْأَلَةُ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ دَنْبٍ إِلَّا بِالْإِقْرَارِ .

سورنمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اول مرح و ثنائے الہی کی جلسے پھر اپنے گناہ کا استرار پھر اس سے سوال ہو و اللہ استرار کے بعد انسان گناہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

۴۔ وَعَنْهُ ، عَنْ ابْنِ قَضَائِلَ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِثْلَهُ الْآيَاتُ قَالَ : ثُمَّ الشَّائِءُ ، ثُمَّ الْإِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ .

۴۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا اول ثنائے خدا پھر گناہ کا اقرار۔

۵۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا رَدَّتْ أَنْ تَدْعُوَ فَمَجِدُّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحْمَدُهُ وَسَبِّحْهُ وَهَلِّلْهُ وَأَتْنِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ ، ثُمَّ سَلْ تَعَطَّ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم دعا کرنا چاہو تو خدا کی تعجید و تحمید و تسبیح و تہلیل کرو اس کی ثناء کرو، محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر سوال کرو تم کو مل جائے گا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَيْصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا طَلَبْتَ أَحَدَكُمْ الْحَاجَةَ فَلْيُثْنِ عَلَى رَبِّهِ وَلْيَمْدَحْهُ فَإِنَّ السَّرَّ جَلَّ إِذَا طَلَبَ

الْحَاجَةَ مِنَ الشُّطْرَانِ هَيَّأَهُ مِنَ الْكَلَامِ أَحْسَنَ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَإِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَةَ فَمَجِّدُوا اللَّهَ الْعَزِيزَ  
الْجَبَّارَ وَمَدَحُوهُ وَأَثُوا عَلَيْهِ تَقُولُ : يَا أَجُودَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ ، يَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْجَمَ ،  
يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ ، يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ، يَا مَنْ  
يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ وَيَقْضِي مَا أَحَبَّ ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ، يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ  
الْأَعْلَى ، يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ ، وَأَكْثِرُ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أَسْمَاءَ اللَّهِ  
كَثِيرَةٌ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَقُلْ : وَاللَّهِمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَائِلَ مَا أَكْتُفُ بِهِ وَجْهِي وَأُوْدِي  
بِهِ عَنْ أَمَانَتِي وَأَصِلْ بِهِ رَحِمِي وَيَكُونُ عَوْنًا لِي فِي الْحَجِّ وَالْمَمْرَةِ وَقَالَ : إِنْ رَجَلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَجَّلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ ، وَجَاءَ آخِرُ فَصَلَّى  
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ [وَأَلِهِ] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَلْ تَعَطَّ .

۶- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں کوئی حاجت طلب کرے تو چاہیے کہ پہلے خدا کی حمد و ثنا کرے  
تو نیکو جو بادشاہ سے کوئی حاجت رکھتا ہے وہ اپنی طاقت بھر پہلے اس کی مدح کرتا ہے، لہذا جب حاجت طلب کرو تو  
عزیز جبار خدا کی مدح و ثنا کرو اور کہو اے عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ کریم، اے وہ جو ان سب سے بہتر ہے  
جن سے ال کیا جاتا ہے اور اے رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر، اے احد و صمد، اے وہ جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور  
نہ اس سے کوئی پیدا ہوا جس کے نہ باپ ہے نہ اولاد، جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور جو پسند کرنا  
چاہے پورا کرتا ہے اے وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان ہے اے وہ جو منظر اعلیٰ پر ہے اے جس کی مثل کوئی نہیں  
اے سمیع و بصیر وغیرہ اسمائے الہی ذکر کرے، محمد و آل محمد پر دس دس بھیجے اور کہو یا اللہ میرے رزق مال میں زیادتی کرتا کہ  
میں اس سے اپنی آبر و بچاؤں اور امانت کو ادا کروں اور صلہ رحم کروں اور میری مدد کرے و عمرہ میں اور نذر مایا  
ایک آدمی مسجد میں آیا۔ دو رکعت نماز پڑھی پھر اللہ سے سوال کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے مانگنے میں  
جلدی کی، دوسرا آیا نماز پڑھی اور خدا کی حمد و ثنا کی اور نبی پر درود بھیجا رسول اللہ نے فرمایا سوال کر تجھے ملے گا۔

۷- مُحَمَّدَيْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ :  
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَأَبْدَأَ قَبْلَ الشَّاءِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ  
وَالصَّلَاةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَاجَلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ ، ثُمَّ دَخَلَ آخِرُ فَصَلَّى ، وَأَتَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَلْ تَعَطَّ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
أَنَّ الشَّاءَ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِهِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ وَإِنْ أَحَدُكُمْ لِيَأْتِيَ الرَّجُلَ يَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَيَجِئُ  
أَنْ يَقُولَ لَهُ خَيْرٌ أَقْبَلَ أَنْ يَسْأَلَ حَاجَتَهُ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص مسجد میں آیا اس نے حمد و ثنا را اور درود سے پہلے ہی دعا شروع کر دی۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے دعائیں جلدی کی، پھر دوسرا آیا اس نے حمد و ثنا کی اور رسول اللہ پر درود بھیجا، حضرت نے فرمایا۔ اب سوال کر تجھے ملے گا۔ پھر کتاب علیہ السلام میں ہے اللہ کی تعریف اور حمد والحمد پر درود سوال کرنے سے پہلے ہونا چاہیے جب تم کسی کے پاس حاجت لے کر جلتے ہو تو حاجت بیان کرنے سے پہلے اس کے متعلق کچھ کلمات خیر کہتے ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قُلْتُ : آيَاتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَهُمَا فَلَا أَحَدُهُمَا قَالَ : وَمَا هُمَا ؟ قُلْتُ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأُدْعُوهُ اسْتَجِبْ لَكُمْ» فَدَعَوُهُ وَلَا تَرَى إِجَابَةَ . قَالَ : أَفَتَرَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعَدَّهُ ؟ قُلْتُ : لَا . قَالَ : وَمِمَّ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : لِأُذْرِي . قَالَ : لِكَيْتِي أُحْيِرُكَ ، مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ ثُمَّ دَعَاهُ مِنْ جِهَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قُلْتُ : وَمَا جِهَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ قَالَ : تَبَدُّأُ فَتَحَمُّدُ اللَّهِ وَتَذَكُّرُ نِعْمَتِهِ عِنْدَكَ ثُمَّ تَشْكُرُهُ ثُمَّ تُدْعِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ تَذَكُّرُ دُنُوبَكَ فَتَقُولُ يَا اللَّهُ تَسْتَعِينُ وَمِنَّا فَبِهَذَا جِهَةُ الدُّعَاءِ ثُمَّ قَالَ : وَمَا آيَةُ الْأُخْرَى ؟ قُلْتُ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا أَلْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَرُوهُ يَحْلِمُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ» وَإِنِّي أُنْفِقُ وَلَا أَدْرِي خَلْعًا . قَالَ : أَفَتَرَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعَدَّهُ ؟ قُلْتُ : لَا . قَالَ : وَمِمَّ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : لِأُذْرِي . قَالَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَكْتَسَبَ الْمَالَ مِنْ حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي حِلِّهِ لَمْ يُنْفِقْ وَرَهْمًا إِلَّا أُخْلِفَ عَلَيْهِ .

۸۔ مروی ہے ابو عبد اللہ سے راوی نے کہا دو آیتیں کتاب خدا میں ایسی ہیں کہ میں ان، مطلب تلاش کرتا ہوں اور نہیں پاتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں۔ راوی نے کہا۔ ایک آیت تو یہ ہے۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا تمہارا خیال یہ ہے کہ خدا وعدہ خلافی کرتا ہے۔ راوی نے کہا نہیں، فرمایا پھر ایسا کیوں ہے اس نے کہا معلوم نہیں، فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں جس نے حکم خدا کی اطاعت کی اور طریقہ سے دعا مانگی تو ضرور قبول ہوگی راوی نے پوچھا وہ طریقہ دعا کیا ہے۔ فرمایا ابتدا حمد خدا سے اور اس کے نعمتوں کا جو تیرے پاس ہیں ذکر اور اس کا شکر ادا کر اور درود بھیج نبی پر، پھر اپنے گناہ یاد کر ان کا اقرار کر، پھر خدا سے دعا مانگ، یہ ہے طریقہ دعا مانگنے کا۔ پھر سنا یا دوسری آیت کیا ہے۔ اس نے کہا۔ جو تم راہ خدا میں حشریح کرتے ہو وہ ڈر آتا ہے اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ میں خرچ کرتا ہوں مگر واپس نہیں آتا۔ فرمایا تو کیا خدا وعدہ خلافی کرتا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر ایسا کیوں ہے میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا جو کوئی تم میں سے حلال طریقہ سے کما کر راہ خدا میں خرچ کرے گا۔ پھر ایک درہم بھی

زین کرے گا تو اللہ اس پر انعام کرے گا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ سَرَّ أَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ دَعْوَتُهُ فَلْيَطْبُطِبْ مَكْسَبَةً.

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو چاہتا ہے اس کی دعا قبول ہو اس کو چاہیے کہ پاک کمانی کرے۔

## ستتر ہواں باب لوگوں کو مل کر دعا کرنا (باب ۱۷)

❦ (الاجتماع في الدعاء) ❦

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَأَسِطِيِّ، عَنْ دُرَيْسِ بْنِ أَبِي مَسُودٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا مِنْ رَهْطٍ أَرْبَعِينَ رَجُلًا اجْتَمَعُوا يَدْعُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعِينَ فَارْبَعَةَ يَدْعُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعَةَ فَوَاحِدٌ يَدْعُوا اللَّهَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَسْتَجِيبُ اللَّهُ الْعَرَبِينَ الْجَبَّارُ لَهُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جہاں چالیس آدمی جمع ہو کر خدا سے دعا کریں گے تو خدا اس کو قبول کرے گا اور اگر چالیس نہ ہوں اور صرف چار ہوں تو دس مرتبہ اللہ سے دعا کریں اور چار نہ ہوں صرف ایک آدمی چالیس یا دعا کرے۔ خدا سے عزیز و جبار اس کی دعا قبول کرے گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ أَرْبَعَةٌ رَهْطًا قَطُّ عَلَى أَمْرٍ وَاحِدٍ فَدَعَا (اللَّهُ) إِلَّا تَقَرَّرَ قَرَارًا عَنْ إِجَابَتِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب چار آدمی کسی امر پر اتفاق کر کے خدا سے دعا کرتے ہیں تو ان کے مستغرق ہونے سے پہلے خدا دعا قبول کرتا ہے۔

۳ - عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ أَمِيَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَتْ لِي عِيَالٌ إِذْ أَحْرَقَتْهُمُ أَمْرُجَمْعُ النِّسَاءِ وَالْقَبِيَّانِ ثُمَّ دَعَاؤُهُمْ أَوْ :

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ جب محزون ہوتے ہیں کسی معاملہ میں۔ تو عورتوں اور لڑکوں کو جمع کر کے دعا کرتے ہیں اور وہ سب آمین کہتے ہیں۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكَّوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الذَّاعِي وَالْمُؤْمِنُ فِي الْأَجْرِ شَرِيكٌ .

۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا اجر میں دونوں شریک ہیں۔

## اٹھارہواں باب مومنین کو اپنی دعائیں شریک کرنا

۱۸ (باب) ◉

◉ (الْعُمُومِ فِي الدَّعَاءِ) ◉

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَبِّحِ بْنِ زَيْبَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْمَمْ ، فَإِنَّهُ أَوْجِبُ لِلدُّعَاؤِ .

۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں کوئی دعا کرے تو عام مومنین کو اس میں شریک کرے کہ یہ دعا کے لئے حجاب کو قطع کرنے والہ ہے۔

## انیسواں باب سبب تاخیر اجابت دعا

۱۹ (باب) ◉

◉ (مَنْ أَبْطَأَتْ عَلَيْهِ الْإِجَابَةُ) ◉

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ تَهْمَانَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي

الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا رَبِّي قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ حَاجَةً مُنْذُ كَذَا وَكَذَلِكَ وَقَدْ دَخَلَ قَلْبِي مِنْ إِطْطَائِيهَا شَيْءٌ ، فَقَالَ : يَا أَحْمَدُ إِنَّا وَالشَّيْطَانُ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَلَيْكَ سَبِيلٌ حَتَّى تَقْبَلْتَهُ ، إِنْ أَبَا جَعْفَرَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ : إِنْ الْمُؤْمِنَ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَبُورُ حَاجَتِهِ وَجَبَتْ إِجَابَتُهَا حَتَّى إِصْوَتُهُ وَاسْتِمَاعُ نَجْوِيهِ ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ مَا أَخْبَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ دُعَائِهِمْ مِنْ دُنْيَاهِ الدُّنْيَا خَيْرٌ لَهُمْ مِمَّا عَجَّلَ لَهُمْ فِيهَا وَأَيُّ شَيْءٍ فِي الدُّنْيَا ، إِنْ أَبَا جَعْفَرَ نَبِيٌّ كَانَ يَقُولُ : أَسْمِعِي لِلْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَكُونَ دُعَاؤُهُ فِي الرَّحَاءِ دَعْوًا مِنْ دُعَائِهِ فِي الشِّدَّةِ ، لَيْسَ إِذْ أُعْطِيَ قَبْرٌ ، فَلَمَّا سَأَلَ الدُّعَاءَ ، قَوْلَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِسَكَانٍ وَعَزَائِكَ بِالنَّصْبِ وَطَلْبِ الْحَلَالِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِذَا كُنْتَ وَمَكَرْتَهُ فَالْبَسِ قَوْلَ أَهْلِ الْبَيْتِ نَوَافِلَ بِنِّسَانِ وَنَحْسِنُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ، فَتَرَى وَاللَّهِ فِي ذَلِكَ الْعَاقِبَةَ الْحَسَنَةَ بِأَنَّ صَاحِبَ النِّعْمَةِ فِي الدُّنْيَا إِذَا سَأَلَ فَأُعْطِيَ طَلَبَ غَيْرِ الَّذِي سَأَلَ وَصَوَّرَتِ النِّعْمَةَ فِي عَيْنِهِ فَلَا تَسْمَعُ مِنْ شَيْءٍ ، وَإِذَا كَثُرَتِ النِّعَمُ كَانَ الْمُسْلِمُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى حَظَرٍ لِلْحَفُوقِ الَّتِي تَجِبُ عَلَيْهِ وَمَا يُعْطَى مِنَ النِّعْمَةِ فِيهَا : أَخْبَرَنِي عَنْكَ لَهْ أَبِي قُلْتُ أَلَمْ تَقُلْ أَنَّكَ كُنْتَ تَتَّقِي بِهِ مِثْبَتِي : فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا لَمْ يَبْقَ يَقُولُكَ فِيمَنْ أَنْقَى وَأَنْتَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ : قَالَ : فَكُنْ بِاللَّهِ أَوْفَقَ فَإِنَّهُ عَلَى مَوْعِدٍ مِنْ رَبِّهِ ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : « وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ » وَقَالَ : « وَلَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ » وَقَالَ : « وَاللَّهُ يَبْعُدُكُمْ مَقْفِرًا مِنْهُ وَفَصْلًا بَيْنَهُمْ وَأَنْتُمْ أَوْفَقَ » وَأَنْتَ يَبْعُدُكُمْ وَلَا تَجْعَلُوا فِي أَنْفُسِكُمْ الْإِخْبَارَ فَإِنَّهُ مَعْدُورُكُمْ .

۱- بلو انور سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں نے اللہ سے فلاں فلاں سال یہ یہ دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی اس تاخیر سے میرے دل میں شیطان اور وسوسہ پیدا ہوا حضرت نے فرمایا اے احمد اپنے کو شیطان کی لید (مکاری) سے بچاؤ اور اس کو اپنے میں راہ نہ دو کہ وہ تمہیں رحمت خدا سے مایوس بنا دے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب مومن اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ اجابت میں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ وہ اس کی آواز اور گویہ وزاری کو دوست رکھتا ہے پھر فرمایا اور انڈیا میں امر میں جو مومنین امور دنیا کے متعلق طلب کرتے ہیں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ آخرت میں ان کے لئے بہتری ہو اور دنیا کیا اور اس کی مایہ کیا اور حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کو چاہیے جس طرح وہ بیعت میں اللہ کو پکارتا ہے اسی طرح راجعت کے وقت بھی پکارے۔ مومن کو چاہیے کہ تاخیر اجابت سے ملول نہ ہو نہ خدا احد بہ حالہ کام کرتا ہے تم کو صبر کرنا چاہیے۔ حلال روزی طلب کرو، صلہ رحم کرو لوگوں کی عداوت سے بچو ہم اہلبیت سلمہ رحم کرتے ہیں اس سے جو قطع رحم کرے اور احسان کرے اس پر جو ہم سے برائی کرے ہم اس میں اپنے لئے



اچھا انجام دیکھتے ہیں مالد اردنیا جب کچھ مانگتا ہے اور اسے دیا جاتا ہے تو پھر اور مانگنے لگتا اور نعمتِ خدا اس کی نظر میں حقیر ہو جاتی ہے کہ وہ کسی شے سے سیر نہیں ہوتا اور جب اس کے پاس زیادہ نعمتیں ہو جاتی ہیں تو پھر وہ واجب الادا حقوق کو نظر انداز کر دیتا ہے اور پیدا ہونے فتنوں سے نہیں ڈرتا، اچھا مجھے بتاؤ اگر تم سے میں کوئی بات کہوں کہ تم اس پر اعتماد کرو گے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں بھلا آپ کی بات پر اعتماد نہ کروں گا تو اور کس کی بات پر کروں گا جبکہ آپ خلق اللہ پر حجتِ خدا میں فرمایا سب سے زیادہ تمہارا اعتماد خدا پر ہونا چاہیے کیوں کہ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کیا وہ یہ نہیں فرماتا۔ اے رسول جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں آتم ان سے کہہ دو کہ میں تو تمہارے قریب ہی ہوں دعا کرنے والے جب مجھے یگارتے ہیں تو ان کی دعا قبول کرنا ہوں اور یہ بھی فرماتا ہے تم رحمتِ خدا سے مایوس نہ ہو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کر لیا ہے پس تم کو چاہیے کہ سب سے زیادہ بھروسہ کرو اور اپنے دلوں میں خیر کے سوا اور کسی بات کو جگہ نہ دو، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔

۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُنْذِبٍ بِالتَّبْقِلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : رُبَّمَا دَعَا الرَّجُلُ بِاللَّعْنَةِ فَاسْتَجِيبَ لَهُ اللَّهُ أَوْ حَسِبَ ذَلِكَ أَوْ حَسِبَ إِلَيْ جِبِّهِ ، قَالَ : فَكَيْفَ نَعْمَ ، قُلْتُ : أَوْلَمْ ذَلِكَ ، لِيُرْزَأَ مِنَ الدَّعَاءِ ، قَالَ : نَعْمَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص دعاء کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے مگر اس میں ایک وقت تک تاخیر ہو جاتی ہے فرمایا ہاں، میں نے کہا ایسا کیوں ہوتا ہے کیا اس لئے کہ دعا زیادہ کرے۔ فرمایا ہاں۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي هَازِلٍ الْعَدَنِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : إِذَا الْعَبْدُ لَبَّ دَعَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مَلَكُ اللَّهِ ، قَدْ اسْتَجِيبَتْ لَكَ وَلَكِنَّ أَحْسَبُوهُ بِحَافِيهِ ، فَيَسْتَجِيبُ لَهُ اللَّهُ أَنْ تَسْمَعَ صَوْتَهُ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَّكَ وَتَعَالَى ، عَجَلُوا لَهُ حَاجَتَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِيهِ أَوْعَسُ صَوْتُهُ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا اور فرشتوں سے کہتا ہے میں نے اس کی دعا کو قبول کیا لیکن ابھی اس کی حاجت بر لائے میں تاخیر کرو، میں اس کی آواز کو سنتا پر بند کرتا ہوں ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا سنا تا ہے ہر جلد اس کی حاجت بر لاؤ کیونکہ مجھے اس کی آواز بُری معلوم ہوتی ہے۔

۴ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاجِبٍ الشَّافِعِيِّ ، عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي

عَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَسْتَجَابُ لِلدَّعَاءِ جَلَّ الدُّعَاءُ ثُمَّ يُؤَخِّرُ أَقْوَابَ : تَعَمَّ عَشْرِينَ سَنَةً .

۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے نہ فرمایا ہاں نہیں

سال تک۔

۵۔ - إِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَقَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمْ» وَبَيْنَ أَحَدِ فِرْعَوْنَ الرَّبْعَيْنِ عَامًا .

۵۔ اس آیت کے متعلق (اے موسیٰ وہارون) تم دونوں کی دعائیں قبول ہو گئیں اس کے اور مشرعون پر عذاب

آنے کے درمیان چالیس سال تھے۔

۶۔ - إِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ . عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ :  
إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو فَيُؤَخَّرُ إِيَّاهُ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کو دعا کرنی چاہیے روز جمعہ تک قبول ہونے میں تاخیر ہوگی۔

۷۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ . عَنْ عَبْدِ وَاحِدٍ  
مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْعَبْدَ الْوَالِيَّ لِلَّهِ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنْوِبُهُ فَيَقُولُ  
لِلْمَلِكِ الْمَوْكَلِ بِهِ : ائْتِنِي لِعِبْدِي حَاجَتَهُ وَلَا تَعْجِلْهَا فَإِنِّي أَشْتَبِي أَنْ أَسْمَعَ نِدَاءَهُ وَصَوْتَهُ وَإِنَّ الْعَبْدَ  
الْمَدْعُوَّ لِلَّهِ لَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنْوِبُهُ فَيُقَالُ لِلْمَلِكِ الْمَوْكَلِ بِهِ : ائْتِنِي لِعِبْدِي [ لِعِبْدِي ] حَاجَتَهُ  
وَعَجَلْهَا فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَسْمَعَ نِدَاءَهُ وَصَوْتَهُ .

قَالَ : فَيَقُولُ النَّاسُ : مَا أُعْطِيَ هَذَا إِلَّا لِكِرَامَتِهِ وَلَا يُنْبَغُ هَذَا إِلَّا لِوَالِيهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کا دست بندہ جب کسی مصیبت کے نازل ہونے پر خدا سے دعا

کرتا ہے تو خدا اس فرشتہ سے جو اس پر مومل ہے فرماتا ہے اس کی حاجت پوری کر لیکن جلدی نہیں کیوں کہ میں اس کی آواز  
اور پکار کو سننا چاہتا ہوں اور جب خدا کا دشمن دعا کرتا ہے تو خدا فرشتہ سے کہتا ہے اس کی حاجت جلد پوری کرے  
کیونکہ میں اس کی آواز اور فریاد کو سننا پسند نہیں کرتا۔ جاہل لوگ غلطی سے کہتے ہیں اس کی عزت کی وجہ سے قبول  
ہوتی اور اس کی ذلت کی وجہ سے رد ہوگئی (حالانکہ بات دوسری ہے)

۸۔ عن ابن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن

أبي بصیر ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يزال المؤمن بخير ورجاء ، رحمة من الله عز وجل ما لم يستعجل ، فبسط وبترك الدعاء ، فقلت له : كيف يستعجل ؟ قال : يقول : قد دعوت منذ كذا وكذا ، وما أدى الإجابة .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ نیکی اور امید اجابت اور رحمت خدا پر نظر رکھے اور جلدی نہ کرے جس کی وجہ سے یا بس ہو کر دعا کرنا ترک کر دے رادی۔ نہ پوچھا جلدی کرنے سے کیا مراد ہے فرمایا یہ کہنا کہ میں اپنے عرصہ سے بار بار دعا کر رہا ہوں۔ مگر قبول نہیں ہوتی (بار بار دعا کرنا بھی اجر رکھتا ہے)۔

۹۔ الحسن بن علی ، عن أحمد بن إسحاق ، عن سعد بن مسلم ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن المؤمن ليدعوا لله عز وجل في حاجته فيقول الله عز وجل أحضروا إجابته ، شوفا إلى صوته ودعائه : فإذا كان يوم القيامة قال الله عز وجل : عبدي ، دعوتني فأحسرت إجابتك وتوابعك كذا وكذا فأحسرت إجابتك وتوابعك كذا وكذا ودعوتني في كذا وكذا فأحسرت إجابتك وتوابعك كذا وكذا : قال : فيمنسى المؤمن أنه لم يستجب له دعوة في الدنيا مما يبرئ من حسن الثواب .

۹۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومن دعا کرتا ہے ایسی حاجت براری کے لئے تو خدا فرماتا ہے اس کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کر دیں اس کی دعا اور آواز کا مشفق ہوں روز قیامت خدا اس سے فرمائے گا میرے پاس تیری دعا ہے میں نے اس کی اجابت میں تاخیر کی تیرا ثواب اتنا اتنا ہے اس وقت مومن وہ ثواب دیکھ کر کچھ گا اچھا ہوا کہ دنیا میں میری دعا قبول نہ ہوئی۔

## بہ سوال باب محمد وآل محمد پر درود

(باب) ۲۰

«الصلاة على النبي محمد وأهل بيته عليهم السلام»

۱۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام

قال : لا يزال الدعاء محجوبا حتى يسلم على علي وآل علي

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا قبولیت سے رک رہے گی جب تک محمد و آل محمد پر درود نہ ہو۔

۲۔ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ ، أَنَّ التَّكْوِيْمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ دَعَاوَلَمْ يَدْكُرِ  
الَّتِي سَلَّمَ دَعَاؤُهَا ، عَلَيَّ ، أَسْرُؤُادَاذَكَرَ الشَّيْءَ مِنْ حَيْثُ وَرَفَعَهُ الدُّعَاءُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے بغیر نبی پر درود بھیجے دعا کی اس کی دعا اس کے سر پر منڈلاتی رہتی ہے  
جب درود پڑھتا ہے تب بلند ہوتی ہے۔

۳۔ أَبُو عَامِرٍ الْأَسْعَرِيُّ ، عَنْ مُرَّةِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مَسْوَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ رِبْدِ السَّخَامِ ،  
عَنْ قَتَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجْعَلُ  
لَكَ تَلْكَ مَلَوَانِي ، لَا ، بَلْ أَجْعَلُ لَكَ نَصْفَ مَلَوَانِي ، لَا ، بَلْ أَجْعَلُ لَكَ كَلَّهَا لَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
إِذَا تَكَلَّمْتَ مَوَازِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا  
میری دعائیں ایک تہائی آپ پر صلوات ہوتی ہے بلکہ نصف بلکہ کل کی کل دعائیں آپ پر صلوات ہی ہوتی ہے فرمایا یہ دنباؤں  
کی تہری کے لئے کافی ہے۔

۴۔ قَتَادَةُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَبِيْةٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ  
أَبِي بَكْرِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا مَعْنَى أَجْعَلُ مَلَوَانِي كَلَّهَا لَكَ ؛ فَقَالَ : يَقْدَمُ مَهْ بَيْنَ يَدَيْ كُلِّ  
حَاجَةٍ فَلَا سَأَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا حَتَّى يَبْدَأَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُصَلِّيَ عَلَيَّ ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهُ حَوَائِجَهُ .

۴۔ ابو بصیر نے صادق آل محمد سے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں کہ کل صلوات آپ کے لئے۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ اپنی  
ہر حاجت سے مقدم صلوات کو رکھتا ہے جب وہ اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی ابتداء نبی پر درود سے کرتا ہے پھر اللہ  
سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ جَبَّالٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَجْعَلُوهُنِي كَقَدْحِ الزَّاكِبِ فَإِنَّ الزَّاكِبَ يَمْلَأُ قَدْحَهُ  
فَيَسْرِبُهُ إِذَا شَاءَ ، أَجْعَلُونِي فِي أَوَّلِ الدُّعَاوِ وَفِي آخِرِهِ وَفِي وَسْطِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے سوار کے لئے پیالہ قرار نہ دو (جس کو اپنے پیچھے سوا رہیں، ایک طرف ڈال دیتا ہے) کہ وہ اسے بھر کر چاہتا ہے یا پی لیتا ہے۔ بلکہ مجھے اپنی دعا کے اول و آخر اور درمیان میں یاد کرو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَأَكْثِرُوا الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ، مَلَائِكَةٌ ذَا حِدَّةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْفَ صَلَاةٍ فِي أَلْفِ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ ، وَمَا خَلَقَهُ اللَّهُ إِلَّا صَلَّى عَلَيَّ عَلَى الْعَبْدِ لِصَلَاةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ صَلَاةِ مَلَائِكَتِهِ ، فَمَنْ لَمْ يَرَعَبْ فِي هَذَا فِرْعَوْنٌ وَمَعْرُورٌ ، قَدْ بَرِيَ اللَّهُ مِنْهُ وَرَسُولُهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب نبی کا ذکر ہو تو ان پر بہت زیادہ درود بھیجو جس نے آنحضرت پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں میں ہزار بار درود بھیجتا ہے پھر مخلوق میں کوئی باقی نہیں رہتا جو اللہ کی اور ملائکہ کی صلوات کے بعد اس بندہ مومن پر درود نہ بھیجتا ہو جو شخص اس طرف راغب نہیں ہوتا وہ جاہل اور مغرور ہے اللہ اور اس کا رسول کے اہل بیت اس سے آزاد اور بیزار ہیں۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْثِرْ .

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے مجھ پر درود بھیجا اللہ اور ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں پس جس کا جی چاہے کہ بھیجے جس کا دل چاہے زیادہ

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي تَذْهَبُ بِالسِّفَاقِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود بھیجنا سفاق کو دور کرتا ہے۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ : يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ - فَضِيَّتْ لَهُ مِائَةُ حَاجَةٍ تَلَاثُونَ لِلدُّنْيَا (وَالْبَاقِي لِلْآخِرَةِ) .

۹ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ یہ ربّ صلّ علی محمد و آل محمد سب بار دعا اس کی سوا جنہوں کو پورا کرنا ہے تیس دنیا میں باقی آخرت میں۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ؛ جَمِيعاً ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ دُعَاءٍ يُدْعَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَحْجُوبٌ عَنِ السَّمَاءِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دعا جب تک محمد و آل محمد پر درود نہ ہو اس کی بہت ہے۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ : اجْعَلْ نِصْفَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ : اجْعَلْ صَلَوَاتِي كُلَّهَا لَكَ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَمَّا مَضَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : كَفِيَّهِمْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا میری آدھی دعا آپ پر صلوة ہوتی ہے حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے پھر اس نے کہا بلکہ کل دعا یہی ہے فرمایا اچھا۔ جب وہ چلا تو فرمایا دنیا و آخرت کا غم دور کرنے کے لئے کافی ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَعَلْتُ ثُلُثَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ خَيْرًا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَعَلْتُ نِصْفَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ : ذَلِكَ أَفْضَلُ ، فَقَالَ : إِنِّي جَعَلْتُ كُلَّ صَلَوَاتِي لَكَ فَقَالَ : إِذَا يَكْفِيكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَمَّكَ مِنْ أَمْرٍ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَيْفَ يَجْعَلُ صَلَواتَهُ لَهُ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا يَسْأَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا بَدَأَ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عليهم السلام .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک تہائی دعا آپ صلوة

ہوتی ہے فرمایا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ نصف دعا صلوة ہوتی ہے۔ فرمایا تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ کل ہی دعا صلوة ہوتی ہے فرمایا تب تو خدا تیری دنیا و آخرت کی بہرہ صیبت کو دور کر دے گا ادوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کی صلوة کی کیا صورت تھی فرمایا جب دعا کا آغاز کرے تو محمد و آل محمد پر صلوات سے ابتدا کرے۔

۱۳۔ ابنِ اَبی عُمیرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : اَرْفَعُوا اصْوَاتَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَاتَّهَا تَدْهَبُ بِاللِّتْفَاقِ .

۱۳۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ درود بلند آواز سے بھیجو کہ اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيْرٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ فَرْوَخَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقُ بْنُ فَرْوَخَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ أَصَلَّتْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ الْعَمَاءُ ، أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : دَسُوا الَّذِي يَصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَنَّكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے اسحاق جو کوئی محمد و آل محمد پر دس بار درود بھیجے اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ سویا۔ درود بھیجتے ہیں اور جو سو بار بھیجے اس پر ہزار بار بھیجتے ہیں۔ کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں سنا (سورۃ احزاب) اللہ وہ ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے ملائکہ بھی تاکہ تم تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لے جلے اور وہ نور پر جہان اور رحیم ہے۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : مَا فِي الْمِيزَانِ شَيْءٌ أَثْقَلُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَتَوْضَعُ أَعْمَالَهُ فِي الْمِيزَانِ فَيَمِيلُ بِهِ فَيُخْرِجُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَيَضَعُهَا فِي مِيزَانِهِ فَيُرَجِّحُ [بِهِ]

۱۵۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میزان اعمال میں محمد و آل محمد پر صلوة سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی یہ شخص کے اعمال میزان میں رکھے جائیں گے تو پھر جگہ جگہ گالیوں جب درود کو لے کر پڑھیں گے تو وہ زیادہ رہے گا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ جُمُودٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَلْيَبْدَأْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ، ثُمَّ يَسْأَلْ حَاجَتَهُ ، ثُمَّ يَخْتِمُ بِالصَّلَاةِ

عَلِيٌّ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يَقْبَلَ الطَّرْفَيْنِ وَيَدْعَ الْوَسْطَ إِذَا كَانَ الْقَلَاءُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ لِأَتُحِبَّ عَنْهُ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی خدمت سے حاجت ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کی ابتدا محمد و آل محمد پر درود بھیجنے سے کرے پھر اپنی حاجت بیان کرے آخر میں درود بھیجے اللہ کی شان کریمہ سے یہ بعید ہے کہ وہ اول و آخر حصہ کو تو بہول کر لے اور بیچ والے کو چھوڑ دے محمد و آل محمد پر درود کو خدا تک پہنچنے سے کوئی شے نہیں روکتی۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أُمَّتَيْنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِيانِ الْأَحْمَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَلَمْ يَحْضُرْ بِي شَيْءٌ ، وَنَ الدَّعَاؤُ الْإِسْمَاءَةَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا خَرَجْتَ بِهِ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں خانہ کعبہ میں داخل ہوا تو سوائے محمد و آل محمد پر درود کے اور کوئی بات از قسم دعا میری زبان پر نہ تھی حضرت نے فرمایا۔ تم سے بہتر شخص اور کوئی کہ میت پر آمد نہیں ہوا۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّزَّازِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُفَّانٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام فَقَالَ لِي : مَا مَعْنَى قَوْلِكَ : «وَدَّ كَرَأْسَهُ رَبِّهِ فَصَلَّى» ، قُلْتُ : كَلَّمَا دَكَّرَ اسْمَ رَبِّهِ قَامَ فَصَلَّى ، فَقَالَ لِي : لَقَدْ كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا سَطَطًا فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَكَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ : كَلَّمَا دَكَّرَ اسْمَ رَبِّهِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کیا معنی ہیں اس آیت کے جب بھی ذکر کیا گیا اس کے رب کا نام فکرائی میں نے کہا یہ معنی ہیں کہ جب اللہ کا نام ذکر کیا گیا تو وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔ فرمایا یہ خدا نے بندوں پر زیادتی کی کہ تکلیف مالا یطاق دی۔ میں نے کہا میں آپ پر فخر اہوں پھر کیا معنی ہیں فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ جب ذکر خدا کیا گیا تو اس نے محمد و آل محمد پر درود بھیجا۔

۱۹۔ عَدُوٌّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ سَالِحِ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ (وَآلَهُ عليهم السلام) فِي صَلَاتِهِ يُسَلِّطُ عَلَيْهِ سَبِيلَ الْجَنَّةِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : مَنْ ذَكَرْتُ عَنْهُ فَلَمْ يَصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ أَبَدًا ، اللَّهُ ، وَقَالَ صلى الله عليه وسلم : مَنْ ذَكَرْتُ عَنْهُ فَسَبَى الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِيئَةٌ ، بِهِ طَرِيقُ الْجَنَّةِ .



۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز میں محمد و آل محمد پر درود بھیجے تو اس نے جنت کے خلاف راستہ اختیار کیا اور رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود کو بھلا دیا تو وہ جنت کے راستہ سے الگ ہو گیا۔

۲۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ ذَكَرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ خَطَأَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور وہ مجھ پر درود بھیجتا بھول گیا تو اللہ نے اس کو راہ جنت سے الگ کر دیا۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ الْقَعْدِاجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعَ أَبِي رَجُلًا مُتَعَلِّقًا بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَبْتَرْهَا لَا تَنْظِلِمَنَا حَقْنَا قُلِ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ .

۲۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو فائدہ کعبہ کا پردہ بکڑے یہ کہتے ہوئے سنایا اللہ محمد پر درود بھیج۔ میرے والد نے اس سے فرمایا۔ اے بندہ خدا اظہر صلوات نہ کہ اور ہمارے حق پر ظلم نہ کریں کہو اللہم صل علی محمد و اہل بیتہ۔

## اکیسواں باب

ہر مجلس میں ذکر خدا واجب ہے

۲۱ ((باب))

﴿مَا يَجِبُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ رِيعِيِّ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَارُودِ الْهَذَلِيِّ ، عَنِ الْقَضَائِيِّ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ مَجْلِسٍ يَجْتَمِعُ فِيهِ أَتْرَارٌ وَفُجَّارٌ ، فَيَقُومُونَ عَلَى غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ !

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس جلسہ میں نیک و باجمیع ہوں اور وہ بے ذکر خدا کھڑے ہوں تو روز قیامت ان پر حسرت چھائی ہوئی ہوگی۔

۲۔ حَمِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ سَمَاعَةَ . عَنْ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا اجْتَمَعَ فِي مَجْلِسٍ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَذْكُرُوا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ قَالَ : [قَالَ] أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنْ ذُكِرْنَا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ ذُكِرْنَا مِنْ ذِكْرِ الشَّيْطَانِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس جگہ لوگ جمع ہوں اور نہ اللہ کا ذکر کریں نہ ہمارا تو روز قیامت ان کے لئے حسرت ہوگی راوی کہتا ہے پھر حضرت امام محمد باقر نے فرمایا ہمارا ذکر اللہ کے ذکر سے ہے اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کے ذکر سے ہے۔

۴۔ وَكَانُوا قَالُوا : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ بِالسُّخْرَاءِ وَالْأَذْفَرِ فَيَسْئَلُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْرَأَ مِنْ مَجْلِسِهِ : سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَمَا عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو چاہتا ہے کہ نیکی کا پورا پورا پیمانہ بھروسہ اس کو پہلے ہی کہ جب کسی مجلس سے اٹھے کا ارادہ کرے کہ سب سے پہلے سبحان رب العزیز علیہم السلام علی المرسلین۔

۶۔ تَمَامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَكْنُوبٌ فِي النُّوَادِ النَّبِيِّ لَمْ نَعْمِرْ أَنْ مُوسَى عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ : يَا رَبِّ أَقْرَبُ بِنَاتٍ مِنِّي فَأَبِيحِكِ أَمْ بَعِيدٌ فَأَبِيحِكِ . فَأَوْحَى إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى أَنَا جَلِيسٌ مَنْ ذَكَرْتَنِي ، فَقَالَ مُوسَى : فَمَنْ فِي سِرِّكَ يَوْمَ لَا يَسْتُرُ إِلَّا سِتْرَكَ . فَقَالَ : الَّذِينَ يَذْكُرُونَنِي فَأَذْكُرُهُمْ وَيَتَحَابُّونَ فِيَّ فَأَجْتَمِعُهُمْ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا أَرَادَ أَنْ أَحْبِبَ أَهْلَ الْأَرْضِ سُبَّوْهُ ذَكَرْتَنِي فَقَدَمْتُ عَنْهُمْ يَوْمَ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محنت تو ریت میں ہے کہ موسیٰ نے رب سے سوال کیا آیا تو مجھ سے قریب ہے کہ مناجات کروں یا دور ہے کہ تجھ کو بکاروں خدا نے وحی کی۔ میں اس کے پاس ہوں جو میرا ذکر کرے موسیٰ نے کہا کہ وہ

کون ہے جو تیری پردہ پوشی میں ہوگا اس روز جس دن سوائے تیرے کوئی پردہ پوش نہ ہوگا فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرا ذکر کرتے ہیں پس میں ان کو یاد کروں گا اور وہ میری خوشنودی کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اپنی زمین پر ان کے برے ذکر کی وجہ سے کوئی بلا (طاعون یا قحط) نازل کرنا چاہتا ہوں تو ان کی وجہ سے ان کو ہٹا دیتا ہوں۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا فِي مَجْلِسٍ فَلَمْ يَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمْ يَصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً وَوَبَالًا عَلَيْهِمْ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جہاں کچھ لوگ جمع ہوں اور اللہ کے نام کا ذکر کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو ان پر حسرت و وبال کا آنا ضروری ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنِ الْحَاجِبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا بَأْسَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَأَدَّتْ تَبْوَلُ فَإِنَّ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنٌ عَلَيَّ كُلِّ خَالٍ فَلَا تَسَامُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقت نوب (ہیشاب) بھی ذکر خدا کرنے میں تامل نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ کا ذکر ہر حال میں اچھا ہے پس اللہ کے ذکر میں کمی نہ کرو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام يَا مُوسَى لَا تَفْرَحْ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَلَا تَدْعَ ذِكْرِي عَلَيَّ كُلِّ خَالٍ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْمَالِ تُنْسِي الذُّنُوبَ وَإِنَّ تَرْكَ ذِكْرِي يُنْسِي الْقُلُوبَ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ کثرت مال پر خوش نہ ہو اور میرا ذکر کسی حال میں نہ چھوڑو، مال کی کثرت گناہوں کو بھلا دیتی ہے اور میرا ذکر ترک کرنے سے قلوب سخت ہو جاتے ہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوَارِثِ النَّبِيِّ لَمْ يُعَيَّرْ أَنْ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ:

إِلَهِي إِنَّهُ يَأْتِي عَلَيَّ مَجَالِسَ أَعْرَافِكَ وَأَحْلَمُكَ أَنْ أَدْعُوكَ وَبِهِمَا ، فَقَالَ : يَا مُوسَى إِنَّ دَعْوَى حَسْبُ عَلَيَّ كُلِّ حَالٍ .

۸- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محرف توریت میں ہے کہ موسیٰ نے اپنے رب سے کہا میں ایسے مقامات پر پہنچا ہوں (جیسے بیت الخلاء) کہ عزت و جلال کا ذکر وہاں مناسب نہیں ہوتا، اسے موسیٰ میرا ذکر ہر حال میں اچھا ہے

۹- عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِهِ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَلَّاقِ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى : أَكْبَرُ دَعْوَى بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ عِنْدَ دَعْوَى حَاشِمًا وَعِنْدَ بِلَانِي حَاطِرًا وَأَوْحَمَاتٍ عِنْدَ دَعْوَى وَأَعْبُدُنِي وَلَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا ، إِلَهِي الْمُعْبُدِينَ . يَا مُوسَى اجْعَلْنِي ذَكَرَكَ وَضَعَّ عِنْدِي كَذَكَرَكَ مِنَ الْبَارِقَاتِ الصَّالِحَاتِ .

۹ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰ سے کہا کہ دن اور رات میں اکثر میرا ذکر کیا کرو اور میرا ذکر شہر و ریح و حضور سے کرو اور میرے اسمان پر صبر کرو اور میرے ذکر پر غم نہ رہو میری عبادت کرو اور میرا شریک کسی کو نہ بناؤ اور سب کی بارگاہ میری ہی طرف ہے اے موسیٰ اپنا ذخیرہ تجھے جانو اور اپنے باقیات الصالحات کو تیرا سب جمع کرادو۔

۱۰- وَيَا سَائِرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَلَّاقِ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى : اجْعَلْ لِسَانَكَ مِنْ وَرَاءِ قَلْبِكَ تَسْلَمُ وَأَكْبَرُ دَعْوَى بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَلَا تَتَّبِعِ الْخَطِيئَةَ فِي مَعْرِبِهَا فَتَنْدَهُ فَإِنَّ الْخَطِيئَةَ مَوْعِدُ أَهْلِ النَّارِ .

۱۰ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تم اپنی زبان کو اپنے دل کا تابع بناؤ صحیح سلامت رہو گے اور دن اور رات میں میرا ذکر زیادہ کیا کرو اور گناہوں کے مقامات کی طرف نہ جاؤ ورنہ نادم ہو گے کیونکہ گناہ روزخیزوں کی دعدہ گاہ ہے۔

۱۱- وَيَوْمَ تَنْوَرُ قُلُوبُهُمْ وَقَالَ : يَا مُوسَى لِمَ تَسْتَعِينِي عَلَيَّ كُلِّ حَالٍ فَإِنَّ شَيْئًا يَأْتِي بِمِثْقَالِ الْقَلْبِ .

۱۱- ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کہا مجھے کسی حالت میں فراموش نہ کریوں کہ مجھے بھلا دینا توبہ کو ماردیتا ہے۔

۱۲- عَنْهُ . عَنِ ابْنِ فَصَّالٍ . عَنْ غَالِبِ بْنِ عُمَرَ . عَنْ تَسْوِيرِ الدَّهَّانِيِّ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ

قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا آدَمُ اذْكُرْنِي فِي مَلَأَةٍ اذْكُرْنِي فِي مَلَأَةٍ حَبِيرٍ مِنْ مَلَكِكَ

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی) اے ابن آدم تو میرا ذکر اپنے گروہ میں کر میں تیرا ذکر ملائکہ کے بہترین گروہ میں کروں گا۔

۱۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَجْهُوبٍ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَةٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

۱۳۔ قراباحق حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا جس نے میرا ذکر لوگوں کے مجمع میں کیا میں نے اس کا ذکر ملائکہ کے مجمع میں کیا۔

## بائیسواں باب ذکر خدا کثرت سے کرنا

\*(باب ۲۳)\*

ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرًا ۝

۱۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَوَّابِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَةٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ . وَشَهْرٌ رَمَضَانَ فَمَنْ صَامَهُ فَبُوحَدُهُ وَالْحَجَّ وَ مَنْ حَجَّ فَبُوحَدُهُ الْإِلَهِ الَّذِي كَرَّفَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَرْضَ مِنْهُ بِالْقَابِلِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ حَدًّا يَنْتَهِي إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَاهُوهُ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ : لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَدًّا يَنْتَهِي إِلَيْهِ ، قَالَ : وَكَانَ أَبِي يُنَسِّئُ كَثِيرًا الَّذِي كَرَّفَنِي لَمْ تَكُنْ أَمْشِي مَعَهُ وَ أَنَّهُ لَيْدٌ كَرَّ اللَّهُ وَ آكَلَ مَعَهُ الطَّعَامَ وَ إِنَّهُ لَيْدٌ كَرَّ اللَّهُ وَ لَقَدْ كَانَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ [إِد] مَا يَسْعَلُهُ ذَلِكَ عَنْ ذَكَرِ اللَّهُ وَ كُنْتُ أُنَبِّئُ لِرَافِقًا بِحِكْمِهِ يَقُولُ : لِإِلَهِ الْإِلَهِ وَ كَانَ يَجْمَعُنَا فَيَأْمُرُنَا بِالذِّكْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَأْمُرُ بِالغُرَابَةِ مَنْ كَانَ يَقْرَأُهَا وَمَنْ كَانَ لَا يَقْرَأُهَا أَمَرَهُ بِالذِّكْرِ . وَ الْبَيْتُ الَّذِي يَقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ يُرَدُّ كَرَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْرِيرٌ بَرَكَةٌ وَ تَحْمُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَ تَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَ يَنْبِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا يَنْبِيءُ الْكَلْبُ كَبَّ الدُّبِّيَّ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَ الْبَيْتُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَ لَا يُدْ كَرَّ اللَّهُ فِيهِ تَقُولُ بَرَكَةٌ وَ تَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَ تَحْمُرُهُ الشَّيَاطِينُ



## تیسواں باب

بجلی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی

(باب ۲۳)

﴿اِنَّ الصَّاعِقَةَ لَا تُصِيبُ ذَا سَمَرٍ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن محمد بن اسماعیل، عن محمد بن الفضیل، عن أبي الصباح الكناني، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يموت المؤمن بكل مينة إلا الصاعقة، لا تأخذه وهو يدكر الله عز وجل.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ہر طرح کی موت مرتلے سے سوائے بجلی گرنے کے درآئیں لیکر وہ ذکر خدا کرتا ہو۔

۲۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن ابن اديبة، عن بسر بن معاوية العجلي قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إن السواعق لا تصيب ذا كرا، قال: قلت: وما ذا كرا؟ قال: من قرأ آية.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے ذکر پر بجلی نہیں گرتی، راوی نے کہا ذکر کون فرمایا جو قرآن کی سورتیں پڑھے۔

۳۔ حميد بن زياد، عن الحسن بن محمد بن سماعة، عن وهيب بن حفيص، عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن مينة المؤمن، قال: يموت المؤمن بكل مينة: يموت عرفاً ويموت بالهدم ويبتلي بالسبع ويموت بالصاعقة ولا تصيب ذا كرا الله عز وجل.

۳۔ ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے موت کے متعلق پوچھا، فرمایا مومن ہر قسم کی موت مرتلے سے مرنے سے، عمارت گرنے سے زندہ کے پھاڑا کرنا، اور بجلی گرنے سے، لیکن بجلی سے نہیں مرنے کا ذکر کرنے والا۔

## چوبیسواں باب

ذکر خدا میں مشغولیت

(باب ۲۴)

﴿الْإِسْتِغَالُ بِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

۱۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبد الله عليه السلام





قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَنْ شَعَلَ يَدِي كُرْبِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتَهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ مَنْ سَأَلَنِي .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے جو کوئی میرے ذکر کی وجہ سے مجھ سے سوال نہیں کرے یا تو میں اس کو ہر سوال کرنے والے سے زیادہ دیتا ہوں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَمْنُونِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْدًا بِالْتَّائِبِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ حَتَّى يَسْئَلَ حَاجَتَهُ فَيَقْضِيهَا اللَّهُ لَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْأَلَ إِيَّاهَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی کوئی حاجت خدا سے ہو اور وہ اللہ کی حمد اور محمد و آل محمد پر درود کے ساتھ ابتدا کرے اور اپنی حاجت بہ دل جلتے تو خدا بغیر سوال کئے اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔

## پچیسواں باب ذکر خدا خفیہ کرنا (باب ۲۵)

﴿ ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَاءِ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ ذَكَرَنِي سِرًّا أَدْرَكْتُهُ عَلَانِيَةً .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا ہے جو کوئی میرا ذکر خفیہ طور سے کرے گا۔ میں اس کا ذکر علانیہ طور سے کروں گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَمِيعِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ الْحَمَّاصِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ فَقَدْ ذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ، إِنَّ الْمُنَافِقِينَ كَانُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَلَانِيَةً وَلَا يَذْكُرُونَهُ فِي السِّرِّ ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : هِيَ أَوْفَى النَّاسِ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا .

۲۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جس نے خفیہ طور سے اللہ کا ذکر کیا اس نے اللہ کا بہت ذکر کیا۔ منافقین ظاہر میں

۱۱۰- انچه كه در اين كتاب ذكر شده است از اهل بيت است و به اهل بيت است و به اهل بيت است و به اهل بيت است

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
۵- (كتابي است در مورد...)  
۸۸ (بنا))

# كتاب المستغنى

۱۱۰- كتابي است در مورد...  
كتابي است در مورد...  
كتابي است در مورد...

كتابي است در مورد...  
كتابي است در مورد...  
كتابي است در مورد...

كتابي است در مورد...  
كتابي است در مورد...  
كتابي است در مورد...

كتابي است در مورد...  
كتابي است در مورد...  
كتابي است در مورد...

كتابي است در مورد...  
كتابي است در مورد...  
كتابي است در مورد...

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ذَا كُرَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَائِبِينَ كَأَلْمَقَابِلِ عَنِ الْغَائِبِينَ وَالْمَقَابِلِ عَنِ الْغَائِبِينَ  
لَهُ الْجَنَّةُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غائبوں میں ذکر خدا کرنے والا ایسا ہے جیسے اسلام سے بھاگنے والوں سے جنگ کرنے والا اور فرار کرنے والوں سے جنگ کرنے والوں کی جزا جنت ہے ۔

## تتایسواں باب تحمید و تجمید

۲۷ (باب)

﴿التَّحْمِيدُ وَالتَّجْمِيدُ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَاطِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلَّمَنِي دُعَاءَ جَامِعاً ، فَقَالَ لِي : أَحْمَدُ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَبْقَى أَحَدٌ يَسْبِي إِلَّا  
دَعَاكَ ، يَقُولُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ .

۱۔ مفصل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو شکر و  
اجابت کی جامع ہو۔ اللہ کی حمد کر، کیونکہ کوئی نماز گزار ایسا نہیں جو تجھ سے دعائیں نہ کہتا ہو اللہ اپنے حمد کرنے والے کی  
حمد کو سنتا ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : أَنْ تَحْمَدَهُ ،

۲۔ راوی نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کون سا عمل خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا یہ  
کہ تو اس کی حمد کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ النَّبَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْمَدُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَسِتِّينَ مَرَّةً ، عَدَدَ عُرُوقِ  
الْجَسَدِ ، يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيرًا عَلَى كُلِّ خَالٍ .

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

**الخطبة**

الحمد لله الذي جعل في خلقه حكمة وعقلًا وهدى للناس صراطًا مستقيمًا  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد  
اللهم صل على محمد وآل محمد

ہا تحمید و تحمید کیونکر کی جائے۔ فرمایا کہ تو ادا رہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں، تو ظاہر ہے تجھ سے اور پر کوئی شے نہیں تو باطن ہے تیرے نیچے کوئی شے نہیں اور تو عزیز و حکیم ہے

۷۔ وَیَهَذَا الْأَسْنَدِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَا أَدْنَى مَا يُجْرِي مِنَ التَّحْمِيدِ ؟ قَالَ : تَقُولُ : وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَا قَهْرُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَلَكَ قَدْرُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَطَّنَ فَخْرَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَيْمَنَ الْأَحْيَاءَ وَ [ يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ] .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ سے سوال کیا کہ کم سے کم تحمید کیلئے فرمایا کہ جو حمد ہے اس اللہ کی جس کا مرتبہ سب سے بلند ہے اور سب پر غالب ہے حمد ہے اس خدا کی جو مالک وقت و تدابیر ہے حمد ہے اس خدا کی جو زندوں کو مارتا ہے اور مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

## اکھٹا بیسواں باب استغفار

(بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ) ۲۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : خَيْرُ الدُّعَاءِ الْإِسْتِغْفَارُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بہترین دعا استغفار ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَنَبٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ رِزَاةٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا كَثُرَ الْعَبْدُ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ زُوِّغَتْ مَجِيئَتُهُ وَهِيَ بِتِلْكَ الْأَسْمَاءِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی بندہ زیادہ استغفار کرتا ہے تو اس کا صحیفہ اعمال بلند کیا جاتا ہے اور روشنی دیتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ يَاسِرٍ ؛ عَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ : مَثَلُ الْإِسْتِغْفَارِ مَثَلُ وَرَقٍ عَلَى شَجَرَةٍ تُحْرَكُ فَيَتَنَاثَرُ ، وَالْمُسْتَغْفِرُ مِثْلُ دَسْبٍ وَيَفْعَلُهُ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهِ .



# انتسواں باب

## تسبیح، تہلیل و تکبیر

(باب) ۲۹

(التَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ) ۵

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن ابي عمير، عن هشام بن سالم وأبي أنسب الخزازي جميعاً، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: جاء الفقر، إلى رسول الله ﷺ فقيلوا: يا رسول الله إن الأغنياء لهم ما يعطون وليس لنا، ولهم ما يحجون وليس لنا، ولهم ما ينصدون وليس لنا، ولهم ما يخامدون وليس لنا، فقال رسول الله ﷺ: من كبر الله عز وجل مائة مرة وكان أفضل من ينفق مائة رقبة ومن سبح الله مائة مرة وكان أفضل من سبى مائة دابة ومن حيد الله مائة مرة وكان أفضل من حيد مائة فرس في سبل الله يمزجها وألجمها وكبرها ومن قال لا إله إلا الله مائة مرة كان أفضل الناس عملاً ذلك اليوم، إلا من زاد؛ قال: فبلغ ذلك الأغنياء فسمعوه، قال: فعاد الفقر، إلى النبي ﷺ فقالوا: يا رسول الله قد بلغ الأغنياء ما قلت فسمعوه، فقال رسول الله ﷺ: ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کچھ فقرا رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ مالدار لوگ غلام آزاد کرتے ہیں ہم محروم ہیں وہ حج کرتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں وہ خدا دیتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں، وہ جساد کرتے ہیں ہمارے لئے ممکن نہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ بہتر ہوگا سو غلام آزاد کرنے سے اور جس نے سبحان اللہ کہا سو بار تو یہ بہتر ہے سو قربان کے اور اسے جانے سے اور جس نے الحمد للہ کہا سو بار تو یہ بہتر ہے سو گوزارے ایسے راہ خدا میں جساد کرنے والوں کے لئے فراہم کرنا جس پر زمین کسی بوجہم ہو رکابین ہوں لانا الا اللہ سو بار کہا تو وہ شتمن اس لئے اہل افضل الناس ہوگا سو اسے اس کے جو سے زیادہ کہے۔ جب اغنیاء کو یہ خبر ملی تو انھوں نے ایسے ہی کیا فقرائے یہ خبر رسول اللہ سے بیان کی حضرت نے فرمایا یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن محمد بن سنان، عن حماد، عن رقیب، عن فضیل، عن أحدهما عليه السلام قال: سمعته يقول: أکثروا من التهليل والتكبير فإنه ليس شيء





قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ الْمُنَادَةِ قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے بہترین عبارت لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔

## تیسواں باب

اپنے مومن بھائیوں کے لئے شائبانہ دعا

(باب) ۳۰

◦ (الدُّعَاءُ لِلْإِخْوَانِ يَظْهَرُ الْغَيْبِ) ◦

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَوْشَكَ دَعْوَةَ وَأَسْرَعَ إِجَابَةً دَعَاءُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو اپنے شہیدہ طور پر برادر مومن کے لئے کی جائے

اور اس میں ریا کا شائبہ نہ ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى سَمِعَ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : دَعَاءُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبِ بِيَدِ الرَّزْقِ وَالْمَالِ وَالْكَرْبِ وَالْمَوْتِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خفیہ طور پر برادر مومن کے لئے دعا کرنا رزق کو کھینچنے سے اور امر مکروہ کو دفع

کرتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ شَمْرٍ ، عَنْ حَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَمَّامًا كَمَا وَمَالِي سِرًّا لِيُغْنِيَ عَنِّي أَعْمَلِي وَأَعْمَلُوا الشَّيْخَاتِ وَيُرِيدُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ قَالَ : هُوَ الْمُؤْمِنُ يَدْعُو لِأَخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبِ بِرِزْقِ الْمَالِ آمِنًا وَيَقُولُ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ : وَلَكَ مِنَّا مَا سَأَلْتَ وَقَدْ عَطَيْتَ مَا سَأَلْتَ لِحُبِّهِ وَتَمَامًا .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس قولِ باری تعالیٰ کے متعلق، وہ دعا قبول کرتا ہے ان کی جو ایمان

لایا اور عمل صالح کرتے ہیں اللہ اپنے فضل سے اس کے رزق میں زیادتی کرتا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد وہ بندہ مومن ہے جو اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرتا ہے فرشتہ کتب آئین اور خدا فرماتا ہے جو تو نے برادر مومن



۶۔ راوی کہتا ہے میں نے عبد اللہ بن جنذب کو عرفات میں دیکھا۔ میں نے اس سے بہتر متوقف میں کسی کو نہ پایا وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے اور اس قدر آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے کہ زمین تر ہو گئی جب لوگ ہنٹ گئے تو میں نے کہا اے ابو محمد میں نے کسی کا مقام تیرے مقام سے بہتر نہیں پایا۔ اس نے کہا واللہ میں نے سوائے اپنے بھائیوں کے اور کوئی دعا نہیں کی۔ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ جس نے خفیہ طور پر اپنے بھائی کے لئے دعا کی تو اس کے لئے عرش بنا دیا آتی ہے کہ تیرے لئے ایک لاکھ اجر ہے پس میں نے یہ پسند کر لیا کہ ایک لاکھ اپنی اس دعا کے لئے چھڑ دوں جس کے متعلق معلوم نہیں کر قبول ہوگی یا نہیں۔

۷۔ بِدَا مِنْ أُمَّحَارِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ . وَعَلِيٍّ بْنِ إِسْرَائِيلَ . عَنْ أَبِي حَمِيصَةَ . عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ . عَنْ ابْنِ زَيْنَابٍ . عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ . عَنْ نُوَيْرِ بْنِ قَيْسٍ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمَلَائِكَةَ إِذَا سَمِعُوا الْمُؤْمِنَ يَدْعُو لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ بِطَبِّ الْعَيْسِ أَوْ يَدْعُو كَسْرَهُ بِحَبِيرٍ قَالُوا : نَعَمْ أَلَيْسَ أَنْتَ لِأَخِيكَ تَدْعُو لَهُ بِالْحَبِيرِ وَهُوَ عَائِلٌ عَلَيْكَ وَتَدْعُو كَسْرَهُ بِحَبِيرٍ . فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَسَّالَتْ لَهُ وَأَنْشَى عَلَيْكَ مِنْهَا مِثْلَ مَا أَنْشَيْتَ عَلَيْهِ . وَكَفَّ أَلَمَهُ لِعَلِّهِ وَإِذَا سَمِعُوهُ يَدْعُو لِأَخِيهِ يَسُودُ وَيَدْعُو عَلَيْهِ قَالُوا لَهُ : وَمَنْ الْأَخُ أَنْتَ لِأَخِيكَ كَفَّ أَلَمَهُ الْمَسْتَرْ عَلَى ذُنُوبِهِ وَعَوْرَتِهِ وَارْتَمَعَ عَلَى نَفْسِكَ وَأَحْمَدَ لِلَّهِ الَّذِي سَتَرَ عَلَيْكَ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْلَمُ بِعَبْدِهِ مِنْكَ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابن حسین سے سنا کہ ملائکہ جب بھی کسی مومن کو اپنے برادر مومن کے لئے خفیہ طور سے دعا کرتے سنتے ہیں یا اس کا ذکر کرتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا اچھا بھائی ہے تو غالباً اس کے لئے دعائے خیر کرنا ہے اور اس کا ذکر نیکی کے ساتھ کرتا ہے اللہ نے مجھے اس سے دونوں دیا جتنا تو نے اس کے لئے مانگا تھا اور تیری تعریف اس سے دونوں کرتا ہے جتنی تو نے اس کی ہے اور جب ملائکہ کسی کو اپنے برادر مومن کی برائی کرتے سنتے ہیں یا وہ بد دعا کرتا ہے تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا برا بھائی ہے اے اپنے گناہ اور عیب چھپانے والے اس عمل سے باز رہو اور اپنے نفس کا محاسبہ کرو اور حمد کو اس خدا کی جس نے تیرے عیب کو چھپایا ہے اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تجھ سے زیادہ اپنے بندے کا حال جاننے والا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

الذين هم خيرة خلقه  
الذين هم خير الامم  
والذين هم خير البرية  
الذين هم خير الانس  
والجن

الذين هم خير الوجود  
الذين هم خير المخلوقين  
الذين هم خير المبرورين  
الذين هم خير المرسلين  
الذين هم خير المرسلات

الذين هم خير المرسلين  
الذين هم خير المرسلات  
الذين هم خير المرسلين  
الذين هم خير المرسلات

الذين هم خير المرسلين  
الذين هم خير المرسلات  
الذين هم خير المرسلين  
الذين هم خير المرسلات

بسم الله الرحمن الرحيم

(بسم الله الرحمن الرحيم)

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

۳۔ رسول اللہ نے مشرک یا مظلوم کی بدنامی سے بچو وہ بادل سے اڑی جاتی ہے اور خدا کے سامنے ہوتی ہے اور خدا فرماتا ہے اس کو بلند درجہ پر رکھو جب تک قبول ہو اور حضرت نے فرمایا اپنے کو باپ کی بدنامی سے بچاؤ کیونکہ وہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

۴۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَحْبَدِ الْحَسَنِ ، عَنْ رُذَعَةَ ، عَنْ سَمْعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دعائیں چالیس مومنوں کو مقام رکھے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۵۔ عَنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَامَ رُبْعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ دَعَا سَجِيئًا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مہرہ اور فراتے تھے ظالم سے بچو کیونکہ ظالم کی دعا آسمان تک بلند ہوتی ہے۔

۶۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السُّمَّانِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : أَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ حَتَّى تَفْتَحَ لَهُمْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَتَصِيرَ إِلَى الْعَرْشِ : الْوَالِدُ لِوَلَدِهِ ، وَالْمَظْلُومُ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ ، وَالْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَرْجِعَ ، وَالضَّائِمُ حَتَّى يُقَطِرَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار شخصوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں اور ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک پہنچتی ہیں اول باپ کی دعا بیٹے کے حق میں، دوسرے مظلوم کی بدنامی سے بچنے کی دعا، تیسری حج کے لئے، چوتھی روزه دار کی روزه افطار کرنے تک۔

۷۔ عَنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : لَيْسَ شَيْءٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِنَائِبِهِ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی دعا اس دعا سے جلد قبول نہیں ہوتی جو مرد غائب کے حق میں کی جائے۔



حالانکہ اسے طلاق دینے کا حق ہے اور تیسرے وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بد دعا کرے حالانکہ اللہ نے یہ قدرت دی ہے کہ وہ اس کی ہر سائیکلی چھوڑ دے اور اپنا مکان بیچ دے۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَرْبَعَةٌ لَأَسْتَجَابَ لَهُمْ دَعْوَةٌ: رَجُلٌ خَالِسٌ فِي بَيْتِهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فَيُقَالُ لَهُ: أَلَمْ أَمُرْكَ بِالطَّلَبِ؟ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فَدَعَا عَلَيْهَا فَيُقَالُ لَهُ: أَلَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا إِلَيْكَ؟ وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَفْسَدَهُ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي، فَيُقَالُ لَهُ: أَلَمْ أَمُرْكَ بِالْإِقْتِصَامِ؟ أَوْ رَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَذَانُهُ يَغْتَبِرُ بَيْتَهُ فَيُقَالُ لَهُ: أَلَمْ أَمُرْكَ بِالشَّهَادَةِ؟

محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن عیاتی بن الحکم، عن عمر بن ابن ابی عاصم، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام۔

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چار کی دعا قبول نہیں ہوتی ۱۔ وہ جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کہے خداوند مجھ پر رزق دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے تلاش روزی کا حکم نہیں دیا اور ۲۔ جو اپنی عورت کے لئے بد دعا کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلاق کی اجازت نہیں دی اور ۳۔ وہ جس نے اپنا مال غلط طریقہ پر خرچ کیا ہو اور پھر خدا سے رزق مانگے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے میاں و روی کا حکم نہیں دیا اور اصلاح حال کا حکم نہیں دیا تھا اور ۴۔ وہ شخص ہے جو بغیر گواہ کے قرض دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے گواہ بنا کر کا حکم نہیں دیا تھا۔

عمر بن حاتم سے ایسی ہیں حدیث اور ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلِّسِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ دَعْوَتُهُمْ: رَجُلٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا فَأَنفَقَهُ فِي تَبْسِيرِ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ ارْزُقْنِي، فَيُقَالُ لَهُ: أَلَمْ أَرْزُقْكَ؟ وَرَجُلٌ دَعَا عَلَى امْرَأَتِهِ وَهُوَ لَهَا مَالٌ فَيُقَالُ لَهُ: أَلَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا إِلَيْكَ؟ وَرَجُلٌ سَجَسَ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ يَا رَبِّ ارْزُقْنِي فَيُقَالُ لَهُ: أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ السَّبِيلَ إِلَى طَلَبِ الرِّزْقِ؟

۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تین آدمیوں کی دعائیں رد کی جاتی ہیں ۱۔ جس کو اللہ نے رزق دیا ہو اور وہ اسے غلط طریقہ سے خرچ کر کے پھر روزی طلب کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے رزق

مجلس اول در بیان کلیات و مقدمات  
مجلس دوم در بیان اصول و قواعد

مجلس سوم در بیان فروع و تفصیلات  
مجلس چهارم در بیان احکام و مقررات

مجلس پنجم در بیان عقاید و مذاهب  
مجلس ششم در بیان تاریخ و سیرت

مجلس هفتم در بیان فلسفه و منطق  
مجلس هشتم در بیان ریاضیات و نجوم  
مجلس نهم در بیان طب و داروسازی  
مجلس دهم در بیان فقه و حقوق

مجلس یازدهم در بیان ادب و تاریخ  
مجلس چهاردهم در بیان لغت و صرف  
مجلس پانزدهم در بیان عروض و سجع  
مجلس شانزدهم در بیان شعر و نثر

مجلس هجدهم در بیان مثنوی و رباعی  
مجلس بیستم در بیان کلام و حدیث

# کتابخانه کهنه

این کتابخانه متعلق به ... است و در ... واقع شده است.  
شماره ...



وَشَهَّرَنِي، كُلَّمَا مَرَرْتُ بِهِ قَالَ: نَعْدَا الزَّافِضِيَّ يَحْمِلُ الْأَمْوَالَ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَقَالَ لِي:  
فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ فِي السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ  
فَاَحْمِدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَجِيدَهُ وَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بَنَ فُلَانَ قَدْ شَهَّرَنِي وَنَوَّهَنِي وَعَظَمَنِي وَعَرَضَنِي  
لِلْمَكَارِهِ، اللَّهُمَّ اضْرِبْهُ بِسَهْمٍ عَاجِلٍ تَشْعَلُهُ بِهِ عَنِّي اللَّهُمَّ وَقَرِّبْ أَجَلَهُ وَأَقْطَعْ أَثَرَهُ وَعَجِّلْ ذَلِكَ  
يَا رَبِّ السَّاعَةِ السَّاعَةِ، قَالَ: فَلَمَّا وَدِعْنَا الْكُوفَةَ وَدِعْنَا لِيْلَافَسَاتُ أَهْلَانَعْنَهُ قُلْتُ: مَا قَعَلَ فُلَانٌ؟  
فَقَالُوا: هُوَ مَرِيضٌ، فَمَا نَقَعْنِي آخِرُ كَلَامِي حَتَّى سَمِعْتُ الصَّبَاحَ مِنْ مَنَزِلِهِ وَقَالُوا: قَدَمَاتُ.

۳۔ یونس بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے موسم حج میں کہا کہ میرا ایک ہمسایہ جو قریش  
کے آل حمزہ سے ہے مجھے بدنام کرنا اور طعن آمیز باتیں کرتا ہے جب میں اس کی طرف سے گزارشوں کہتا ہے یہ رافضی ہے اپنے  
احوال کو جعفر بن محمد تک پہنچا دے فرمایا اس کے لئے بدرعا کر جب تم نماز شب کے سجدہ آخر میں پہلی دو رکعتوں کے ہو تو خدا  
کی حمد و ثنا کے بعد کہو۔

یا اللہ فلاں بن فلاں نے مجھے بدنام کیا ہے اور اذیت دی ہے مجھے غیظ میں لایا ہے اور مجھے مہینوں میں  
پھنسانا چاہا ہے خدا خدا جلد اپنے عذاب کا ایسا تیرا سے مار کہ یہ میری طرف سے ہے پرواہ ہو جلدے  
خدا خدا اسے موت سے قریب کر اور اس کے اثر کو فتن کر اور اسے رب اس میں جلدی کر۔

جب ہم رات کے وقت کو نہ پہنچے تو میں نے اپنے گھر والوں سے اس کا ماں پوچھا انھوں نے کہا۔ وہ مریض ہے ابھی  
میری بات ختم نہ ہوئی تھی کہ اس کے گھر سے رونے پینے کی آواز آئی اور کسی نے کہا وہ مر گیا۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ يَسَّابِ الْكُوفِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ  
سَالِمٍ قَالَ: كُنْتُ حِينَئِذٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ كَامِلٍ: إِنَّ فُلَانًا يَقْعَلُ بِي وَيَقْعَلُ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ  
تَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: هَذَا ضَعْفُكَ قُلْ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي بِي مِنْكَ شَيْءٌ  
فَاكْفِنِي أَمْرَ فُلَانٍ بِمِ شَيْئَةٍ وَكَيْفَ شَيْئَةٍ وَ [مِنْ] حَيْثُ شَيْئَةٍ وَأَنْتَى شَيْئَةٍ.

۴۔ یعقوب بن یساب کوفی، عن علی بن الحسن التمیمی، عن علی بن اسباط، عن یعقوب بن  
سالم قال: كنت حينئذٍ أبي عبد الله عليه السلام فقال له العلاء بن كامل: إن فلاناً يقعل بي ويقعل فإن رأيت أن  
تدعو الله عز وجل فقال: هذا ضعفك قل: اللهم إنك تكفي من كل شيء ولا يكفي بي منك شيء  
فاكفني أمر فلان بم شيء وكيف شيء و [من] حيث شيء وأنتى شيء.

۴۔ یعقوب بن سالم سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا علوم کامل نے اگر حضرت  
سے کہا کہ فلاں میرے ساتھ بار بار ایسا عمل کرتا ہے آپ خدا سے اس بارہ میں دعا فرمائیں۔ فرمایا یہ تیری کمزوری ہے دعوت خدا  
میں کہ خود نہیں کہتا۔  
کہو یا اللہ تو ہر معاملہ میں کفایت کرنے والا ہے تیرے ہوتے دوسرے کی ضرورت نہیں، پس فلاں کے  
معاملہ میں میری مدد کر جسے تو چاہے جس جنتیت سے چاہے اور جہاں چاہے۔



وَأَسْمَاءُ وَلَيْسَتُمْ أَتَى رَسُولَهُ إِلَى آخِرِ آيَةٍ يَقُولُونَ : تَرَكْتُ فِي الْمُؤْمِنِينَ ، وَنَحْنُ عَلَيْهِمْ  
 يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَجَلَّ : وَقُلْ لَأَسْأَلَنَّكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى ، يَقُولُونَ : تَرَكْتُ فِي شَرِّ  
 الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : وَلَمْ أَدْعُ شَيْئًا مِمَّا مَضَى نَبِيٌّ كَرِهَ مِنْ هَذِهِ وَشِبْهِهَا إِلَّا كَرِهْتُهَا فَقَالَ لِي : إِنْ كَانَ  
 ذَلِكَ فَادْعُهُمْ إِلَى الْمَبَاهِلَةِ ، قُلْتُ : وَكَيْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ : أَصْلِحْ نَفْسَكَ نَالًا وَاطْمَئِنَّ قَالَ : وَصُمْ وَ  
 اغْتَسِلْ وَابْرَأْنَتْ وَسُوِّ إِلَى الْجَبَّتَانِ فَتَشَبَّكَ أَصَابِعَكَ مِنْ يَدِكَ الِئْمَنَى فِي أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ أَصَفَّهُ وَابْدَأَ  
 بِتَبْحِكَ وَقَالَ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ ، عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ  
 الرَّحِيمُ ، إِنْ كَانَ أَبُو مَسْرُوفٍ جَدَّ حَقًّا وَادَّعَى بِاطِّلًا فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَانًا مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَابًا  
 الْبِيَّاءِ ثُمَّ رَدَّ الدَّعْوَةَ عَلَيْهِ فَقُلْ : وَإِنْ كَانَ فُلَانٌ جَدَّ حَقًّا وَادَّعَى بِاطِّلًا فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَانًا مِنَ  
 السَّمَاءِ أَوْ عَذَابًا الْبِيَّاءِ ، ثُمَّ قَالَ لِي : فَإِنَّكَ لَا تَلْبِثُ أَنْ تَسْرَى ذَلِكَ فِيهِ ، فَوَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ حَلْفًا  
 يُجْبِنُنِي إِلَيْهِ

۱۔ اہلسنت نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ہم اپنے مخالفوں کو باطل پر ثابت کرنے کے لئے ہیں اسے  
 طبعاً اللہ اللہ اللہ الرسول واولی الامر منکم ہے۔ تو وہ لکھتے ہیں اولی الامر سے مراد ہمارے سربراہ ہیں پھر تمہارے لئے ہیں انما رسولکم  
 اللہ ورسولہ الخ سے تو وہ کہتے ہیں یہ عام مومنین کے بارے میں ہے۔ بہم دلیل لائے ہیں آئیے دعوت سے دوہ کہتے ہیں اس سے  
 مراد مومنین کے درشتہ وار ہیں مجھے معلوم تھا اس قسم کی آیات وغیرہ کے متعلق سب بیان میں مگر وہ نہ لائے حضرت نے نہ سنا یا  
 جب اسی دعوت میں آئے تو ان کو مبالغہ کی دعوت دینا میں نے کہا مبالغہ کیسے کروں فرمایا ہے میں روز پنے نفس کی اصلاح  
 جو بات سے کرو اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ منہ نہ رکھ، غسل کرو اور تورا اور تیرا مخالف دو وقت ایک بلند مقام پر جاؤ اس  
 کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال پھر انصاف سے کام لے، یعنی اسی طرف سے کہنا شروع کر، اسے خدا آسمان  
 زمین کے پروردگار، اسے خدا پر و غائب کے جاننے والے، اسے دھن رحیم، اگر انسان شخص نے اس سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی  
 ہے تو تو اس پر پورا پورا عذاب آسمان سے نازل کر یا درونک بلا میں مبتلا کر پھر کسی الفاظ اپنے مخالف سے کہو اگر ان فلاں  
 شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی ہے تو اس پر اپنا عذاب نازل کر یا درونک بلا میں مبتلا کر، پس تو نے تاخیر اس کو  
 بلا میں مبتلا دیکھے گا خدا کی قسم میں نے جب کسی سے مبالغہ کرنا چاہا تو اس نے قبول نہ کیا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يُونَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الشُّكْرِ  
 عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ يَصِفُ قَالَ : السَّاعَةُ الَّتِي يَبَاهِلُ فِيهَا مَنِينَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِلَى  
 طُلُوعِ الشَّمْسِ



# پینتیسواں باب

## تمجید باری تعالیٰ

(باب) ۳۵

﴿ مَا يَمْتَعِدُ بِهِ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَفْسَهُ ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فِي اللَّيْلِ وَثَلَاثَ سَاعَاتٍ فِي النَّهَارِ يُمَجِّدُ فِيهِمْ نَفْسَهُ ، فَأَوَّلُ سَاعَاتِ النَّهَارِ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ هَذَا الْعَابِدَ عَنِّي مِنَ الْمَشْرِقِ وَقَدَارَ مَا مِنَ الْمَغْرِبِ عَنِّي مِنَ الْمَغْرِبِ إِلَى الثَّلَاثِ الْأُولَى وَأَوَّلُ سَاعَاتِ اللَّيْلِ فِي الثَّلَاثِ الْبَاقِي مِنَ اللَّيْلِ إِلَى أَنْ يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ يَقُولُ : إِبْنِي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْخَمْرُ الرَّجِيمُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ لَمْ أَدَلْ وَلَا أَدُلْ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ خَالِقُ الْحَبَرِ وَالْقَمَرِ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ خَالِقُ الْجَبَرُوتِ وَالسَّمَوَاتِ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ يَدْرِي بِمَا يَكُونُ لِي وَعَوْدٌ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الرَّاحِدُ الْقَادِمُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّبُ الْمُتَعَزِّزُ الْمُتَكَبِّرُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُسَوِّدُ ، لِي الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْكَبِيرُ الْمُنْعَالُ قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَنْ يَدْعُوهُ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِأَرْبَعَةِ شَيْئَاتٍ وَرَبُّكَ أَكْبَمُ النَّاسِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَدْعُوهُ بِسَبْعِينَ دَعْوَةً يَمُوتَ مُبْتَلًا قَسَةً إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِأَقْصَى حَاجَتِهِ ، وَلَوْ كَانَ كَفَيْتُ رَجُوتُ أَنْ يَحُولَ سَعِيدًا

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ رات کی تین ساعتیں اور دن کی تین ساعتیں ایسی ہیں کہ ان میں اللہ اپنی حمد و ثنا کرتا ہے۔ اول ساعات ہنسا رہے جب سورج مشرق سے طلوع ہوا اور اس کی مقدار عشر سے یعنی مغرب سے اول صبح ہے اور اول ساعات شب تین تہائی رات باقی رہنے سے صبح کے طلوع ہونے تک ہے۔ فرماتا ہے۔

میں اللہ رب العالمین ہوں میں اللہ بزرگ برتر ہوں۔ میں اللہ عزت والا اور حکمت والا ہوں میں غفور و رحیم ہوں

میں رحمن و رحیم ہوں میں روز قیامت کا مالک ہوں میں ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ ہوں گا میں خالق خیر ہوں

میں خالق جنت و نار ہوں میں اللہ ہوں میرے ہاتھ میں ہر شے اور میرے (زبان) ہر شے کو توڑنے میں دو ادا

محمد ہوں غالب و حاضر کا جاننے والا ہوں ملک اللہ میں ہوں السلام انہوں نے اس میں عزت و کبر و استکبار



اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو جنت و دوزخ کا خالق ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا نہ تو کسی سے، تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بادشاہ ہے تو پاک ہے سلامتی دینے والا امن دینے والا حفاظت کرنے والا، عزت و جبروت والا اور بزرگی والا ہے شرک سے پاک ہے تو اللہ ہے خالق ہے تو ہر شے کا پیدا کرنے والا مخلوق کو مسرت دینے والا ہے تیرے اچھے اچھے نام ہیں آسمانوں اور زمینوں میں سب تیری تسبیح کرتے ہیں تو عزیز و حکیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بزرگی والا ہے تیری ردا کبیر ہے۔

## چھتیسواں باب جو لا الہ الا اللہ کہے

(بَابُ ۳۶)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۔ عَدُوٌّ مِنْ أَسْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَعْظَمُ ثَوَابًا مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمْدِلُهُ شَيْءٌ وَلَا يَشْرِكُ كُنْ فِي الْأُمُورِ أَحَدٌ.

۱۔ ابو جعفر نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ اگر اسے ثواب کوئی چیز لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے سے بہتر نہیں۔ خدا کی مثل کوئی چیز نہیں نہ کسی امر میں اس کا کوئی شریک ہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيِّ فِي رَفْعِهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، غُرَسَتْ لَهُ شَجْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَأْقُوتٍ حُمْرَاءَ مَسْبُوحَةٍ فِي وَسْكَ أبيض، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأشدَّ بياضاً مِنَ التَّلْجِ وَأطيبَ رِيحاً مِنَ الْمِسْكِ، وَفِيهَا أَمْنٌ لِيُذِي الْأَبْكَارِ، تَعْلُو عَنْ سَبْعِينَ حُلَّةً.

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

وَقَالَ: خَيْرُ الْعِبَادَةِ الْإِسْتِغْفَارُ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: وَقَالُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

# شهادة

بأن فلانا قد اعتنق الإسلام

بالتواضع واليقين

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

# شهادة

بأن فلانا قد اعتنق الإسلام

بالتواضع واليقين

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله



## انتالیسواں باب

جو کوئی دس بار لا الہ الا اللہ لا شریک لہ کہے

باب ۳۹

﴿مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ: عَشْرًا﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ لَيْثُ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عُنْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحِبُّ وَيُحِبُّ وَيُحِبُّ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ ، يَبْدُوهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِسُوءِ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی دس بار قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب کبھی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں، ملک اس کا ہے، حق کے لئے تمہارے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے اور اس کے لئے موت نہیں اور اس کی یہ قدرت میں نیک ہے وہ ہر شے پر قادر ہے تو یہ کہنا اس کا اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَمْرٍو دَاكِرَهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى الْعِدَّةَ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَكُنْتِيهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحِبُّ وَيُحِبُّ وَيُحِبُّ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ [ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ ] يَبْدُوهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، وَفِي الْمَغْرِبِ مِنْهَا ، لَمْ يَلِقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا بِمِثْلِ أَفْصَلِ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی صبح کو نماز کے بعد توبہ لےنے سے پہلے دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ لہ الملوک و لہ الحمد کہیں کریمیت و رحمت و یحیی نہ ہونے کی موت پیدا بخیر ہوگی کل شیء قدر اور اس طرح مغرب کے وقت کہے تو کوئی بندہ اس سے بہتر عمل کے ساتھ خدا سے نہ ملے مگر وہی جس نے اس جیسا عمل کیا ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

عنه

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
الذين هم خير البرية والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر

والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر

والفضل الأكبر

والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر

### بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

عنه

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
الذين هم خير البرية والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر

والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر

والفضل الأكبر

والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر  
والفضل الأكبر والفضل الأكبر والفضل الأكبر

### بسم الله الرحمن الرحيم

واحداً واحداً لم یخضعوا حیث دلا و دلا تو اللہ تعالیٰ اس کے نام لکھتے ہیں چنانچہ بیس ہزار نیکیاں اور ساتا ہے ۵۴ ہزار برائیوں اور بلند کر لیتے اس کے ۴۵ ہزار درجے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ کلمات جو پڑھتے ہیں اس دن اس کو بچانے کے لئے شیطان اور سلطان کے شر سے اور گناہوں کییرہ اس کا احاطہ نہیں کرتے۔

## پہلی سوال باب

جو یا اللہ یا اللہ دس بار کہے

باب ۴۲

«مَنْ قَالَ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ - عَشْرَ مَرَّاتٍ -»

«عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْخَرِّ أَحْمَدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ،

عَنْ قَالَ : مَنْ قَالَ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ - عَشْرَ مَرَّاتٍ - قِيلَ لَهُ : لَبَّكَ مَا حَاطَكَ.»

انقرض حضرت امام ابو سعید خدری سلام نے فرمایا کہ دس بار یا اللہ یا اللہ تو اس سے کہا جاتا کہ لبیک تیری حاجت کیا ہے

## تیسرا سوال باب

جو لا الہ الا اللہ حقاً حقاً کہے

باب ۴۳

«مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا»

«عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ تَحْمِيذِ بْنِ عَيْسَى الْأَرْمِينِيِّ، عَنْ أَبِي عُمَرَ،

عَنْ قَالَ : مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ عَمُودِيَّةً وَرِقًّا : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَصِدْقًا، أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَلَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى

يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.»

انقرض آیا ابو سعید خدری سلام نے فرمایا کہ دس بار یا اللہ یا اللہ تو اس سے کہا جاتا کہ لبیک تیری حاجت کیا ہے

لا الہ الا اللہ ایماناً وصدقاً۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ کر لیتے اور اس سے روگردانی نہیں کرتا یہاں تک کہ

وہ جنت میں داخل ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

لله (الحمد)

# خبر الامم المتحدة

خبر الامم المتحدة هو الخبر الذي يروي عن الامم المتحدة في كل يوم

والذي

هو الخبر الذي يروي عن الامم المتحدة في كل يوم والي  
والذي يروي عن الامم المتحدة في كل يوم والي

والذي يروي عن الامم المتحدة في كل يوم والي

والذي يروي عن الامم المتحدة في كل يوم والي

والذي يروي عن الامم المتحدة في كل يوم والي

والذي يروي عن الامم المتحدة في كل يوم والي  
والذي يروي عن الامم المتحدة في كل يوم والي

والذي يروي عن الامم المتحدة في كل يوم والي

والذي يروي عن الامم المتحدة في كل يوم والي  
والذي يروي عن الامم المتحدة في كل يوم والي

لله (الحمد)

لله (الحمد)

# خبر الامم المتحدة

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الشَّوَاقِ ، عَنْ أَبِيَانَ بْنِ تَعْلَبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَا أَبَانَ إِذَا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَأَرِوْهُمَا هَذَا الْحَدِيثَ : مَنْ شَرِدَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا وَحَيْثُ لَهُ الْجَنَّةُ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ يَأْتِينِي مِنْ كُلِّ صَنْبٍ مِنَ الْأَصْنَافِ أَفَارِوِي لَهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أَبَانَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ اللَّهُ الْأَوْلِيَّيْنَ وَالْأَجْرَبِينَ فَتَسَلَّتْ لِإِلَهِ الْإِلَهِ مِنْهُمْ الْأَمْنُ كَانَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ

اسفرمایا حضرت صادق آل محمد نے اسے ابان جب تم کو نہ جانا تو یہ حدیث بیان کرنا جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ <sup>تسبیح</sup> کہا جنت اس پر راجب ہے میں نے کہا میرے پاس ہر قسم کے لوگ آتے ہیں تو کیا میں سب سے بیان کروں فرمایا ہاں اسے ابان روز قیامت جب خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا تو ان سے لا الہ الا اللہ کو سلب کر لیا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جو امامت کو ماننے والے ہیں۔

صرف لا الہ الا اللہ کہنا کافی نہیں جب تک اقرار امامت نہ ہو امام رضا علیہ السلام نے یہ حدیث بیان کر کر فرمایا تھا کہ یہ تسبیح طمنا و شجرت و غنم و امانت و شجرت و طہا یعنی جنت میں جانا مستحب و شجرت طہا ہے اور ان شجرت طہا ایک شجرہ ہمارا بیرونی ہے۔

## پہچھیا یسواں باب

جو ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے

(باب) ۴۶

﴿مَنْ قَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾

۱۔ تَعْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَا الرَّجُلُ : مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، قَالَ اللَّهُ : عَزَّ وَجَلَّ : اسْتَبَلَّ عَبْدِي وَأَسْتَلَمَ لِأَمْرِي أَفْضُوا حَاجَتَهُ .

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی دعا کرے اور بعد دعا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو خدا فرماتا ہے میرے بند کے ارادے کو اپنا معاملہ سمیر کر دیا ہے اسے اور اگر اس کی حاجت بر لاؤ۔

۲۔ تَعْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حَمِيلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - سَبْعِينَ مَرَّةً ، صَرَخَ عَنْهُ سَبْعِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

\*(بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)\*

لحم (٧٦)

سورة الاحقاف

سورة الاحقاف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة الاحقاف

سورة الاحقاف

سورة الاحقاف

سورة الاحقاف

سورة الاحقاف

لحم (٧٦)

سورة الاحقاف

سورة الاحقاف

سورة الاحقاف

سورة الاحقاف

سورة الاحقاف

سورة الاحقاف

سورة الاحقاف

عَنْ يَزِيدِ بْنِ كَلْتَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ : أَصْبَحْتُ بِاللهِ مُؤْمِنًا عَلَى دِينِ نَبِيِّهِ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ عَلِيٍِّّ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ الْأَوْصِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ ، آمَنْتُ بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأَوْصِيَاءِ وَأَرْغَبُ إِلَى اللهِ فِي مَا رَغِبُوا إِلَيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا جب صبح کرو تو کہو کہ میں نے اس دن وامن سے صبح کی دین محمد اور ان کی سنت پر اور دین علی اور ان کی سنت پر اور دین اوصیاء اور ان کی سنت پر میں ایمان لایا ان کی خفیہ باتوں پر اور اعلانیہ باتوں پر اور ان کے حاضر پر اور ان کے غائب پر اور پناہ مانگتا ہوں خدا سے ان امور کے لئے جن سے پناہ مانگی رسول اللہ نے اور علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء نے اور خدا کی طرف راغب ہوں میں بھی اسی طرح جس طرح وہ اس کی طرف راغب ہوئے اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد نہیں ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ تَهْمَانَ مَسْلَبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ﷺ : إِنْ عَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ «أُبْتَدِئُ يَوْمِي بِمَا بَدَأَ اللهُ بِسَيِّدِي وَعَجَلْتَنِي بِرِسْمِ اللهِ مَا شَاءَ اللهُ» فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ أَلْمَدَّ أَجْرَاءَ مَعَهُ نَسِيًّا فِي يَوْمِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہ السلام صبح کو فرمایا کرتے تھے میں اپنے اس دن کی ابتدا کرتا ہوں بھولتے اور جلدی کرنے سے پہلے اللہ کے نام سے اور اس چیز سے جسے اللہ چاہے جب کوئی ایسا کہے گا تو اللہ اس دن سے یاد دلا دے گا ہر اس بات کو جو سمجھوں گیا ہو گا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شُهَابٍ وَسَلِيمِ الْقَرْنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ هَذَا جَبَّ نَفْسِي حَتَّى يَجْتَاحَ مِنْ أُجْنِحَةِ جِبْرِئِيلَ ﷺ حَتَّى يَصْبِحَ ، «أَسْتَوْدِعُ اللهُ الْعَلِيَّ الْأَعْلَى الْجَبَلِيَّ الْعَظِيمَ نَفْسِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ» ، أَسْتَوْدِعُ اللهُ نَفْسِي الْمَرْهُوبَ الْمَخْذُوفَ الْمُنْتَصِعِ لِعَظَمَتِهِ كُلِّ شَيْءٍ . - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شام کو یہ کلمات کہے گا تو جبرئیل صبح تک اس کے اوپر اپنے پر دل کا سایہ لئے رہیں گے۔

بلند و برتر مجلس و عظیم خدا کے سپرد اپنے نفس کو کرتا ہوں اور اس امر کو جو مجھے تکلیف دہ ہے اللہ کے

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
الذين هم خيرة خلقه واصفيهم

وكانوا من اولاد ابي طالب  
الذين هم خير خلق الله  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله

والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الذين هم خير خلق الله



سپر دکناہوں اپنے خائف نفس کو وہ اللہ جس کی بزرگی کے سامنے ہر شے فروتنی کرتی ہے تین بار کہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبِي عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ ثَمِيمِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الْحُجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ وَعَالِبِ بْنِ عُلَّانَ، عَمَّا سَمِعَ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَمْسَيْتَ قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِنْدَ إِجْبَالِ لَيْلِكَ وَإِدْبَارِ نَهَارِكَ وَخَضِرِ بَدْوِكَ وَأَسْمَوَاتِ دَعَاؤِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَدْعُ بِمَا أَحْبَبْتَ.»

۷۔ منہمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے شام ہو تو کہو خدا یا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں رات کے آنے اور دن کے جلتے وقت اور لوگ جب تیری نمازیں حاضر ہوں اور تجھے پکارنے والوں کی آوازیں بلند ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر درود بھیج اس کے بعد دعا کر جو چاہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ حَقِّقِ بْنِ حَبِيبِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْفَتْحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَيَّ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا قَالَ: ذَلِكَ الْيَوْمُ: يَا اللَّهُ أَدْعُو أَنَا يَا مُحَمَّدُ جَدِيدًا وَأَنَا عَلَيْكَ شَهِيدٌ، وَقُلْتُ فِي حَسْرَةٍ وَأَنَا مَلْفِي حَسِيرًا أَشْهَدُكَ بِذَلِكَ يَوْمَ الظَّاهِرَةِ وَأَنَّكَ تَعْرِفُ أَبِي عَدَّاهُ وَأَدْعُو قَالَ: وَكَانَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَوْسَى يَقُولُ: «رَحِبْنَا بِالْمَلِئِ الْجَدِيدِ وَالْأَكْثَرِ الشَّهِيدِ الْكَلْبِ عَلَى اسْمِ اللَّهِ ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.»

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آدمی کے لیے جو دن آتی ہے کہنا آیت ہے اسے دن آدم میں نیا دن ہوں اور تیسے دن کہ گواہ بن کر آیا ہوں پس میرے اندر پس بات کہہ اور نیک لال کر کہ وہ دنیا سے تیری گواہی و دل کا تو اس کے بعد مجھے کہی نہ دیکھیے گا حضرت علی علیہ السلام ہر شام کو کہتے تھے شاعرانہ تیرا ہے نبی رات اور کتاب و فرشتہ ہاں تیسے وہ اللہ کا نام لے کر کہتا ہے پھر حضرت ذکر خدا کرتے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَالِجِ بْنِ السَّيِّدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ شَهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِذَا تَغَيَّرَتِ الشَّمْسُ فَأَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كُنْتُ مَعَ قَوْمٍ يَشْعَلُونَكَ فَعَمَّ وَأَدْعُ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوبکر علیہ السلام سے سنا کہ جب سورج غروب ہونے لگے تو اللہ تو یاد کرو اور اگر تمہیں روکنا چاہیں تو اٹھ کھڑے ہو اور خلوت میں دعا کرو۔



سے ملنے کا مجھے گمان ہو اور جہاں سے ملنے کا تہہ میری حفاظت کر جہاں میں حفاظت کر سکوں اور جہاں سے نہ کر سکوں خدا مجھے اپنے فضل سے رزق دے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی کا حاجت مند نہ بنا، خدا یا مجھے صحت و عافیت کا لباس پہنا اور اس پر شکر کرنے کی توفیق دے، اے واحد اے اللہ جس ورحیم اے مالک الملک اے رب الارباب اے سیدوں کے سردار، اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ہر در کی شفا تو ہی ہے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضہ میں گردش کرتا ہوں۔

۱۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي وَهَذَا النَّهَارُ حَلْفَانِ مِنْ خَلْقِكَ ؛ اللَّهُمَّ لَا تَبْتَلِنِي بِهِ وَلَا تَبْتَلِنِي بِهِ وَلَا تَبْتَلِنِي بِهِ ، اللَّهُمَّ وَلَا تُؤْتِنِي مِنْ حُرَّةٍ عَلَى مَعَاصِيكَ وَلَا رُكُوبًا لِمَخَارِمِكَ ، اللَّهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْأَزْلَ وَالْأَلْوَالِ وَالْبَلَوَى وَسُوءَ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةَ الْأَعْدَاءِ وَمَنْظَرَ السَّوْءِ فِي نَفْسِي وَمَالِي» .

قال : « وَثَابِتٌ بْنُ عَبْدِ يَعْقُوبَ بْنِ يُعْسَبِ وَ يُصْبِحُ : « رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ بِلَاغًا وَبِعَلِيِّ إِمَامًا» . ثَلَاثًا - إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ أَنْ يُؤْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

قال : « وَكَانَ يَقُولُ عليه السلام إِذَا أَمْسَى : أَصْبَحْنَا لِلَّهِ شَاكِرِينَ وَ أَمْسَيْنَا لِلَّهِ خَامِدِينَ فَكَانَ الْحَمْدُ كَمَا أَمْسَيْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ ، قَالَ : « وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ : « أَمْسَيْنَا لِلَّهِ شَاكِرِينَ وَأَصْبَحْنَا لِلَّهِ خَامِدِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا أَصْبَحْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ» .

۱۲۔ امیر المؤمنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے خدا میں اور یہ دن تیری ایک مخلوق ہیں خداوندانہ مجھے اس کی مصیبت میں مبتلا کر اور نہ اس کو میری مصیبت میں، خداوندانہ اپنے معاصی پر مجھے اس دن میں جرات نہ دے اور نہ اپنے محرمات کو بچانے کی ہمت دے اور در رکھ مجھ سے جس اور سختی اور اندوہ کو اور بری موت کو اور شہادت اعدا کو اور برے منظر کو جو میرے نفس سے متعلق ہو یا میرے مال سے۔

جو کوئی صبح و شام کہے میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اسلام پر، محمد کی نبوت، قرآن کی ہدایت، علی کی امامت پر تین بار یہ تو خدا سے عزت و جبار کے لئے سزاوار ہے کہ روز قیامت اس سے راضی ہو۔

راوی نے کہا اور جب شام ہوتی تو فرماتے ہم نے صبح کی دعا نکالی کہ ہم شکر کرنے والے تھے اور شام کی دعا نکالی کہ خدا کی حمد کرنے والے تھے پس اے خدا حمد تیرے ہی لئے ہے جیسے ہم نے شام کی بصورت مسلمان سلامتی میں۔

اور جب صبح ہوئی تو فرماتے ہم شام کی شکر گزاری میں صبح کی حمد میں اور حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم نے صبح کی



میں جب سے پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور رات اور دن میں مصیبتوں کے حملوں سے، اے مشرکِ حرام کے رب، اے حرمت والے شہر کے رب، اے مقیم محل و حرم کے رب میرا سلام محمد و آل محمد تک پہنچا دے، یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری مستحکم زرہ میں، اور ان اسماءِ حسنیٰ میں جو تونے جمع کئے ہیں اپنے خاص بندوں میں، مجھے غرق ہو کر مرنے سے بچانا اور جل کر مرنے سے یا حلق میں کوئی چیز اٹکنے سے یا قفاص یا مجبوس ہو کر مرنے سے یا زہر دینے جلنے یا کنوئیں میں گر کر مرنے یا درندے کے بھاڑ کھانے یا ناکسانی موت یا کوئی اور بُری موت سے تو مجھے میرے بستر پر موت دے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت میں۔

اور بنو خطا کے حق تک پہنچنے والا ہوں اور مجھے اس صف میں داخل کر جس کی تعریف تونے اپنی کتاب میں یوں فرمائی گو یا سیدہ پلائی ہوئی، لیا اریں ہیں۔ میں پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو اور اپنی اولاد کو اور اس کلام کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جو میرے رب کا ہے قل اعوذ برب الناس تا آخر سورہ اور فرماتے تھے خدا کی حمد ہے بقدر اس کی تمام مخلوق اور مثل اس چیز جو اس نے پیدا کیا اور اللہ کی حمد ہے بقدر اس مخلوق کے جس نے روئے زمین کو بھر دیا اور اس کی حمد ہے بقدر اس کے کلمات کی سیاہی کے اور اس کی حمد ہے بقدر وزن عرش اور اس کی حمد ہے اس کی رضا کے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بزرگ و برتر ہے وہ آسمانوں اور زمینوں والوں کا پالنے والا ہے پاسپہ ذوات وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شقاوت اور دشمنوں کی شتمت سے اور پناہ مانگتا ہوں فقر سے اور گراں گوشی جو حق بات کو نہ سمجھے اور پناہ مانگتا ہوں کسی بُری حدیث کے پیش آنے سے، فائدان والوں میں مال میں یا اولاد میں اور پھر حضرت دوس بار محمد و آل محمد پر درود بھیجتے رہتے۔

۱۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ أَحْمَدَ بْنِ نَعْمَانَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي جَبِيمَةَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَعْدُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ <sup>عَلِيٍّ</sup> قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ : «اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصْبَلًا اللَّهُمَّ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيرًا ، لَا شَرِيكَ لَكَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ إِلَّا ابْتَدَاهُ مَلَكٌ وَجَعَلَنِي فِي جَوْفِ حَنَاقِهِ وَصَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَوْلُ الْمَلَائِكَةِ : مَا مَعَكَ ؟ فَقَوْلُ : مَعِيَ كَلِمَاتٌ قَالَهُنَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا ، فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللَّهُ مَنْ قَالَ هُوَ لِأَنَّ الْكَلِمَاتِ وَعَقَرَهُ لَهُ قَالَ : وَكُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ قَالَ لِأَهْلِهَا وَمِثْلَ ذَلِكَ ، فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللَّهُ مَنْ قَالَ هُوَ لِأَنَّ الْكَلِمَاتِ وَعَقَرَهُ لَهُ ، حَتَّى يَنْسَبِي بِي إِلَى حِمْلَةِ الْعَرْشِ ، فَيَقُولُ لَهُمْ : إِنَّ مَعِيَ كَلِمَاتٍ تَكَلَّمُ بِيَنَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللَّهُ هَذَا الْعَبْدَ وَعَقَرَهُ أَنْطَلِقُ بِيَنَّ إِلَى حَفْظَةِ كُنُوزِ مَقَالَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ هُوَ لِأَنَّ الْكَلِمَاتِ الْكُنُوزِ حَتَّى تَكْتُبُنَّ فِي دِيْوَانِ الْكُنُوزِ .

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين  
الذين هم خاتم النبيين  
مؤتمرون بهم ولو كفر  
بهم الجاهلون

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين  
الذين هم خاتم النبيين  
مؤتمرون بهم ولو كفر  
بهم الجاهلون

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين  
الذين هم خاتم النبيين  
مؤتمرون بهم ولو كفر  
بهم الجاهلون

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين  
الذين هم خاتم النبيين  
مؤتمرون بهم ولو كفر  
بهم الجاهلون

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين  
الذين هم خاتم النبيين  
مؤتمرون بهم ولو كفر  
بهم الجاهلون

پر حاصل ہے پھر اپنی حاجت بیان کرے

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَأَذْكُرُ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضُرُّكَ عَا وَخَيْفَةٌ وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ، عِنْدَ الْمَاءِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَكَ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحِبُّ وَيُحِبُّ وَيُحِبُّ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. قَالَ: قُلْتُ: يَبْدُوهُ الْخَيْرُ؟ قَالَ: بَيْنَهُ الْخَيْرُ وَلَكِنْ قُلْ كَمَا أَوْوَلْتُ لَكَ [عَشْرَ مَرَاتٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَحِينَ تَغْرُبُ عَشْرَ مَرَاتٍ].

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں اللہ کی یاد گریہ و زاری اور اس کا خوف دل میں لیتے ہوئے زور سے نہیں شام کے وقت کہو وہ معبود کی کتاب کوئی اس کا شریک نہیں اس ہی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ جلات ہے اور مات ہے، مارتا ہے اور جلاتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے میں نے کہا سید الخیر بھی کہوں فرمایا ہے شک اس کے ہاتھ میں تیرے لیکن یوں کہو جیسے میں نے تجھے بتایا (دس بار) اور کہو اب اللہ السميع العليم طلوع وغروب آفتاب کے وقت دس بار۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرَبِزٍ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَقُولُ بَعْدَ الصُّبْحِ: وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الصَّبَاحِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ فَالِقِ الْأَصْبَاحِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْيُسْرُ وَالْعَافِيَةُ، اللَّهُمَّ هَيِّئْ لِي سَبِيلَهُ وَبَصِّرْ نِي مَخْرَجَهُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ قَسَمْتَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ مَقْدَرَةً بِالْقَرِّ فَحَدِّثْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمَنْ تَحْتِ وَتَمَامِهِ وَمَنْ فَوْقَ رَأْسِهِ وَكَيْفِيهِ بِمَا شِئْتَ وَمَنْ حَيْثُ شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ.

۱۸۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بعد صبح فرمایا کرتے تھے صبح ظاہر کرنے والے خدا پر، حمد ہے صبح کو شکر گاہ کرنے والے خدا پر (تین بار) خداوند اس دروازہ کو میرے لئے کھول دے جس سے میرے لئے سہولت و عافیت ہو خداوند میرے لئے اس کا راستہ ہیا کر اور اس کے خرچ کرنے کا راستہ مجھے دکھلا دے تاکہ نفعوں خیر خیر نہ ہو۔ خدا اگر قضا و قدر میں یہ ہے کہ تیری کسی مخلوق کو میرے لئے ظلم کرنے کی قدرت ہو تو اس کو پکڑ لے اس کے سامنے سے اس کے پیچھے سے اس کے داہنے سے اس کے بائیں سے اس کے قدموں کے نیچے سے اس کے سر کے اوپر سے اور مجھے بچائے اس سے جو تو چاہے جہاں چاہے اور جس طرح چاہے۔

۱۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَعِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ





عما یصفون و سلام علی المسلمین و الحمد للہ رب العالمین ، پاک ہے وہ ذات شام اور صبح ہر وقت آسمانوں اور زمین میں رات کو اور دن کو اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور مردے کے بعد زمین کو بچھ زندہ کر دیتا ہے اسی طرح تم کو قبروں سے نکالا جائے گا وہ سب سے زیادہ لائق تسبیح ہے پاک ہے ملائکہ اور روح کا پالنے والا ہے اس کی رحمت اس کے غضب سے پہلے ہے ، اسے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تامل تسبیح ہے میں نے گناہ کیا اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو بخش دے اور تیرے پر رحم کر میری توبہ قبول کر تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے ۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُغَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : وَاللَّهِمَّ اِنَّكَ الْعَزِيزُ الْعَمْدُكَ وَاسْتَعْنَيْكَ وَانْت رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ، اَصْبَحْتُ عَلَيَّ عَبْدُكَ وَوَعْدُكَ وَاَوْمَنُ بِوَعْدِكَ وَاَوْفِي بِعَهْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، وَلَا اَسْوَلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ وَحَدِّدْ لِي اَشْرَافَكَ وَاَشْهَادًا لِحَقِّكَ عِنْدَهُ وَرَسُولًا ، اَصْبَحْتُ عَلَيَّ فِطْرَةَ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ وَوَلِيَّةَ اِبْرَاهِيمَ وَدِينِ نَجْدٍ ، عَلَيَّ ذَلِكَ اَخِيَا وَاَمْرُوهُ اِنَّ اِنَّ اَللَّهَ ، اللّٰهُمَّ اَحْسِنِي مَا اَحْسَنْتَنِي بِهِ وَاَمْنِي اِذَا اَمْسَنْتَنِي عَلَيَّ ذَلِكَ وَاَبْعَثْنِي اِذَا اَبْعَثْتَنِي عَلَيَّ ذَلِكَ ، اَنْتَنِي بِذَلِكَ وَاَسْرَأْتَنِي سَبِيْلَكَ ، اِنَّكَ الْجَبَّارُ الْقَهْرِيُّ ، اِنَّكَ قَوْصُكُ اَمْرِي اَلْ اَلْحَقُّ اَبْعَثْنِي اَيْسَرِي اُمَّتَهُ غَيْرُهُمْ بِهِمْ اَنْتُمْ وَاِيَاَهُمْ اَتَوْلِي وَبِهِمْ اَقْتَدِي ، اللّٰهُمَّ اَحْمِلْنِي اَوْلِيَايَ فِي الدُّنْيَا وَاَلْاٰخِرَةِ وَاَجْعَلْنِي اَوْلِيَا اَوْلِيَاَهُمْ وَاَعَادِي اَعْدَاءَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَاَلْاٰخِرَةِ وَاَلْحَقْنِي بِالْمَقَالِعِيْنَ وَاَبَائِي مَعَهُمْ .

۲۱ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یوں دعا کر دے خدا یا احمد تیرے ہی لئے ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے تیرے عہد پر صبح کی اور تیرے وعدے پر ہوں اور تیرے وعدہ پر ایمان لانے والا ہوں اور اپنی طاقت بجز تیرے عہد کو پورا کرنے والا نہیں مدد اور قوت اسی اللہ سے ہے جو وعدہ لا مشرک لہ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندہ و رسول ہیں ، میں فطرت اسلام ، کلمہ اخلاص ، ملت ابراہیم اور دین محمد پر ہوں انشاء اللہ اسی پر سزا جہنم ہے اور اسی پر میرا مرنے ہے خدا یا اسی پر مجھے زندہ رکھ اور اسی پر مجھے موت دے اور روز قیامت اسی پر اٹھانا ، میں تیری مرض کا خواستگار ہوں اور تیرے راستہ کی پیروی کرنے کا میرا پشت پناہ تو جو ہے ، اور تیرے ہی سپرد میرا معاملہ ہے اے محمد میرے امام ہیں ان کا غیر نہیں میں انہی کو دوست رکھتا ہوں انہی کی اقتدار کرتا ہوں خدا یا انہی کو دنیا و آخرت میں میرا ولی قرار دے اور مجھے صالحین میں داخل کر میرے آبا و اجداد انہی کے ساتھ ہوں ۔

۲۲۔ اَبُو عَلِيٍّ الْاَشْعَرِيُّ ، عَنْ نَجَّارِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ : قُلْتُمْ لَهُ عَلِمْنِي شَيْئاً أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ : قُلْ : وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
يَعْمَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَمْعَلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُحْمَدَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ ، اللَّهُمَّ  
أَدْخِلْنِي فِي كُلِّ حَيْرٍ أَدْخَلْتَ فِيهِ عَمَّاداً وَآلَ عَمَّادٍ وَأَخْرِجْنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ نُجْمًا وَآلَ نُجْمٍ  
وَصَلِّ اللَّهُ عَلَيَّ وَعَلَى آلِ عَمَّادٍ .

۲۲۔ رادوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا ایسی بتائیے کہ صبح و شام پڑھا کروں فرمایا  
کہو حمد ہے اس خدا کے جو جو چاہتا ہے کہ ہے وہ نہیں کرتا جو غیر چاہے خدا کی حمد اسی طرح لاتی ہے جس طرح وہ پسند  
کرے ، حمد ہے اس خدا کے جو اس کا اہل ہے۔ خداوند مجھے داخل کرے اس نیکی میں جس میں تو نے محمد و آل محمد کو داخل  
کیا ہے اور نکال ہر اس برائی سے جس سے تو نے محمد و آل محمد کو نکالا ہے۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانِ الْكُوفِيِّ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ ؛ عَنْ فِرَاتِ بْنِ الْأَحْتَفِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَهْمَا تَرَكْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَلَا  
تَتْرُكُ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَسْتَغْفِرُكَ فِي هَذَا الصَّبَاحِ وَفِي هَذَا  
الْيَوْمِ لِأَهْلِ رَحْمَتِكَ وَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ أَهْلِ لَعْنَتِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَبْرَأُ إِلَيْكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ  
وَفِي هَذَا الصَّبَاحِ مِمَّنْ نَعَزُ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ وَسِوَنَ الْمُشْرِكِينَ وَ مِمَّا كَانُوا يَعْبُدُونَ ، إِنِّي أَنْتُمْ  
كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاقْبَلْ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فِي هَذَا الصَّبَاحِ وَفِي هَذَا الْيَوْمِ  
بِرَّكَ عَلَى أَوْلِيَائِكَ وَعِيفَاءَ عَلَى أَعْدَائِكَ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاكَ وَعَادِ مَنْ عَادَاكَ ؛ اللَّهُمَّ احْتِمِ لِي  
بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ كُلِّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدِي وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَحِمْتَ بَنِي صَغِيرًا  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ  
تَعْلَمُ مُنْقَلَبَهُمْ وَمَنَوَاهُمْ ، اللَّهُمَّ احْفَظْ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ بِحِفْظِ الْإِيمَانِ وَانصُرْهُ تَسْرِعَ رِزْأَهُ وَافْتَحْ لَهُ  
فَتْحًا سِيرًا وَاجْعَلْ لَهُ وَلِيًّا مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ، اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَالْفِرْقَ الْمُخْتَلِفَةَ  
عَلَى رَسُولِكَ وَوَلَاةِ الْأَمْرِ بَعْدَ رَسُولِكَ وَالْأَيْمَةَ مِنْ بَعْدِهِ وَشِعْبَتَهُمْ وَأَسْأَلُكَ الزِّيَادَةَ مِنْ فَضْلِكَ  
وَالْإِفْرَارَ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِكَ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى مَا أَمَرْتَ بِهِ لِأَنْتَ بِي بَدَلًا وَلَا أَشْتَرِي  
بِهِ ثَمًّا قَلِيلًا ، اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَقَبِي سَكْرًا مَقْضِيَّتَ ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يَقْضِي عَلَيْكَ وَلَا  
يَذَلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ ، سُبْحَانَكَ رَبِّ الْبَيْتِ تَقَبَّلْ مِنِّي دُعَائِي وَمَا تَقَرَّرْتُ بِهِ إِلَيْكَ  
مِنْ حَيْرٍ فَضَاعَفْ لِي أَصْعَافًا [مُضَاعَفَةٌ] كَثِيرَةً وَأَيْتَانِ مِنْ لَدُنْكَ [رَحْمَةً وَ] أَجْرًا عَظِيمًا ، رَبِّ مَا أَحْسَنَ

مَا ابْتَلَيْتَنِي وَأَعْظَمَ مَا عَطَيْتَنِي وَأَطْوَلَ مَا عَافَيْتَنِي وَأَكْثَرَ مَا سَمَّرْتَ عَلَيَّ ، فَلَكَ الْحَمْدُ يَا إِلَهِي كَثِيرًا  
طَيِّبًا مُبَارَكًا عَلَيْكَ ؛ مِلَّةَ السَّمَاوَاتِ وَمِلَّةَ الْأَرْضِ وَمِلَّةَ مَا شَاءَ رَبِّي كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي  
لِوَجْهِ رَبِّي ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اموزنا سنا میں سے کوئی بات چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن ہر صبح دسٹام  
یہ کہنا نہ چھوڑو یہ اللہ اس صبح کو اور اس دن کو تجھ سے طلب مغفرت کرتا ہوں ان کے لئے جو تیری رحمت کے مستحق ہیں اور برأت  
ظاہر کرتا ہوں ان سے جو تیری لعنت کے مستحق ہیں آج کے دن اور اس صبح کو اور بری ہوں ان لوگوں سے کہ ہم جن مشرکین کی سلطنت  
میں ہیں اور بری ہوں ان بتوں سے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ بد قوم ہیں اور بدکار ہیں۔

خدا نذا اس صبح کو اور آج کے دن آسمان سے زمین پر برکت نازل کر اپنے اولیاء پر اور عذاب نازل کر اپنے

دشمنوں پر۔

خدا نذا دوست رکھ اسے جو تجھے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو تجھے دشمن رکھے۔ خدا نذا سورج کے طلوع  
سے غروب آفتاب تک امن و امان کو ہمارے لئے قائم رکھ۔

خدا نذا میرے والدین کو بخش دے اور ان پر اسی طرح رحم کر جیسے انھوں نے یمین میں مجھ پر رحم کیا ہے اور بخش  
دے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو جو زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں۔

خدا نذا تو جانتا ہے ان کے پلٹے کر جانے کی جگہ اور مقام کو خدا یا پیشوائے دین کے ایمان کی حفاظت کر اور غلب  
والی نصرت سے ان کی مدد کر اور آسان سے ان کو فترت دے اور اس کے لئے اور ہمارے لئے اپنی طرف سے ایک مدد دیا ہوا  
بادشاہ دے۔

خدا نذا فلاں فلاں پر لعنت کر اور ان فرقوں پر جنھوں نے تیرے رسول کی اور رسول کے بعد اویمان امر کی مخالفت  
کی اور ان کے بعد جو آئندہ اور ان کے شیعہ تھے ان سے دشمنی رکھی اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل کی زیادتی کا اور میں  
اقرار کرتا ہوں ان باتوں کا جو تیرے پاس سے آئیں اور تیرے امر کو تسلیم کرتا ہوں اور جو تو نے حکم دیا ہے اس کی حفاظت کرتا  
ہوں میں اس کا بدلہ نہیں چاہتا اور نہ اپنے ایمان کو تنگ توڑی قیمت پر بیچنا چاہتا ہوں۔

خدا یا جس کو تو نے ہدایت کی اس کے ذریعہ سے میری ہدایت کر اور سچائے مجھے شر سے اس چیز کے جو تو نے فیصلہ کیا  
ہے اور تو حکم کرنے والا ہے تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا جس سے تو محبت کرے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ تیری ذات  
صاحب برکت و برتری ہے اے پاک ذات تو بیت اللہ کا مالک ہے میری دعا کو قبول کر اور جس امر خیر سے میں نے تیری نزدیکی  
حاصل کی ہے اسے کئی گنا بڑھادے اور اپنی بارگاہ سے مجھے عطا کر اپنی رحمت اور اجر عظیم، یا رب تو کتنا اچھلے وہ جس میں  
تو نے مجھے مبتلا کیا اور کتنا گراں قدر ہے وہ عقیقہ جو تو نے مجھے دیا ہے اور کتنی طویل ہے تیری دی ہوئی عافیت تو نے میرے

انشرکنا ہمیں کو چھپا یا ہے اسے خدا تیرے لئے ہے حمد کثیر و طیب و مبارک جس نے پر کر دیا ہے آسمانوں اور زمین کو اور جن کو میرا رب دوست رکھتا ہے اور راضی ہوتا ہے اس حمد سے جو میرے صاحب جلال و اکرام رب کے لئے ہے۔

۲۴۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ حَقَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَالَ: «مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ، لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَمِائَةَ مَرَّةٍ، حِينَ يُصَلِّي أَوْ إِذْ لَمْ يَرِ يَوْمَئِذٍ ذَلِكَا، شَبَّأَ نَكَرَهُ».

۲۴۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو نماز صبح کے بعد سو مرتبہ کہے۔ ما شاء اللہ کان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم تو اس روز کوئی مصیبت اس تک نہ آئے گی۔

۲۵۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْعَجْرِ وَدُبُرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، دَفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَبْعِينَ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَمْوَانًا الرَّيْحِ وَالْبَرَسِ وَالْجُنُونِ وَإِنْ كَانَ شَقِيصًا مُجِئِي مِنَ الشَّقَاءِ وَكُتِبَ فِي السُّعْدَاءِ».

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز مغرب سات مرتبہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم خدا اس سے شر بلاؤں کو دور رکھتا ہے جن میں کم از کم آستہ تار برص، جنون ہے اگر وہ مرد شقی ہوگا تو فوراً نبرد اشقیاء سے اس کا نام کاٹ کر نبرد سعد میں داخل کر دے گا۔

۲۶۔ وَفِي رِوَايَةٍ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَمْوَانَةُ الْجُنُونِ وَالْجُدَامِ وَالْبَرَسِ وَإِنْ كَانَ تَمِيمًا رَجَوْتُ أَنْ يُجَوَّ لَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السُّعْدَاءِ».

۲۶۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم سے کم ان بیماریوں میں جنون و جذام برص ہے اگر وہ شقی ہوگا تو مجھے امید ہے کہ اللہ اس کو نیکوں میں داخل کرے گا۔

۲۷۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَنِّمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُسَبِّحُ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُسَبِّحُ لَمْ يَحْتَفِ شَيْطَانًا وَلَا سُلْطَانًا وَلَا بَرَصًا وَلَا جُدَامًا، وَلَمْ يَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: وَأَنَا أَقُولُهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.

۲۷۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے یہ کلمات تین مرتبہ صبح کو اور تین بار شام کو پڑھو اور اسے ششہزار سے ڈرتے نہ سلطان سے نہ برص سے نہ جذام سے اور آپ نے سات مرتبہ کے لئے نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ میں تو سو مرتبہ کہتا ہوں۔

۲۸۔ عَنْهُ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَمِيْسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلَّيْتَ الْعَدَاةَ وَالْمَغْرِبَ فَقُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِأَحْوَالٍ وَأَقْوَامٍ وَإِلَى اللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ » - سَبْعَ مَرَّاتٍ - فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا لَمْ يُصِبْهُ جُنُونٌ وَلَا جُدَامٌ وَلَا بَرَصٌ وَلَا سَبْعُونَ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صبح اور مغرب کی نمازوں کے وقت سات بار کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم ، لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم کہے گا اس کو نہ جنون ہوگا نہ جذام و برص اور ستر قسم کی بیماریاں اس سے دور رہیں گی۔

۲۹۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْبَحْمِيدِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَلَا تَسْطُرْ رِجْلَكَ وَلَا تَكَلِّمْ أَحَدًا حَتَّى تَقُولَ مِائَةَ مَرَّةٍ : « بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِأَحْوَالٍ وَأَقْوَامٍ وَإِلَى اللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ » وَمِائَةَ مَرَّةٍ فِي الْعَدَاةِ فَقَدْ قَالَهَا دَفَعُ اللَّهُ عَنْهُ مِائَةَ نَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَدْنَى نَوْعٍ مِنْهَا الْبَرَصُ وَالْجُدَامُ وَالشَّيْطَانُ وَالشُّطْرَانُ .

۲۹۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب مغرب کی نماز پڑھو تو کہیں ہر پھیلائے اور کسی سے کلام کے سو مرتبہ کہو ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ، اور سو مرتبہ بعد نماز صبح جو اس لئے کہے گا اللہ اس سے ایک سو بلاؤں کو دور رکھے گا جن میں گھٹیا ، برص و جذام اور ستر شیطان و سلطان ہے۔

۳۰۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا أَصَبَتْ قَعْرَتَكَ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِذَا بَارِقَتْ قُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَسْخُدْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَصِفُ وَلَا يُوصَفُ وَ يَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ ، يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ؛ أَعُوذُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا دَرَأَ وَمَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا نَحَّتِ الشَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ وَمِنْ شَرِّ مَا كَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ أَبِي مُرَّةٍ وَ مَاوَدَ وَ مِنْ شَرِّ الرَّسْبِيسِ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفَتْ وَمَا لَمْ أَصِفْ ؛ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ذَكَرْتُهَا أَمَانَ مِنَ الشَّعْبِ وَمِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمَنْ دُرِّيْتَهُ ، قَالَ وَكَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : « سُبْحَانَ اللَّهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ - ثَلَاثًا - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ

بِعَمَلِكَ وَمِنْ تَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فَجَاءَةِ يَقْمَتِكَ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا سَبَقَ فِي الْكِتَابِ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزِّ وَ مَلِكِكَ وَشِدَّةِ وَ قُوَّتِكَ وَبِعِظَمِ سُلْطَانِكَ وَبِفَقْرَتِكَ عَلَيَّ خَلْقِكَ .

۳۰۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے شام کو جب سورج غروب ہوتا دیکھو تو کہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، حمد ہے اس  
خدا کی جس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور حمد ہے اس خدا کے لئے جو ہر چیز کی ذات و صفات  
کو جانتا ہے اور کوئی اس کی ذات و صفات کو بیان نہیں کر سکتا وہ ہر شے کو جانتا ہے اور کوئی اس کے متعلق علم نہیں رکھتا  
وہ جانتا ہے زردیدہ گناہوں کو اور ان چیزوں کو جو سینے میں چھپائے ہوئے ہیں اور خدا کی ذات کریم سے پناہ مانگتا ہوں ہر  
اس چیز کے شر سے جو زمین کے نیچے ہے اور جو اوپر ہے اور جو پوشیدہ ہے اور شر سے ہر اس چیز کے جو رات میں ہے اور دن میں  
ہے اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے اور پوشیدہ شر سے اور ہر اس شر سے جس کو میں نے بیان کیا ہے اور نہیں بیان کیا  
اور حمد ہے رب العالمین خدا کے لئے۔

ان اسمائے الہی کا ذکر امام ہے درندہ سے اور شیطان رحیم سے اور اس کی ذریت سے، امام نے فرمایا امیر المؤمنین  
علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے "بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْقَدُوْسِ" (تین بار) خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے  
اور تیری دی ہوئی عاقبت کے بدل جانے سے اور تیرے عذاب کے اجابگ آنے سے اور اس شقاوت کے پانے سے جس کا ذکر کتاب  
میں ہو چکا ہے خدا میں تیری عزت و سلطنت اور شدید قوت اور عظیم شان حکومت اور خلق پر تیری تدر سے سوال کرتا ہوں

۳۱۔ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ مَعَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ تَقُولُ :  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُنزِلُ وَيَرْجِي وَهُوَ حَيٌّ لَا  
يَمُوتُ بِيَدِهِ الْحَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . - عَشْرَ مَرَّاتٍ - وَ تَقُولُ : «أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنْ  
هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ، إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» . - عَشْرَ مَرَّاتٍ - قَبْلَ طُلُوعِ  
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ فَإِنْ نَسِيتَ فَصَبَّتْ كَمَا تَقْضِي الصَّلَاةَ إِذَا نَسَيْتَهَا .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ دعا کرنا قبل طلوع آفتاب اور بعد غروب سنت واجبہ ہے صبح طلوع فجر اور  
وقت مغرب کے کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، اسی کی بادشاہت ہے اسی کی حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے  
اور مارتا ہے اور جلاتا ہے خیر اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر شے پر قادر ہے (دس مرتبہ) اور کہو میں سمیع و عظیم خدا سے پناہ مانگتا  
ہوں شیطان کے وساوس سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کی موجودگی سے بے شک اللہ سنیے والا اور جاننے والا ہے آفتاب کے طلوع  
اور غروب سے پہلے اور اگر سمجھوں جاؤ تو اسی طرح ادا کر دیجیے نماز سمجھوں جانے پر ادا کرتے ہو۔

۳۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :  
 قُلْ : «أَسْتَعِيذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ يَحْضُرَ رُؤْيَا ، إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، وَقُلْ :  
 «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : مَقْرُوضٌ  
 هُوَ؟ قَالَ : نَعَمْ مَقْرُوضٌ مَحْدُودٌ تَقُولُهُ وَقَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنْ فَاتَكَ شَيْءٌ  
 فَأَقْصِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں شیطانِ رجیم سے اور پناہ مانگتا ہوں ان  
 کے حاضر ہونے سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ جلتا  
 اور مارتا ہے مارتا اور جلتا ہے وہ ہر شے پر قادر ہے ایک شخص نے کہا کیا یہ فرض ہے فرمایا ہاں فرضِ محمدی ہے یہ کہو قبل طلوع  
 آفتاب اور قبل غروب دس بار۔ اگر نہ کہا ہو تو کہورات میں یا دن میں (جب یاد آئے)

۳۳۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ  
 قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : «إِنَّ مِنَ الدُّعَاءِ مَا يُبْنِي لِصَاحِبِهِ إِذَا نَسِيَ أَنْ يَقْضِيَهُ يَقُولُ بَعْدَ الدُّعَاءِ : «لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ  
 [كُلُّهُ] وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، - عَشْرَ مَرَّاتٍ - وَيَقُولُ : «أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ ، - عَشْرَ مَرَّاتٍ  
 فَإِذَا نَسِيَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ .

۳۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی بھول جائے تو اس کو ادا کرے۔ صبح کو دس بار کہے  
 لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ

اور دس بار کہے اعوذ باللہ السميع العليم اگر بھول جائے تو اس دعا کو ادا کرے۔

۳۴۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام  
 عَنِ التَّسْبِيحِ ، فَقَالَ : مَا عَلِمْتُ شَيْئًا مَوْطِنًا غَيْرَ تَسْبِيحِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَعَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ الْعَجْرِ  
 تَقُولُ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ [يُحْيِي وَيُمِيتُ] وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ،  
 وَيَسْتَعِثُّ مَا شَاءَ تَطَوُّعًا .

۳۴۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تسبیح کے متعلق پوچھا۔ فرمایا میں تسبیحِ فاطمہ سے بہتر وظیفہ میں کوئی  
 تسبیح نہیں جانتا۔ بعد فجر دس بار کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لا الملک ولا الحمد و ہوا علی کل شیء قدیر اس کے علاوہ

خوشنودی خدائے باری پر پڑھو۔

۳۵ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ قَالَ حِينَ يَطْلُعُ الْهَجْرُ : **وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ [وَيُحْيِي وَيُمِيتُ] وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** . - عَشْرَ مَرَّاتٍ - وَوَصَلَّى عَلَى نَجْوَى وَآلِ نَجْوَى ، عَشْرَ مَرَّاتٍ ، وَسَبَّحَ حَمْسًا وَتَلَّاهُ مَرَّةً وَهَلَّلَ حَمْسًا وَتَلَّاهُ مَرَّةً وَحَمَدَ اللَّهَ حَمْسًا وَتَلَّاهُ مَرَّةً لَمْ يُكْتَبْ فِي ذَلِكَ الصَّبَاحِ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَإِذَا قَالَهَا فِي الْمَسَاءِ لَمْ يُكْتَبْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْغَافِلِينَ .

۳۵- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو طلوع فجر کے وقت دس بار یہ کلمات کہے

اور دس بار محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور ۳۵ بار الحمد للہ - تو اس صبح کو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور

اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

۳۶ - مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام أَسْأَلُهُ أَنْ يَعْلَمَنِي دُعَاءَ فَكَتَبَ إِلَيَّ : **تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ : اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ لَا أَشْرَكَ بِهِ شَيْئًا ، وَإِنْ زِدْتَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ ، ثُمَّ تَدْعُو بِمَا بَدَأَكَ فِي حَاجَتِكَ فَهُوَ لِكُلِّ شَيْءٍ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى بِفِعْلِ اللَّهِ مَا يَشَاءُ** .

۳۶- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے انھوں نے کہا صبح و شام کہا کرو

اللہ اللہ اللہ ربی الرحمن الرحیم لا اشرک بہ شیئاً

اگر اس پر کچھ زیادہ کرو تو بہتر ہے بھراہنی حاجت بیان کرو، ہر شے اذن خدا سے ہوتی ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے

۳۷ - الْحُسَيْنُ بْنُ نَجْوَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سُهْدَانَ ، عَنْ دَاوُدَ التَّرْتِيبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، قَالَ : لَإِنَّ دُعَاءَ أَنْ تَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحْتَ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَمْسَيْتَ : **وَاللَّهِمَّ اجْعَلْ فِي رِزْقِكَ الْحَبِيبَةَ الَّتِي تَجْعَلُ فِيهَا مَنْ تُرِيدُ ، فَإِنَّ أَبِي عليه السلام كَانَ يَقُولُ : هَذَا مِنَ الدُّعَاءِ الْمَحْرُورِ .**

۳۷- فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے مت کرو ترک اس دعا کو تین بار صبح کو پڑھو اور تین بار شام کو



اللهم اجعلني في درعك المحيية التي تجعل فيها من تزيد  
میرے پردے بزرگوار فرماتے تھے یہ دعا خزانہ الہیہ میں سے ہے مومنین کے لئے۔

۳۸ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَكَارِيِّ، عَنْ أَبِي حَزْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا عَنَى بِقَوْلِهِ: «وَأَبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَى»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالِغٍ فِيهِنَّ، قُلْتُ: وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ وَرَبِّي مَحْمُودٌ أَصْبَحْتُ لَا أُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا أَدْعُو مَعَهُ إِلَهًا وَلَا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ وِلِيًّا - ثَلَاثًا - وَإِذَا أَمْسَى قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «وَأَبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَى»، قُلْتُ: وَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِي نَوْحٍ: «إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالِغٍ فِيهِنَّ، قُلْتُ: وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ مَا أَصْبَحْتُ بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَاقِبَةٍ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا فَإِنَّهَا مِنْكَ وَحَدِّكَ لِأَشْرَافِكَ لَكَ. فَلَمَّا أَلْحَمْتُ عَلَى ذَلِكَ وَتَلَّكَ الشُّكْرَ كَثِيرًا. كَانَ يَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثًا وَإِذَا أَمْسَى ثَلَاثًا، قُلْتُ: وَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِي يَحْيَى: «وَحَنَانًا مِنْ لَدُنِّكَ وَرُكُوعًا»؟ قَالَ: تَحَسَّنَ اللَّهُ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا بَلَغَ مِنْ تَحَسَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا قَالَ: بَارَكَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِبَيْتِكَ يَا يَحْيَى.

۳۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب راوی نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت سے اور ابراہیم نے پورا کیا۔ فرمایا وہ چند کلمات تھے تو لایف الہی میں جن کو ابراہیم نے بار بار ادا کیا۔ میں نے پوچھا وہ کیا تھے فرمایا جب صبح ہوتی تو فرماتے ہیں نے سبح کی در آنجا لیک میرا رب معبود ہے میں نے سبح کی در آنجا لیک میں کسی کو اللہ کا شریک کرنے والا نہیں اور نہ میں اس کے ساتھ کسی کو پکارتا ہوں اور نہ اس کے سوا کسی کو اپنا ولی جانتا ہوں (میں بارم اور جب شام ہوئی تو یہی تین بار کہتے اس پر خدا نے قرآن میں نازل کیا۔ و ابراہیم الذی وفی، میں نے کہا کیا مراد ہے اس سے جو نوح کے بارے میں فرمایا ہے إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا۔ فرمایا وہ کچھ کلمات تھے جن کو بار بار فرمایا کرتے تھے میں نے کہا وہ کیا تھے۔ فرمایا صبح کو کہتے تھے میں نے اس کو الہی کے ساتھ صبح کی کر دین و دنیا کی نعمت اور عافیت میں ہوں۔ اے دعوۃ لا شریک یہ سب تیری طرف سے ہے اس پر میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا کثیر شکر ادا کرتا ہوں یہ کلمات تین بار صبح کو اور تین بار شام کو فرمایا کرتے تھے میں نے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا جو یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ حنانا من لدنا و رکوعا، فرمایا اللہ کا ان پر مہربانی تھی میں نے کہا وہ کس شان سے تھی۔ فرمایا جب وہ کہتے تھے یا رب تو خدا کہتا تھا۔ لیک لے لے سبھی۔

# انچاسواں باب

## سوتے اور جاگتے وقت کی دعا

### (باب) ۴۹

﴿الدُّعَاؤُ عِنْدَ النَّوْمِ وَالْإِثْبَاتِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ نَجْمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، جَمِيعًا عَنْ بَكْرِ بْنِ نَجْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ جَبِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَا فَمَهْرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَطَّنَ فَحَبْرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَلَكَ قَدْرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَ يُمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - حَرَّجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جس نے اپنے سوتے وقت تین بار کہا الحمد للہ الذی الخ تو گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں گویا وہ آج ہی بطن مادر سے نکلا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْمٍ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْتَسِبُ نَفْسِي عِنْدَكَ فَأَحْتَسِبُهَا فِي مَجَلِّ رِضْوَانِكَ وَمَعْفُورَتِكَ وَإِنْ زِدْتَهَا [إِلَى بَدَنِي] فَأَرِذْهَا مُؤَمَّنَةً غَارِقَةً بِحَقِّ أَوْلِيَائِكَ حَتَّى تَتَوَقَّأَهَا عَلَيَّ ذَلِكَ .

۲۔ سرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم سے کوئی بستر خواب پر جلتے تو کہے۔ خداوند اید میں نے اپنی روح کو تیری بارگاہ میں بند کیا یعنی اب سونے والا ہوں پس تو اس کو اس جگہ بند کر جو تیری رضا اور بخشش کا مقام ہو اور جب تو اس کو لوٹائے تو اس حالت میں لوٹنا کہ ایمان لانے والی ہو اور تیرے اولیاء کے حق کو پہچاننے والی ہو اور اس حالت پر اس کو موت دینا۔

۳۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْلَادٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَجْمٍ ، عَنْ عَمْرِو وَاجِدٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَنَامِهِ : آمَنْتُ بِاللَّهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي فِي مَنَامِي وَفِي بَقْطَنِي .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ سوتے وقت میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور شیطان سے بیزار

ہوں یا اللہ سوتے اور جاگتے میری حفاظت کر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْأُخَيْرُ كُمْ بِمَا كُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ كَانَ يَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَيَقُولُ : بِاسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي فِي مَنَامِي وَفِي يَقَظْتِي ،

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں تم کو بتاؤں کہ رسول اللہ جب فرس خواب پر جلتے تھے تو کیا فرمایا کرتے تھے رادی نے کہا ضرور فرمائیے۔ فرمایا اور پہلے آیت الکرسی پڑھتے تھے پھر نہاتے تھے میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے شیطان سے علیحدگی اختیار کی۔ خداوند امیری حفاظت کر میری خواب و بیداری میں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَبْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْإِحْتِلَامِ وَمِنْ سُوءِ الْأَحْلَامِ وَأَنْ يَلْعَبَ بِي الشَّيْطَانُ فِي الْبِقَعَةِ وَالْمَنَامِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے خداوند میں تیری پناہ چاہتا ہوں خواب میں جب ہونے سے بدخوابی سے اور اس سے کہ شیطان بیداری یا خواب میں فریب دے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقِبَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، جَمِيعًا عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ إِذَا أَخَذَتْ مَضْجَعَكَ فَكَبِّرِ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحْهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَعْوِدَتَيْنِ وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوْلِي الصَّافَاتِ وَعَشْرًا مِنْ آخِرِهَا .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سونے کو لیٹو تو تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پڑھو یعنی ۳۳ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ کہو۔ پھر آیت الکرسی پڑھو اور پھر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس برب الناس پڑھو اور پھر سورہ والصفات کی دس اول اور دس آخر کی آیات پڑھو۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ ، عَنْ أُخْبِهِ أَنَّ شَهَابَ بْنَ عَبْدِ رَبِّهِ سَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَقَالَ : قُلْ لَهُ : إِنَّ امْرَأَةً تَقْرَأُ عَنِّي فِي

الْمَنَامِ بِاللَّيْلِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : أَحْمَلُ مَسَاحِدَ كَثِيرِ اللَّهِ أَوْ بَعَا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَسَبَّحَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ  
تَسْبِيحَةً وَ أَحْمَدِ اللَّهَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ قُلْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ حَذِّهِ لِأَشْرِيكَ لَهُ . لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ  
يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ يُحْيِي بِيَدَيْهِ الْعَجْرُ وَ لَهُ اخْتِلَافُ اللَّائِلِ وَ الشَّيْبَانِ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .  
- عَشْرَ مَرَّاتٍ -

۷۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک عورت مجھے خواب میں ڈراتی ہے حضرت نے فرمایا ایک تسبیح  
لو اور اس پر ۳ بار اللہ اکبر پڑھو اور ۳ بار الحمد للہ، ۳ بار سبحان اللہ اور پھر کہو لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له  
له الملك وله الحمد یحیی و یمیت و یمیت و یحیی بید الخیر و له اختلاف الیں و انہار دہوا علی کل شیء قدير دس بار۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ أَتَاهُ ابْنُ لَهُ لَبْلَبَةَ فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَتُ أَرِيدُ أَنْ أَنَامَ . فَقَالَ : يَا بَنِيَّ قُلْ : وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عليه السلام عَبْدُ اللَّهِ وَ رَسُولُهُ ، أَعُوذُ بِعَظْمَةِ اللَّهِ وَ أَعُوذُ بِعَرِّ قَائِلِهِ وَ أَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللَّهِ وَ أَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَ أَعُوذُ  
بِسُلْطَانِ اللَّهِ ؛ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ أَعُوذُ بِعَفْوِ اللَّهِ وَ أَعُوذُ بِمَعْرِانِ اللَّهِ وَ أَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ مِنْ شَرِّ  
السَّامَةِ وَ الْهَامَةِ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذَابِيَةٍ مَعِينَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ يَلْبَلِ أَوْجُهًا رُؤُوسِ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَ  
مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ مِنْ شَرِّ السَّوَاعِقِ وَ الْبَرَدِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ ،  
قَالَ مُعَاوِيَةُ : فَيَقُولُ الصَّبِيُّ : الطَّيِّبِ ، عِنْدَ ذِكْرِ النَّسَبِيِّ : الْمُبَارَكِ . قَالَ : نَعَمْ يَا بَنِيَّ  
الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صاحبزادے آپ کے پاس آئے اور کہا بابا جان میں سونا چاہتا ہوں  
فرمایا بیٹا کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور پناہ مانگتا ہوں خدا  
کی عظمت دعوت و قدرت سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے جلال سے اور اس کی قوت سے اور خدا ہر شے پر قادر ہے اور پناہ  
مانگتا ہوں اللہ کے عفو اور بخشش سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی رحمت سے ہرگز نہ اور فرور رساں کے شر سے اور ہر  
زمین پر چلنے والے سے چھوٹا ہو یا بڑا ، دن میں جو یارات میں اور بدکار جن اور انسان سے اور بدکار عرب و عجم سے اور  
بحلیوں اور برن کے شر سے یا اللہ درود بھیج محمد اپنے بندہ اور اپنے رسول پر راوی کہنٹلے کہ انہوں نے کیا۔ اسے  
بابا جان کیا ذکر رسول کے ساتھ مبارک کے ساتھ طیب بھی کہوں فرمایا ہاں بیٹا الطیب المبارک بھی کہو۔

۹۔ نَبِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ لِي أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا انْطَمَعَتْ أَنْ لَا يَبْتَ لَبْلَبَةَ حَتَّى تَعُوذَ بِأَحَدِ عَشَرَ حَرْفًا ؟ قُلْتُ : أَحْوَجُ لِي بِهَا ؟

قَالَ : قُلْ : «أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِدَفْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَنْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمُلْكِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَبِأَمْرِهِ وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبِرَأْؤَدْرَأَهُ . وَتَعُوذُ بِهِ كُلَّمَا شِئْتَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر ممکن ہو تو ہر رات کو سوتے وقت پناہ مانگ خدا سے ، ان گیارہ کلمات سے پناہ مانگتا ہوں میں عزت خدا سے ، قدرت خدا سے ، جلال خدا سے ، توت خدا سے ، جمال خدا سے ، جلال خدا سے ، جمع خدا سے ، سلطنت خدا سے ، وجہ اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اور رسول اللہ سے ہر مخلوق کے شر سے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر جس طرح چاہے اور پناہ مانگ۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَيِّدِ بْنِ تَجْبِجٍ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا أُوْتِيَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : «بِسْمِ اللَّهِ وَصَعْتَ جَنَّتِي الْإِيمَانَ [لِلَّهِ] عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا لِلَّهِ مُسْلِمًا قَوْمًا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ» .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم فرش پر سونے کے لئے لیٹو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے اپنا دایہنا پہلو اللہ کی بخشش دے کے لئے ملت ابراہیمی کی پیروی کے ساتھ رکھا ہے میں اللہ کا فرمانبردار بندہ ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ التَّمِيمِ بْنِ نَوْيدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سَلْبَمَانَ ، عَنْ جَرَّاحِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : « إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ وَنَ اللَّيْلِ فَلْيَقُلْ : «سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ السَّامِيَةِ وَرَبِّ الْمُسْتَضَمِّعِينَ» وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ عَبْدِي وَشَكَرَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اسے کہنا چاہیے اے بیویوں کے رب ، اے مسکین کے خدا کے کمزوروں کے پالنے والے حمد ہے اس خدا کے لئے جو زندہ کرتا ہے مردوں کو اور وہ ہر شے پر قادر ہے خدا اس سے کہتا ہے میرے بندے نے سپح کہا اور شکر ادا کیا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عَن رِزَاةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا قُمْتَ بِاللَّيْلِ مِنْ مَنَامِكَ فَقُلْ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوحِي لِأَحْمَدِهِ وَاعْبُدَهُ فَإِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الدَّيْكَ فَقُلْ : سُبْحَانَ قُدُّوسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ

عَسَاكَ، لِأَنَّكَ إِذْ أَنْتَ وَحْدَكَ، عَمِلْتَ سُوءًا، وَظَلَمْتَ نَفْسِي فَأَعْفِرْ لِي . فَإِنَّهُ لَا يَقْبَلُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ، فَإِذَا قُمْتَ فَانظُرْ فِي آفَاقِ السَّمَاءِ وَقُلْ : اللَّهُمَّ لَا يُؤَارِي مِنْكَ لَيْلٌ دَاجٍ وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلَا أَرْضٌ ذَاتُ مِهَادٍ وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ وَلَا بَحْرٌ لَحِيحٌ تُدَلِّجُ مِيزَانَ يَدَيِ الْمُدْلِجِ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ خَائِفَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا نَجَّيْتَهُ مِنَ السُّدُورِ ، غَاثَاتِ النُّجُومِ وَنَابَاتِ الْعُيُونِ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ سُبْحَانَ رَبِّيَ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَإِلَهَ الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رات کو نیند سے چوٹو تو کہو حمد ہے اس خدا کی جس نے روح کو میرے بدن میں پھر سے لوٹایا۔ میرے اس کی حمد کرتا ہوں اور اس ہی کی عبادت کرتا ہوں جب مرغ سحری کی آواز اذان سنو تو کہو سبحان قدوس رب الملائکۃ والروح، اس کی رحمت اس کے غضب سے آگے ہے اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو واحد و یکتا ہے میں نے بد اعمالی کر کے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، پس جب تم بستر سے اٹھو تو آسمان کے کناروں پر نظر کرتے ہوئے کہو خداوند! نہیں پھیلتی تجھ سے کسی چیز کو نہ رات کی تاریکی نہ بروج والے آسمان اور نہ زمین کے اونچے نیچے مقام اور نہ وہ تاریکیاں جو تیرے ہاں اور نہ وہ دریاؤں کی طغیانی جو تیری مخلوق کے سامنے دریائی سفر میں ہوتی ہے۔ اے خدا تو آنکھوں کی نیجانت کو اور سینوں کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے رات کے ستارے ڈوب گئے اور لوگوں کی آنکھیں رات کو سو گئیں۔ اے جی و قیوم رات کو تجھے بنیسا آتی ہے نہ اونٹنک۔ پاک ہے میرا وہ رب جو عالموں کا پالنے والا ہے اور رسولوں کا معبود ہے اور حمد کا سزاوار ہے وہ خدا جو رب العالمین ہے۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَحَمَّادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ حَمَّامًا . عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا فَمَّ أَحْرَ اللَّيْلِ يَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى يَسْمَعَ أَهْلَ الدَّارِ وَيَقُولُ : اللَّهُمَّ أَعِيبِي عَلَيَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ . وَوَسِّعْ عَلَيَّ ضَبَقَ الْمُنْجَعِ وَارْزُقْنِي خَيْرَ مَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَارْزُقْنِي خَيْرَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ .

۱۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز شب کے لئے رات کے آخری حصہ میں کھڑے ہوتے تو اسٹی بلند آواز سے جبے کھردلے سنتے تھے فرمایا کرتے تھے خدا یا میری مدد کرنا تجھے نکلے ہوئے اور میرے لئے تنگی قبر کو کشادہ کرنا اور قبل موت اور بعد موت مجھے بہتر رزق دینا۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ : تَقُولُ إِذَا أَرَدْتَ النَّوْمَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنِّي أُرْسَلُهَا فَأَحْفَظُهَا .

۱۴- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: ب سونے کا ارادہ کرتے تو کہا کرتے خدایا اگر تو میری روح کو بدن میں لوٹانے سے روکے تو اس پر رحم کر اور اسے لوٹادے تو اس کی حفاظت کر۔

۱۵- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ نَجَّارِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً وَجِئَ بِأَخْذٍ مَضْجَعَهُ غَيْرَ لَهُ مَا عَمِلَ قَبْلَ ذَلِكَ خَمْسِينَ عَامًا، وَقَالَ يَحْيَى: فَسَأَلْتُ سَمَاعَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ ذَلِكَ، وَقَالَ: يَا أَبَا نَجْدٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ جَزَيْتَهُ وَجَدْتَهُ سَدِيدًا.

۱۵- ابی اسامہ نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو کوئی سورہ قہل ہو اللہ احد پڑھے جب کہ سونا چاہیے تو وہ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے یہی نے کہا۔ سماع نے پوچھا اس حدیث کے متعلق تو اس نے کہا مجھ سے ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ نے مجھ سے فرمایا اے ابو محمد اگر تم اس کا تجربہ کرو گے تو شکیب یاد گے۔

توضیح: صورت تجربہ کی یہ ہوگی کہ ایک مومن جس نے پچاس سال تکلیف میں گزارے ہوں اس عمل سے پہلے توجہ یہ عمل کرے گا تو ان تکلیفوں سے محفوظ رہے گا جو بٹے ہوئے گناہوں کے باعث تھیں۔ سورۃ شوریٰ میں ہے جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں ہی سے پہنچی ہے۔

۱۶- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ نَجَّارٍ، جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِذَا أُوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَانًا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ، فَإِذَا قَامَ مِنْ نَوْمِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَإِلَيْهِ الشُّكْرُ» وَقَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ قَرَأَ عِدَّةَ مَنَامِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالآيَةَ الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَّا إِلَهُ الْإِلَهِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ، وَآيَةَ السُّجُودِ وَآيَةَ السَّجْدَةِ وَكَيْلَ يَوْمِ الشَّيْطَانِ يَحْفَظَانِي مِنْ مَرَدَّةِ الشَّيَاطِينِ، شَأْوُوا أَوْ أَبَوْا وَمَعَهُمَا مِنَ اللَّهِ ثَلَاثُونَ مَلَكًا يَحْمَدُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يُسَبِّحُونَهُ وَيَهَلِّلُونَهُ وَيُكَبِّرُونَهُ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ إِلَى أَنْ يَنْسَبَهُ ذَلِكَ الْعَبْدُ مِنْ نَوْمِهِ وَثَوَابُ ذَلِكَ لَهُ».

۱۶- سنا گیا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم سوئے ہو تو فرماتے خدایا میرے نام کی برکت سے میں زندہ ہوں اور تیرے نام کی برکت سے میں مرتا ہوں اور جب سو کر اٹھے تو کہے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے زندہ کیا اس کے بعد کہ میں مر گیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جاننے اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے

فرمایا جو کوئی تین مرتبہ سوتے وقت آیتہ کرسی پڑھے اور سورہ آل عمران کی یہ آیت شہدا اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکہ و اولو العلم تماماً باسط اور آیتہ سحریہ (سورت اعراف) ان ربکم الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی بلسل والنہار طلبہ خیمتا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامر الالہ الخلس والامر تبارک اللہ رب العالمین اور آیتہ سجده کی پڑھے تو اس کی حفاظت کئے دو شیطان مفرکے جلتے ہیں سرکش شیاطین میں سے چاہے وہ سرکش چاہیں یا نہ چاہیں (غرض یہ ہے کہ جب دو شیطانوں کو محافظہ دیکھیں گے تو بہت زیادہ غناک ہوں گے ایسے ہی موقع کے لئے کہا گیا ہے۔ عدد شود سبب نیرگ خدا خراہد۔ اور ان دونوں کے ساتھ تیس فرشتے اس کے لئے خدا کی حمد اور تسبیح و تہلیل تکبیر کرتے ہیں اور جب تک وہ مومن بیدار ہو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

۱۷۔ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ . عَنْ حَمْدَانَ السَّلَامِيِّ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ . عَنْ أَبِي بَانٍ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُدَاعَةَ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ تَقِيًّا قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ آخِرَ الْكِتَابِ عِنْدَ التَّوَعُّمِ إِلَّا تَبْقَطُ فِيهِ السَّاعَةُ الَّتِي يُرِيدُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو سورہے وقت سورہ کہف کی آخری آیات پڑھے تو جس وقت وہ بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ التَّوْقَلِيِّ . عَنِ الشَّكُونِيِّ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ تَقِيًّا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ أَرَادَ شَيْئًا مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَأَحْدَمَ صَحْمَهُ فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ الْأَسْمَى لَا تَوْسِي مَكْرُكٌ وَلَا تَسْمِي ذَكْرُكٌ ، وَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْفَاقِلِينَ . أَفْوَمُ سَاعَةٌ كَذَا وَكَذَاهُ . إِلَّا وَكَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكًا يَنْتَهِي تِلْكَ السَّاعَةَ .

۱۸۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسولِ فدائے فرمایا جو کوئی رات کو کچھ دیر عبادت کے لئے بستہ چھوڑنا چاہتا ہے اس کو کہنا چاہیے بسم اللہ یا اللہ مجھے بے خوف ذکر اپنی تدبیر سے اور بت بھلا مجھے اپنا ذکر کرنے سے اور مجھے غافلوں میں سے قرار نہ دے میں فلاں بیدار ہو جاؤں خدا ایک فرشتہ کو معین کر لے تاکہ وہ اسی گھڑی سے جگا دے۔

## پچاسواں باب گھر سے باہر نکلنے وقت کی دعا

۵۰ (باب) ﴿الدُّعَاءُ إِذَا خَرَجَ الْإِنْسَانُ مِنْ مَنْزِلِهِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ ابْنِ أَبِي غَمْبِيرٍ . عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْعَدَنِيِّ . عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ :



رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحْرَجُ لِي شَفَعْتُ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُحْرَجَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ . قُلْتُ : (إِنِّي أَرَأَيْتَكَ تُحْرَجُ لِي شَفَعْتُكَ حِينَ حَرَجْتَ قَهْلَ قُلْتُ شَيْئاً ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا حَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يُحْرَجَ : «اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، تَلَانَا . بِاللَّهِ أَخْرُجْ وَبِاللَّهِ ادْخُلْ وَعَلَى اللَّهِ أَنْوَكُلْ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . «اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي فِي وَجْهِ هَذَا يَحْيَى وَاحْتَمِلْ لِي بِحَيْرٍ وَقَبِي شَرَّ كُلِّ ذَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِبِئْسَ صَيْتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، لَمْ يَزَلْ فِي صَمَانِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَرُدَّهُ اللَّهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ فِيهِ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ مِثْلَهُ .

۱- ابو حمزہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام کو دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جب گھر سے نکلنے ہوئے دروازہ پر گئے تو آپ کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ میں نے کہا کیا آپ کچھ پڑھ رہے تھے فرمایا ہاں انسان جب اپنے گھر سے نکلے تو کہے اللہ اکبر اللہ اکبر بار زبان سے کالتا ہوں، اللہ کی حفاظت میں اور داخل ہوتا ہوں اللہ کی حفاظت میں اور خدا پر میرا توکل ہے (تین بار) پھر کہے خداوند امیر ہے اور پرنسپل کا دروازہ کھول اور میرا خاتمہ نیکی پر کر اور مجھے ہر حیوان کے شر سے بچا جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والے ہے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے وہ اللہ کی ضمانت میں رہے گا جب تک اپنے گھر کی طرف نہ لوٹے۔  
اسی ہی ایک اور روایت ابو ایوب سے مروی ہے۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ بَابَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ حَرَجَ مِنَ الْبَابِ فَقَالَ : بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ . ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا حَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ قَالَ الْمَلَكَانِ : كُفَيْتَ فَإِذَا قَالَ : آمَنْتُ بِاللَّهِ ، قَالَا : هُدَيْتَ ، فَإِذَا قَالَ : تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ، قَالَا : وَقَبِيَتْ فَيَنْتَحَى الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : كَيْفَ لَنَا بِمَنْ هُدِيَ وَ كَيْفِي وَ قَبِي ؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَرَضَنِي لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ تَرَكَتِ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوا كُوكُ وَفِي وَ قَبِي ؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَرَضَنِي لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ تَرَكَتِ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوا كُوكُ وَإِنْ رَفَضْتَهُمْ لَمْ يَرُدُّوْكَ ، قُلْتُ : فَمَا أَصْنَعُ ؟ قَالَ : أَعْطِهِمْ [ مِنْ ] عَرَضِكَ لِيَوْمٍ فَفَرِّكَ وَفَاقِكَ .

۲- ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن حسین کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب دروازہ سے نکلنے لگے تو میں حضرت کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لایا۔ اسی پر آؤ گے ہے اسے ابو حمزہ جب کوئی گھر سے نکلنے ہے تو شیطان سامنے آتا ہے لیکن جب کہتے ہیں بسم اللہ تو دو فرشتے کہتے ہیں تیرا مطلب

پورا ہوا اور جب وہ کہتا ہے میں اللہ پر ایمان لایا تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے ہدایت پائی اور جب وہ کہتا ہے تو کلمات تلاؤ اللہ تو وہ فرشتے کہتے ہیں تیری نگہبانی کی گئی اب شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے سے کہتا ہے ایسے پرہم کیسے تا اور پائیں جو ہدایت یافتہ ہو جس کی ہم پوری ہو گئی ہو اور خدا جس کا نگہبان ہو۔ راوی کہتا ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ خداوند آج میری یہ فرض تجھ سے ہے اسے ابو حمزہ اس کے بعد اگر تم لوگوں کو چھوڑو گے تو لوگ تم کو نہ چھوڑیں گے اگر تم ان کو ترک کرو گے تو وہ نہ کریں گے یعنی تمہارے مخالفین درپے آزار رہیں گے اور باوجود تمہارے الگ رہنے کے تو تمہیں بدنام ہی کئے جائیں گے۔ میں نے کہا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا ایسا اس دنیوی آبرو کو ان بدبختوں کی نذر کرو اور نقرہ فاتر میں بسر کرو لا اللہ قیامت میں تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: اسْتَأذَنْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَرَجَ إِلَيَّ وَ شَقَاتُهُ تَنَحَّرَ كَانَ قَعْلُكَ لَهُ ، فَقَالَ : أَقَطَعْتَ لِدَلِّكَ يَا شَامِلِي ؟ قُلْتُ : نَعَمْ جُعِلَتْ فِدَاكَ ، قَالَ : إِنِّي وَاللَّهِ تَكَلَّمْتُ بِكَلَامٍ مَا تَكَلَّمْتُمْ بِهِ أَحَدٌ قَطُّ إِلَّا كَفَاهُ مَا أَمَّهَتْهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَا وَ آخِرَتِهِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَحْبَبْتَنِي بِهِ قَالَ : نَعَمْ مَنْ قَالَ جِبِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ : بِسْمِ اللَّهِ حَسْبِيَ اللَّهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ أُمُورٍ كَلِمَاتٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ ، كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَمَّهَتْهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَا وَ آخِرَتِهِ .

۳۔ ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اذن دخول چاہا۔ حضرت تشریف لائے در آنجا ایک آپ کے درون ہونٹ ہلتے تھے میں نے اس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اسے شمالی تم نے اس بات کو سمجھ لیا ہے میں نے کہا، ہاں، میں آپ پر خدا ہوں۔ فرمایا۔ اسے ابو حمزہ واللہ میری زبان پر وہ کلمات ہیں جو اس سے پہلے کسی نے نہ کہے مگر یہ کہ اللہ نے اس کی و مراد پوری کی جو امر دنیا و آخرت سے متعلق ہو۔ میں نے کہا مجھے بتائیے۔ فرمایا اچھا جو کوئی گھر سے نکلے۔ اسے کہنا چاہیے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ ہی میرے لئے کافی ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے یا اللہ میں تم سے اپنے تمام امور میں بہتری کا سوال کرتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کی رسوائی اور عذاب آخرت سے تو خدا اس کی ہر حاجت کو جو دنیا و آخرت سے متعلق ہو گی برائے گا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ جِبِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَابِ دَارِهِ : «أَعُوذُ بِمَا عَادَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ الْجَدِيدِ الَّذِي إِذَا غَابَتْ شَمْسُهُ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ غَيْرِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ نَصَبَ لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنْ شَرِّ السَّبَاحِ وَالْمُهَوَّمِ وَمِنْ شَرِّ رُكُوبِ الْمَحَارِمِ كُلِّهَا ، أُجِبْ

تَقْسِي بِاللهِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ، عَفَرَ اللهُ لَهُ وَتَابَ عَلَيْهِ وَكَفَاهُ أَلْهَمَ وَحَجَرَهُ عَنِ السُّوءِ وَعَصَمَهُ مِنَ الشَّرِّ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی اپنے گھر کے دروازے سے نکلے اسے چاہیے کہ کچھ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں ان کلمات سے جن سے پناہ مانگی ملائکہ نے اس نئے دن کے شر سے جب تک آفتاب غروب ہو۔ اس دن میں مجھے پناہ ملے میرے نفس کے شر سے اور غیر کے شر سے اور شیاطین کے شر سے اور ان لوگوں کے شر سے جو اذیت لیتے خدا کے دشمن ہیں اور جن سے انس کے شر سے اور درندوں اور گزندوں کے شر سے اور تمام محارم کے بجالانے سے اور میں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو ہر اس شر سے جسے اللہ بخش دے اور توبہ قبول کرے اور وہ یہ کہ وہ میرے غم کو دور کرے اور میرے نفس کو برائی سے روکے اور مجھے شر سے بچائے رکھے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا حَرَجْتَ مِنْ مَنزِلِكَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، لِأَحْوَالٍ وَأَقْوَامٍ إِلَّا بِاللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حَيْرَ مَا حَرَجْتُ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا حَرَجْتُ لَهُ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَأَنْتُمْ عَلَيَّ بِعَمَّتِكَ وَأَسْتَعْمِلُنِي فِي طَاعَتِكَ وَاجْعَلْ رَعْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوَقَّئِي عَلَيَّ مِلَّتِكَ وَمِلَّةَ رَسُولِكَ صلى الله عليه وآله وسلم .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو تو کہو۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور میرا توکل اللہ پر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے۔ خداوند میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کا جو اس سے نکلنے میں میرے لئے بہتر ہو اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز سے جو میرے لئے شر ہو، یا اللہ اپنے فضل کو مجھ پر زیادہ کر اور اپنی نعمت کو میرے اوپر تمام کر اور اپنی اطاعت میں مجھے عمل کی قوت دے اور مجھے رغبت دے ان امور کی طرف جو تیری خوشنودی کا باعث ہو اور مجھے اپنے دین پر موت دے اور اپنے رسول کی ملت پر میرا خاتمہ کر۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي حَدَبَجَةَ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِذَا حَرَجَ يَقُولُ : وَاللَّهِمَّ بِيكَ حَرَجْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي يَوْمِي هَذَا وَارْزُقْنِي قُوَّةَ وَفَنَحْهُ وَنَصْرَهُ وَطَهْرَهُ وَهُدَاهُ وَبِرْكَتَهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ وَشَرَّ مَا فِيهِ ، بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَاللهِ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ حَرَجْتُ فَبَارِكْ لِي فِي خُرُوجِي وَانْقَعِبِي بِهِ ، قَالَ : وَإِذَا دَخَلَ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ ذَلِكَ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلے تو فرماتے یا اللہ تیری مدد سے، نکلا ہوں۔ میں نے تیری

زمانہ درازی قبول کی ہے تبچہ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے تبچہ پر توکل کیا ہے خداوند آج کے دن مجھے برکت دے اور کامیابی فتح و نصرت، پاکیزگی اور ہدایت عطا کر اور مجھ سے اس دن کے شر کو دور رکھ، بسم اللہ، یا اللہ، واللہ اکبر والحمد للہ رب العالمین یا اللہ میں نکلا ہوں میں میرے نکلنے میں برکت دے اور نفع دے اور فرما جب گھر میں داخل ہو تو بھی ہی کہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقِبَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ ، عَنِ الرَّضَاءِ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يُطَلِّعُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ لِأَبْحَوْلٍ وَسَبْطِ الْوَالِدِ قُوَّتِي بِلِ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ مُتَعَرِّضًا لِرِذْقِكَ فَأَتِنِي بِهِ فِي غَائِبَتِي .

۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلنے تو فرماتے بسم اللہ الرحمن الرحیم میں گھر سے نکلا ہوں اللہ کی مدد اور قوت سے نہ اپنی طاقت اور قوت سے بلکہ اسے خدا تیری مدد اور قوت سے رزق کی جستجو میں عاقبت کے ساتھ مجھے عطا کر۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ قَرَأَ قَوْلَهُ اللَّهُ أَحَدُ جِبِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ يَزَلْ فِي حِسْطِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَرَامَتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو سورہ قل ہو اللہ احد گھر سے نکلنے وقت دس بار پڑھے تو وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا گھر واپس آنے تک۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَبَّاحِ الْحَدَّاءِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا أُرِدْتَ الشَّقْرَ فَوَقَّفْ عَلَى بَابِ ذَارِكٍ وَأَقْرَأْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ثُمَّ قُلْ : اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَاعَمِي وَسَلِّمْ مَعِي وَسَلِّمْ مَاعَمِي وَبَلِّغْ مَاعَمِي بِأَعْيُنِ الْحَسَنَاءِ ثُمَّ قَالَ : أَمَّا آيَةُ الرَّجُلِ يَحْفَظُ وَلَا يَحْفَظُ مَاعَمَهُ وَسَلَّمَ وَلَا يَسَلِّمْ مَاعَمَهُ وَيَلْبَسُ وَلَا يَلْبَسُ مَاعَمَهُ .

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب تم سفر کا ارادہ کرو تو اپنے گھر کے دروازہ پر ٹھہرو اور سورہ الحمد اللہ اپنے سامنے اور داہنے اور بائیں پر ٹھہرو اور اسی طرح قل اعوذ برب الفلق داہنے بائیں اور سامنے پڑھو اور پھر کہو خداوند اچھے اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو محفوظ رکھ اور سلامت رکھ مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو ایت کر مجھے اور جو میرے ساتھ

ہیں۔ بہترین ہدایت۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ایک شخص سفر میں محفوظ رہتا ہے اور جو اس کے آس پاس ہو محفوظ نہیں رہتا اور خود سلامت رہتا ہے اور جو اس کے ساتھ ہو سلامت نہیں رہتا اور رہنچتا ہے منزل پر خود اور جو ساتھ ہوتا ہے وہ نہیں پہنچتا۔

۱۰۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِي بَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ حَرَجْتُ وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی گھر سے نکلے تو کچھ میں اللہ کا نام لے کر نکلا ہوں اور اس پر توکل کیلئے اور سوائے اللہ کے کسی سے مدد اور توت درکار نہیں۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَبَاحِ الْحَدَّادِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَا صَبَاحُ لَوْ كَانَ الرَّجُلُ جُلَّ مِنْكُمْ إِذَا أَرَادَ سَفْرًا قَامَ عَلَيَّ بَابِ دَارِهِ يُلْقَاءُ وَجْهِي الَّذِي يَتَوَجَّهُ لَهُ فَقَرَأَ الْحَمْدَ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَالْمَعْوَدَيْنِ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَامَعِي وَسَلِّمْ مَامَعِي وَبَلِّغْ مَامَعِي بِبَلَاغِكَ الْحَسَنَ الْجَمِيلَ ، لِحَفَظَةِ اللَّهِ وَحَفَظْ مَامَعَهُ وَسَلِّمْ مَامَعَهُ وَبَلِّغْ مَامَعَهُ ، أَمَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ جُلَّ يُحَفَظُ وَلَا يُحَفَظُ مَامَعَهُ وَيَبْلُغُ وَلَا يَبْلُغُ مَامَعَهُ وَيَسَلِّمْ وَلَا يَسَلِّمْ مَامَعَهُ .

۱۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اے صباح جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو دروازہ پر کھڑے ہو کر الحمد سامنے کی طرف، داہنی طرف اور بائیں طرف رخ کر کے پڑھے پھر آیتہ الکرسی سامنے داہنی طرف اور بائیں طرف پھر کہے یا اللہ میری حفاظت کر اور اس کی جو میرے ساتھ ہے اور سلامت رکھ مجھے اور جو میرے ساتھ ہے اور پہنچا دے مجھے اور اس چیز کو جو میرے ساتھ ہے تو اللہ اس کی اور جو اس کے ساتھ ہے اس کی حفاظت کرے گا اور صحیح سالم پہنچا دے گا۔ پھر فرمایا کیا تم نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ خود تو بچ گیا ہوا اور جو اس کے ساتھ ہو وہ تلف ہو گیا اور وہ اپنی جگہ پر صحیح سالم پہنچا ہوا اور اس کے ساتھ جو سامان ہو یا آدمی ہو وہ نہیں پہنچا ہوا۔

۱۲۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فِي سَفَرٍ أَوْ حَضَرٍ فَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ

مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، فَتَلَقَاهُ الشَّيَاطِينُ فَتَصْرِفُ وَتَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَحُوهَا وَتَقُونَ : مَا سَبَلَكُمْ عَلَيْهِ وَقَدَسَمَتِي اللَّهُ وَأَمِنَ بِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَقَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۱۲- فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو سرفریں بہر یا حفریں۔ تو کہو میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو وہ چاہے کرے۔ مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے پس شیاطین اس سے دل کرا سے لوٹنا چاہتے ہیں ملائکہ ان کے منہ پر مار کر کہتے ہیں تم کو اس پر تباہ نہیں مل سکتا اس نے اللہ کا نام لیا ہے یہ اللہ پر ایمان لایا ہے اس نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے اور کہتا ہے ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

## اکیاون وال باب

### نماز سے پہلے کی دعاء

(باب ۵۱)

﴿الدُّعَاءُ قَبْلَ الصَّلَاةِ﴾

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ كَانَ مَعَ تَحِيٍّ وَآلِ تَحِيٍّ إِذَا فُتِمَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَمْتِحَ الصَّلَاةَ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْ صَلَاتِي وَأَتَقَرَّبُ بِهِمْ إِلَيْكَ فَأَجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيبًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ! مَنْتَ عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ فَأَحْسِنْ لِي بِطَاعَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ وَوَلَايَتِهِمْ ، فَإِنَّهَا السَّعَادَةُ وَاحْتِمٌ لِي بِهَا ، فَإِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ نُصَلِّي فَإِذَا انْصَرَفْتُ قُلْتُ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مَعَ تَحِيٍّ وَآلِ تَحِيٍّ فِي كُلِّ عَافِيَةٍ وَبَلَاءٍ وَاجْعَلْنِي مَعَ تَحِيٍّ وَآلِ تَحِيٍّ فِي كُلِّ مَوْتَى وَمُنْقَلَبٍ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَحَلِّي مَحَابِيهُمُ وَمَمَاتِي مَمَاتِهِمْ وَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا وَلَا تَقَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ ، إِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۱- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے جو یہ کہے گا وہ روز قیامت محمد و آل محمد کے ساتھ ہوگا جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے یہ کہے۔

یا اللہ میں محمد و آل محمد کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں میں ان کو مقدم کرتا ہوں اپنی نماز سے پہلے اور ان کے ذریعہ سے میں تجھ سے تقرب چاہتا ہوں پس تو ان کی وجہ سے مجھے دنیا و آخرت میں عزت دے اور مقرب بنا

اور ان کی معرفت عطا کر کے مجھ پر احسان کر اور ان کی اطاعت و معرفت و ولایت پر میرا خاتمہ کر یہی بڑی سعادت ہے تو ہر شے پرتا در ہے پھر نماز پڑھ۔

جب نماز پڑھ چکے تو کہے یا اللہ مجھے ہر اطمینان و مصیبت میں محمد و آل محمد کے ساتھ رکھ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر میں ان کے ساتھ رہوں یا اللہ میری زندگی اور میری موت آل محمد کی سی زندگی اور موت ہو اور قیامت کے دن تمام مقامات پر میرا اور ان کا ساتھ رہے کسی جگہ میں اور وہ جدا نہ ہوں اور تو ہر شے پرتا در ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ : تَقُولُ قَبْلَ دُخُولِكَ فِي السَّلَاةِ : اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُقَدِّمُ عَمَدًا تَبِيْعَكَ <sup>بَيْنَ يَدَيْ</sup> خَاجِحِيْ وَاتَّوَجَّهُ بِهٖ اِلَيْكَ فِيْ طَلِبَتِيْ فَاجْعَلْنِيْ بِيْهٖمْ وَجِيْهًا فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَوَيْلَ الْمَقْرَبِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِيْ بِيْهٖمْ مُّقْبَلَةً وَدَعْوَتِيْ بِيْهٖمْ مَّعْقُوْرًا وَدُعَائِيْ بِيْهٖمْ مُّسْتَجَابًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

۲۔ ایک اور روایت میں ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا نماز شروع کرنے سے پہلے یہ کہو یا اللہ میں اپنی ہر ضرورت سے مقدم محمد و آل محمد کو جانتا ہوں اور اپنی ہر ضرورت میں انہی کی طرف توجہ کرتا ہوں مجھے ان کے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھ اور ان کا قرب قرار دے یا اللہ میری نماز ان کے وسیلہ سے قبول کر، میرے گناہ ان کے صدقہ سے بخش دے اور ارحم الراحمین، میری دعا قبول کر۔

۳۔ عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَبْلَ التَّكْبِيْرِ وَقَالَ : اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَيِّسْنِيْ مِنْ رَوْحِكَ وَلَا تُنْقِطْنِيْ مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تُؤْمِنِيْ مَكْرًا فَإِنَّهُ لَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَائِرُونَ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا سَمِعْتُ بِهَذَا مِنْ أَحَدٍ قَبْلَكَ فَقَالَ : اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكِبَائِرِ عِنْدَ اللهِ الْبَاسَ مِنْ رَوْحِ اللهِ وَالْقَنُوْطَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَالْاَمْنَ مِنْ مَكْرِ اللهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ تکبیر نماز سے پہلے آپ قبلہ کی طرف رخ کے منہ مار رہے ہیں یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے مایوس نہ کر اور اپنے بدلے سے بے خوف نہ بنا سوائے گناہ پانے والوں کے اور کوئی تیرے بدلے لینے سے بے خوف نہیں ہوتا یا پس نہ کریں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس سے پہلے کسی کو یہ کہتے نہیں سنا، فرمایا سنو سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک اس کی راحت بخشی اور رحمت سے مایوس ہونے ہے اور خدا کے انتقام سے بے خوف ہو جانا۔

# باولوال باب

## وعا بعد نماز

(باب) ۵۲

﴿الدُّعَاءُ فِي آذَانِ الصَّلَاةِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الرَّوَالِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَ أَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَبِكَ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْعَنِيُّ عَنِّي وَبِي الْفَاقَةُ إِلَيْكَ أَنْتَ الْعَنِيُّ وَأَنَا الْعَقِيمُ إِلَيْكَ أَقْلَنِي عَنِّي وَسَوَّرْتَ عَلَيَّ ذُنُوبِي فَأَنْفِضْ لِي الْيَوْمَ حَاجَتِي وَلَا تُعَذِّبْنِي بِمَجِيحِ مَا تَعْلَمُ وَنَبِي ، بَلِّ عَفْوِكَ وَجُودَكَ بِسَعْنِي ، قَالَ : ثُمَّ يَجْرُسُ سَاجِدًا وَيَقُولُ : يَا أَهْلَ الْقَوْمِ يَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَرَّ يَا رَحِيمَ ، أَنْتَ أَبْرَأُ بِي مِنْ أَبِي وَأُمِّي وَمِنْ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ أَقْبَلْنِي بِقَضَاءِ حَاجَتِي مُجَابًا دُعَائِي مَرَّ حَوْمًا سَوَّبِي قَدْ كَشَفْتَ أَنْوَاعَ الْبَلَاءِ بَاعْتَبِي .

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے امیر المؤمنین علیہ السلام نوافل نماز ظہر سے فارغ ہو کر کہا کرتے تھے یا اللہ میں تیرا تقرب چاہتا ہوں تیری بخشش اور تیرے کرم سے اور تقرب چاہتا ہوں تیرے مقرب ملائکہ کے ذریعہ سے اور تیرے انبیاء مرسلین کے ذریعہ سے اور تیری پاک ذات سے یا اللہ تو مجھ سے غنی ہے اور میں تیرا محتاج ہوں تو غنی ہے اور تیری طرف حاجت مند ہوں تو نے میری لغزشوں کو معاف کیا ہے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی کی ہے بس آج میری حاجت بر لا اور جو برائی مجھ میں کیے اس میں عذاب نہ کر اپنے عفو کرم سے معاف کر۔

پھر آپ سجدہ میں گئے اور فرمایا۔ اے رنگا ہداری کرنے پر مہیہ نگاروں کی اے گناہ بخشنے والے، اے نیکی کرنے والے، اے رحم کرنے والے تو میرے ماں باپ سے زیادہ مجھ پر جہان ہے اور تمام مخلوق زیادہ شفیق ہے میری حاجت پر توجہ فرما، میری دعا قبول فرما اور میری آواز پر رحم فرما اور مختلف قسم کی بلاؤں کو مجھ سے دور رکھ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحُجْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْقُضَلِيِّ بْنِ شَادَانَ ، جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَابِغَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ



إِذَا صَلَّى الصَّغِيرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : « الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ ، أَعْطَى خَيْرًا كَثِيرًا .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بعد نماز مغرب میں بارگاہِ محمدیہ اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے وہ نہیں کرتا تو اس کو خیر کثیر عطا کی جائے گی۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : يَقُولُ بَعْدَ الْعِشَاءِ :  
«اللَّهُمَّ بِيَدِكَ مَقَادِيرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَقَادِيرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَقَادِيرُ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ وَمَقَادِيرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقَادِيرُ النَّصْرِ وَالْخُدْلَانِ وَمَقَادِيرُ الْغِنَى وَالْفَقْرِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَفِي جَسَدِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي ، اللَّهُمَّ ادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْحِنِّ وَالْإِنْسِ ، وَاجْعَلْ مُتَقَلِّبِي إِلَى خَيْرٍ دَائِمٍ وَتَعْمِيمٍ لَا يَزُولُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز مغرب کے بعد یا اللہ تیرے ہاتھ رات اور دن کے اندازے ہیں اور دنیا و آخرت موت و حیات ، آفتاب و ہناب اور نصرت و رسوائی اور فقیری اور مال داری سب کی مقداروں کو جانتا ہے بلحاظ جسم میرے خاندان والوں میری اولاد کے دین اور دنیا کے معاملات میں برکت نازل فرما ، دور رکھ مجھ سے بدکار عربوں اور عجمیوں کو اور جن اور انسان کو اور میرے لئے مقام بزرگت کو خیر دائم قرار دے اور ایسی نعمت جو زائل نہ ہو۔

۴ - عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ قَالَ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ بِيَدَيْهِ الْيُمْنَى : « يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ارحمَّني مِنَ النَّارِ » - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَيَدُهُ الْبِشْرَى مَرْفُوعَةً وَبَطْنُهَا إِلَى مَا يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : « أَجْرِي مِنَ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ » [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] ثُمَّ يُؤَخِّرُ يَدَهُ عَنْ لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهُ وَيَجْعَلُ بَطْنَهُ أَمَّا يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : « يَا عَزِيزُ يَا كَرِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ ، وَيَقْلِبُ يَدَيْهِ وَيَجْعَلُ بَطْنَهُ أَمَّا يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ « أَجْرِي مِنَ الْعَذَابِ [الْأَلِيمِ] ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَصَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، غُفِرَ لَهُ وَرُضِيَ عَنْهُ وَوُصِلَ بِالْإِسْتِغْفَارِ لَهُ حَتَّى يَمُوتَ جَمِيعُ الْخَلَائِقِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ ، وَقَالَ : إِذَا فَرَعْتَ مِنْ تَشْهَدِكَ فَارْقِعْ يَدَيْكَ وَقُلْ : « اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً عَزَمًا جَزَمًا لَا تُغَادِرُ دُنْيَا وَلَا آرْتَكِبُ بَعْدَهَا مُحَرَّرًا مَا أَبَدًا وَعَاقِبِي مُعَافَاةً لَا بَلْوَى بَعْدَهُ أَبَدًا وَاهْدِنِي هُدًى لَا أَضِلُّ بَعْدَهُ أَبَدًا وَانْقَعِبِي يَا رَبِّ بِمَا عَلَّمْتَنِي وَاجْعَلْ لِي وَلَا تَجْعَلْهُ عَلَيَّ وَارْزُقْنِي كِفَافًا وَرَضِّنِي بِهِ يَا رَبَّنَا وَنُبِّ عَلَيَّ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ

يَا رَحِيمُ ، اَرْحَمْنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّعِيرِ وَابْسُطْ عَلَيَّ مِنْ سَعَةِ رِزْقِكَ وَاهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ وَاعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَبْلِغْ عُمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَ سَلَامًا وَاهْدِنِي بِهَذَاكَ وَأَعْنِي بِعَنَّاكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَاءِكَ الْمُحْلَسِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَيَّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ آمِينَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ هَذَا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ رَزَقَهُ اللهُ عَلَيْهِ رُوحَهُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ حَيًّا مَرزُوقًا نَاعِمًا مَسْرُورًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر نماز کے بعد اپنی دائیں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کرتے تھے۔ اے عزت و بزرگی والے دوزخ سے بچالے (تین بار کہے) اور بایاں ہاتھ اٹھائے اس طرح کی ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اور کہے یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) پھر اپنا ہاتھ دائیں پر لے جلے پھر ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلی آسمان کی طرف کر کے کہے اے عزیز! اے رحیم! اے رحمن! اے رحمن! اے رحمن! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم! پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کر کے کہے۔ یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) اور دو دیکھیں محمد و آل محمد پر اور ملنگہ اور روح بھی دو دیکھیں گے اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور خدا اس سے راضی ہوگا اور جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق اس کے مرتے دم تک اس کے لئے استفادہ کرے گی سوائے سنگدل جن و انس کے، پھر فرمایا جب تشهد سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے کوئی گناہ باقی نہ رہے اور توفیق دے کہ اس کے بعد پھر کوئی امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور ایسی عاقبت عطا فرما کہ اس کے بعد پھر کوئی مصیبت مجھ پر نہ آئے اور ایسی کامل ہدایت کر کہ اس کے بعد میں کسی وقت گمراہ نہ ہوں اور اے میرے رب! نفع پہنچا مجھے اس چیز سے جو تو نے تعلیم دی ہے اور اس کو میرے فائدے کے لئے قرار دے نقصان کے لئے نہیں اور بقدر ضرورت مجھے رزق دے اور اے میرے رب مجھ سے راضی ہو جا اور میری توبہ قبول کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ! اے رحمن! اے رحمن! اے رحمن! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم! دوزخ کی پھڑکتی آگ سے مجھے بچالے اور میرے رزق کو بڑھادے اور امر حق میں جو چیزیں تیرے اذن سے لوگوں کے درمیان مختلف ہیں ان میں میری رہنمائی کرو اور شیطان رحیم کے فریب سے بچالے اور محمد کو میرا درد و سلام پہنچادے اور صحیح راستہ پر قائم رکھو اور میرا دل غنی کر دے اور اپنے سچے دوستوں میں سے مجھے بنا لے اور درد ہو محمد و آل محمد پر آمین، امام علیہ السلام نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہے خدا اس کے مرتے کے بعد اس کی روح کو اس کی قبر میں لوٹادے گا اور قیامت تک زندہ اور رزق روحانی پانے والا ہوگا۔ یعنی قیامت تک عالم برزخ میں اس کی روح خوش و خرم رہے گی۔

۵ - عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ : تَقُولُ بَعْدَ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خَلْقِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَمْ يَنْهَى لَهُ دُونَ رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَمْ يَدُلَّهُ دُونَ شَيْئِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَمْ يَجْرَأْ لِفَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ - اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكِي وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

كَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَى تَعْمَائِهِ كُلِّهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَى حَيْثُ مَا يَحِبُّ رَبِّي وَيَرْضَى . وَتَقُولُ بَعْدَ الْعَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ مِلءُ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِينَةُ الْعَرْشِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلءُ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِينَةُ الْعَرْشِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلءُ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِينَةُ الْعَرْشِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِلءُ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِينَةُ الْعَرْشِ، تَعْبُدُ ذَلِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ: «اللَّهُمَّ! أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَغْفِرَ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ تَقْضِي لَنَا حَوَائِجَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي سِرِّ مَنِّكَ وَعَافِيَةٍ» .

۵۔ اور بعض اصحابِ امامؑ نے روایت کی ہے۔

یا اللہ تیرے لئے دعائی حمد ہے تیرے وجود کے ساتھ اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی انتہا تیری مرضی کے سوا کچھ نہیں اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی مدت تیری مشیت کے سوا کچھ نہیں اور تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کے قائل کی جزاء صرف تیری مرضی ہے یا اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تجھی سے استعا ہے اور تو ہی مددگار ہے یا اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے اور تو اس کا اہل ہے حمد اپنے پورے اوصاف کے ساتھ اللہ ہی کے لئے ہے اس کی بے انتہا نعمتوں کا شکر یہ میں حمد کی انتہا ہے کہ میرا بپسند کرے اور مجھ سے راضی ہو۔ بعد نماز فجر کہے بغیر کلام کئے۔ خدا کی حمد ہے میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن عرش (پہاں مراد قرآن) یعنی جس کی حد و حساب نہیں، اللہ اکبر میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن لا الہ الا اللہ میزان بھر اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن پچار بار خداوند امیں ایک عبد ذلیل کی طرح تجھ سے اجنا کرتا ہوں کہ درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری دنیا و آخرت کی ضرورتوں کو سہولت کے ساتھ پورا کر۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَرَجِ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ ابْنُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذَا الدُّعَاءِ وَعَلَّمَنِيهِ وَقَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُورِ صَلَاةِ الْعَجْرِ لَمْ يَلْتَمِسْ حَاجَةً إِلَّا تَبَسَّرَتْ لَهُ وَكَفَاهُ اللَّهُ مَا أَسْأَلُهُ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ وَآلِهِ وَ أَقْوَمُ مِنْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ، فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَا مَكَرُوا ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ، فَاسْتَجِبْ أَلِهِ وَتَجِبْنَا لَهُ مِنَ الْعَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ، حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ، فَانْقَلِبُوا بِعِزَّةٍ مِنَ اللَّهِ ، وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَحْوَالٍ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَمَا شَاءَ النَّاسُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ ، حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعَرَبِيِّينَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْعَرْدُوقِينَ حَسْبِيَ الَّذِي لَمْ يَزَلْ حَسْبِي مُنْذُقْتُ حَسْبِيَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ . وَقَالَ : إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَقُلْ : رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِهِ حَمِيدٌ .

نَبِيًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَبِإِمْلَانِ وَفُلَانِ أُمَّةِ اللّٰهِمَّ وَلِيَّتِكَ فُلَانٌ فَاحْظُهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ  
 وَمَنْ خَلَعِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمَنْ قُوِّمَهُ وَمَنْ تَحْتَهُ وَامْدُدْ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَاجْعَلْهُ الْفَائِزَ بِأَمْرِكَ  
 وَالْمُنْتَصِرَ لِدِينِكَ وَأَرِهِ مَا يُحِبُّ وَمَاتِيقًا بِدَعْوَتِهِ فِي نَفْسِهِ وَدَرِّبْهُ فِي أَهْلِيهِ وَمَالِهِ فِي شِعْبَتِهِ وَفِي عَدُوِّهِ وَوَأَرِهِمْ  
 مَا يَحْتَدِرُونَ وَأَرِهِمْ مَا يُحِبُّ وَتَقَرَّرْ بِهِ عَيْبَهُ وَأَشْفِ صُدُورَنَا وَصُدُورَ قَوْمِ مُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ  
 يَقُولُ إِذَا فَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَ  
 إِسْرَافِي عَلَيَّ نَفْسِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمُقَدَّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لِإِلَهِ الْإِنْتِ يَعْلَمُكَ الْغَيْبُ  
 وَيُقَدِّرُكَ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ حَيْرَ أَلِي فَأَحْسِنِي، وَتَوَقَّفِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ حَيْرَ أَلِي  
 اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتِكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْقَسْبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ  
 وَالغِنَى وَأَسْأَلُكَ تَهَيُّمًا لَا يَتَّقِدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا يَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْفَسَادِ وَبَرَكَةَ الْمَوْتِ بَعْدَ الْعَيْشِ  
 وَبِرَدِّ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ الْمَنَظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلَى رُؤْيَيْكَ وَلِقَائِكَ مِنْ عَيْرِ صَرَاحٍ مُضِرَّةٍ  
 وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللّٰهُمَّ رَبِّنَا بِرَبِّيَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيَيْنَ اللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ، اللّٰهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرَّشَادِ وَالنَّبَاتِ فِي الْأَمْرِ وَالرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحَسْنَ غَافِيَتِكَ وَأَذَاهُ  
 حَقِّكَ وَأَسْأَلُكَ يَارَبِّ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْتَعِينُكَ لِمَا تَعَلَّمْتُ وَأَسْأَلُكَ حَيْرَ مَا تَعَلَّمْتُ وَأَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ سَرِّ مَا تَعَلَّمْتُ فَإِنَّكَ تَعَلَّمْتَ وَلَا تَعَلَّمْتَ وَأَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ،

۶۔ محمد بن الفرغ نے روایت کی کہ مجھے امام محمد تقی علیہ السلام نے خط میں لکھا اور زبانی بھی تعلیم دی فرمایا جو کوئی بعد

نماز صبح یہ دعا پڑھے گا تو اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور ہر ضرورت برائے گی۔

اللہ کے نام سے آغاز اور محمد و آل محمد پر درود، میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے بندوں

کا دیکھنے والا ہے پس لوگوں کی بری تدبیروں سے اللہ نے اسے بچایا۔ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے

رہناست شرک سے، میں ظالمین سے ہوں۔ خدا نے اس کی دعا قبول کی اور اسے نجات دی۔ ربخ و علم سے اور ہم ایمان

والوں کو ایسے ہی سچاتے ہیں اللہ مشکلات میں ہمارے لئے کافی ہے اور ہمارا اچھا دیکھنے والا ہے وہ اللہ کی نعمت اور فضل

سے ایسی حالت میں ہو گئے کہ کوئی معیبت ان تک نہ پہنچی۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہیں ہے مدد اور قوت مگر علی

عظیم خدا سے اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہ کہ جو بندہ چاہے جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اگرچہ بندے اسے بُرا سمجھیں خدا میرے

لئے کافی ہے مخلوق سے میرے لئے خالق کافی ہے نہ کہ اس بندے اور اللہ میرے لئے کافی ہے نہ کہ رزق پلنے والی مخلوق۔

ہمیشہ کے لئے میرے واسطے وہ ذات کافی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اس کی ذات پر توکل ہے اور وہ عرش عظیم

کا مالک ہے۔

مترمایا جب نماز واجب سے فارغ ہو تو کہو۔

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے محمد کے نبی و قرآن کے کتاب اور فلاں فلاں کے امام ہونے پر یا اللہ تیرا اولی فلاں ہے تو اس کی حفاظت کر اس کے آگے سے اس کے پیچھے سے، ماہنے سے، بائیں سے اوپر سے نیچے سے اس کی عمر کو دراز کر اور اپنے امر پر اس کو قائم رکھ اور اپنے دین کے معاملے میں اس کی مدد کر اور اس کو دکھا دے جس چیز کو تو دست رکھتا ہے اور جس سے اس کی اولاد کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کے رشتہ داروں کی اور مال کی کھالٹے، اور اس کے شیعہ امان میں رہیں اور دشمنوں کی طرف سے اطمینان دے اور ان دشمنوں کو ایسی راہ دکھا کہ وہ نقصان پہنچانے سے پرہیز کریں اور ایسا کریں کہ اس سے ان کو خوشی ہو اور دشمنین کے سینے میں خوشی رہے۔

حضرت رسول خدا نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کرتے تھے۔

یا اللہ میرے پہلے اور پچھلے، ظاہری اور باطنی گناہ بخش دے اور جو زیادتی میں نے اپنے نفس پر کی اور جس کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہو یا اللہ تیری ذات سب سے پہلے کبھی ہے اور سب سے آخر بھی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اپنے علم غیب اور اپنی قدرت سے تمام خلق کا معبود ہے جو تیرے نزدیک بہتر زندگی ہو وہ زندگی مجھے دے اور جو میرے لئے بہتر موت ہو وہ موت مجھے دے یا اللہ تیری دعا یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں تجھ سے ڈرتا ہوں اور غصہ ہو یا رضا مندی ہر حالت میں کلمہ حق میری زبان پر جاری رہے اور فقیری ہو یا تو نگرگی میانہ روی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور میں تجھ سے وہ عیش مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ٹھنڈک جو منقطع نہ ہو اور یہ چاہتا ہوں کہ تیرے حکم پر راضی رہوں اور عیش کے بعد بابرکت موت ہو اور موت کے بعد خوشگو اور عیش اور تیرے دیدار کی لذت، تیرے دیکھنے کا شوق، بغیر کسی شر اور گمراہ کن فتنہ کے، خداوندان زیور ایمان سے ہمیں سجادے اور انہی بارگاہ سے ہدایت یا تہدای بنا۔

خداوندان ہمارا ہدایت کر ان لوگوں کی سی جس کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ میں تجھ سے سوائی نیک ارادہ کا ہوں اور تیرے حکم و ہدایت پر ثبات و قرار رکھتا ہوں اور تجھ سے رعا کرتا ہوں تیری نعمت کے شکر ادا کرنے اور تیرے حق کے ادا کرنے کی، اے میرے رب مجھے قلب سلیم اور سچی زبان دے اور جو جانتے (میری اغزشوں کے متعلق) میں اس سے طلب مغفرت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں بہتری کی اس امر میں جو تو جانتے ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو تیرے علم میں ہے تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور تو غیبوں کا جلنے والا ہے۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ

عَمِيرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : جَاءَ جَبْرَائِيلُ ﷺ إِلَى يُوسُفَ وَهُوَ فِي السِّجْنِ فَقَالَ لَهُ :

يَا مُؤْتِ قُلُوبِي دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ : وَاللَّهِمَّ اجْعَلْ لِي قَرَجًا وَمَحْرَجًا وَارْزُقْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ .

مسفر یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کربلا میں قید خانہ میں یوسف علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا  
اے یوسف ہر نماز کے بعد کہا کرو۔ خداوند امیر سے لئے اس زنداں سے رہائی عطا کر اور مجھے رزق دے اور ہر اس مقام سے جو میرے  
لگان میں ہے اور نہیں ہے۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةً حَفِظَ فِي نَفْسِهِ وَدَارِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ : أَحْبَبُ نَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَأَهْلِي وَدَارِي وَكُلِّ مَا هُوَ مِنِّي بِاللَّهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، وَأَحْبَبُ نَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَكُلِّ مَا هُوَ مِنِّي بِرَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ - إِلَى آخِرِهَا - وَرَبِّ النَّاسِ - إِلَى آخِرِهَا - وَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ - إِلَى آخِرِهَا ..

۸- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو یہ کلمات کہے گا ہر نماز واجب کے بعد تو اس کی جان و مکان و مال اور اولاد و حفظ و امان میں رہے گی میں اپنے نفس اور اپنے مال اور اولاد اور اہل و عیال اور اپنے گھر اور ہر اس چیز کو جو میری ہے اپنے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو واحد و احد و احد و احد ہے جو نہ کسی کا بیٹا ہے نہ باپ اور نہ کوئی ہمسر ہے اور میں اپنے نفس و مال و اولاد کو اور ہر اس شے کو جو مجھ سے متعلق ہے پناہ میں دیتا ہوں۔ صبح کو ظاہر کرنے والے رب کی ہر مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے آخر سورہ تکوین پڑھے اور قل اعوذ برب الناس آخر تک اور آیت الکرسی آخر تک۔

۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْتَارٍ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ الْقَرِيبَةِ : يَا مَنْ يَقَعُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَقَعُ مَا يَشَاءُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ، - ثَلَاثًا - ثُمَّ سَأَلَ أُعْطِيَ مَا سَأَلَ ،

۹- فرمایا حضرت صادق آلِ محمد نے ہر نماز فریضہ کے بعد کہا اسے وہ ذات جو خود جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے نہیں کرتا۔ تین بار کہے پھر جو سوال کرے گا وہ پورا ہوگا۔

۱۰ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَأَمْرَ يَدَكَ عَلَى جَبْهَتِكَ وَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمِ الْقَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، اللَّهُمَّ أَدْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ [وَالْحُزْنَ] ، - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر کہو اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے سوا کوئی مسبود نہیں۔ وہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے رحمن رحیم ہے یا اللہ مجھ سے غم اور حزن کو دور کر۔ (تین بار)

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُنْتُ كَثِيرًا مَا أَشْتَكِي عَيْنِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : أَلَا عَلِمْتَكَ دُعَاءَ لِدُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ وَبَلَاغًا لِرُجُوعِ عَيْتِكَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : تَقُولُ فِي دُبُرِ الْعَجْرِ وَدُبُرِ الْمَعْرَبِ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلِ النُّورَ فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَالْإِحْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالسَّلَامَةَ فِي نَفْسِي وَالسَّعَةَ فِي رِزْقِي وَالشُّكْرَ لَكَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي » .

۱۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے جبکہ راوی نے زینب آنکھوں کی تکلیف بیان کی کہ میں تجھے ایسی دعا مانگتا ہوں جو تیرے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث ہو اور تیری آنکھ کے درد کو دور کر دے نماز صبح اور مغرب کے بعد کہو۔

یا اللہ میں محمد و آل محمد کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں میں نور دے اور میرے دل میں دین و یقین کی روشنی پیدا کر اور میرے عمل میں اخلاص دے اور نفس میں سلامت روی اور رزق میں وسعت اور جب تک تو مجھے باقی رکھے مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق کرامت فرما۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الشَّامِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ بِالشَّامِ يُقَالُ لَهُ : هِلْقَامُ بْنُ أَبِي هِلْقَامٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلِمْتَنِي دُعَاءَ جَامِعًا لِدُنْيَا وَآخِرَةٍ وَأَوْجِزَ ، فَقَالَ : قُلْ فِي دُبُرِ الْعَجْرِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ : «سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَيَحْمَدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ» .

قال هِلْقَامُ : لَقَدْ كُنْتُ مِنْ أَسْوَأِ أَهْلِ بَيْتِي خَالًا فَمَا عَلِمْتُ حَتَّى أَتَانِي مِيرَاثٌ مِنْ قَبْلِ رَجُلٍ مَا ظَنَنْتُ أَنَّ بَيْتِي وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ وَإِنِّي الْيَوْمَ لَمِنْ أَيْسَرِ أَهْلِ بَيْتِي وَمَا ذَلِكَ إِلَّا بِمَا عَلَّمَنِي مَوْلَايَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عليه السلام .

۱۲۔ روایت کی ابو جعفر شامی نے کہ ایک مرد شامی ہلقام نامے نے بیان کیا کہ میں امام موسیٰ کاظم کے پاس آیا

اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں کہ کوئی ایسی جامع دعا فرمائیے جس سے دنیا میں آخرت میں بھلا اور اجر بھی ملے فرمایا نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک کہو۔

سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ و اسألہ من فضلہ، ہلقام نے بیان کیا کہ میں بہت ہی زبوں مال اور تنگ دست تھا مجھے ایسے شخص کی میراث مل گئی جس کو میں اپنا فریاد بھی نہ جانتا تھا اب میں اپنے فائدان میں ایک مالدار آدمی ہوں یہ سب اس تعلیم کا اثر ہے جو مجھے میرے مولا عبد صالح سے ملی۔

## ترپنوال باب

دعائے رزق

(باب الدعاء للرزق) ۵۳

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَرْزُوقَةَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُنَادِيَةَ بِنْتِ عَمَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءَ لِلرِّزْقِ، فَعَلَّمَنِي دُعَاءَ مَا ذَا بَأْتِ أَجْلَبَ مِنْهُ لِلرِّزْقِ قَالَ: قَالَ: «اللَّهُمَّ ارزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ، رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بِلَاغًا لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، صَبًا صَبًا، حَتْمًا مَرِيئًا، مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَلَا مَنٍّ مِنْ أَحَدٍ خَلَقَكَ إِلَّا سَعَةً مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ قُلْتَ: «وَأَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَمِنْ فَضْلِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ عَطِيَّتِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ يَدِكَ الْمَلَأَ أَسْأَلُ».

۱۔ رادی کہنلے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ رزق کے لئے مجھے کوئی دعا بتائیے۔ حضرت نے بتا کہ میں حصولِ رزق کے لئے اس سے بہتر کوئی دعا نہ پائی۔ فرمایا کہ یا اللہ اپنے فضل سے حلال و پلاک روزی میں وسعت و رسلہ اور دنیا و آخرت میں کثرت اور خوشگوار کے ساتھ عطا فرما۔ بغیر کسی جھگڑے یا کسی کے احسان کے پس جو کچھ کشائش ہو تیرے ہی فضل سے ہو۔ میں جو کچھ مالگتا ہوں تیرے فضل و تیری عطیہ سے اور تیرے ہی بھروسہ پر ہاتھ ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى! عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيٍّ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَقَدْ اسْتَبَطَأْتُ الرِّزْقَ فَغَضِبْتُمْ قَالَ لِي: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْفَلُكَ بِرِزْقِي وَرِزْقِ كُلِّ ذَاتٍ، يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَفْضَلَ مَنْ تَجَى أَفْعَلُ بِهِ كَذَا وَكَذَا».

۲۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں اپنے رزق کو کاہل اور سست رفا۔ پارہا ہوں یہ



سن کہ حضرت کرعقد آیا اور فرمایا کہ یا اللہ تو ہر زمین پر چلنے والے کے اور میرے رزق کا فہم ہے اور دعا کے لئے پکارے جانے والوں میں سب سے بہتر ہے اور دینے والوں میں سب سے بہتر ہے اور جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر ہے اور جن سے امید کی جاتی ہے ان سب سے افضل، میری یہ حاجت برلا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ: أَبْطَأَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ ثُمَّ أَنَاذُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَبْطَأَ بِكَ عَنَّا؟ فَقَالَ: السُّقْمُ وَالْفَقْرُ، فَقَالَ لَهُ: أَفَلَا عَلِمْتَكَ دُعَاءَ يَذْهَبُ اللَّهُ عَنْكَ بِالسُّقْمِ وَالْفَقْرِ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: فُلٌ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] تَوَكَّلْتُ عَلَى الْعَجِيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وِلْدَانًا لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَتَبْتُ لَهُ تَكْسِيْرَهُ، قَالَ: فَمَا لَيْتَ أَنْ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي السُّقْمَ وَالْفَقْرَ.

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت رسول خدا کے ایک صحابی دیر کے بعد حضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے پوچھا کیا وجہ تھی تمہاری نے کہا بیماری نادر ای، فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ مرض رہے نہ تنگدستی، اس نے کہا تمہاری دعا کیسے لڑا۔ کہو نہیں ہے مدد و قوت کمر اللہ سے میرا توکل اس ذات پر ہے جو زندہ ہے اور سرنے والی نہیں، حمد ہے اس اللہ کے لئے جس کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ حکومت میں کوئی شریک ہے اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اسی کو سب سے بڑا جانو، چند روز نہ گزرے تھے کہ وہ شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا نے میری بیماری اور ناداری دور کر دی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فَعْرِ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: ادْعُ فِي مَلَبِ الرِّزْقِ فِي الْمَكْنُونَةِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ: وَيَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ ارْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي وَمِنْ سَمَلِكِ الْوَالِيعِ فَإِنَّكَ ذُو الْعِزَّةِ الْعَظِيمِ.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طلب رزق کے لئے تمہارے نماز فریض میں، بوقت سجدہ کہو۔ اے سب سوال کئے ہوؤں سے بہتر، اے سب عطا کرنے والوں سے بہتر اپنے وسیع فضل سے مجھے اور میرے اہل و عیال کو رزق دے تو بڑے فضل والا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَزْوَةَ، عَنْ أَبِي حَمِيلَةَ، عَنْ أَبِي بَسِيرٍ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَاجَةِ وَسَأَلْتُهُ

أَنْ يَعْلِمَنِي دُعَاءَ فِي مَلَأَبِ الرَّزْقِ فَعَلَّمَنِي دُعَاءَ مَا اخْتَجْتُ مُنْذَرَعُونَ بِهِ ، قَالَ : قُلْ فِي [ذُبُرًا] صَلَاةِ  
الذَّلِيلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مَسْئُولٍ وَيَا أَوْسَعَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ تَجَى ارْزُقْنِي وَأَوْسِعْ  
عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ وَسَيِّبْ لِي رِزْقًا مِنْ قَبْلِكَ : إِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۵- البلبیر سے مروی ہے میں نے صادق آل محمد سے اپنی حاجت بیان کی اور درخواست کی کہ طلب رزق کے لئے  
کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ حضرت نے تعلیم کی جب سے میں نے اس طرح دعا کی میں محتاج نہ رہا فرمایا کہو بحالتِ سجدہ نماز شب  
میں۔ اسے پکارے ہو توں میں سب سے بہتر ہے، اسے سائل کو سب سے زیادہ عطا کرنے والے، امیدوں کی سب سے بہتر جگہ  
مجھے رزق دے اور میرے رزق میں وسعت دے اور اپنی طرف سے میرے لئے رزق کا سبب پیدا کر تو ہر شے پر قادر ہے۔

۶- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ  
أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذُو عِيَالٍ وَعَلَيَّ دَيْنٌ وَقَدْ  
اشْتَدَّتْ خَالِي فَعَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ لِي رِزْقِي مَا أَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : يَا عَبْدَ اللَّهِ تَوَضَّأْ وَأَسْبِغْ وَضُوءَكَ ثُمَّ صَلِّ رَكَعَتَيْنِ تَمِّمِ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ  
قُلْ : يَا مَاجِدُ يَا وَاحِدُ يَا كَرِيمُ [يَا دَائِمُ] أَتُوحَّاهُ إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ صلى الله عليه وآله يَا نَبِيَّ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتُوحَّاهُ بِكَ إِلَى اللَّهِ رَبِّكَ وَرَبِّي وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي وَأَنَّكَ  
تَقْعَةُ كَرِيمَةٍ مِنْ نَفَحَاتِكَ وَقَفْحًا يَسِيرًا وَرِزْقًا وَابِعًا أَلَمْ يَهْ شَعْبِي وَأَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ  
عَلَى عِيَالِي .

۶- ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں بال بچوں والا ہوں اور مقروض ہوں میری حالت  
بہت تباہ ہے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ خدا مجھے رزق دے اور میرا قرض ادا ہو جائے اور میں اپنے اہل و عیال کی  
مدد کر سکوں۔ فرمایا اے بندہ خدا پورا وضو کر (مع استسما) اور دو رکعت ادا کر رکوع و سجود بحال کر کہو۔ اسے  
صاحب مجدد بزرگی، اے ذاتِ واحد، اے کریم میں رجوع کرتا ہوں تیری ذات کی طرف وسیلہ سے تیرے نبی محمد کے جو  
نبی رحمت ہیں اے محمد! اے رسول اللہ میں آپ کے سہارے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں جو آپ کا سہی رب ہے میرا بھی  
رب ہے اور ہر شے کا رب ہے اے خدا درود بھیج محمد اور آل محمد پر میں انعام مانگتا ہوں تیرے انعاموں میں سے اور  
آسان کٹا رگی رزق تاکہ اپنی پراگندگی کی جمع کروں اور اپنا قرض ادا کروں اور ضروریات میں اہل و عیال کی مدد کروں

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُسَكَّرِيِّ وَ  
غَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله هَذَا الدُّعَاءَ : يَا ذَارِقَ الْمُقْلِينَ : يَا ذَا حِمَّةِ

الْمَسَاكِينِ ، يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ ، يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ مَلَى عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَارْزُقْنِي وَ غَافِي  
وَ كُفَيْنِي مَا أَهَمَّنِي ،

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ اسے غریبوں کو رزق دینے و آ  
سے مسکینوں کے سردار، اسے لوگوں کے ولی، اسے زبردست قوت والے محمد و آل محمد پر درود بھیج اور مجھے رزق دے اور  
عانت عطا کر اور میری ہم پورا کر۔

۸۔ مُحَمَّدَيْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ  
يَقُولُ : نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ» ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ  
عليه السلام : سَأَلْتَ قُوَّةَ النَّبِيِّ قُلِي . «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا [حَلَالًا] وَاسِعًا طَيِّبًا مِنْ رِزْقِكَ» .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے سنا۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے رزقِ حلال کا بخش  
نے فرمایا۔ اسے شخص تو نے قوت انبیاء کا سوال کیا پس یوں کہو خدا اذن دے میں سوال کرتا ہوں ایسے رزق کا جو زیادہ اور پاک ہو۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ  
لِلَّهِ مَاذَا يَقُولُ : جُعِلَتْ فِئْدَاكَ أَدْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي الْحَلَالَ فَقَالَ : أَتَدْرِي مَا الْحَلَالُ ؟ قُلْتُ :  
الَّذِي عِنْدَنَا الْكُتُبُ الطَّيِّبَةُ ، فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : الْحَلَالُ هُوَ قُوَّةُ الْمُصْطَفَيْنِ  
نُمْ قَالَ : قُلْ : «أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْوَاسِعِ» .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ میرے لئے خدا سے دعا کیجئے کہ مجھے رزقِ حلال دے فرمایا  
تو جانتا ہے کہ رزقِ حلال کیدے میں نے کہا جو پاک کماٹی ہو۔ فرمایا علی بن حسین علیہما السلام فرماتے تھے۔ روزی حلال برگزیدان  
خدا کی ہے (یعنی قوتِ لایموت) پھر امام نے فرمایا تم یوں سوال کرو کہ شادہ رزق دے۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُقْصِلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْ : «اللَّهُمَّ  
أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْنَعْنِي فِي عُمْرِي وَاجْعَلْ لِي وَمِمَّنْ تَنْصُرُهُ لِذُنُوبِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي» .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا یہ کیا کرو۔ یا اللہ میرے رزق میں وسعت دے اور  
میرے عمر راز کر اور مجھے ان لوگوں میں سے تیار دے جن سے تو اپنے دین میں مدد دیتا ہے اور میری جگہ میرے غیر کو نہ لایعین وہ  
مطمئن ہو اور میں ناپواں بردار۔

۱۱۔ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دُعَاءُ فِي الرَّزْقِ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ أَتَأْتِكُ بِحَقِّ مَنْ حَقَّهُ عَلَيْكَ عَظِيمٌ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي الْعَمَلَ بِمَا عَلَّمْتَنِي مِنْ مَعْرِفَةِ حَقِّكَ وَأَنْ تَبْسُطَ عَلَيَّ مَا حَظَرْتَ مِنْ رِزْقِكَ ،

اور فرمایا موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ رزق کے لئے یوں دعا کرو، یا اللہ یا اللہ یا اللہ میں اس کے حق کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں جس کا حق تیرے اوپر بہت بڑا ہے کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور مجھے توفیق دے اس امر کو جو تو نے اپنے حق کی معرفت کے متعلق بتایا ہے اور جو رزق تو نے روک لیا ہے اس کو میرے لئے جاری فرما۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَطَّارِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَسْقُوتَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّا قَدِ اسْتَبَطْنَا الرِّزْقَ فَغَضِبْنَا قُلُوبَنَا : قَالَ : قُلْ : يَا اللَّهُ إِنَّكَ تَكْفُلُ بِرِزْقِي وَرِزْقِ كُلِّ ذَاتِ بَقَاةٍ فَيَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أُعْطِيَ وَيَا أَفْضَلَ مَنْ تَجَنَّبَ أَفْعَلِي كَذَا وَكَذَا ،

۱۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہمارا رزق سست رفتار ہے پس میں نے حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا یوں کہو یا اللہ تو میرے اور ہر جاندار کے رزق کا ضامن ہے اے وہ ذات جو ہر فریاد رس سے بہتر ہے اور ہر سوال کئے ہوئے سے اور عطا کرنے والے سے بہتر ہے اور سب سے افضل مرکز امید تو ہے میری فلاں فلاں حاجت مبرا۔

۱۳۔ أَبُو بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : وَاللَّهِمَّ إِنِّي أَتَأْتِكَ حَسَنَ الْمَعِيشَةِ مَعِيشَةً أَتَقْوَى بِهَا عَلَيَّ جَمِيعَ حَوَائِجِي وَأَتَوَسَّلُ بِهَا فِي الْحَيَاةِ إِلَى آخِرَتِي مِنْ غَيْرِ أَنْ تُشْرَفَنِي فِيهَا قَاطِئِي أَوْ تُغْتَبِرَ بِهَا عَلَيَّ فَأَشْفِي ، أَوْ سِعَ عَلَيَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ سَبَبِ فَضْلِكَ نِعْمَةً مِنْكَ سَائِعَةً وَعَطَاءً غَيْرَ مَمْنُونٍ ثُمَّ لَا تُشْغَلْنِي عَنْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ يَا كُنَّارَ مِنْهَا تُكَلِّبُنِي بِهَجْنِهِ وَتَغْتَابُنِي زَهْرَاتِ زَهْوَتِهِ ، وَلَا يَا قَلِيلَ عَلَيَّ مِنْهَا يَقْصُرُ بِمَعْلِي كَدُّهُ وَبِمَلَأَ صَدْرِي هَمَّهُ ، أَعْطِنِي مِنْ ذَلِكَ يَا إِلَهِي غَنِي عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ وَبِلَاغِ أُنَالِ بِرِضْوَانِكَ وَأَعُوذُ بِكَ يَا إِلَهِي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ، لِأَتَجْعَلَ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْنًا وَلَا فِرَاقًا عَلَيَّ حُرْنًا ، أَخْرِجْنِي مِنْ فِتْنَتِهَا مَرْضِيًّا عَنِّي مَقْضُورًا فِيهَا عَمَلِي إِلَى دَارِ الْحَيَوَانِ وَمَسَاكِينِ الْأَخْيَارِ وَأَبْدَلْنِي بِالْدُّنْيَا الْغَايَةِ نِعْمَ الدَّارِ الْبَاقِيَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْزَالِهَا وَزَلْزَلِهَا وَسَطَوَاتِ شَيَاطِينِهَا وَسَلْطِينِهَا وَتَكَالُفِهَا وَمِنْ بَقِيٍّ مِنْ بَقِيٍّ عَلَيَّ فِيهَا ، اللَّهُمَّ مَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَعَنْ أَرَادَنِي فَأَرِدْهُ وَقُلْ عَنِّي حَدٌّ مِنْ نَصَبِي حَدٌّ وَ أَطْفِ عَنِّي

نَارَ مَنْ لِي وَفَوَدَهُ وَكَفَيْنِي مَكْرَ الْمَكْرَةِ وَافْقَاعَتِي غِيُونَ الْكُفْرَةِ وَكَفَيْنِي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَادْقَعَ عَنِّي سَرَّ الْحَسَدَةِ وَأَغِيَمَنِي مِنْ ذَلِكَ بِالسُّكْبَانَةِ وَاللِّسْنِي دِرْعَكَ الْحَصْبَةِ وَاجْتَابَنِي فِي سِتْرِكَ الْوَأَقِي وَأَصْلِحْ لِي خَالِي وَصَدِّقْ قَوْلِي بِفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي أَهْلِي وَمَالِي ۝

۱۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

یا اللہ میں تجھ سے اچھی روزی چاہتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے سے اپنی تمام ضرورتیں پوری کروں اور اپنی زندگی میں اس سے نجات آخرت حاصل کروں مجھے اتنا زیادہ نہ دے کہ میں سرکشئی کرنے لگوں نہ اتنا کم کہ میں بد بخت قرار پاؤں، میرے لئے رزق حلال میں کشادگی عطا کر اور اپنے فضل و کرم سے خوشگوار نعمتیں مجھے دے ایسی عطا جس پر کسی کا احسان نہ ہو اور اتنی زیادتی نہ ہو کہ میں تیرا شکر کرنے سے غافل ہو جاؤں اور اس کی خوشی مجھے غفلت میں ڈال دے اور اس کی شگفتگی فتنہ برپا کر دے اور نہ اتنا کم کہ اس کی فکر عمل کو کوتاہ کر دے اور میرا سینہ غم سے سہر جائے۔ یا اللہ مخلوق کے شر سے بے پروا کر دے اور مجھے ایسی ہدایت کر کہ تیری مرضی کا خواست گزار بن جاؤں۔ خدا یا میں دنیا و مافیہا کے مذاب سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور نہ اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ کر۔ مجھے اس کے فتنوں سے نکال دے اور اتنی نیک تو مجھ سے راضی ہو اور میرا عمل قبول ہو آخرت میں اور مساکن اختیار میں مجھے جگہ ملے اور دنیا کے فانی کی نعمتوں کو آخرت کی نعمتوں سے تبدیل کر دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سختی دنیا اور اضطراب دنیا سے اور شیطان کے حملوں اور اس کی حکومت اور اس کے وبال سے اور اس شخص سے جو اس دنیا میں مجھ سے سرکشئی کرے یا اللہ جو مجھ سے مکر کرے اس کو مکر کا بدلہ دے اور جو مجھ سے جنگ کرے اس کو ہزادے اور جو میرے اوپر ہتھیار اٹھائے اس کی دھار کند کر دے اور جو مجھے آتش غضب کا ایندھن بنا چاہے اس کی آگ کو بجھا دے اور مکاروں کے مکر سے مجھے نجات دے اور کافروں کی آنکھوں کو میری طرف سے پھیر دے اور جو رنج و غم میں مجھے پھنسا چاہتا ہو اس سے بچالے، حاسدوں کے شر کو مجھ سے دور رکھ اور اطمینان کے ساتھ مجھ کو پہلنے رکھ اور اپنی حفاظت کی مضبوطی دے مجھے پھنسا دے اور اپنے باقی رہنے والے پر وہ میں ڈھانپ دے میرے حال کی اصلاح کر توں و فعل میں صداقت دے اور برکت دے اہل و مال میں۔

## چٹولواں باب

ادائے قرض کی دعا

(باب) ۵۴

﴿الدُّعَاءُ لِلدَّيْنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ : جَمِيعًا : عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ

ابن دَرَّاج ، عَنْ وَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام دَيْنًا لِي عَلَى أَناسٍ ، فَقَالَ : قُلْ :  
 وَاللَّهِمْ لِحَظَّةٍ مِنْ لِحَظَاتِكَ تَبْسُرُ عَلَيَّ غُرْمَائِي بِهَا الْقَضَاءُ ، وَتَبْسُرُ لِي بِهَا الْإِقْتِضَاءُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ  
 شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ لوگوں پر میرا قرض ہے وہ نہیں دیتے۔ فرمایا  
 یوں دعا کر یا اللہ میں طلب کرتا ہوں تیرے انعامات میں سے انعام کہ آسان کر قرض داروں کے لئے قرض ادا کرنا اور میرے  
 لئے ان سے قرض لینا تو ہر شے پر قادر ہے۔

۲۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْمٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ  
 عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله رَجُلٌ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ الْعَالِبُ عَلَيَّ الدَّيْنُ وَ  
 وَسْوَسَةَ الصَّدْرِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : قُلْ : هَوَ كَلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ  
 يَسْجُدْ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدَّلِّ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرَاهُ .  
 قَالَ : فَتَبَرَّ الرَّجُلُ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَتَبَتَّ بِهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ؟ قَالَ : أَدَمَنْتُ مَا  
 قُلْتَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَضَى اللَّهُ دَيْنِي وَأَذْهَبَ وَسْوَسَةَ صَدْرِي .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا یا نبی اللہ میرے اوپر قرض

ہے اور امر قضا و قدر کے متعلق سینہ میں دوسوسہ ہے فرمایا یوں دعا کرو۔

تو کلت علی الحی الخ ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

جب تک اللہ نے چاہا اس نے صبر کیا ایک دن وہ رسول خدا کی طرف سے گزرا۔ حضرت نے اسے آواز دے کر

فرمایا کہو کیا ہوا۔

اس نے کہا میں نے دعا کا ورد کیا اللہ نے میرا قرض بھی ادا کر دیا اور دل کا دوسوسہ بھی مٹا دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ  
 الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَقِيتُ شِدَّةً  
 مِنْ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَأَنَا رَجُلٌ مُدْبِنٌ مُعْبِلٌ مُجَوِّحٌ فَقَالَ لَهُ : كَبَّرْ رَهْزِيهِ الْكَلِمَاتِ : هَوَ كَلْتُ عَلَى  
 الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَسْجُدْ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ  
 يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدَّلِّ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرَاهُ . فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَهُ فَقَالَ : أَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي وَسْوَسَةَ صَدْرِي  
 وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي وَوَسَّعَ عَلَيَّ رِزْقِي .

۳۔ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا میرے دل میں وساوس شیطانی بہت پیدا ہوتے ہیں میں مقروض ہوں عیال دار ہوں صاحب احتیاج ہوں۔ حضرت نے فرمایا بار بار یہ کلمات ورد زبان کر ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

چند روز کے بعد وہ آیا اور کہنے لگا اللہ نے میرے دوسرے بھی دور کر دیئے اور قرض ادا کر اگر رزق میں وسعت دے دی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرِ قَوْ : عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ كَانَ كَاتِبَهُ لِي فِي فِزْطَانِ : «اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ مِثْلَ مَا لَمْ يَلِكْ فِي قَلْبِي ، سَعِيرًا هَا وَ كَبِيرًا هَا فِي يُسْرِيْمِكَ وَ عَافِيَةً وَ عَالَمًا تَبْلُغُهُ قَوْلِي وَ لَمْ تَسْعُهُ ذَاتُ يَدِي وَ لَمْ يَقُو عَلَيَّ بَدَنِي وَ يَقْبِنِي وَ نَفْسِي فَأَدِّهِ عَنِّي مِنْ جَزِيلِ مَا عِنْدَكَ مِنْ فَضْلِكَ ثُمَّ لَا تَخْلُفْ عَلَيَّ مِنْهُ شَيْئًا تَقْضِيهِ مِنْ حَسَنَاتِي ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَ أَنَّ الدِّينَ كَمَا اشْرَعَ وَ أَنَّ الْإِسْلَامَ كَمَا وَصَفَ وَ أَنَّ الْكِتَابَ كَمَا أَنْزَلَ وَ أَنَّ الْقَوْلَ كَمَا حَدَّثَ وَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِخَيْرٍ وَ حَسْبُ عَزَّ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِالسَّلَامِ .»

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک کاغذ پر یہ دعا مجھے لکھ کر بھیجی ، یا اللہ عافیت اور بہت کے ساتھ لوگوں کے چھوٹے اور بڑے تمام منظام مجھ سے ہٹلے جو امیری توت سے باہر جا در جہاں میری دسترس نہیں ہے اور میرے نفس و یقین اور بدن کو اس پر زور نہیں تو اپنے فضل سے میری اس کمی کو پورا کر اور اسے الرحم الراحمین میر کائنات میں کمی نہ کریں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عابد و رسول ہیں اور دین وہی ہے جو تمام انبیاء رکاتھا اور اسلام وہی ہے جس کا وصف بیان کیا گیا اور کتاب وہی ہے جو نازل کی گئی اور حدیث وہی ہے جو بیان کی گئی اور اللہ سراسر حق ہے اور خدا نے محمد و آل محمد کا ذکر کیا اور ان کو ہدیہ دیا اسلام کا۔

## پچینوال باب

دعا برائے دفع کرب و غم و خوف

(باب ۵۵)

(الدُّعَاءُ لِلتَّكْرِبِ وَالْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْخَوْفِ) ﴿

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَبْرَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيعٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الشَّارِحِ

عَنِ ابْنِ مُشْكَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدٌ : يَا أَبَا حَمْرَةَ مَا لَكَ إِذَا أَتَى بِكَ أَمْرٌ تَخَافُ أَنْ لَا تَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ بَعْضُ رُؤَايَا يَمُوتُكَ . يَعْنِي أَبُو الْقَاسِمِ سَلْبِي زَكَعْتَيْنِ ثُمَّ تَقُولُ : يَا أَبْصَرَ النَّاطِرِينَ وَيَا أَسْمَعَ السَّمَاعِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْعَلْيَبِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ . تَسْعِينَ مَرَّةً . كُلَّمَا دَعَوْتَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ [مَرَّةً] سَأَلْتُ حَاجَةً .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو حمزہ شمالی سے فرمایا۔ اگر کوئی ایسا امر باعثِ خوف ہو کہ تم گھر کے ایک گوشہ یعنی قبلہ کی طرف بھی توجہ نہ کر سکو تو دو رکعت نماز پڑھ کر کہو۔

اسے سب سے زیادہ دیکھنے والے سب سے زیادہ سننے والے، اسے سب سے جلد حساب کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے، ستر بار۔ جب ان کلمات کا ورد کرو تو ایک بار جو حاجت ہو بیان کرو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي جَسْرَانَ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حَمِيدٍ ، عَنْ نَائِبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَصَابَهُ عُمُومٌ أَوْ كَرِبٌ أَوْ بَلَاءٌ أَوْ لَوَاهٌ فَلْيَقُلْ : «اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا» : فَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ .

۲۔ اسماء کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی غم رنج یا اضطراب لاحق ہو تو یہ کلمات کہو۔  
اللہ میرا رب ہے میں کسی چیز کو اس کا شریک نہیں بناتا۔ میں نے اس ذات پر توکل کیا ہے جو حئی لا یموت ہے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيٍّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : إِذَا تَرَلَّتْ بِرَجُلٍ نَارُهُ أَوْ شَدِيدَةٌ ، أَوْ كَرِبَةٌ أَوْ مُرٌّ فَلْيَقُلْ : عَنْ زَكِيَّةَ وَ زَكَعْتَيْنِ وَ زَكَعْتَيْنِ مَسَا بِالْأَرْضِ وَ لِيَلْتَرِقَ حَوْجُوهُ بِالْأَرْضِ نَمُ لِيَدْعُ بِحَاجَتِهِ وَ هُوَ سَاحِدٌ

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کسی پر کوئی بلا نازل ہو یا کوئی سختی آئے یا کسی مصیبت کے آنے کا خوف ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے دونوں زانو اور کلائیوں پر سے کپڑا ہٹائے اور زمین سے لگائے اور اپنا سینہ زمین سے لگا کر اور پھر سجدہ میں خدا سے دعا کرے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارِ الدَّهْقَانِ ، عَنْ وَسْمِجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : لَمَّا طَرَحَ إِخْوَةُ يُونُسَ يُونُسَ فِي الْجُبِّ أَنَّهُ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ : يَا غُلَامُ مَا تَصْنَعُ هَهُنَا ؟ فَقَالَ : إِنَّ إِخْوَتِي الْعَرَبِيَّةَ فِي الْجُبِّ ، قَالَ : فَخَبِّتْ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ ؟ قَالَ : ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، إِنْ شَاءَ أَحْرَجَنِي قَالَ : فَقَالَ لَهُ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَلَمْ أَذْغِبْ بِسَلْدَا



الدَّعَاؤِ حَتَّىٰ أُجْرِكَ مِنَ الْجَبِّ فَقَالَ لَهُ: وَمَا الدُّعَاءُ؟ فَقَالَ: قُلِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَشَانُ بِدِعِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَتَجْعَلَ لِي مِمَّا نَأْتِيهِ قَرَجًا وَمَحْرَجًا» قَالَ: ثُمَّ كَانَتْ مِنْ وَصِيَّتِهِ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب یوسف کو ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا تو جبرئیل ان کے پاس آئے اور فرمایا اسے لڑکے کیا حال ہے انھوں نے کہا میرے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا ہے جبرئیل نے کہا اس سے نکلتا چاہتے ہو۔ فرمایا اگر خدا چاہے گا تو نکال دے گا جبرئیل نے کہا خدا فرماتا ہے ان کلمات کے ساتھ دعا کرو، میں تمہیں کنوئیں سے نکال دوں گا۔ پوچھا وہ دعا کیا ہے انھوں نے کہا یا اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ سزا وار حمد تو ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بڑا احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے صاحب عظمت و جلال ہے میں سوال کرتا ہوں محمدؐ وال محمدؐ پر درود بھیجنے کا اور اس کا کہ میری موجودہ حالت میں کشادگی اور اس سے نکلنے کی صورت پیدا کر، امام نے فرمایا اس کے بعد کا قصہ قرآن میں مذکور ہے۔

۵۔ عَنْ بَنِي يَعْقُوبَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ، عَزَّ وَجَلَّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ الَّذِي دَعَا بِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ قَتَلَ الْمُعَلَّى بْنَ حُنَيْنٍ وَأَخَذَ مَا لَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمُورِكَ الَّذِي لَا يُطْفِئُ وَ بِعِزَائِمِكَ الَّتِي لَا تُخْفِي وَ بِعِزِّكَ الَّذِي لَا يُنْقِصِي وَ بِنِعْمَتِكَ الَّتِي لَا تُحْصِي وَ بِسُلْطَانِكَ الَّذِي كَفَقَتْ يَدُ فِرْعَوْنَ عَنْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ».

جب داؤد بن علی نے معلیٰ بن حنین کو قتل کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کا مال ضبط کر لیا تو حضرت نے ان الفاظ میں اس کے لئے بددعا کی، یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نور سے جو بجھنے والا نہیں اور تیرے ان عزائم سے جو مخفی نہیں اور تیری اس عزت سے جو ختم ہونے والی نہیں اور تیری اس نعمت سے جس کا احصا اور شمار نہیں اور تیری اس قدرت سے جس سے تو نے موسیٰ کو فرعون پر غالب کیا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ؛ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الرَّهْمِ قَالَ: تَعْتَمِلُ وَتُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ وَتَقُولُ: «يَا فَارِجَ الْبَلَمِ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا رَاحِمَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا قَرِّحْ هَمِّي وَكَشِّفْ غَمِّي يَا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، ائْسَمِي وَطَهِّرْ بِي وَادْهَبْ بِي لَيْسَتِي» وَافْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَعْمُودَتَيْنِ.

ی و عافی فی عمری کلہ و کتب حجتی و اعیز لکما یای و بیض و حبی و اعصمینی  
 مطلبی و وسیع علی فی رزقی غائبی سعید و تجاور عن سبب و ما عذبی بحسن ما  
 نبی تنسی و لا تفجع لی حسیما و ہب لی بالہی لحنہ من لحظتک ، تکشف بیاعسی  
 لفتنی و ترد بہا عاتی ما ہو أحسن غادائک عنیدی ، فقد صعقت قوتی و فکرت حیلتی  
 لملک رجاہی و لم یبق إلا رجاؤک و تو کلبی علیک و قدرتک علی یاری أن تر حسی  
 قلبی ، الہی ذکرت عوائدک یونسی و الرجاہ لإیمانک  
 ی و أنت ربی و سیدی و مقربی و ملجئی و الخافی  
 رزقی و فی قضائک و قدرتک کما أنا فیہ فلیکن یاسیدی  
 جیل خلاصی و ما أنا فیہ حبیو و العافی لہی فانی لأجد  
 ذعلتک ، فکن یاذا العجلال (والا کرام) عند أحسن طیبی  
 فانتی و صفت ذکری و آمن بذلک علی و علی کفی داع  
 و آلہ .

مذکورہ دینا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد وآل  
 ہم کو اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بارگشت کو آسان بنا اور میرے  
 اعمال میں عطا فرما اور میری محبت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش  
 اب دامن رکھ میرے رزق میں وسعت دے میں کمزور ہوں ، میرے  
 لواحد و تنہا نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملے میں تکلیف  
 لیں بٹلا ہوں ان کو دور کر دے اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کو  
 لون کی طرف سے میری امید منقطع ہو گئی ہے اور صرف تجھی سے  
 درت میرے اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اگر خدا  
 ام کی امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے ٹوٹے بچھے پیدا  
 رہے میرے پناہ کی جگہ ہے میری ایڈن کا مقام ہے اور میرا  
 پیر ہر بان ہے اور میرے رزق کا سامن ہے اور جس حالت  
 را اور میرے مولا جو کچھ تیری مشیت میں ہے جلد اس سے  
 نہ دے والا تیرے سوا کوئی نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی سے

الہام  
 میرے  
 رکھ لے اللہ  
 سے پاک

ی عبد اللہ  
 احد من  
 مساوات  
 اللہ یحیی  
 اللہم  
 ل ایضا  
 حولہم

کسی ہم کو  
 برلا  
 سوا کوئی  
 اور  
 بی دے

ذکورہ دینا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد وآل

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور در رکعت نماز پڑھو اور کہو اے غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر لے اللہ اے واحد، اے واحد و حمد، لے وہ نہ جس سے کوئی بچ پیدا ہو اور نہ وہ کسی سے پیدا ہو۔ مجھے بچلے گناہوں سے پاک کر دے اور میری بلا کو دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَهْمٍ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا حَفَّتْ أَمْرًا فَقُلْ : «اللَّهُمَّ إِنِّسْكَ لَا يَكْفِيكَ مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِيهِ مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَكَفِّنِي كَذَا وَكَذَا» .

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : تَقُولُ : «يَا كَافِيَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِيكَ مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ، اَكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ، وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ دَخَلَ عَلَى سُلْطَانٍ يَهَابُهُ فَلْيَقُلْ : «بِاللَّهِ اسْتَجِيعُ وَبِاللَّهِ اسْتَجِجُ وَبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَنْوَجُهُ ، اللَّهُمَّ ذَلِّلْ لِي صُعُوبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي حُرُوبَتَهُ فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُنْمِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ ، وَقُولُ أَيْضًا وَحَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْتَنِعْ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ مِنْ حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَأَمْتَنِعْ بِرَبِّ الْفَلَاقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی مشکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درد و جو محمد و آل محمد پر اور ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کامیابی دے میں محمد صلعم کے واسطے سے توجہ دلاتا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام کتاب راجح محفوظہ کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے میں بجا رہوں گا اللہ کی مدد اور توت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور صبر کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے توت اور مدد مگر اللہ سے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، رَفَعُوهُ ، إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاؤِ أَبِي عليه السلام فِي الْأَمْرِ يَحْدُثُ : «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِزَّنِي وَارْحَمْنِي وَذَكِّ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُقْتَلِي وَاهْدِنِي» .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور کہو اسے  
 غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر اے اللہ  
 اے واحد، اے واحد و صمد، اے وہ جس سے کوئی بچہ پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچلے گناہوں سے پاک  
 کر دے اور میری بلا کو دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
 ﷺ قَالَ: إِذَا خِفْتَ أَمْرًا فَقُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّكَ لَا يَكْفِي مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ  
 خَلْقِكَ فَكَفِّنِي كَذَا وَكَذَا».

۸۔ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: تَقُولُ: «يَا كَافِيًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ، اَكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ وَعَلَى آلِيهِ، وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ:  
 مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ سُلْطَانٍ يَهَابُهُ فَلْيَقُلْ: «بِاللَّهِ أَسْتَجِيعُ وَبِاللَّهِ أَسْتَجِيعُ وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ أَتَوَجَّهُ»، اللَّهُمَّ  
 ذَلِّلْ لِي صُؤْبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي حُرُوتَهُ فَإِنَّكَ تَمَحُّو مَا تَشَاءُ وَتُنْشِئُ وَعِنْدَكَ أَمُّ الْكِتَابِ، وَتَقُولُ أَيْضًا  
 «حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْتِنِعْ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ مِنْ حَوْلِهِمْ  
 وَقُوَّتِهِمْ وَأَمْتِنِعْ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو  
 آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی شکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔  
 اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی  
 کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درد ہو محمد و آل محمد پر اور  
 ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کامیابی دے  
 میں محمد صلعم کے واسطے سے توجہ دلا تا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو  
 چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام کتاب (روح محفوظہ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے  
 سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے میں بچار ہوں گا اللہ کی مدد اور توت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور  
 صبر کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے توت اور مدد مگر اللہ سے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، رَقَعُوهُ، إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَائِي ﷺ

فِي الْأَمْرِ يَحْدُثُ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَعِزَّنِي وَارْحَمْنِي وَرَكَ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُتَقَلَّبِي وَاهْدِنِي».

قَلْبِي وَأَمِنْ حَوْنِي وَعَافِي فِي عَمْرِي كُلِّهِ وَكَيْتَ حُجَّتِي وَأَعْفِرْ خَطَايَايَ وَبَيِّسْ وَحْيِي وَأَعِمْهِي  
 فِي دِينِي وَسَهِّلْ مَطْلَبِي وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي فَإِنِّي قَائِمِي صَبِيحًا وَتَجَاوِزَ عَن سَيِّئِي وَمَا عِنْدِي بِحَسَنِ مَا  
 عِنْدَكَ وَلَا تَفْجِسْنِي بِنَفْسِي وَلَا تَجْعَلْ لِي حَسِيمًا رَهْبًا لِي يَا إِلَهِي لِحَطَايَاكَ ، تَكْشِفُ بِعَافِي  
 حَسْبِي مَا يَدِينُ لِقَبْضِي وَتَرُدُّ بِعَافِي مَا هُوَ أَحْسَرُ عِلَاثِكَ عِنْدِي ، فَكَيْتَ صَعَمَتِ قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي  
 وَأَنْقَطَعَ مِنِّي خَلْفُكَ رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا رَجَاؤُكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ وَتَوَدَّدْتُكَ عَلَيَّ يَا رَبِّ أَنْ تَرَحَّمْتَنِي  
 وَتَعَاوَيْتَنِي كَفَعْدَتِكَ عَلَيَّ أَنْ تُعَذِّبَنِي وَتَتَلَبَّسَنِي ، إِلَهِي ذَكِّرْ عَوَائِدِكَ يَا بَنِي وَالرَّحْمَانُ لَا يُعَايِدُكَ  
 يُعَوِّبُنِي وَلَمْ أَحْضَلْ مِنْ نِعْمِكَ مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ رَبِّي وَسَيِّدِي وَمَعْرُوعِي وَمَلْجَأِي وَالْمُحَافِظُ لِي  
 وَالذَّابُّ عَنِّي وَالرَّحِيمُ بِي وَالْمُكَفِّلُ بِرِزْقِي وَفِي فَضَائِكَ وَقُدْرَتِكَ كُلِّ مَا أَنَا فِيهِ فَلْيَكُنْ يَا سَيِّدِي  
 وَمَوْلَايَ فِيمَا قَصَيْتَ وَقَدَّرْتَ وَحَتَمْتَ تَعْجِيلَ خَلَاصِي وَمَا أَنَا فِيهِ حَسْبِي وَالْعَافِي لِي فَإِنِّي لَا أُجِدُ  
 لِدَفْعِ ذَلِكَ أَحَدًا غَيْرَكَ وَلَا أَعْتَمِدُ فِيهِ إِلَّا عَلَيْكَ ، فَكُنْ يَا ذَا الْجَلَالِ [وَالْإِكْرَامِ] عِنْدَ أَحْسَنِ طَلَبِي  
 بِكَتَ وَرَجَائِي لَكَ وَأَرْحَمَ تَضَرُّعِي وَأَشْنِكَا تَنِي وَصَعْفَ ذُكْرِي وَأَمْنُكَ بِذَلِكَ عَلَيَّ وَ عَلَيَّ كُلِّ دَاعٍ  
 دَعَاكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ وَآلِهِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پیر بزرگوار یہ دعا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد وآل  
 محمد پر درود بھیج اور میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بارگشت کو آسان بنا اور میرے  
 قلب کو ہدایت کر اور میرے خوف کو دور کر اور مجھے پوری برائیں عطا فرما اور میری محبت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش  
 دے اور میرے چہرے کو نورانی بنا اور جوئی معاملات میں پاک دامن رکھ میرے رزق میں وسعت دے میں کمزور ہوں، میرے  
 مطلب کو آسان کر میرے گناہوں کو دور کر کر میرے نفس کو اندوہناک نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملے میں تکلیف  
 نہ ہو یا اللہ مجھے اپنے انعامات جیسے انعام دے اور جن بلاؤں میں مبتلا ہوں ان کو دور کر دے اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کو  
 میری قوت کمزور ہوئی ہے میری تدبیر سست پڑ گئی ہے تیری مخلوق کی طرف سے میری امید منقطع ہو گئی ہے اور صرف تجھی سے  
 میری امید وابستہ ہے میرا توکل تیرے اوپر ہے اور تیری قدرت میرے اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اگر خدا  
 کرے تو یا اللہ تیری نعمتوں کا ذکر میرا مولیس ہے اور تیرے انعام کی امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے تو نے مجھے پیدا  
 کیلئے میں تیری رحمت سے خالی نہیں رہا۔ تو میرا رب ہے میرا سردار ہے میرے پناہ کی جگہ ہے میری امیدوں کا مقام ہے اور میرا  
 محافظ ہے اور میرے دشمنوں کو مجھ سے دفع کرنے والا ہے اور مجھ پر ہر جان ہے اور میرے لذت کا سامن ہے اور جس حالت  
 میں بھی میں ہوں وہ تیری فضا و قدر کے تحت ہے پس آ میرے سردار میرے مولا جو کچھ تیری مشیت میں ہے جلد اس سے  
 مجھے خلاصی دے اور مجھے عافیت میں رکھ میری مصیبت دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی پر

اقتدا نہیں۔ پس اے ذرا الجمل میرے ساتھ وہی کہ تو میرا حسن ظن ہے اور میری امید تجھ سے وابستہ ہے اور یا اللہ رحم  
 کر میری گریہ و زاری، نالیت اور کمزوری پر اور میرے ادا پر احسان کر اور ہر دو عا کرنے والے پر اے ارحم الراحمین اور دود  
 ہو محمد آل محمد پر۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ  
 بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ قَالَ : قَالَ : إِذَا أَحْرَزْتَكَ أَمْرًا فَقُلْ فِيهِ أَسْجُودُكَ ، يَا حَبِيبُ بَيْتُ يَا حَبِيبُ يَا  
 حَبِيبُ - تَكَرَّرْ ذَلِكَ - اَكْفِيَانِي مَا أَتَأْتِيهِ فَإِنَّكَ كَمَا كَرِهْتَنِي وَأَحْفَظَانِي بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِنَّكُمْ حَافِظَانِي ،

۹۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اصحاب امام میں سے کسی نے کہ جب کوئی معاملہ رنجیدہ نہ کرے تو آخر سجدوں میں کہو اے جبرئیل اے  
 محمد (کئی بار) تم دونوں میری موجودت حالت میں مدد کرو تم دونوں کی مدد میرے لئے کافی ہے تم دونوں میری مدد کرو، تم  
 دونوں میری حفاظت کرو۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں حفاظت کرنے والے ہو۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ يَشْرَبِ بْنِ مَسْلَمَةَ  
 عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : مَا بَالِي إِذَا قُلْتُ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوْ  
 اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْأَنْسُ وَالْجِنُّ بِرِسْمِ اللَّهِ وَبِإِذْنِ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ وَجْهِي وَإِلَيْكَ الْجَنَاتُ طَهَّرِي وَإِلَيْكَ قَوَّصْتُ أَمْرِي  
 اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْأَيْمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ  
 تَحْتِي وَمِنْ قَلْبِي وَأَدْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَأَحْوَلُ وَأَقْوَى مِنَ الْإِبْرَةِ ،  
 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جب میں یہ کلمات کہوں کہ اگر  
 تمام جن و انس میرے خلاف جمع ہوں تو مجھے پروردانہ ہو بسم اللہ وباللہ من اللہ والی اللہ والی رسول اللہ علی ملت رسول اللہ  
 یا اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرا فرمانبردار بنایا اور تیری ذات کی طرف میں نے توجہ کر اور میری فریاد تجھی سے ہے اور میں نے اپنے  
 معاملہ کو تیرے سپرد کر دیا یا اللہ میرے ایمان کی حفاظت کر میرے سامنے میرے پیچھے میرے داہنے میرے بائیں اور اپنی مدد  
 اور قوت سے میرے دشمنوں کو مجھ سے دور کر اور تیرے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں مل سکتی۔  
 یہی حدیث ابن ابی عمیر نے بھی بیان کی ہے۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

قَالَ لِي زَحَلُ أَيُّ شَيْءٍ فَمَلَّتْ جَبِينَ وَخَلَّتْ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ بِالرَّيِّ بَدَّةً قَالَ : قُلْتُ : وَاللَّهِمَّ إِنَّكَ تَكْفِي  
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ، لَا يَكْفِيكَ مِنْكَ شَيْءٌ فَافْكُفْنِي بِمَا شِئْتَ وَ كَيْفَ شِئْتَ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَأَنْتَ شِئْتَ .

۱۱۔ پوچھا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ آپ نے کیا پڑھا تھا جب آپ ریزہ میں ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی کے پاس گئے تھے فرمایا دعا یہ تھی یا اللہ تو ہر شے کا پورا کرنے والا ہے اور تیری بجائے کوئی دوسرا ایسا نہیں کر سکتا پس میری حاجت پوری کر جیسا چاہے جتنا چاہے اور جہاں چاہے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ قَبِيْلَةَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ : لَمَّا  
قَدِمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَفَامَهُ أَبُو جَعْفَرٍ مَوْلَى لَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَهُ : إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ فَأَصْرَبْ  
عَنْهُ . فَلَمَّا دَخَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَأَسْرَسَ سَمِيئًا فِيمَا بَيْنَهُمَا بَيْنَ نَفْسَيْهِمَا . لَا يَدْرِي مَا هُوَ  
ثُمَّ أَظْهَرَ : « يَا مَنْ يَكْفِي حَاقَهُ كَلِمَةٌ وَلَا يَكْفِيهِ أَحَدٌ كَيْفِي شَرَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ » قَالَ : فَصَادَرُ أَبُو جَعْفَرٍ  
لَا يَبْصُرُ مَوْلَاهُ وَصَادَرُ مَوْلَاهُ لَا يَبْصُرُهُ . فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : يَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَقَدْ عَشَيْتَ فِي هَذَا الْحَرِّ فَأَنْصَرِفْ  
فَصَرَخَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِهِ . وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لِمَوْلَاهُ : مَا مَعَكَ أَنْ تَعْمَلَ مَا أَمَرَكَ بِهِ ؟ فَقَالَ :  
لَا وَاللَّهِ مَا أَمَرْتُكَ وَلَا وَدِدْتُ أَنْ يَجَاءَ شَيْءٌ فَخَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ . فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ : وَاللَّهِ لَئِنْ حَدَّثْتَنِي بِهَذَا  
الْحَدِيثِ أَحَدًا لَا قُتِلْتُكَ .

۱۳۔ حجب امام جعفر صادق علیہ السلام منصور عباسی کے پاس گئے تو اس نے چپ سے اپنے ایک غلام کو پس پشت  
کھینچ کر لیا اور کہہ دیا تھا کہ جب میرے پاس آئیں تو گردن مار دینا۔ جب حضرت آئے تو دل ہی دل میں کچھ پڑھا جس کی  
تبر منصور کو نہ ہوتی۔ بعد میں ظاہر فرمایا۔ وہ دعا یہ تھی اسے وہ ذات جو اپنے تمام بندوں کی حاجت روائی کرتا ہے اور  
کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ مجھے منصور کے شر سے بچائے۔

حضرت نے فرمایا اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ نہ منصور غلام کو دیکھ پایا اور نہ غلام اس کو، منصور نے امام علیہ السلام  
سے کہا میں نے اس گری میں فضول آپ کو تکلیف دی آپ وہیں جا بیٹے۔ حضرت کے چلے جانے کے بعد منصور نے غلام سے کہا  
تو میرا حکم کیوں نہ بجالایا اس نے کہا واللہ میرے اور ان کے درمیان کوئی شے ایسی مائل مہرئی کہ وہ مجھے نظر ہی نہ آئے  
منصور نے کہا اگر تو نے یہ بات کسی اور سے کہی تو گردن مار دوں گا۔

۱۳۔ عَمْرُو بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : أَلَا أَعْلَمُكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ ، إِذَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِذَا  
كَرِهْتَ أَمْرًا وَتَخَوَّوْا مِنْ السُّلْطَانِ أَمْرًا لَا يَقْبَلُ لَكَ بِهِ تَدْعُو بِهِ . قُلْتُ : بَلَى يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمَّهُ يَا ابْنَ





۱۵۔ ابو حمزہ نے بیان کیا میں نے حضرت علی بن الحسین کو کہتے سنا، اپنے فرزند سے میثا جب کسی مصیبت کا سامنا ہو اور کوئی بلا نازل ہو تو پورا وضو کر و اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد کہو۔ اے وہ ذات جس سے ہر شکر کایت کی جاتی ہے اے وہ ذات جو ہر کسی کی بات سنتا ہے اے وہ ذات جو ہر گز وہ کے پاس موجود ہے اور ہر حقیقت کا جاننے والا ہے اور ہر بلا کا دفع کرنے والا ہے اے ابراہیم کے خلیل اے موسیٰ کو نبیات دینے والے، اے محمد کو گزیرہ کرنے والے میں تجھ سے اس شخص کی طرح دعا کرتا ہوں جو فاقہ کی سختی میں مبتلا ہو اور جس کی تدبیر گئی گزری ہو اور جس کی قوت کمزور ہو اور پڑائی ہو دعا کرتا ہوں اس پر دہی کی طرح جو مصیبتوں میں غرق ہو اور مشغول ہو اور جس بلا میں ہو اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پاتا ہو، اے ارحم الراحمین وہ اللہ کے سوا کسی کو غم دور کرنے والا نہیں پایا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أُجَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ يَسَّادٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَدْخُلُنِي الْعَمُّ فَقَالَ : أَكْبُرُ مِنْهُ [أَنْ يَقُولَ] : اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، فَإِذَا جَفَّتْ وَسْوَسَةٌ أَوْ حَذِيتَ نَفْسِي فَقُلْ : وَاللَّهِمَّ إِنِّي سَأَلْتُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِمَنْزِلَتِي وَسَعْيِي بِمَنْزِلَتِي ، عَدَلْتُ فِي حُكْمِكَ ، مَا مَنَعَنِي فِي قَضَائِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي سَأَلْتُكَ بِعِلْمِكَ لَعَلَّكَ تُرِيحُنِي مِنْ عَذَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِي عِلْمِكَ لَعَلَّكَ أَنْ تَطَّلِي نَفْسِي لِقَابِكَ أَوْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ نُورًا بَصَرِي ، وَرَبِيعَ قَلْبِي ، وَجَلَاءَ شَرْبِي وَذَهَابَ غَمِّي ، اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا .

۱۶۔ راوی کہتے ہیں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں غمگین رہتا ہوں۔ فرمایا زیادہ ترسیر دعا پڑھا کر۔ واللہ اللہ میرا رب ہے اس کا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا جب کوئی دوسو سال میں آئے یا خود فکر باطل میں پڑ جاؤ تو یہ کہو۔

یا اللہ میں تیرا بندہ تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم میرے لئے یعنی بر عدل ہے تیرا حکم میرے بارے میں جاری ہونے والا ہے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نام سے جس کا ذکر تو نے اپنی کتاب میں کیا ہے یا کسی کو اپنی مخلوق میں تسلیم دی ہے یا تو نے مختص کیا ہے اس کو اپنے علم غیب سے یہ کہ محمد آل محمد پر درود بھیج اور یہ کہ قرآن کو میری آنکھوں کا نور قرار دے اور میرے رنج کا درد کوٹے والا اور میرے غم کا دفع کرنے والا ہے اے اللہ لے اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا۔

۱۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبْرِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ دُعَاءَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالشَّرْحِ الْمَكْرُوفِ



کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیری ذات کریم اور تیرے اسم اعظم سے اور تیرے نبی کی عزت سے اور تیری اس قدرت سے جسے کوئی شے روک نہیں سکتی کہ میری فلاں فلاں حاجت برلا اور پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک رقم میں یہ بھی لکھا۔ اے وہ بلند و برتر ذات جو سب پر غالب ہے اور باطن سے خرد دار، اے وہ ذات جو مالک وقت اور پے جو مردے کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور میرے ساتھ ایسا ایسا کہ پھر کہو اے وہ معبود ہمیں بختی لا الہ الا اللہ محمد پر رحم کر اور ایک دوسرے رقم میں لکھا کہ میں ہوں یا اللہ اپنی مدد اور قوت سے تکلیف کو مجھ سے دور کر میں آج کے دن اس جینے میں اس سال میں تیری برکات چاہتا ہوں اور جو مصیبتیں نازل ہونے والی ہیں ان کو ہٹا دے مجھ سے اور میرے والدین سے اپنی مدد اور قوت سے تو ہر شے پر قادر ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں زوال نعمت اور عافیت کے بدل جانے سے اور یکایک مصیبت کے نزول سے اور اس تحریر کی پر ثانی سے جو سابق میں لکھی جا چکی ہے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ہر اس زمین پر چلنے والی مخلوق سے جس کی پیشانی کو تو روز قیامت پکڑنے والا ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شے کا شمارا جاتا ہے۔

۲۰۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَرْبُوعٍ ، عَنْ أَبِي حَتْمٍ ، يَقُولُ ، يَا لَإِلَهِ الْإِنْسَانِ ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ ، يَا كَرِيمُ ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ، وَلَا تَكْلُمْنِي إِلَى نَفْسِي ، وَقَوْلُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ ، وَأَنْتَ سَاجِدٌ .

۲۰۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں اے حی و قیوم کوئی معبود تیرے سوا نہیں، میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں پس جو میرا ارادہ ہے اسے پورا کر اور جو میرے نفس پر اسے نہ چھوڑا، سجدہ میں سو بار کہے۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي هَبِيمَ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوْرَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : إِذَا كَانَ لَكَ بِالسَّمَاعَةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ عَمِّي وَعَلِيِّ فَإِنَّ لِهَمَاءِكَ شَأْنًا مِنَ الشَّيْءِ وَقَدَّرَ اللَّهُ الْقَدْرَ ، فَبِحَقِّ ذَلِكَ الشَّيْءِ وَبِحَقِّ ذَلِكَ الْقَدْرِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِ عَمِّي وَأَنْ تَعْمَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ مُسْتَحْنٍ إِلَّا دُهِبَ بِحَاجَتِي إِلَيَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ .

۲۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اے سماعہ جب اللہ سے کوئی حاجت براری چاہتے تو یوں کہو یا اللہ میں محمد و علی کے حق کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں ان دونوں کی تیرے نزدیک بڑی شان اور قدر ہے اور اسی شان اور قدر کے واسطہ سے کہتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور ایسا ایسا کہ بے شک روز قیامت کوئی

مقرر یا فرشتہ اور کوئی رسول اور کوئی ایسا زمین میں یا آسمان تدرت سے بکری ہو ایسا نہ ہو جو جبریل کی طرف متوجہ نہ ہو۔

۲۷ - عَلِيُّ بْنُ نُجَيْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَالسَّاهِبِيِّ فِي سِيَابَةِ وَظَرِّ بَرِّ بْنِ نَاصِحٍ قَالَ : تَعَابَعَتْ أَيْةُ الدَّوَانِقِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَلَّاحِ وَرَفِعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : هِاللَّهِمَّ إِنَّكَ حَيِّتَ الْعَالَمِينَ بِصَلاَحِ أَوْسَمِ مَا فَاحِظْتَنِي بِصَلاَحِ آبَائِي فَجَبِّ وَقَالِي وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ فِي تَحَرُّي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَهُوَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَجَّاتِ بْنِ قَلْبَةَ الشَّيْبَلِيِّ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي اللَّهِ وَابْنِ أَبِي قَلْبَةَ : يَا أَبَانَ بْنَ مَالَةَ بَلِّغْ عَائِشَةَ لَدَى سَمْعَةَ يَقُولُ : وَاللَّهِ لَا تَرَى كُنْتُ لَكُمْ تَعْلَمُ الْأَعْمَرَةَ وَلَا مَالَةَ إِلَّا بِبَيْتِهِ وَلَا دَوَانِقَ إِلَّا بِسَيْبِهِ . قَالَ : فَمَنْ يَمْنَعُ حَبِيْبِي وَحَبْرَةَ لِي فَتَتَّبِعُوهُ فَلَمَّا دَخَلَ سَأَمَ وَقَعَدَ فَرَدَّ عَائِشَةَ إِلَى سَمْعَةَ قَالَ : أَمَا وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ مَمْنَعُكَ لَمْ يَلْقَ الْأَعْمَرَةَ وَلَا مَالَةَ إِلَّا بِبَيْتِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ يَبِيعَ . يَا أَبَانَ الْعَدُوِّسَ إِذَا لَقِيَ الْكَلْبَ الْكَلْبُ أَسْوَدَ فَتَبْرَأُ وَالْعُلْبَى دَاوُدَ فَتَفَكَّرَ وَقَدَّ رِيْوَسَاتٍ وَقَفَرَ بِاللَّهِ وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْأَبِي وَابْنِ الشَّيْبَلِيِّ قَالَ : مَدَامَ قَدْ تَعَبْتُمْ تَسْلَمُ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُ النَّبِيَّ أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ اللَّهُ مُلْكًا فَتَعَبْتُمْ بِذَلِكَ وَالشَّيْبَلِيُّ فَقَالَ عَلَيْهِ سَلْمُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا الْمُلْكُ كَانَ لِي أَوْ أَبِي شُعْبَانَ فَلَمَّا قَتَلَ بَرِّ بِنْدَ حَسْبِ أَسْمَاءِ اللَّهُ مُلْكًا فَوَرَّثَهُ آلَ مَرْوَانَ ، فَلَمَّا قَتَلَ حِشَامُ زَيْنًا سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكًا فَوَرَّثَهُ مَرْوَانَ بِنَ تَجْمٍ ، فَلَمَّا قَتَلَ مَرْوَانَ إِبْرَاهِيمَ سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكًا فَأَعْطَاهُ كُتُبَهُ فَقَالَ : سَأَلْتُ مَا لِي أَرْفَعُ حَوَائِجَكَ فَقَالَ : الْوَلَدُ ، فَقَالَ : هُوَ فِي يَدِكَ مَتَى سَأَلْتَ ، فَتَحَرَّجَ فَقَالَ لَهُ الرَّبِيعُ : فَمَاذَا مَلَكَ يَعْشُرُ الْآلِ فِيهِمْ ، قَالَ : لِأَحَابِثِهِ لَيْسِي

فيها ، قَالَ : إِنَّ تَعْبِيَهُ فَحَدَّثْتَهُمْ تَعْبًا فِي يَمَانِ .

۲۲۔ راوی کہتا ہے جب منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو بغداد لایا تو آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا تھا یا تو نے دونوں ہتھیم دیوں کے نیچے اولیٰ کی حفاظت کی اور جعفر علیہ السلام نے گوئی دیوار کے نیچے جو ہتھیم بیچوں کا خزانہ تھا دیوار کو مسجد بنا کر کہہ دیا تھا ان کے پاس باپ کی فکر کا رکھ کر جس سے ہر کسی کی حفاظت کر میرے آباد و ابداد محمد و آل حسن و حسین و علی بن ابی طالب اور محمد بن علی کی بیوی کی وجہ سے ، یا اللہ میں اس کے شر کو دفع کرنے اس کے سینے پر ضرب لگا کر اور لے لے اللہ جیسے اس کے شر سے بچنے پھر اوش کے سادہ بان سے کہا بل جبر ، بعد از چینیے تواریخ سے منصور کے دروازہ پر آپ کا استقبال کرتے ہوئے کہا اس کے دل میں آپ کی طرف سے کیفیت ہے زمین نے اسے کچھ ہونے سنا ہے واللہ میں ان کے کسی جو ان کو بے فتنل کئے نہ چھوڑوں گا اور زمان کے مال کو بے لوتے اور نہ ان کی

ذریت کو بے قید کئے۔ حضرت مہ آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے آسادہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قید کرنے والے اور ذریت کو بے قید کئے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ایوب کو مبتلا کیا تو انہوں نے صبر کیا۔ داؤد کو نعمت دی تو انہوں نے شکر ادا کیا، یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انہوں نے معاف کر دیا تم انہی کی نسل سے ہو اور اس نسل کو دوسری کرنا چاہیے جو اس کے عمل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جس نے اپنی بیبت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملکہ چھین لیا گیا یہ سُن کر منصور کو بہت غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے شخص اپنے غصہ کو دھما کر کے سُننا یہ ملک اولاد البوسفیان کے پاس تھا جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیسان کیجئے آپ کی کیا حاجت ہے فرمایا جاننے کے لئے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کو مرض، حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا ہے بیچو اور دوزخ بھرانے کا انہیں نے کرنا ہے۔

۲۳ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُعَيْنٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ : مَا أَبَالِي إِذَا قُلْتُ هُنِيهِ الْكَلِمَاتِ لَوْ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْجَنُّ وَالْأَسْرُ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجْهِي وَإِلَيْكَ الْجَانُّ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ قُوَّتُ أَمْرِي ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ قَوْفِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قَبْلِي ؛ وَأَذْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَاحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات

ادا کروں تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

حدیث درہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

# چھپن وال باب

## دعائے امراض

(باب) ۵۶

﴿الدُّعَاءُ لِلْعِلَلِ وَالْأَمْرَاضِ﴾

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَابْنِ فَضَالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْعِلَّةِ «اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَيَّرْتَ أَقْوَامًا فَقُلْتَ: «قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ رَعِمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضَّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا»، فَيَأْمُرُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ ضُرِّي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى آلِي وَعَلَى كُفَيْتِ ضُرِّي وَحَوِيلَهُ إِلَى مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلَهًا آخَرَ إِلَّا إِلَهَ غَيْرِكَ».

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دوت برسوں پہلے یا اللہ تو نے سرزوش کی ہے ان لوگوں کی جھنوں نے اپنے علماء کو فتنوں سے پریشان کیا۔ تو نے کہا ہے ان لوگوں کو بلاؤ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ جانتے تھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کر سکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر تیار ہے اور بد نئے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا، درود بھیج محمد و آل محمد پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرَيْبٍ قَالَ: مَرِضْتُ بِالْمَدِينَةِ مَرَضًا شَدِيدًا أَقْبَلَتْ ذَلِكَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَكَتَبَ إِلَيَّ: «قَدْ بَلَغَنِي عَلَيْكَ فَاسْتَرْصَاعًا مِنْ بِي ثُمَّ اسْتَلْفِي عَلَيَّ فَفَاكُ وَأَنْتَرَهُ عَلَى صَدْرِكَ كَيْفَمَا اسْتَرَوْ قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلْتُكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرِّهِ وَمَكَّنْتَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَى خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِي وَعَلَى كُفَيْتِ مِنْ عِلْمِي، ثُمَّ اسْتَوْجَالِ السَّادَاجِجِ الْبَرِّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَقْسِمُ مَدَامُ الْكَلِّ مِشْكِينٍ وَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ: قَالَ دَاوُدُ: «فَعَلْتُ ذَلِكَ فَكَانَتْ مَا نَشِطْتُ مِنْ عِقَالٍ<sup>(۱)</sup> وَقَدْ قَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ فَانْتَفَعَ بِهِ».

ذریت کو بے قید کئے۔ حضرت نے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے بیٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے آسادہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قید کئے مال کو بے ٹوٹے اور ذریت کو بے قید کئے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ایوب کو مبتلا کیا تو انہوں نے صبر کیا۔ داؤد کو نعمت دی تو انہوں نے شکر ادا کیا، یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انہوں نے معاف کر دیا تم انہی کی مثل سے ہو اور اس مثل کو وہی کرنا چاہیے جو اس کے عمل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جس نے اپنی بیت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملک چھین لیا گیا یہ سن کر منصور کو بہت غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے شخص اپنے غصہ کو دھما کر کے سن، یہ ملک اولاد ابوسفیان کے پاس تھا جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیان کیجئے آپ کی کیا حاجت ہے فرمایا جانے کے لئے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کو مرض، حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا اے بیچے در نہ وہ بڑا ملنے گا انہیں لے کر تصدیق کر دیجئے۔

۲۳۔ عَلیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ، عَنْ اَبِیْہِ ، عَنْ اِبْنِ اَبِی عُمَیْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَعِیْنٍ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ ؑ قَالَ : كَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا یَقُولُ : مَا اَبَالِی اِذَا قُلْتُ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوْ اجْتَمَعَ عَلَیَّ الْجِنَّ وَالْاِنْسُ : بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَفِي سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ عَلِیِّ مَلِئَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ ، اللّٰهُمَّ اِنِّیْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِی ، وَ اِلَیْكَ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ وَ اِلَیْكَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ وَ اِلَیْكَ قَوْضْتُ اَمْرِیْ ، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِی بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ مِنْ بَیْنِ يَدَیْ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ يَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ قَوْضِیْ وَ مِنْ تَحْتِیْ وَ مِنْ قَبْلِیْ ؛ وَ اَدْفَعْ عَنِّی بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ فَانَّهُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات ادا کروں تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

حدیث درہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

وَأَسْمَاءُ الْحُسَيْنِيِّ كَلِمًا غَامَةً مِنْ شَرِّ الشَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَمِنْ شَرِّ كَلِّ عَيْنٍ لِأُمَّةٍ وَمِنْ شَرِّ خَائِدٍ إِذَا حَسَدَهُ ثُمَّ التَّقَاتِ النَّبِيِّ ﷺ الْبَيْتِ فَقَالَ : هَكَذَا كَانَ يُعَوِّذُ إِبرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تعویذ بنیارسول اللہ نے حسن و حسین کے لئے فرمایا۔ میں تم دونوں کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کی اور اس کے اسماء حسنی کی اور پناہ مانگتا ہوں تمہارے لئے نقرے، ہر آزار دہندہ سے اور ہر حاسد کے شر سے پھر حضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہی وہ تعویذ ہے جو ابراہیم نے تجویز فرمایا تھا اسمعیل و اسحاق کے لئے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا أَمْسَيْتَ فَتَطَّرْتَ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِدْبَارٍ فَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَالْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخْذْ صَاحِبَةً وَلَا وِلْدَانًا وَلَا يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَا يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدُّنْيَا وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَعْطَى وَلَا يُوَصَّفُ وَيَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ يَعْلَمُ خَائِفَةَ الْأَعْيُنِ وَمَانِعِي الصُّدُورِ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ وَأَذْرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الشَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا بَطَنَ وَظَهَرَ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفَتْ وَمَا لَمْ أَصِفْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ذَكَرْتُهَا أَمَانًا مِنْ كُلِّ سَبْعٍ وَمِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَذَرْتُ يَتَذَرُ كُلِّي مَا عَشَّ أَوْلَسَعَ وَلَا يَخَافُ صَاحِبَهَا إِذَا تَكَلَّمَ بِهَا لَمَّا وَلَا عَوْلًا قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي صَاحِبٌ صَيْدِ السَّبْعِ وَأَنَا أَبُوتُ فِي اللَّيْلِ فِي الْخَرَابَاتِ وَأَتَوَخَّشُ فَقَالَ لِي : قُلْ إِذَا دَخَلْتَ : بِسْمِ اللَّهِ أَدْخُلْهُ وَأَدْخِلْ جِلْكَ الْيَمْنَى وَإِذَا خَرَجْتَ فَأَخْرِجْ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَسَمِ اللَّهُ فَإِنَّكَ لَا تَرَى مَكْرُوهًا .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا شام کو جب تم آفتاب کو غروب ہوتا دیکھو تو کہو بسم اللہ و باللہ الحمد للہ الذی لم یخذ صاحبہ ولا ولداناً ولا یکن لہ شریک فی الملک ولا یکن لہ ولی من الدنیا و کبیرہ تکیباً و الحمد للہ الذی یعطى ولا یوصف و یعلم ولا یعلم یعلم خائفة الاعین و مانعی الصدور و اعود بوجہ اللہ الکریم و باسم اللہ العظیم من شر ما برأ و اذراً و من شر ما تحت الشری و من شر ما بطن و ظهر و من شر ما وصفت و ما لم اصف و الحمد للہ رب العالمین ذکرْتُها اماناً من کل سبع و من الشیطان الرجیم فذرت یتذیر کلّی ما عَشَّ اولسَعَ و لا یخاف صاحبها اذا تکلم بها لَمَّا و لا عولاً قال : قلت لہ : انی صاحب صید السبع و انا ابوت فی اللیل فی الخرابات و اتوخش فقال لی : قل اذا دخلت : بسم اللہ ادخلہ و ادخل جلك اليمنى و اذا خرجت فأخرج رجليك اليسرى و سم اللہ فانک لا ترى مکروہاً .



تم وہاں جاؤ تو کہو، اللہ کا نام لے کر میں داخل ہوتا ہوں اور دہنسا پیر اس جگہ رکھو اور جب نکلو تو پیسے بایاں پیر رکھو اور اللہ کا نام لو کوئی گزند تم تک نہ پہنچے گی۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ قَتَيْبَةَ الْأَعَشِيِّ قَالَ: عَلَّمَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ الْجَلِيلِ أَعْبُدُ فَلَانَا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنَ السَّامَةِ وَالسَّامَةِ وَاللَّامَةِ وَاللَّامَةِ وَمِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنَ نَفْسِهِمْ وَبِقِيَّتِهِمْ وَبِأَيَّةِ الْكُرْسِيِّ، ثُمَّ تَقْرَأُهَا ثُمَّ تَقُولُ فِي الثَّانِيَةِ: بِسْمِ اللَّهِ أَعْبُدُ فَلَانَا بِاللَّهِ الْجَلِيلِ... حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيْهِ..

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت صادق آل محمد نے مجھے حفاظت کے لئے دعا تعلیم فرمائی ہے شروع کرتا ہوں خدائے جلیل کے نام سے اور تین شخص کو خدائے عظیم کی پناہ میں دیتا ہوں ہر اس شخص سے جو برائی کا قصد کرے اور نقص اور چشم بد سے اور عام بلا سے جو لوگوں پر آتی ہے اور جن دامن کے شر سے عرب و عجم کے شر سے اور انسانوں شر سے اور ان کی سرکشی سے اور نمود بے بود سے پھر آیت الکرسی پڑھو اور دوبارہ کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور غلام کو خدائے جلیل کی پناہ میں دیتا ہوں اور مذکورہ بالا دعا کو پورا پڑھو۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَخَافُ الْعَقَارِبَ، فَقَالَ: انظُرْ إِلَى بَنَاتِ نَشْرِ الْكُفَاكِبِ الثَّلَاثَةِ الْوَسْطَى مِنْهَا بَجَنِيهِ كَوْكَبٌ صَغِيرٌ قَرِيبٌ مِنْهُ سَمِيهِ الْعَرَبُ وَالْأُشَاهَا، وَتَحْتَ سَمِيهِ هَأَسَلَمٌ أَحَدُ النَّظَرِ إِلَيْهِ كُلُّ لَيْلَةٍ وَقَوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: وَاللَّهِمَّ رَبَّ اسْلَمْ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ مَوَجَّهُمْ وَسَلِّمْ مَنَا، قَالَ: إِسْحَاقُ فَمَا تَرَ كُنْتُ مُمْتَدِّهِرِي الْأَمْرَةَ وَاحِدَةً فَصَرَّبْتَنِي الْعَقْرَبَ.

۶۔ اسحاق بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بچھو کے کاٹنے کا خون رہتا ہے فرمایا کہ بنات النعش کے تین ستارے جو بیچ میں ہوتے ہیں ان کے پہلو میں ایک چھوٹا تارہ ہوتا ہے جس کو عرب کے لوگ نسیم کہتے ہیں تم اسے ہر ایک رات گھور کر دیکھو اور زمین بار کہو۔ اسے اسلم ستارہ کے رب رحمت نازل کر محمد آل محمد پر اور اس کی فراخی میں جلدی کر اور ہمیں صبح سلامت رکھ۔ اسحاق نے کہا میں نے عمر بھر یہ عمل ترک نہ کیا سوائے ایک رات کے اسی رات کو بچھوٹے کاٹ لیا۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي حَبِيْلَةَ، عَنْ سَعْدِ الْإِسْكَافِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ فَأَنَاصَرْتُ لَهُ الْأَيْبِيَةَ عَقْرَبَ وَلَا هَامَةَ حَتَّى

يُصْبِحُ : «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجْعَلُ فِيهَا رَجُوعٌ لِمَا فَجُرْتُ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذَاتٍ هُوَ آخِذٌ بِإِصْبَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ»

۷۔ راوی کہتا ہے کہ سادق آل محمد نے فرمایا جو یہ کلمات کہے ہیں — اس کا صاف من ہوں کہ کچھ اسے نہیں کاٹے گا اور نہ صبح تک کوئی شرک کا قصد کرے گا کہوں میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے ان کلمات تامات سے جس سے خالی نہیں یا تجاؤز نہیں کرتا کوئی نیک ہو یا بد اور پناہ مانگتا ہوں شر سے ہر اس چیز کے جو خدا نے پیدا کی ہے اور شر سے ہر چلنے والے کے جس کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي بَعْضِ مَغَازِبِهِ إِذَا شَكُوا إِلَيْهِ الْبَرَاغِمَتِ أَنَّهُا تُؤْذِيهِمْ فَقَالَ : إِذَا أَحَدٌ أَحَدَكُمْ مَضَّجَعَهُ فَلْيَقُلْ : أَيُّهَا الْأَسْوَدُ الْوَشَّابُ الَّذِي لَا يُبَالِي لَأَيُّهَا لَبِي عَلَقًا وَلَا بَابًا عَزَمَتْ عَلَيْكَ يَا أَيُّهَا الْكِتَابُ الْأَتُوذِيَّتِي وَأَصْحَابِي إِلَى أَنْ يَذْهَبَ اللَّيْلُ وَيَجِيءَ الصُّبْحُ بِمَا جَاءَهُ - وَالَّذِي تَعْرِفُهُ - إِلَى أَنْ يَأْتِيَ الصُّبْحُ مَتَى مَا آتَى

۸۔ حضرت رسول خدا ایک جنگ کے لئے گئے تو اصحاب نے بسوؤں کی شکایت کی کہ بڑی اذیت دے رہے ہیں فرمایا جب سونے کو لیٹو تو کہو لے سیاہ اچھل کہ حملہ کرنے والے جو نہ بند مکان سے اُڑے نہ جسے کسی مکان سے آنے کی ضرورت ہے میں تجھے قسم دیتا ہوں ام اللقاب (تسآن) کی کہ مجھے اذیت نہ دے اور نہ میرے اصحاب کو رات کے جلنے اور صبح کے آنے تک جیسے آئے ہم پہنچاتے ہیں جیسے وہ آئے گی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ جُمُودٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِذَا لَقَيْتَ السَّبْعَ فَقُلْ : «أَعُوذُ بِرَبِّ دَانِيَالٍ وَالْجَبِّ مِنْ شَرِّ كُلِّ أَسَدٍ مُسْتَأْيِدٍ»

۹۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جب درندہ کا سامنا ہو تو کہو میں پناہ چاہتا ہوں اپنے رب دانیال سے اور کنوئیں سے اور ہر صاحب قوت غصہ در سے۔

بخت نصر نے دانیال کو ایک شیر اور شیرنی کے ساتھ کنوئیں میں ڈال دیا تھا بھدرت  
توضیح ۱۔ خدا شیرنی نے اپنا دودھ ان کو پلایا۔ پھر اریسا ہی کھانا اور پانی لے کر کنوئیں پر پہنچے اور  
دانیال کو دیا انھوں نے اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا اور چند روز بعد بحیرت باہر آئے۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو الْعَبَّاسِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام بِسْأَلِهِ عَوْدَةَ لِلرِّبَاجِ النَّبِيِّ تَعْرِضًا لِلصَّبَّانِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِحَطِّهِ بِهَاتَيْنِ الْعَوْدَتَيْنِ وَرَعَمَ صَالِحٌ أَنَّهُ أَنْفَذَهُمَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بِحَطِّهِ : وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدَانِ لِإِلَهِ الْإِلَهِ أَشْهَدَانِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لِإِلَهِ الْإِلَهِ وَلَا رَبَّ لِي إِلَّا اللَّهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لِأَشْرِيكَ لَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ ، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ؛ اللَّهُمَّ وَالْجَلَالُ وَالْإِكْرَامُ ، رَبِّ مُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَى ، إِلَهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ ، لِإِلَهِ الْإِلَهِ أَنْتَ سُبْحَانَكَ مَعَ مَا عَدَدْتِ مِنْ آيَاتِكَ وَبِعَظَمَتِكَ وَبِمَسْأَلِكَ بِهِ النَّيِّبُونَ وَيَا نَبِيَّكَ رَبُّ النَّاسِ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَأَنْتَ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ ، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُنْصِتُ بِهِ السَّمَاوَاتُ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ الثَّمَانِيَةِ الَّتِي تُحْبِبِي بِهَا الْعَوْتَى أَنْ تُجَبِّرَ عَبْدَكَ فَلَنَا مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَخْرُجُ إِلَيْهَا وَمَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَلِجُ فِيهَا وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَيْضًا بِحَطِّهِ : « بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَ إِلَى اللَّهِ وَ كَمَا شَاءَ اللَّهُ وَ أَعْبُدُهُ بِعِزِّ اللَّهِ وَ حَبْرُوتِ اللَّهِ وَ قُدْرَةِ اللَّهِ وَ مَلَكُوتِ اللَّهِ ، هَذَا الْكِتَابُ مِنَ اللَّهِ شِفَاءٌ لِفُلَانٍ [ ابْنِ ] عَبْدِكَ وَ ابْنِ أُمَّتِكَ عَبْدِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ » .

۱۔ رادی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے بچوں کی مرگ (ام القصبیان) کے لئے ایک تعویذ مانگا حضرت نے اپنے دست مبارک سے یہ دو تعویذ لکھے۔ صالح کا گمان یہ ہے کہ حضرت نے ابراہیم (رادی) کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر ملازم کے ہاتھ بھیجا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا اللہ کے سوا کوئی رب نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد، اس کا کوئی شریک نہیں قابل تسبیح ہے وہ وہی ہونگے جو وہ چاہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ یا اللہ تو صاحب جلال و بزرگی ہے۔ موسیٰ و ہارون اور وفادار ابراہیم کا رب ہے اور معبود ہے ابراہیم اسمعیل و اسحاق و یعقوب و اسباط کا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو قابل تسبیح ہے بلحاظ اپنی ان آیات کے جو تو نے بیان کی ہیں اور بلحاظ اپنی عظمت کے اور اس جلالت کے حمد سے انبیاء نے سوال کیا اور تو ہی سب لوگوں کا پالنے والا ہے تو ہر شے سے پہلے ہے اور ہر شے کے بعد ہے اور واسطہ تیرے اس نام کا جس سے آسمان بغیر تیرے اذن کے زمین پر گرنے سے رکے ہوئے ہیں اور واسطہ تیرے ان کلمات تامات کا جس سے مردے زندہ ہوتے ہیں اپنی پشاہ میں رکھ اپنے فلاں بندے کو اور پچالے ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہو اور آسمان کی طرف جلتے اور جو زمین سے نکلے اور زمین کہ اندر داخل ہو اور سلام ہو مرسلین پر اور حمد ہے رب العالمین کے لئے۔

اور دوسرا تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھ کر یہ سجیما۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ کے نام کی برکت سے اور اللہ کی طرف رجوع ہے جو اللہ نے چاہا وہی ہوا۔ میں اس مریض کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس کی عزت و جبروت اور قدرت کے واسطے یہ تحریر اللہ کی طرف سے باعث شفا ہے فلاں ابن فلاں کے لئے جو اسے اللہ تبارک و تعالیٰ سے ہے اور تیری کینز کا سرزد ہے دونوں اللہ کے بندے ہیں اور رحمت خدا ہو محمد و آل محمد پر۔

۱۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ تَحْمِيذِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا لَقَيْتَ السَّعْيَ فَأَقْرَأْ فِي وَجْهِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَقُلْ لَهُ : وَعَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَزْمَةِ اللَّهِ وَعَزْمَةِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَعَزْمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عليه السلام وَأَوْعِظْهُ بِعَزْمَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَالْأَيْمَةَ الطَّاهِرِينَ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ عَنْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ . قَالَ : فَتَحَرَّجْتُ فَإِذَا السَّعْيُ قِيَاغَتَرَمَزَ فَمَزَمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ : الْإِنْتَحَيْتَ عَنْ طَرِيقِنَا وَلَمْ تُؤْذِنَا ، قَالَ : فَتَطَّرْتُ إِلَيْهِ قَدْ طَاطَأَ إِيَّارَ أُسُودٍ وَأَدْخَلَ ذَنْبَهُ بَيْنَ رَجْلَيْهِ وَانْصَرَفَ .

۱۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے اگر روزہ کا سامنا ہو جائے تو اس کے سامنے آیت الکرسی پڑھو اور کہو قسم دیتا ہوں جسے اللہ کی عزیمت کی اور محمد و سلیمان بن داؤد اور امیر المؤمنین علی بن ابی طالب اور ائمہ طاہرین کی عزیمت کی۔ انشاء اللہ وہ ہٹ جائے گا رادی کہتے ہیں گھر سے نکلا تو ایک روزہ سامنے آگیا مہلے سے قسم دی اور کہا کیا تو ہمارے راتے سے بیٹے کا نہیں اور ہماری ازیت سے گریز نہیں کرے گا میں نے دیکھا کہ اس نے سر جھکا لیا اور اپنی دم اپنے پیروں کے درمیان کر لی اور وہاں سے ہٹ گیا۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي الْخَارُودِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي ذُبُرِ الْقَرْبَةِ : وَأَسْتَوْعِ اللَّهُ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ وَأَسْتَوْعِ اللَّهُ الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعِّعَ لِعَظَمَتِهِ كُلِّ شَيْءٍ نَفْسِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ ، حُفَّ بِجَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَةِ جِبْرِئِيلَ عليه السلام وَحَفِظَ فِي نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی بد نمازوں میں اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں اس اللہ کی ہر شے میرے نفس، میرے اہل، میرے مال و اولاد اور مددگار سے اس سے ڈرتی اور خوفزدہ ہے اور اس کی عظمت کے سامنے فروتنی کرنے والی ہے تو وہ جبرئیل کے پیروں میں لپٹا ہوگا اور اس کے نفس و اہل و مال محفوظ ہو جائیں گے۔

۱۳ - عَنْهُ ، رَفَعَهُ قَالَ : مَنْ بَاتَ فِي دَارِ وَبَيْتٍ وَحَدَهُ فَلْيَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ اِنِّسْ وَحَشْبِي وَآمِنْ رَوْعَتِي وَاعْنِي عَلَيَّ وَحَدَّتِي .

۱۳۔ اور امام نے فرمایا جو کوئی جسگد یا گھر میں تہنارات بسر کرے اسے چاہیے کہ آیت الکرسی پڑھے اور کہے یا اللہ میری وحشت کو، تسر سے بدل دے اور میری تنہائی میں میری مدد کر۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْثَةَ ، عَنْ بُكَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : يَا عَلِيُّ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا وَقَعَتْ فِي وَرْطَةٍ أَوْ بَلِيَّةٍ قُلْتَ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَصْرِفُ بِهَا عَنكَ مَا يَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ .

۱۴۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں ایسی دعا بتا ہوں کہ جب تم کسی جہلگاہ یا بلا میں مبتلا ہو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم، اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلا کو تم سے ہٹا دے گا۔

## اٹھارواں باب

### قرآن پڑھتے وقت کی دعا

(باب) ۵۸

﴿الدُّعَاؤُ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَدْعُو عِنْدَ قِرَاءَةِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْمُتَوَحِّدُ بِالْقُدْرَةِ وَالسُّلْطَانِ الْمَتِينِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْمُتَعَالِي بِالْعِزِّ وَالْكِبْرِيَاءِ وَفَوْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْمَكْنَفِي بِعِلْمِكَ وَالْمُخْتَجِ اِلَيْكَ كُلُّ ذِي عِلْمٍ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَا مُنْزِلَ الْاَيَاتِ وَالَّذِي كَرَّمَ الْعَظِيمِ رَبَّنَا فَالْحَمْدُ بِمَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْحِكْمَةِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الْمُبِينِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَلَّمْتَنَا قَبْلَ رَغْبَتِنَا فِي تَعَلُّمِهِ وَارْتَضَيْتَنَا قَبْلَ رَغْبَتِنَا بِتَعَلُّمِهِ ، اَللّٰهُمَّ فَاِذَا كَانَ ذَلِكَ مَنَا مِنْكَ وَفَضْلًا وَجُودًا وَلَطْفًا بِرَحْمَةٍ لَنَا وَامْنًا نَاعْبُدُكَ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ لَنَا وَلَا جَلْدٍ لَنَا وَلَا قُوَّةَ لَنَا اَللّٰهُمَّ فَحَبِّبْ اِلَيْنَا حَسَنَ تِلَاوَتِهِ وَحِفْظَ آيَاتِهِ وَارْطَابًا بِمُتَشَابِهِهِ وَعَمَلًا بِمُحْكَمِهِ وَسَبَابًا فِي تَادِيلِهِ وَهَدًى فِي تَدْبِيرِهِ وَبَصِيرَةً يَنْوِرُهُ .

اللَّهُمَّ وَكَمَا أَنْزَلْتَهُ بِنَاءً لِأَوْلِيَائِكَ وَشَفَاءً عَلَى أَعْدَائِكَ وَعَمَى عَلَى أَهْلِ مَعْسِيَتِكَ وَنُورًا لِأَهْلِ طَاعَتِكَ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْهُ لَنَا حِصَانًا مِنْ عَذَابِكَ وَحِرْزًا مِنْ غَضَبِكَ وَخَاجِرًا عَنْ مَعْسِيَتِكَ وَعِصْمَةً مِنْ سَخَطِكَ وَدَلِيلًا عَلَى طَاعَتِكَ وَنُورًا يَوْمَ نَلْقَاكَ نَسْتَضِيءُ بِهِ فِي خَلْقِكَ وَتَجُوزُ بِهِ [عَلَى] صِرَاطِكَ وَنَهْتَدِي بِهِ إِلَى جَنَّتِكَ .

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَوَةِ فِي حَمَلِهِ وَالْعَمَى عَنِ عَمَلِهِ وَالْجَوْرَ عَنْ حُكْمِهِ وَالْعُلُوَّ عَنِ قَصْدِهِ وَالتَّقْصِيرَ دُونَ حَقِّهِ ، اللَّهُمَّ احْمِلْ عَنَّا ثِقْلَهُ وَأَوْجِبْ لَنَا أَجْرَهُ وَأَوْزِعْنَا شُكْرَهُ وَاجْعَلْنَا مُرَاعِيَةً وَتَحْفَظَةً ؛ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا تَتَّبِعُ حَلَالَهُ وَتَجْتَنِبُ حَرَامَهُ وَتُقِيمُ حُدُودَهُ وَتُوَدِّي فَرَائِضَهُ اللَّهُمَّ ارزُقْنَا حَلَاوَةً فِي تَلَاوَتِهِ وَنَشَاطًا فِي قِيَامِهِ وَوَجَلًا فِي تَرْبِيئِهِ وَقُوَّةً فِي اسْتِعْمَالِهِ فِي آثَاءِ اللَّيْلِ وَ [أَطْرَافِ] النَّهَارِ ، اللَّهُمَّ وَأَشْفِئْنَا مِنَ الدَّوْمِ بِالسَّبْرِ وَأَيِّقِظْنَا فِي سَاعَةِ اللَّيْلِ مِنْ زَفَارِ الرَّاقِدِينَ وَتَبَهَّنَا عِنْدَ الْأَخْيَرِ النَّبِيِّ يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ سِتَّةِ أَلْوَسَانِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِقَوْلِنَا كَأَنَّ عِنْدَ عَجَائِبِهِ النَّبِيِّ لَانْتِصَافِي وَلِدَادَةً عِنْدَ تَرْدِيدِهِ وَعِبْرَةً عِنْدَ تَرْجِيئِهِ وَنِعْمًا بَيْنَنَا عِنْدَ اسْتِغْنَائِهِ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ تَحَلُّفِهِ فِي قُلُوبِنَا وَتَوَسُّطِهِ عِنْدَ قَادِنَا وَتَبْذِيرِهِ وَرَاءَ ظُهُورِنَا وَتَعُوذُ بِكَ مِنْ قِسَاوَةِ قُلُوبِنَا لِمَا بِهِ وَعَظْمَتِنَا ، اللَّهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا صَرَّرْتَ فِيهِ مِنَ آيَاتِ وَدَكَّرْنَا بِمَا صَرَّرْتَ فِيهِ مِنَ الْمَنَالِ وَكَفَّرْنَا عَنَّا بِتَأْوِيلِهِ السَّيِّئَاتِ وَضَاعِفْ لَنَا فِي حِرَاءِ فِي الْحَسَنَاتِ وَارْقِنَا فِي ثَوَابِ فِي الدَّرَجَاتِ وَلَقِّنَا بِالْبَشَرِيِّ بَعْدَ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا زَادًا نُقْوِي بِنَاهِ فِي الْمَوْقِفِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَطَرِيقًا وَاضِحًا تَسْلُكُ بِهِ إِلَيْكَ وَعِلْمًا نَافِعًا نَشْكُرُ بِهِ نِعْمَاءَكَ وَتَحْسَبُ مَا صَارَ لَنَا نَسِيحًا بِأَسْمَائِكَ . فَإِنَّكَ اتَّخَذْتَ بِهِ عَلَيْنَا حِجَّةً قَطَعْتَ بِهِ عُدْرَنَا وَاصْطَنَعْتَ بِهِ عِنْدَنَا نِعْمَةً قَصَرَتْ عَنْهَا شُكْرُنَا ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا وَبِنَا يَتَسَنَّنَا مِنَ الرَّزْقِ وَدَلِيلًا يَهْدِيَنَا إِلَى الصَّالِحِ الْعَمَلِ وَعَوْنًا هَادِيًا يُقْوِيْنَا مِنَ السَّبِيلِ وَعَوْنًا يُقْوِيْنَا مِنَ الْمَلْلِ حَتَّى يَبْلُغَ بِنَا أَفْضَلَ الْأَمْلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَأْفَاعًا يَوْمَ اللِّقَاءِ وَسِيْلًا يَوْمَ الْإِرْتِقَاءِ وَحَاجِبًا يَوْمَ الْقَضَاءِ وَنُورًا يَوْمَ الظُّلْمَاءِ يَوْمَ لَأَرْضَ وَلَا سَمَاءَ يَوْمَ يُجْرَى كُلُّ سَاعٍ بِمَا سَعَى ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا رِسْمًا يَوْمَ الظُّلْمَاءِ فَوْزًا يَوْمَ الْجَزَاءِ مِنْ نَارِ حَامِيَةٍ ، قَلْبِلَةَ الْبُقَاعِ عَلَى مَنْ فِيهَا اصْطَلَى وَبِحَرِّهَا تَلَطَّى ؛ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا بَرَهَانًا عَلَى رُؤُوسِ الْمَلَائِكَةِ يَوْمَ يَجْمَعُ فِيهِ أَهْلَ الْأَرْضِ وَأَهْلَ السَّمَاءِ ، اللَّهُمَّ ارزُقْنَا مَنَائِلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعْدَاءِ وَ مُرَاقِفَةَ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ .

احضرت امام جعفر صادق عليه السلام ستران پڑھتے وقت دعا کرتے تھے یا رب تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے

تو واحد ہے اپنی قدرت اور پوری قوت سے، حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنی عزت اور بزرگی کے سبب سے بالاتر ہے اور آسمان و عرش کے اندر پر تیرے جلال چھایا ہوا ہے تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنے علم سے ہر کام کو پورا کرنے والا ہے اور ہر ذی علم یا محتاج ہے۔ اے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اے آیاتِ ذکرِ عظیم کے نازل کرنے والے، اے ہمارے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اس بنا پر کہ تو نے ہمیں حکمت اور مستر آنِ عظیم میں کی تعلیم دی یا اللہ تو نے اس وقت ہمیں سکھایا جبکہ تعلیم کی طرف ہماری رغبت نہ تھی اور اس سے مخصوص کیا جبکہ اس کے نفع کی طرف ہماری رغبت نہ تھی یا اللہ جب ہم سے یہ تھا تو تجھ سے یہ تھا اور ہم پر تو نے جو کچھ کیا اپنے فضل و کرم و احسان سے کیا ہماری طاقت و قوت سے یہ امر باہر تھا یا اللہ ہمارے لئے محبوب بنا قرآن کی عمدہ تلاوت کو اور اس کی آیات کے حفظ کرنے کو اور آیات متشابہات پر ایمان کو محکم آیات پر عمل کو اور سبب تلاش کرنے میں اس کی تاویل کے اور ہدایت حاصل کرنا اس کی تدبیر سے، بصیرت حاصل کرنا اس کے نور سے یا اللہ جو تو نے نازل کیا ہے وہ شرف ہے تیرے اولیاء کے لئے اور بڑی سختی ہے تیرے دشمنوں کے لئے اور اندھا پن ہے اہل معصیت کے لئے اور نور ہے اہل اطاعت کے لئے خداوند اس تلاوت کو اپنے عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے قلعہ بنا دے اور اپنے غضب سے محفوظ رہنے کا ذریعہ اور اپنی معصیت سے روکنے والا اور اپنے عقیقے سے بچانے والا اور اپنی اطاعت کی دلیل اور روز قیامت کا ایسا نور کہ لوگ اس سے روشنی حاصل کریں اور ہم اس نور کی روشنی میں صراط سے گزر جائیں اور تیری جنت کی طرف راستہ پائیں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بڑی سختی سے جو اس کتاب کے اٹھانے کے متعلق ہو اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی ظاہر ہو اور غافل ہونے کے اس کے حکم کے اور جادہ مستقیم سے باہر جانے سے اور کوتاہی اس کے حق سے یا اللہ سنگینی عمل نہ آن کو ہم سے اٹھالے اور اس کے پڑھنے کا اجر ہم کو عطا کر اور توفیق دے اس کے شکر کی اور اس کی رعایت کرنے اور حفظ کرنے کی یا اللہ ہم اس کی جلالتِ شان کی پیروی کریں اور اس کے حرام سے بچیں اور اس کے حدود کو قائم کریں اور اس کے فرائض کو ادا کریں یا اللہ اس کی تلاوت میں حلاوت کا چمکا دے اور اس کے پڑھنے میں خوشی دے اور اس کی تزیین کے وقت اپنا خوف دل میں پیدا کر اور اس پر عمل کرنے کی قوت دے رات کی تاریکی اور دن کے حصوں میں یا اللہ خداوند اہماری نیند کو کم کر دے اور رات میں مجھے بیدار رکھ جو سونے والوں کے سونے سے بہتر ہے اور ہوشیار رکھ دعا قبول ہونے کے اوقات میں وہ بہوش کی بے ہوشی سے افضل ہے خدا یا ہمارے سلسلہ کو زبردی دے قرآن کے ان عجیب سلسلہ بیان کو سمجھنے کی جو قسم نہ ہوں گے اور لذت دے اس کے بار بار پڑھنے میں اور آنکھوں میں آنسو دے اس سے روگردانی کرنے میں اور کافی نفع دے اس کے متعلق سوال کرنے میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہمارے دلوں میں اس کی مخالفت پیدا ہو اور اس سے کہ ہم رات کو آرام سے سوئیں اور اس کی تلاوت کو پس پشت ڈالیں اور ہم مانگتے ہیں اپنے دلوں کی سختی سے اس چیز کے بارے میں جس کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ ہم کو نفع دے جو آیات تو نے بیان کی ہیں قرآن میں۔ اور ہم کو معاف کر دے جو آیات کی تاویل میں غلطیاں ہوئی ہوں اور ہمارے حسنات کو کئی گنا کر دے اور اس کے ثواب میں ہمارے درجات

کو بلند کر اور مرنے کے بعد نجات کی بشارت دے اور اس کی تلاوت کو زاجر اور آخرت سترار دے تاکہ جب تیرے سامنے آئیں تو تیری دل ہو کر آئیں اور ایسے کھلے راتے سے جو تجھ تک پہنچنے والا ہو اور ایسا علم نافع عطا کر جس سے ہم تیری نعمتوں کا شکر ادا کریں اور ایسا سچا خستہ شروع و خستہ دے کہ ہم تیرے ناموں کی تسبیح کریں یا اللہ تو نے اس سترانے سے ہم پر رحمت قائم کی ہے اور ہمارے عذر و تو قطع کیا ہے اور باوجود ہمارے شکر کی کمی کے تو نے ہم کو اپنی نعمتوں سے مخصوص کیا۔ یا اللہ اس سترانے کو ہمارا دلی قرار دے تاکہ ہم مصیبتوں میں ثابت قدم رہیں اور ہمارا رہنما بنانا تاکہ ہم اعمال صالحہ جلال میں اور اس کو ہمارا مددگار اور ہادی بنانا تاکہ وہ ہم کو رات کی عبادت کی توت دے دے اور ایسا مددگار بنا کہ وہ کسب مال کی توت دے تاکہ ہم اس سے اپنی بہترین امیدیں بر لائیں یا اللہ اس قرآن کو ہمارا شفیع قرار دینا اور ایسا سامان دے کہ ہم روز قیامت ملائکہ کے حذاب سے محفوظ رہیں اور یوم حساب اپنے مقصد کے پلنے والے ہوں اور ایسا تورا قرار دے کہ اس سے اس تاریک دن میں روشنی حاصل کریں۔ جب نہ زمین ہوگی نہ آسمان اور وہ دن ایسا ہوگا کہ ہر کوشش کرنے والا اپنی کوشش کا بدلہ پائے گا یا اللہ اس کو سیراب کرنے والا بنا پیاس کے دن اور روز قیامت کے لئے تورا قرار دے اور بجائے اس بھراکتی آگ سے جو اشتیاق پر جب بھڑکے گی تو ان کے جسم کا کوئی حصہ باقی نہ چھوڑے گی خداوند اس قرآن کو دلیل نجات قرار دے۔ لوگوں کے مجمع کے سامنے جب سب جمع ہوں زمین و آسمان والے خدایا ہمیں شہیدوں کا مرتبہ اور عاقبت بخیر لوگوں کا عیش اور انبیا کا ہمراہی دے تو دعا کا سننے والا ہے۔

## اَسْهُوَالِ بَاب

### دَعَا فِي حِفْظِ الْقُرْآنِ

(بَابُ) ۵۹

﴿الدُّعَاءُ فِي حِفْظِ الْقُرْآنِ﴾

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ تَغْلِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَلَمْ يَسْأَلِ الْعِبَادُ مِنْكَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَصَفِيِّكَ وَمُوسَى كَلِيمِكَ وَنَجِيِّكَ وَعِيسَى كَلِمَتِكَ وَرُوحِكَ وَأَسْأَلُكَ بِصُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَتُورَةِ مُوسَى وَذُبُورِ دَاوُدَ وَإِنْجِيلِ عِيسَى وَقُرْآنِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم وَبِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحِيَتْهُ وَقَضَاءٍ أَمَضْتَهُ وَحَقِّ قَضَيْتَهُ وَعَيْبَةٍ أَعْيَبْتَهُ وَضَالٍ هَدَيْتَهُ وَسَائِلٍ أَعْطَيْتَهُ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى اللَّبْلِ فَأَطْلَمَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَسَارَ وَبِاسْمِكَ



## چھپن والی باب دعائے امراض

(باب) ۵۶

﴿الدُّعَاءُ لِلْعِلَلِ وَالْأَمْرَاضِ﴾

۱۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَابْنِ فَضَالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْعِلَّةِ وَاللَّهْمَ إِنَّكَ عَبَّرْتَ أَقْوَامًا فَقُلْتَ: وَقُلْ ادْعُوا الَّذِينَ رَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشَفَ الضَّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا، فَيَأْمَنُ لَا يَمْلِكُكَ كَشَفَ ضُرِّي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلَّى عَلَيَّ وَعَلَى آلِي وَعَلَى كَثِيفِ ضُرِّي وَحَوِيلِهِ إِلَى مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلَّا آخِرَ لَأِلَهِ غَيْرِكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقتِ مرضِ کہو۔ یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اپنے علماء کے فتوے پر عمل کیا۔ تو نے کہل ہے ان لوگوں کو بلاؤ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ جانتے تھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کر سکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر تدر ہے اور بد نے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا، دور بھیج محمد و آل محمد پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرَّيْ قَالَ: مَرِضْتُ بِالْمَدِينَةِ مَرَّ شَدِيدًا فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَكَتَبَ إِلَيَّ: قَدْ بَلَغَنِي عَلَيْكَ فَاسْتَرْصَاعًا مِنْ بَنِي نِيْمٍ ثُمَّ اسْتَلَقِي عَلَى فَنَّاكَ وَأَنْتَرَهُ عَلَى صَدْرِكَ كَيْفَمَا أَنْتَرَهُ وَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلْتُكَ بِهِ الْمَضْرُوبُ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَمَلْتَهُ خَلِيقَتَكَ عَلَى خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِي وَعَلَى آلِي وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلْمِي، ثُمَّ اسْتَوْجَالِ سَائِرَ الْبَرِّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ هَيْبَةً ذَلِكِ وَأَقْسِمُهُ مَدَّ أَلِكُلِّ مِسْكِينٍ وَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ: قَالَ دَاوُدُ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَكَانَ مَا نَشِطْتُ مِنْ عِقَالٍ وَقَدْ قَمَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ فَاتَّقِعْ بِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں، مدینہ میں سخت بیمار ہوا یہ خرجب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سنی تو مجھے لکھا کہ ایک صاع رسوائین میں گہیوں خریدو اور چت لیٹ کر وہ گندم اپنے سینہ پر تھوڑے تھوڑے ڈلاؤ اور کہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے کہ جن مضطر نے اس کے واسطے سے سوال کیا تو نے اس سے مصیبت کو دور کیا اور روئے زمین کا مالک بنایا اور اپنی مخلوق پر اس کو اپنا خلیفہ بنایا۔ درود بھیج محمد و آل محمد پر اور مجھے صحت عطا کر اس بیماری سے پھراٹھ کر بیٹھ جا اور سب اپنے آس پاس والے گندم جمع کر اور یہی کلمات پھر کہو اور یہ گندم ایک ایک مد (تین پاؤں) مسکینوں کو تقسیم کر اور یہی کلمات کہو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ معلوم ہوا جیسے میں قید سے رہا ہوا گیا۔ چند بار ایسا ہی کیا نفع پایا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اَشْتَكِي بَعْضَ وُلْدِيهِ فَقَالَ : يَا بَنِيَّ قُلْ : اَللّٰهُمَّ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِي بِدَوَائِكَ وَعَافِنِي مِنْ بَلَائِكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے بیمار ہوئے آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو یا اللہ مجھے شفا دے اور میری دوا کر اور اس بل سے نجات دے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا فرزند ہوں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُعِلْتُ لِفِي جُعِلْتُ فِذَاكَ هَذَا الَّذِي قَدْ ظَهَرَ يَوْجُهِي بِرُغْمِ النَّاسِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْتَلِ بِهِ عَبْدًا لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ فَقَالَ لِي : لَا ، لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنٌ آلِ فِرْعَوْنَ مَكْتَنَعَ الْأَصَابِعَ فَكَانَ يَقُولُ هَكَذَا . وَيَمُدُّ يَدَهُ . وَيَقُولُ : يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِذَا كَانَ الثَّلَاثُ الْأَخِيرَ مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِهِ فَتَوَضَّأْ وَقُمْ إِلَى صَلَاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قُلْ : وَأَنْتَ سَاحِدٌ : يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ وَيَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلَّى عَلَيَّ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهِبْ عَنِّي هَذَا الْوَجَعَ . وَسَمِعَهُ . فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَ [أ] حَزَنَنِي ، وَأَلِجْ فِي الدُّعَاءِ . قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللَّهُ بِهِ عَنِّي كُلَّهُ .

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پرندہ ہوں میرے چہرے پر جو برس کے داغ ہو گئے ہیں لوگ کہتے ہیں ایسے امراض میں خدا ان لوگوں کو مبتلا نہیں کرتا۔ جس سے حاجت ہو یعنی ایمان والے ہوں فرمایا

ایسا نہیں ہے۔ ہومن آل فرعون کی انگلیاں جڑائے گئی تھیں حضرت نے اپنی انگلیاں موڑ کر بتایا کہ ایسی ہو گئی تھیں اس نے ان لوگوں سے کہا، اے قوم مرسلین کی پیروی کرو۔ پھر سہ ماہی رات کے آخری حصہ کے اول میں وضو کر اور نماز پڑھ جب اول کی دو رکعتوں کے آخر سجدہ میں جائے تو کہو۔

اے بلند و برتر ذات اے رحمن و اے رحیم اے دعاؤں کے سننے والے۔ اے نیکیوں کے دینے والے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی دے جس کا تو اول ہے اور دور کر مجھ سے اس آزار کو، بیماری کا نام لے، اس مرض نے مجھے سخت تکلیف دی ہے اور غمگین بنا دیا ہے اور دعا کے وقت پوری پوری المساح و زاری کر۔ رادی کہتا ہے کہ میں ابھی کو تو تک نہ پہنچا تھا کہ میرا مرض دور ہو گیا۔

۵ - عِيَايُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعاً ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ جُلَّ مَرَّ بِهِ الْبَلَاءُ فَقُلْ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ وَعَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ وَلَا تُسْمِعُهُ» .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم کسی مرض میں گئی مبتلا دیکھو تو کہو کہ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے عافیت بخشی اس مرض سے جس میں مبتلا ہے اور فضیلت دی مجھے تجھ پر اور اپنی کثیر مخلوق پر، یہ کلمات اس طرح آہستہ کہو کہ وہ سنے نہیں۔

۶ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زَرَّابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَمَّعْ بِدَكَ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ الْوَجَعُ وَتَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : «اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي حَقًّا لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، اللَّهُمَّ أَنْتَ لَهَا وَلِكُلِّ عَظِيمَةٍ قَمَرٌ جَبَّاعَتِي» .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جہاں درد ہو اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار کہو اللہ اللہ میرا سچا رب ہے میں اس کا شریک کسی کو نہیں بناتا۔ یا اللہ تو ہی اس مرض سے اور ہر مشکل سے نجات دینے والا ہے پس میرے اس درد کو دور کر،

۷ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ مُقْضَلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِلْأَوْجَاعِ تَقُولُ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ لِلَّهِ فِي عِزِّي مَا كُنَّ وَغَيْرِ مَا كُنَّ عَلَى عَبْدٍ شَاكِرٍ وَغَيْرِ شَاكِرٍ ، وَتَأْخُذُ بِعَيْتِكَ بِبِدِكَ الْيَمْنَى بَعْدَ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ قَرِّحْ عَنِّي كُرْبَتِي وَعَجِّلْ عَافِيَتِي وَ اكْشِفْ ضُرِّي» . - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَآخِرُ مَنْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مَعَ دُمُوعٍ وَبُكَاءٍ .



۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھا اور کہو اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے شرع کرتا ہوں اور نہیں ہے مدد اور توت مگر اللہ سے خدا ندر اس درد کو مجھ سے دور کر پھر مقام درد کو تین بار لے

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قُلَيْبٍ : قُلْتُ لَهُ : عَلِمْتَنِي دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ لَوْ جَعِ أَصَابَتَنِي ؟ قَالَ : قُلْ وَأَنْتَ جَدُّكَ يَا أُمَّةَ يَارْحِمُنِي [يَارْحِمُنِي] يَا رَبَّ الْأَرْبَابِ وَإِلَهَ الْأَلْبَةِ وَيَا مَلِكَةَ الْمُلُوكِ وَيَا سَيِّدَةَ السَّادَةِ الشَّعْبِيَّ بِسْمِ اللَّهِ تَكْرِمًا مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسَقَمٍ فَإِنِّي عَبْدُكَ أَنْتَقَلِّبُ فِي قَبْضَتِكَ .

۱۱۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا بتائیے جس سے میرا درد دور ہو۔ فرمایا سجدہ میں کہو یا اللہ یا رحمن یا رحیم، اے تمام ربوں کے رب اے تمام معبودوں کے معبود اے ملک کے مالک اے تمام سیدوں کے سردار مجھے ہر درد اور دکھ سے شفا دے میں تیرا بندہ ہوں ہر حالت میں تیرے قبضہ میں ہوں۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبِزِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَقُلْ : «أَعِيذُكَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَفَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ الشَّمْسِ» . سَبْعَ مَرَّاتٍ .

۱۲۔ زررہ نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا ہے جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کہو میں تجھے پناہ دیتا ہوں رب عظیم کی جو عرش عظیم کا رب ہے ہر اس رگ کے شر سے جو جوش میں ہو اور آگ کی حرارت کے شر سے۔ (سات بار)

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنِ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ فَلْيَقُلْ : «بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَنِعْمَ رَسُولُ اللَّهِ وَبِهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَقْدَرَةِ اللَّهِ عَلَى مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا أُجِدُّ» .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بیمار ہو اس کو چاہیے کہ یوں دعا کرے بسم اللہ واللہ و محمد رسول اللہ پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت سے اس چیز پر جو وہ چاہے اس بیماری کے شر سے جس میں مبتلا ہوں۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ هِشَامِ الْجَوَابِقِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ أَنْزِلْ عَلَيَّ مَا يَبْرِئُنِي مِنْ دَاءِ شِعَاءَةَ» .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے شفا دینے والے اے مرض کو دور کرنے والے میرے مرض کو بھی شفا دے۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ صَاحِبِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ الْخُرَّاسَانِيِّ وَكَانَ حَبَّازًا قَالَ: شَكَّوتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَجَمَاعِي فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ فَصَمَّ يَدَكَ مَوْضِعَ سُجُودِكَ ثُمَّ قُلْ: «بِسْمِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله اشْفِنِي يَا شَافِي لِاشْفَاءِ الْأَشْفَاءِ وَكَ، شِفَاءَ لَا يَفَارِدُ سَقْمًا، شِفَاءَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسَقْمٍ».

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنا مرض بیان کیا۔ فرمایا بعد نماز اپنا ہاتھ مقام سجدہ پر رکھ کر کہو بوشروع کرتا ہوں اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے، اے شافی مطلق مجھے شفا دے۔ تیری ہی شفا ایسی ہے کہ جو بیماری نام کو نہیں چھوڑتی بہر درد و دکھ میں شفا دینے والا تو ہی ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَرِضَ عَلِيٌّ صَلَّواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَأَنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرًا عَلَى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوجًا إِلَى رَحْمَتِكَ».

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ حضرت علی علیہ السلام بیمار ہوئے تو رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا اے دعا کرو خداوند میں تجھ سے جلد صحت کا سوال کرتا ہوں اور تیری آزمائش پر صبر کا اور تیری رحمت کی طرف جانے کا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُشِيرُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ: «أَيْهَا الْوَجَعُ اسْكُنْ بِسَكِينَةِ اللَّهِ وَقَرَّ بِوَفَارِ اللَّهِ وَانْحَجِرْ بِحَاجِرِ اللَّهِ وَاهْدَأْ بِهَيْدِ اللَّهِ أَعْيِدْكَ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ بِمَا آغَاذُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَرَشَهُ وَمَلَائِكَتَهُ يَوْمَ الرَّجْفَةِ وَالرَّزْلِ الْأَزِلِّ، تَقُولُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَا أَقَلَّ مِنَ الثَّلَاثِ».

۱۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ نے دعا دم کرنے تھے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھو اور کہو اے درد تم جا، خدا کے حکم سے آرام سے رک جا اور اللہ کے وقار کی وجہ قرار پکڑو اور اللہ کے روکنے سے رک جا، اے انسان تجھے پناہ میں دیتا ہوں جس سے پناہ دے اللہ نے اپنے غرض کو اور اپنے ملائکہ کو زلزلہ اور خوف کے دن (قیامت) سات مرتبہ تین بار سے کم نہیں۔

۱۸۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو : عَنْ عَمَّارِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ سَعْدِ مَوْلَى الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ : وَاللَّهِمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الطَّرَاقِ الْعَظِيمِ الَّذِي نَزَلَ بِدَارِ الْوُحُوحِ الْأَمِينِ وَهُوَ عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ عَلَيَّ حَكِيمٌ أَوْ تَشْفِيَنِي بِشِفَائِكَ وَتُدَاوِيَنِي بِدَوَائِكَ وَتُعَافِيَنِي مِنْ بَلَائِكَ ، - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَتُصَلِّيَ عَلَيَّ نَحْوِ وَآلِهِ .

۱۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے اپنا دامن ہاتھ مقام درد پر رکھ کر کہو۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اس قدر اس عظیم کے واسطے جس کو تو نے روح الامیں کے ذریعہ سے نازل کیا اور وہ تیرے پاس لوح محفوظ میں ہے جو بلند مرتبہ اور حکمت سے پر ہے کہ مجھ کو پوری پوری شفا دے اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور اس اپنی آزمائش سے مجھے معافی دے اور رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر۔

۱۹۔ أَحْمَدُ بْنُ تَحْمَدَ ، عَنْ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ تَحْمَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ ، عَنْ تَحْمَدِ بْنِ الْمُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : عَرَّضَ بِي وَجَعٌ فِي رُكْبَتِي ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ : يَا أَجُودَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سَأَلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْجَمَ ، اِرْحَمْ صَعْفِي وَقَلِّهِ حَيْلَتِي وَعَافِيَنِي مِنْ وَجْعِي ، قَالَ : فَفَعَلْتُهُ فَعُوْفِيْتُ .

۱۹۔ ابو حمزہ نے بیان کیا کہ میرے گھٹنے میں درد ہوا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا جب نماز پڑھو تو کہو اے سب سے زیادہ سخا اے سب سے زیادہ سائل کو دینے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے میرا ضعف حال پر رحم کر اور اس درد کو دور کر، میں نے ایسا ہی کیا مجھے صحت ہو گئی

## ستا و نواں باب

### حسرت و توبہ

(بائے) ۵۷

﴿الْحِرْزُ وَالْعَوْدَةُ﴾

۱۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ تَحْمَدٍ ، عَنْ عَبْرِ وَاجِدٍ ، عَنْ أَبِي بَانٍ ، عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ : ذَكَرْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْوَحْشَةَ ؛ فَقَالَ : أَلَا خَيْرُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا قُلْتُمْوهَا لَمْ تَسْتَوْحِشُوا بِاللَّيْلِ وَلَا

نہار : بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَإِنِّ مِّنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا. اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي كَنْفِكَ وَفِي جِوَارِكَ وَاجْعَلْنِي فِي أَمَانِكَ وَفِي مَنِيكَ، فَقَالَ : بَلَفَانًا رَجُلًا قَالَهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً وَتَرَ كَهَالِئِلَةَ فَلَسَعَتْهُ عَقْرَبٌ.

۱- ابن منذر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے نبی وحشت دل کو بیان کیا۔ فرمایا میں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ اس کے دروسے نہ رات کو وحشت ہونے میں۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر میرا توکل ہے اور جس کا توکل اللہ پر ہوگا وہ اس کے لئے کافی ہے۔ خدا اپنے امر کا پورا کرنے والا ہے اس نے ہر شے کی ایک مقدار معین کر دی ہے یا اللہ تو مجھے اپنی پناہ میں رکھ، اپنے جوار میں رکھ اپنی امان اور اپنی روک میں رکھ۔ راوی کہتا ہے ہمیں معلوم ہوا کہ تیس سال اس نے یہ دعا پڑھی ایک رات ترک کیا تو بچنے کا ٹھکانا۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْ : «أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعَمْوِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَغْفَرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِكِرَمِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللَّهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَشَرِّ كُلِّ قَرِيبٍ أَوْ بَعِيدٍ أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ شَدِيدٍ مِنْ شَرِّ الشَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَالْعَامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذَابَّةٍ صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ بَلْبَلٍ أَوْ نَهَارٍ وَمِنْ شَرِّ نَسَاقِ الْعَرَبِ وَالْحَجَمِ وَمِنْ شَرِّ قَسَقَةِ الْجَحْرِ وَالْإِنْسِ ،

۲- ابو بصیر سے مروی ہے کہ یوں دعا کرو۔

میں اپنے کو پناہ میں دیتا ہوں عزت خدا، قدرت خدا، جلال خدا اور عظمت خدا، عفو خدا، مغفرت خدا، ہر خدا کی اور اس اللہ کی حکومت کی جو ہر شے پر قادر ہے اور پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کرم سے اور اللہ کے خاص بندوں سے ہر ظالم و جابر کے شر سے اور ہر مردود شیطان سے، ہر قریب و بعید اور ضعیف و قوی کے شر سے اور فقیر اور آزار دہندہ کے قصد اور تخطی سالی سے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے چھوٹا ہو یا بڑا، رات میں ہو یا دن میں اور عرب و عجم کے ہر ناسق کے شر سے اور فاسق بن و انسان کے شر سے۔

۳- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : رَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ : «أَعِيدُ كَمَا بَيَّكُمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ



## ساکھواں باب

### تمام دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے

#### (باب) ۶۰

﴿دَعَوَاتٍ مُّوجَزَاتٍ لِجَمِيعِ الْحَوَائِجِ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلِ: وَاللَّهِمَّ اجْعَلْنِي أَحْشَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تَشْقِنِي بِنَشْطِي لِمَعَاصِيكَ وَخِزْلِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي [فِي قَدْرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَأْخِيرَ مَا عَجَلْتَ وَلَا تَعْجِلْ مَا أَحْرَرْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَمَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثِينَ مِنِّي وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي فِيهِ وَدَرَّتْكَ يَارَبِّ وَأُفِرُّ بِذَلِكَ عَيْنِي.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ مجھے اپنے سے اس طرح ڈرنے والا بنا دے گا یا میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور نیک نعتی دے تجھے اپنے سے ڈرنے کا اور برکت دے معاملات تغفار قدر میں تاکہ جس امر میں تو نے جلدی کہے ہیں اس میں تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور جس میں تو نے تاخیر کہے اس میں جلدی کو نہ چاہوں اور میرے نفس میں شان استغنا پیدا کر اور میرے کانوں اور آنکھوں سے مجھے فائدہ پہنچا اور ان دونوں کو میرا وارث بنا اور میری مدد کر اس کے مقابل میں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اے میرے رب اس بارے میں مجھے اپنی قدرت دکھا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَعْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلِيمَانَ الْجَسَّاصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَخْرِجْنِي مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَرَوْحِي مِنَ الْحَوَارِ الْعَيْنِ وَكَفَيْنِي مَوْؤَنَةَ مَوْؤَنَةِ عِبَّالِي وَمَوْؤَنَةَ النَّاسِ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ».

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ یوں دعا فرماتے تھے یا اللہ روز قیامت کے خوف سے بچالے اور سلامتی کے ساتھ مجھے دنیا سے اٹھالے اور حوروں سے میری نزدیکی کر اور میرے بوجھ میرے عیال کے بوجھ اور لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کر دے اور اپنی رحمت سے اپنے عباد صالحین میں داخل کر۔

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْهُ

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے دعا لکھوائی کہ جو جامع ہے دنیا و آخرت کے لئے فرمایا کہو حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے بعد۔ (نوٹ:- دعا عربی عبارت سے دیکھ کر پڑھی جائے)

تیرا اور کامل ہے جس سے تو نے ہدایت کی تیرا ہاتھ کشا وہ ہے جس سے تو نے عطا کیا۔ تیری ذات سب سے زیادہ مکرم ہے اور تیری جہت بہترین جہات ہے اور تیرا عطیہ بہترین عطیہ ہے اور سب سے زیادہ گوارا۔ اے رب تیری اطاعت کی جہلئے تو شکر گزار ہوتا ہے معصیت کی جائے تو جہے جانتا ہے بخش دیتا ہے تو مضطر لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے اور معصیت کو دور کر دیتا ہے تو یہ کہ قبول کرتا ہے گناہوں کو معاف کرتا ہے تیری نعمتوں کا نہ کوئی مقابلہ ہے نہ کوئی ان کا احصا کر سکتا ہے نہ بولنے والے تیری مدح پر قادر ہیں یا اللہ تمہارا ہی تمہارے رحمت نازل کر اور اہل کشادگی نعت و رحمت و سرور میں جلدی کر اور مجھے ان کی کثرت دہائی کی مسرت عطا کر اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر خواہ وہ جن ہوں یا انسان اور دنیا و آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں عذاب نارسے بچالے اور ان لوگوں میں قرار دے جن کے لئے نہ خوف ہے نہ حزن اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو صبر دے ہیں اور اللہ پر توکل کرتے ہیں اور زندگانی دنیا و آخرت میں اپنے سچے قول پر ثابت قدم رکھ اور حیات و موت و موقف و نشر و حساب و میزان اور روز قیامت کی دہشت سے بچالے اور صراط سے صحیح و سالم گزار دے اور علم نافع، یقین صادق پر ہمیزگاری، نیکی زہد، خوف کا رفق لئے اور دل میں وہ تڑپ دے جو تیرے تقرب کا باعث ہو اور اپنے سے دور نہ رکھ، مجھے دوست رکھ، مجھ سے دشمنی نہ رکھ، مجھے ذلیل نہ کر اور دنیا و آخرت کی تمام نیکیاں مجھے عطا کر جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا اور پناہ دے تمام برائیوں سے خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَلَا تَخْصُنِي بِدُعَاؤِ ؟ قَالَ : بَلَى . قَالَ : قُلْ : وَيَا وَاحِدًا يَا مَجْدُ يَا أَحَدًا يَا صَمَدًا يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ يَا عَزَّزًا يَا كَرِيمًا يَا حَسْبًا يَا مُتَّسِنًا يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا أَجُودَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أُعْطِيَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ ، قُلْتُ : وَوَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوحًا فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ : « نَعَمْ لِنِعْمَ الْمُجِيبُ أَنْتَ وَنِعْمَ الْمُدْعُو وَنِعْمَ الْمَسْئُولُ أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ وَأَسْأَلُكَ بِعِزِّ تَيْكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبْرُوتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِمَلَكُوتِكَ وَيُزِيلُ عَنكَ الْحَسْبَةَ وَبِجَمْعِكَ وَأَدِّ كَانِكَ كَلِمًا وَيُحَقِّقُ نَجْمًا وَيُحَقِّقُ الْأَوْصِيَاءَ بَعْدَ نَجْمِي أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَآلِ نَجْمِي وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا »

۱۹۔ معاویہ بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے فرمایا

کہو اے واحد ذات صاحب مجد اے احد اے صمد اے لم یلد ولم یولد جس کا کوئی ہمسر نہیں اے عزیز دکریم اے ہرمان اے دعاؤں کے سننے والے اے وہ جو ارجس سے سوال کیا جائے اے سب سے بہتر عطا کرنے والے یا اللہ یا اللہ یا اللہ تو نے فرمایا ہے جب ہم کو نوح نے پکارا تو ہم سب سے بہتر اس کی دعا کو قبول کرنے والے ہیں۔

پھر حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اور تو اچھا دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔ اور سب سے اچھا پکارا ہوا اور سب سے اچھا سوال کیا ہوا ہے میں تیری ذات کے نور سے سوال کرتا ہوں اور تیری ملکوت اور مستحکم حفاظت سے اور حق محمد اور ان کے بعد ہونے والے اومیک کے حق سے کہ محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور میری نفلان نفلان حاجت برلا۔

۲۰۔ عَنْهُ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُسْكَرِيِّ

وَجَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ - رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ كَانَ يَعْرِفُ بِكُنْيَتِهِ - قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : عَلِمَنِي دُعَاءٌ أَدْعُو بِهِ فَقَالَ : نَعَمْ قُلْ : وَيَا مَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَيَا مَنْ أَمِنَ سَخَطَهُ عِنْدَ كُلِّ عَثْرَةٍ وَيَا مَنْ يُعْطِي بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ ! يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ سَأَلَهُ تَحْسَنًا مِنْهُ وَرَحْمَةً ، يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ صَلَّى عَلَى نَحْوِ وَآلِ نَحْوٍ وَأَعْطَانِي وَمَنْ سَأَلْتَنِي وَمَنْ جَمِيعَ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعَ خَيْرِ الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ غَيْرُ مَنْقُوصٍ مَا أَعْطَيْتَنِي وَزِدْنِي مِنْ سَعْوَةِ فَمَنْ لَكَ يَا كَرِيمُ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے جس سے یہ کہتا کہ وہ ذات جس سے ہر امر نیک کا امید کی جاتی ہے اور اے وہ ذات جس سے ہر خطا پر اس کے غضب سے پناہ طلب کی جاتی ہے اور جس کا کم دینا بھی بہت ہے اور جو کوئی اس سے سوال کرتا ہے وہ اپنی ہر بانی اور رحمت سے اسے دبا دیتا ہے اور اے وہ جو نہ مانگنے والے کو بھی دینا ہے محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور مجھ کو دنیا و آخرت کی تمام کل خوبیاں عطا کر جو کچھ تو عطا کرتا ہے وہ ناقص نہیں ہوتی اور اے کریم اپنے وسیع فضل و کرم سے زیادہ کر۔

۲۱۔ وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ أَنَّهُ عَلَّمَ أَخَاهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ هَذَا الدُّعَاءَ : وَاللَّهِمَّ ارْفَعْ طَنَبِي صَاعِدًا وَلَا تَطْمِعْ فِي عَدُوِّ وَلَا حَاسِدًا وَأَحْفَظْنِي دَائِمًا وَقَاعِدًا وَيَقْظَانَا ذُرَائِدًا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي سَبِيلَكَ الْأَقْوَمَ وَفِي حَرِّ جَهَنَّمَ وَأَحْطَطْ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَالْمَأْتَمَّ وَأَجْمَلْنِي مِنْ خَيْرِ خِيَارِ الْعَالَمِ .

۲۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے بھائی عبد اللہ بن علی کو یہ دعا تعلیم فرمائی یا اللہ میری آرزو کو آسمان تک بلند

کر اور میرے دشمن کو میرے نقصان کی طلع نہ دلا اور نہ حاسد کو یہ موقع دے۔ میری حفاظت کرو خواہ میں کھڑا ہوں یا بیٹھا ہوں سوتا ہوں یا جاگتا ہوں۔ خداوند امیرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور صبح رات پر نابت قدم رکھ اور آتش و دوزخ سے بچلے اور جو حقوق مجھ پر ہیں ان کا اور گناہ کا بوجھ کم کر اور مجھے دُنیا کے نیکیوں میں ترار دے۔

۲۲ - عَدْنُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسَى وَهَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : «أَرْحَمَنِي وَمَثَلًا لَطَاقَ لِي بِهِ وَلَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ» .

۲۲- میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو یہ دعا کرتے سنا یا اللہ رحم کر اس امر میں جس کی برداشت کی طاقت مجھ میں نہیں اور جس پر صبر نہیں کر سکتا۔

۲۳ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّصْرِيِّ سُوَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : عَلَّمَنِي دُعَاءَ فَقَالَ : فَأَيْنَ أَنْتَ عَنْ دُعَاءِ الْإِلْحَاجِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا دُعَاءُ الْإِلْحَاجِ ؟ فَقَالَ : «اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَرَبَّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ ، إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا إِلَهِي تَقَرُّمُ بِهَذَا السَّمَاءِ وَبِهِ تَقَرُّمُ الْأَرْضُ وَبِهِ تَقَرُّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَبِهِ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهِ تَرْزُقُ الْأَحْيَاءَ وَبِهِ أَحْصَيْتَ عَدَدَ الْمَالِ وَوَزَنَ الْجِبَالَ وَكَيْلَ الْبُحُورِ ، ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، ثُمَّ تَسْأَلُهُ حَاجَتَكَ وَالْحَجَّ فِي الطَّلَبِ» .

۲۳- راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے دعا تعلیم کیجئے۔ فرمایا دعائے الالحاج کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا کہ ہو یا اللہ اے سات آسمانوں اور جو ان کے درمیان ہے کے پانے والے۔ اے عرش عظیم کے رب، اے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل کے رب اے ستر آن عظیم کے رب اے محمد فاطمہ البین کے رب میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے آسمان قائم ہے اور جس سے زمین قائم ہے اور جس سے جماعت میں تفرقہ اور متفرق جمع ہوں اور زندوں کو رزق لے اور جس سے ریت کے ڈرے گئے جائیں اور پہاڑوں کو وزن کیا جائے۔ سمندروں کو ناپا جائے پھر محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اپنی حاجت بیان کر الالحاج و زاری کرو۔

۲۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ كُرَّامٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ امْلَأْ قَلْبِي حُبًّا لَكَ وَخَشْيَةً مِنْكَ وَتَصَدِّقًا وَإِيمَانًا بِكَ وَ

فَرَقَائِكَ وَشَوْقًا إِلَيْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ إِفَاءَكَ وَاجْعَلْ لِي فِي لِقَائِكَ خَيْرَ الرَّحْمَةِ  
وَالْبَرَكَاتِ وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَلَا تُؤَخِّرْ نِي مَعَ الْأَشْرَارِ وَالْحَقْنِي بِصَالِحٍ مَنْ مَضَى وَاجْعَلْنِي مَعَ  
صَالِحٍ مَنْ بَقِيَ وَخُذْ بِي سَبِيلَ الصَّالِحِينَ وَأَعِزَّنِي عَلَى نَفْسِي بِمَا نَعَيْتُ بِهِ الصَّالِحِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَا تُرِدْ بِي  
فِي سُوءِ اسْتِقْدَاتِي مِنْهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ، أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا أَجَلَ لَهُ دُونَ لِقَائِكَ ، نُحَيْبِي وَتُعِيبُنِي عَلَيْهِ  
وَتُبْعِيبُنِي عَلَيْهِ إِذَا بَعَثْتَنِي وَأَبْرَأْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاةِ وَالشُّمُوءِ وَالشَّكِّ فِي دِينِكَ اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نَصْرًا فِي  
دِينِكَ وَقُوَّةً فِي عِبَادَتِكَ وَفَهْمًا فِي خَلْقِكَ وَكِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِكَ وَبَيْضَ وَجْهِ بِبُورِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي  
فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوْفِيقِي فِي سَبِيلِكَ عَلَى مِلَّتِكَ وَوَمَا رَسُولِكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ  
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْفَقْلَةِ وَالْقَسْوَةِ وَالْفُتْرَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ يَا رَبَّ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ  
لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَمِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْتَعُ وَأَعُوذُ بِكَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَدِيْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا يُجِيرُنِي مِنْكَ أَحَدٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ دُونِكَ مُلْتَحِدًا فَلَا تَحْدُثْ لِي وَلَا تُرِدْ لِي فِي مَلَكَتِهِ وَلَا  
تُرِدْ لِي بِعَذَابٍ ، أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ عَلَى دِينِكَ وَالتَّصَدِيقَ بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعَ رَسُولِكَ ، اللَّهُمَّ اذْكُرْنِي  
بِرَحْمَتِكَ وَلَا تَذْكُرْنِي بِخَطِيئَتِي . وَتَقَبَّلْ مِنِّي وَرِزْقِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ ،  
اللَّهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ مَطِيعِي وَثَوَابَ مَجْلِسِي رِضَاكَ عَنِّي وَاجْعَلْ عَمَلِي وَدُعَائِي خَالِصًا لَكَ وَاجْعَلْ  
ثَوَابِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَاجْمَعْ لِي جَمِيعَ مَا سَأَلْتُكَ وَرِزْقِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ اللَّهُمَّ غَاذِرَتِ  
النَّجْمِ وَنَامَتِ الْعَيُونُ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ، لِيُؤَارِي مِنْكَ لَيْلٌ سَاجٍ وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلَا أَرْضٌ  
ذَاتُ مِهَادٍ وَلَا بَحْرٌ لُجِّيٌّ وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ تُدَلِّجُ الرَّحْمَةَ عَلَى مَنْ تَشَاءُ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ  
خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، أَشْهَدُ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَيَّ نَفْسِيكَ وَشَهِدْتَ مَلَائِكَتَكَ وَأَوْلِيَاءَ الْعَالَمِ  
لِلَّهِ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَيَّ نَفْسِيكَ وَشَهِدْتَ مَلَائِكَتَكَ وَأَوْلِيَاءَ الْعَالَمِ  
فَأَكْتَبَ شَهَادَتِي مَكَانَ شَهَادَتِهِمْ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ، أَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
أَنْ تَقَلِّبَ رَقِيبَتِي مِنَ الشَّرِّ .

۲۴۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ میرے دل کو اپنی محبت سے پُر کر دے اور اپنے خوف سے بھر دے

اپنی تصدیق و ایمان کے ساتھ اور اضطراب ہو تو میرے خوف سے اور شوق ہو تو میری طرف سے ذرا جلال و الاکرام یا اللہ اپنی بقا  
کو میرے لئے محبوب قرار دے اور اپنی بقا کو میرے لئے باعثِ رحمت و برکت بنا دے اور مجھے اپنے نیک بندوں میں قرار  
دے اور مجھے اپنے اشرار کے ساتھ رکھ کر ذلیل نہ کر اور جو نیک بندے سرچکے ہیں اور جو باقی ہیں مجھے ان کے ساتھ رکھ کر انہیں کون

وہ اقتیسا کرنے میں میری مدد کر اور جن برائیوں سے تو نے بچایا ہے ان کی طرف مجھے نہ لوٹا ہے رب العالمین میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جس کے لئے مدت نہ ہو اپنی بقول کے شوق میں زندہ رہوں اور مروں اسی شوق میں قبر سے نکلوں اور پچائے میرے قلب کو ریلے۔ فریب اور شک سے یا اللہ اپنے دین کی نصرت اور اپنی عبادت کی توت مجھے دے اور مجھ دے اپنی مخلوق کے متعلق اور مجھے اپنی رحمت سے دہرا حصہ دے اور اپنے نور سے میرے چہرے کو روشن کر دے اور اپنی تفضا و قدر کی طرف مجھے راغب کر اور اپنی راہ یعنی اپنے رسول کی ملت پر موت دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، نامردی سے، بخل سے غفلت سے، سنت دلی سے تعطل سے، تہی دستی سے اور پناہ مانگتا ہوں ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سستی نہ جائے اور ایسی نماز سے جو نفع نہ دے اور میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس اور اہل اور اپنی اولاد کو شیطان رحم سے خداوند اتیرے سر کوئی پناہ دینے والا نہیں، پس مجھے ذلیل نہ کر اور مجھے ہلاکت میں نہ ڈال اور نہ اپنے عذاب میں مبتلا کر، میں سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے توفیق دے اپنے دین پر ثابت قدم رہنے کی اور اپنی کتاب کی تصدیق کی اور تیرے رسول کی اتباع کی یا اللہ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے یاد کر، میری خطا کے ساتھ یاد نہ کر اور میرے عمل کو قبول کر لے اور اپنے فضل کو زیادہ کر میری توجہ تیری طرف ہے خداوند! مجھے ثواب عطا کر میری گفتگو کا اور ثواب دے میری اس نشست کا جو تیری رضا کے لئے ہو اور میرے عمل اور میری دعا کو خالص اپنے ہی لئے ت۔ ار دے اور اپنی رحمت سے جنت کو میرا ثواب قرار دے اور جو سوال میں نے تجھ سے کئے ہیں ان میں مجھے دل بھی عطا کر اور اپنے فضل و کرم کو زیادہ کر میں تیری طرف راغب ہوں یا اللہ سیارے جھلکانے لگے سونے والے سونگے تو حیاتی قیوم ہے نہ تجھے تاریک رات ڈھا پتی ہے اور نہ آسمان جو برجوں والا ہے تجھ پر چھاتا ہے نہ گواراہ والی زمین نہ گہرے سمندر جو تسلط ہوں اور نہ وہ تاریکیاں جو تہ بہ تہ ہوں تیری رحمت ہر اس شخص پر نازل ہوتی ہے جس کو تو چاہے اپنی مخلوق میں سے تو لوگوں کی زردیدہ نگاہوں کو جاننے ہے اور لوگوں میں جو مخفی راز ہیں وہ تیرے علم میں ہیں وہی گواہی دیتا ہوں جو تو نے خود اپنی ذات کے لئے دی ہے اور ملائکہ اور اہل علم نے دی ہے پس میری گواہی بھی ان گواہیوں کے ساتھ لکھ لے یا اللہ تو صاحب سلامتی ہے اور تمام مخلوق کی سلامتی تجھ ہی سے ہے لے صاحب غفلت و جلافت میری گردن کو نار جہنم سے آزاد کر۔

۲۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى الْخَنَعِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ أَبَادِيَّ أُنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَةٍ دَحِيَّةٍ الْكَلْبِيَّةِ وَقَدِ اسْتَحْلَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَاهُمَا انْصَرَفَ عَنْهُمَا وَلَمْ يَقْطَعْ كَلَامَهُمَا فَقَالَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا خَلِّئْ هَذَا أَبُو دَرْدَةَ قَدْ مَرَّ بِنَا وَأَمَّ يَسْلِمَ عَلَيْنَا أَمَا لَوْ سَلَّمْ لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ؛ يَا خَلِّئْ إِنَّ لَهُ دُعَاءَ يَدْعُو بِهِ ، مَعْرُوفًا عِنْدَ أَهْلِ السَّمَاءِ فَسَلِّهِ عَنْهُ إِذَاعَرَجْتُ إِلَى السَّمَاءِ ؛ فَلَمَّا اذْتَمَعَّ جِبْرِئِيلُ جَاءَهُ أَبُو دَرْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

الَّذِي وَصَعْتَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَدَعَمَتْ بِهَا السَّمَاوَاتِ فَاسْتَقَلَّتْ وَوَصَعْتَهُ عَلَى الْجِبَالِ فَاسْتَقَرَّتْ  
 وَبِاسْمِكَ الَّذِي بَنَيْتَ بِهِ الْأَرْضَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُحْيِي بِهِ الْمَوْتَى وَأَسْأَلُكَ بِمَعْقِدِ الْعِزِّ مِنْ  
 عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِي وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي حِفْظَ الْقُرْآنِ  
 وَأَصْنَافِ الْعِلْمِ وَأَنْ تُثَبِّتَ فِي قَلْبِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي وَأَنْ تُخَالِطَ بِهَا لِحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَمُخْجِي وَ  
 تَسْتَعْمِلَ بِهَا أَلْبَلِي وَنَهَارِي بِرَحْمَتِكَ وَقُدْرَتِكَ فَإِنَّهُ لَأَحْوَلُ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ قَالَ: وَفِي  
 حَدِيثٍ آخَرَ زِيَادَةٌ: وَأَسْأَلُكَ يَا سَيِّدَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عِبَادُكَ الَّذِينَ اسْتَجَبَتْ لَهُمْ وَأَنْبِيَائُكَ فَفَعَلَتْ  
 لَهُمْ وَرَحِمَتْهُمْ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ وَيَا سَيِّدَ الَّذِي اسْتَقَرَّ بِهِ عَرْشُكَ وَيَا سَيِّدَ  
 الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الْقَرْدِ الْوَحْدِ الْمُنْعَالِ الَّذِي يَمَلَأُ الْأَرْضَ كَانَ كَلْمًا، الطَّاهِرِ الظَّاهِرِ الْمُبَارَكِ الْمُقَدَّسِ  
 الْحَيِّ الْقَيُّومِ نُورِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْكَبِيرِ الْمُنْعَالِ وَكِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ بِالْحَقِّ  
 وَكَلِمَاتِكَ الثَّمَانِيَةِ وَنُورِكَ الثَّمَانِيَةِ وَيَعْظَمَتِكَ وَأَرْكَانِكَ، وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 ﷺ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُوعِيَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ فَلْيَكْتُبْ هَذَا الدُّعَاءَ فِي إِثْنَاءِ تَطْيِيفٍ بِعَسَلٍ  
 مَا ذِي لُحْمٍ يُعْسَلُهُ بِمَاءِ الْمَطَرِ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ الْأَرْضَ وَيَشْرَبَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى الرَّبِيقِ فَإِنَّهُ يُحْفَظُ  
 ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کہو۔ الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس  
 کی مثل بندوں نے تجھ سے سوال نہیں کیا۔ حق محمد جو تیرے نبی اور رسول ہیں اور بحق ابراہیم جو تیرے خلیل ہیں اور بحق موسیٰ جو  
 تیرے کلیم و نجیب ہیں اور بحق عیسیٰ جو تیرے کلمہ در روح ہیں اور سوال کرتا ہوں بحق صحیفہ ابراہیم و توریت، موسیٰ اور زبور  
 داؤد اور انجیل، عیسیٰ اور قرآن محمد اور ہر حق کا واسطہ جو تیرے نبی اور ہر حکم جو تیرے جاری کیلئے ہے اور ہر حق جو تیرے انبیا کیلئے ہے اور ہر کلمہ  
 جو تیرے ہدایت کی ہے اور ہر سال جسے تونے عطا کیلئے ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس نے رات کو تار یک بنایا اور  
 تیرے اس نام سے جس نے چاند کو روشن بنایا ہے اور تیرے اس نام سے جس نے زمین قائم ہے اور آسمان کے لئے اس سے  
 ستون قائم کئے پس وہ قائم ہے پہاڑ اٹھ رہے ہوئے ہیں اور تیرے اس نام سے کہ اس سے رزق برقرار ہے اور اس نام  
 سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور سوال کرتا ہوں ان عزت کے مقامات سے جو تیرے عرش سے متعلق ہیں اور تیری کتاب کی  
 رُوسے منتہائے رحمت ہیں رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور رزق دے حفظ قرآن کا اور قسم قسم کے علم کا اور ان کو میرے  
 دل کان اور آنکھ میں برقرار رکھ اور مخلوط کر دے ان کو میرے خون گوشت ہڈی اور مغز میں اور میں تیری رحمت و قدرت  
 سے ان پر عمل کروں اور نہیں ہے مدد و قوت مگر اے حی و قیوم تجھ سے اور ایک روایت میں اتنا اور ہے۔  
 میں سوال کرتا ہوں تیرے نام سے جس سے تیرے بندے دعا کرتے ہیں اور تُو تُو یہ قبول کرتا ہے اور اپنے انبیا

کے ترکِ اولیٰ معاف کرنا ہے اور ان پر تو نے رحم کیا ہے اور سوال کرتا ہوں اس نام سے جو تو نے ہر اس نام سے جس کا تو نے ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے تیرا عرش قائم ہے اور تیرے نام سے جو واحد و فرد و دو و تہ ہے اور سب سے بلند ہے جس نے آسمان و زمین کے ہر گوشہ کو بھردیا ہے تیرا نام طاہر و مبارک و مقدس ہے توحی و قیوم ہے آسمان و زمین کا روشن کرنے والا ہے رحمن رحیم ہے کبیر و متعال ہے اور تیری کتاب حق پر نازل ہوئی ہے اور اس میں کلمات تامات ہیں اور تیرا نور کامل ہے تیری عظمت اور تیری آسمان و زمین کی مخلوق تیری عظمت پر گواہ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اس بات کا ارادہ کرے کہ قرآن اسے یاد ہو جائے اس کو چاہیے کہ مذکورہ بالا دعا پاک و صاف ظرف پر سفید شہد سے لکھے اور بارش کے پانی سے جو زمین پر نہ گما ہو دھوئے اور تین روز نہا رہنے پر انشاء اللہ قرآن حفظ ہو جائے گا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَعَلِمْتِكَ دُعَاةً لَأَنْتَ الْفَرَّانُ ، وَاللَّهِمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ مَعَاصِيكَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَأَرْحَمْنِي مِنْ تَكْلِيفِ مَا لَا يَعْينِي وَأَرْزُقْنِي حُسْنَ الْمَنْظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي وَالْزِمْ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَأَرْزُقْنِي أَنْ أَتَلُوهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي ، اللَّهُمَّ نَوِّزْ بِكِتَابِكَ بَصْرِي وَأَشْرَحْ بِهِ صَدْرِي وَقَرِّحْ بِهِ قَلْبِي وَأَطْلِقْ بِهِ لِسَانِي وَاسْتَعِمْ بِهِ بَدَنِي وَقَوِّ نَبِي عَلَى ذَلِكَ وَاعِينِي عَلَيْهِ إِنَّهُ لَأَمِينٌ عَلَيْكَ يَا أَلِ الْإِنْتِ ،

قَالَ : دَرَّوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ وَابِدِ بْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ حَفْصِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ .

۲۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا میں تمہیں ایسی دعابتا ہوں کہ تم قرآن کو سمجھ لو گے نہیں۔

یا اللہ مجھ پر رحم کر کہ میں ہمیشہ ترکِ معاصی کروں جب تک زندہ رہوں اور رحم کر مجھ پر تاکہ میں غیر متعلق امور میں تکلیف نہ اٹھاؤں اور میرے لئے ایسی صورت پیدا کر جس سے تو راضی ہو اور لازم کر میرے دل کے لئے اپنی کتاب کا حفظ کرنا اسی طرح جس طرح تو نے تسلیم دی ہے اور توفیق دے مجھ کو کہ میں اسی طرح تلاوت کروں جو تیری رضا کا باعث ہو یا اللہ اپنی کتاب سے میری آنکھوں کو روشن بنا اور میرے سینے کو کھول دے اور میرے قلب کو کشادہ کر اور میری زبان میں طاقت دے اور میرا بدن اور میری قوت اسی میں استعمال ہو اور اس معاملے میں میری مدد کر تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس حدیث کو حفص اعور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے۔



مَا نَمَكُ يَا أَبَادِرٍ أَنْ تَكُونَ سَلَمَتَ عَلَيْنَا جِبْنَ مَرَرْتِ بِنَا؟ فَقَالَ: طَنَنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ الَّذِي [كَانَ] مَعَكَ رِخْبَةُ الْكَلْبِيِّ قَدِ اسْتَحْلَمْتَهُ لِبَعْضِ شَأْنِكَ، فَقَالَ: ذَلِكَ جِبْرَيْلُ ﷺ يَا أَبَادِرٍ وَقَدْ قَالَ: أَمَا لَوْ سَلَّمْ عَلَيْنَا لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ، فَلَمَّا عَلِمَ أَبُو ذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ جِبْرَيْلُ ﷺ دَخَلَهُ مِنَ النَّدَامَةِ حَيْثُ لَمْ يَسَلِّمْ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا هَذَا الدُّعَاءُ الَّذِي تَدْعُو بِهِ؟ فَقَدْ أَخْبَرَنِي جِبْرَيْلُ ﷺ أَنَّ لَكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ، مَعْرُوفًا فِي السَّمَاءِ، فَقَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ لِيكَ وَالْتِمَادَ بِسَبَبِكَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَالنِّفْسِي عَنْ شَرِّ النَّاسِ.

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابو ذر ایک روز رسول خدا کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ وحی کلمی کی صورت میں جبرئیل حضرت کے پاس ہیں اور آنحضرت ان سے خلوت میں باتیں کر رہے ہیں یہ دیکھ کر وہ لوٹ گئے اور ان دونوں کا قطع کلام نہ چاہا۔ جبرئیل نے کہا کہ ابو ذر ہماری طرف سے گزرے مگر ہم پر سلام نہ کیا اگر یہ سلام کرتے تو ہم ضرور جواب سلام دیتے لے محمد ان کی ایک دعا ہے جو اہل آسمان میں مشہور ہے جب میں آسمان کی طرف پرواز کر جاؤں تو تم ان سے پوچھنا۔ جب جبرئیل چلے گئے تو ابو ذر آنحضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرت نے کہا اسے ابو ذر تم نے ہم پر سلام کیوں نہ کیا تھا جب تم ادھر سے گزرے تھے انھوں نے کہا میں نے گمان کیا کہ جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں وہ وحی کلمی ہیں آپ ان سے کسی معاملہ میں خفیہ بات چیت کر رہے ہیں فرمایا ابو ذر جبرئیل تھے انھوں نے کہا اگر ابو ذر سلام کرتے تو ہم جواب سلام دیتے یہ سن کر ابو ذر سلام نہ کرنے پر شرمندہ ہوئے۔ حضرت نے فرمایا وہ دعا کیلئے جو تم کیا کرتے ہو جبرئیل نے فرمادی ہے کہ جو دعا تم کرتے ہو وہ اہل آسمان میں مشہور ہوگی ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں یہ دعا کرتا ہوں۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں امن و ایمان اور تیرے نبی کی تعذیق کا اور تمام بلاؤں سے عافیت کا اور ان بلاؤں پر شکر کا اور شریر لوگوں سے الگ رہنے کی۔

۲۶۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِحٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: أَخَذْتُ هَذَا الدُّعَاءَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ] قَالَ: وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ يُسَمِّيهِ الْجَمَامِعَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِجَمِيعِ رُسُلِهِ وَبِجَمِيعِ مَا أَنْزَلَ بِهِ عَلَيَّ جَمِيعَ الرُّسُلِ وَأَنَّ وَعَدَ اللَّهُ حَقٌّ وَلِقَاءَهُ حَقٌّ وَصَوَّقَ اللَّهُ وَبَلَّغَ الْمُرْسَلُونَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ كُلَّمَا سَبَّحَ اللَّهُ شَيْءٌ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُسَبَّحَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللَّهُ شَيْءٌ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُحَمَدَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُلَّمَا هَلَّلَا اللَّهُ شَيْءٌ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يَهَلَّلَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللَّهُ شَيْءٌ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُكَبَّرَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَفَاتِيحَ

الْخَيْرِ وَخَوَاتِيمَهُ وَسَوَائِقَهُ وَقَوَائِدَهُ وَبَرَكَاتِهِ وَمَا بَلَغَ عِلْمَهُ عَلَمِي وَمَا قَصُرَ عَنِ إِحْصَائِهِ حِفْظِي اللَّهُمَّ  
 انْحَجْ إِلَيَّ أَسْبَابَ مَعْرِفَتِهِ وَأَفْنِجْ لِي أَبْوَابَهُ وَعَشِيئِي بِبَرَكَاتِ رَحْمَتِكَ وَمَنْ عَلَيَّ بِعِصْمَةٍ عَنِ الْإِذَاءِ  
 عَنْ دِينِكَ وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الشَّكِّ وَلَا تَشْفَلْ قَلْبِي بِدُنْيَائِي وَعَاجِلِ مَعَاشِي عَنْ آجِلِ ثَوَابِ آخِرَتِي  
 وَاشْفَلْ قَلْبِي بِحِفْظِ مَا لَا تَقْبَلُ مِنِّي جَهْلَهُ وَذَلِيلِ لِكَلِّ خَيْرِ لِسَانِي وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاوِ وَلَا تُجْرِهِ فِي  
 مَفَاصِلِي وَاجْعَلْ عَمَلِي خَالِصاً لَكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَأَنْوَاعِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا ظَاهِرِهَا  
 وَبَاطِنِهَا وَعَفْلَانِهَا وَجَمِيعِ مَا يُرِيدُنِي بِهِ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ وَمَا يُرِيدُنِي بِهِ السُّلْطَانُ الْعَبِيدُ، مِمَّا أَحْطَتْ  
 بِعِلْمِهِ وَأَنْتَ الْغَايُورُ عَلَى صَرْفِهِ عَنِّي ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْأَنْسِ وَزَوَائِعِهِمْ وَ  
 بَوَائِقِهِمْ وَمَكَايِدِهِمْ وَمَشَاهِدِ الْفَسَقَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْأَنْسِ وَأَنْ أَسْتَرِلَّ عَنْ دِينِي فَتَسُدَّ عَلَيَّ آخِرَتِي  
 وَأَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْهُمْ صَرراً عَلَيَّ فِي مَعَاشِي أَوْ يَعْزِضَ بِلَاءً يُصِيبُنِي مِنْهُمْ لِأَقْوَةِ لِي بِهِ وَلَا صَبْرِي  
 عَلَيَّ أَحْتِمَالِهِ فَلَا تَبْتَلِنِي يَا إِلَهِي بِمُفَاسَاتِهِ فَيَمْتَعِبَنِي ذَلِكَ عَنْ ذِكْرِكَ وَيَشْفَلَنِي عَنْ عِبَادَتِكَ ؛ أَنْتَ  
 الْعَاصِمُ الْمَانِعُ الدَّافِعُ الْوَاقِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ ، أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الرَّفَاهِيَةَ فِي مَعْشِيَتِي مَا بَقِيَ مِنِّي  
 مِمِّيشَةَ أَقْوَى بِهَا عَلَى طَاعَتِكَ وَأَبْلَغُ بِهَا رِضْوَانَكَ وَأَصْبِرُ بِهَا إِلَى دَارِ الْحَيَاةِ وَعَدَاً وَلَا تَرُزُقْنِي رِزْقاً  
 يُطْغِبُنِي وَلَا تَبْتَلِنِي بِفَقْرٍ أَشْفَى بِهِ مُصِيقاً عَلَيَّ ، أَعْطِنِي حِطّاً وَافِرَافِي آخِرَتِي وَمَعَاشاً وَابِعاً هَيِّنَا  
 مَرِيئاً فِي دُنْيَائِي وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ يَجْناً وَلَا تَجْعَلْ فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْناً أَجْرُنِي مِنْ فِتْنَتِهَا وَاجْعَلْ  
 عَمَلِي فِيهَا مَقْبُولاً وَسَعْيِي فِيهَا مَشْكُوراً ، اللَّهُمَّ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ بِمِثْلِهِ وَمَنْ كَادَنِي فِيهَا  
 فِكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَأَشْكُرْهُ بِمَنْ مَكَرَ بِي فَإِنَّكَ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ وَأَقْفَأُ  
 عَنِّي عِيُونَ الْكُفْرَةِ وَالظُّلْمَةِ وَالطُّغَاةِ وَالْحَسَدَةِ ، اللَّهُمَّ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْكَ الشَّكِيَّةَ وَاللَّسْبِي دِرْعَكَ  
 الْحَصِيَّةَ وَأَحْفَظْنِي بِسِتْرِكَ الْوَاقِي وَجَلِّئْنِي عَافِيَتِكَ النَّافِعَةَ وَصِدْقِ قَوْلِي وَفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي  
 وُلْدِي وَأَهْلِي وَمَالِي ، اللَّهُمَّ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا غَفَلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا تَوَاتَيْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا  
 أَسْرَرْتُ فَاعْفِرْهُ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

۲۶۔ ابو حمزہ نے کہا کہ میں نے اس دعا کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حاصل کیا ہے اور حضرت نے اس دعا کا نام

جامع رکھا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں میں ایمان  
 لایا ہوں اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور ان تمام کتابوں پر جو تمام رسولوں پر نازل ہوئیں اور یہ کہ اللہ کا وعدہ

سچا ہے اور اللہ نے سچ فرمایا ہے اور رسولوں نے تبلیغ کی ہے اور رب العالمین خدا کے لئے حمد ہے اور اللہ قابل تسبیح ہے جب تک کوئی چیز تسبیح خدا اس طرح کرے جسے خدا پسند کر لے اور خدا ہی خدا کے لئے جب تک کوئی اس طرح حمد کرے جو خدا کو پسند ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جب تک کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا اس طرح کہے جو خدا کو پسند ہے۔ اور اللہ بڑا ہے جب تک اس کی بڑائی کا ذکر ہو اور جسے وہ پسند کرے یا اللہ میں سوال کرنا ہوں نیکی کے آغاز و انجام کا اس کے گوارا ہونے اور اس کے فوائد و برکات کا اور اس کا علم میرے علم تک پہنچا ہے اور جن کے احصا سے میرا علم قاصر ہے یا اللہ اس کی معرفت کے اسباب میرے اوپر ظاہر کر دے اور اس کے دروازے میرے اوپر کھول اور اپنی رحمت کی برکات سے مجھے ڈھانپ لے اور احسان کر مجھ پر پھیلینے سے اپنے دین کے نازل ہونے سے اور تک کو میرے قلب سے پاک کر دے اور میرے دل کو امور دنیائے بچلے اور اس سے بھی کہیں دنیا کی معاشی میں مشغول ہو کر ثواب آخرت سے محروم ہو جاؤں اور میرے قلب کو مشغول رکھ اس امر کی حفاظت میں جس سے جاہل رہنا مجھے منظور نہیں اور ہر امر خیر کے لئے میری زبان کو میرا تابعدار بنا اور یا سے میرے قلب کو پاک کر اور اس کو میرے بدن کے جوڑوں میں داخل نہ کر اور میرے عمل کو خالص بنا دے اور یا اللہ میں شہرے اور ظاہری و باطنی ہر قسم کے شہرے اور غفلت نفس سے اور ہر اس چیز سے جس کے کرنے کے لئے شیطان کا یا بادشاہ جابر کا ارادہ ہے اور جس کا مجھے علم نہیں تیری پناہ چاہتا ہوں آنے والے جن وانس سے ان کے سرداروں سے ان کی مکاروں سے اور شرانگیزوں سے اور فاسق جن وانس سے تاکہ وہ مجھے دین سے برگشتہ نہ کریں اور میری آخرت برباد نہ ہو یا یہ کہ میری روزی کو نقصان پہنچے یا کوئی ایسی بلا آئے جس کو برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہ ہو اور اس کی مصیبت پر صبر نہ ہو سکے۔ خدا یا ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جو مجھے تیرے ذکر سے روک دے اور تیری عبادت سے باز رکھے۔ تو ہی بچانے والا، منع کرنے والا، دفع کرنے والا اور کل آفتوں میں حفاظت کرنے والا ہے۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے ایسی روزی دے جس سے مجھے تیری اطاعت کی قوت ہو تیری مرضی حاصل ہو اور میں کل جنت میں اس کی وجہ سے پہنچ جاؤں اور ایسی روزی نہ دے جس سے سرکش ہو جاؤں اور نہ ایسے فقر میں مبتلا کر کہ جان اچیرن ہو جائے اور آخرت میں مجھے بھراؤر حصہ دے اور دنیا میں وسیع و گوارا معاش دے دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ نہ کر اور اس کے فتنے سے مجھے محفوظ رکھ اور میرے عمل کو مقبول اور میری سعی کو مشکور بنا۔ یا اللہ جو مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو رد کر دے اور جو مجھ سے مکر کرے تو اس کو بدلہ سے اور جو مجھ کو غمگین بنا چاہے اس کو سزا دے مکر کرنے والے کو مکر کا بدلہ دے تو بہترین بدلہ دینے والا ہے اور ظالم کافروں کی اور سرکش حاسدوں کی آنکھیں نکال پھینک اور اپنی طرف سے مجھے سکون و اطمینان دے اور مجھے اپنی حفاظت کی زرہ پہنادے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں مجھے چھپلے اور نفع دینے وال عافیت کا لباس مجھے پہنادے اور میرے قول و فعل میں صداقت دے اور میری اولاد، اہل و عیال اور مال پر اپنی برکت نازل کر اور جو گناہ

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ زُرَّادَةَ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَافِيَتَكَ فِي أُمُورِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یوں دعا کرو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں ہر اس خیر کا جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس بُرائی سے جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے امور میں عاقبت کا اور پناہ مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی رسوائی سے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ بَصِيرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ فِي أَصْفَلِ كِتَابِهِ دُعَاءَ يَعْلَمُهُ إِتَاهُ يَدْعُو بِهِ فَيَقْضَى بِهِ مِنَ الدُّنُوبِ جَامِعاً لِدُنْيَا وَآخِرَةِ فَكَتَبَ عليه السلام بِحُطْبِهِ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ وَلَمْ يَنْتَكِ التَّسْرِعَتِي ، يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ، يَا بَاسِطَ الْبِدَنِ يَا رَحْمَةً يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى وَيَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى ، يَا كَسْرِيْمَ الصَّفْحِ ، يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُتَدَيِّئَ كُلِّ نِعْمَةٍ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا ، يَا رَبَّنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا يَا غِيَاثَنَا صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِي فِي السَّوَاءِ ثُمَّ تَسْأَلُ مَا بَدَأَ لَكَ .

۴۔ علی بن یحییٰ نے اپنے خط کے آخر میں امام علیہ السلام کو لکھا کہ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو دنیا و آخرت کے گناہ سے بچانے والی ہو، حضرت نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے وہ ذات جو نیکیوں کا ظاہر کرنے والا اور برائیوں کو چھپانے والا ہے اور جس نے میری پردہ درسی نہیں کی اے بڑے معاف کرنے والے، اے اے کشادہ دست رحمت کے ساتھ، اے سرگوشی کے سننے والے، اے ہر شکایت کی انتہا، اے کریم درگزر کرنے والے، اے سب سے زیادہ احسان کرنے والے، اے ہر نعمت تک پہنچانے والے قبل اس کا حق حاصل ہونے کے اے میرے رب اے میرے سردار اے میرے مولا اے میرے فریاد رس، رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ میں نہ ڈالنا۔ اس کے بعد جو دعا چاہیے کر۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرَقِيِّ وَأَبِي طَالِبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ يَقْبِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَأَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي

مجھ سے پہلے ہوئے ہوں یا بعد میں یا قصداً ظاہر ہوں یا مخفیاً اے الرحم الرحیمین ان کو بخش دے۔

۲۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلِ : «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَأَمْدُدْ لِي فِي عُمْرِي وَأَغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَجْعَلْ لِي مَعْنَى تَنْصِرِيهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْبِدْ لِي عُمْرِي » .

۲۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہو خدا یا میرا رزق زیادہ کر، میری عمر دراز کر، میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے دین کی نصرت کرنے والوں میں بنادے اور میری جگہ غیر کو نہ لے۔

۲۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «يَا مَنْ يَشْكُرُ الْبَسِيرَ وَيَغْفِرُ الْكَبِيرَ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ أَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي ذَهَبَتْ لَدَيْهَا وَيَقِيتَ تَبِعَتَهَا» .

۲۸۔ حضرت صادق آل محمدیہ دعا فرمایا کرتے تھے اے وہ جو اپنے مخلوق کے تھوڑے سے عمل نیک پر شکر گزار ہوتا ہے اور بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ غفور رحیم ہے میرا وہ گناہ بخش دے جس کی لذت تو ختم ہو گئی ہے مگر اس کا وبال باقی ہے۔

۲۹۔ وَبِذَا الْإِنشَاءِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَائِهِ يَقُولُ : «يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ أَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَغَيَّرُ التَّعَمُّ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُحِلُّ التَّعَمُّ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنَزِّلُ الْبَلَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُدْبِلُ الْأَعْدَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَظْلِمُ الْهَوَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَكْشِفُ الْغِطَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُرْدِ الْأَعْيَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُرْدِ غَيْثَ السَّمَاءِ» .

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے اے نور اے پاک ذات اے ہر اول سے اول اے ہر آخر سے آخر اے رحمن اے رحیم میرے وہ گناہ بخش دے جنہوں نے نعمتوں کو بدل دیا ہے اور جنہوں نے عذاب کو لا آزار ہے اور بخش دے وہ گناہ جنہوں نے عسرت کی پردہ درسی کی اور بخش دے وہ گناہ جن سے بلا نازل ہوئی اور میرے وہ گناہ بخش دے جنہوں نے دشمنوں کو دولت مند بنایا اور جنہوں نے موت بلانے میں جلدی کی اور بخش دے میرے وہ گناہ جنہوں نے

پردہ کشائی کی اور درماؤں کو رد کر دیا اور بخش دے وہ گناہ جن کی وجہ سے بارش رک گئی۔

۳۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ، عَنْ مَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «بَاعَدْتَنِي فِي كُرْبَتِي وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي وَيَا وَلِيَّتِي فِي نِعْمَتِي وَيَا غِيَاثِي فِي رَغْبَتِي» قَالَ: وَكَانَ مِنْ دُعَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: «اللَّهُمَّ كَسَبَتِ الْأَنْثَارَ وَعَلِمَتِ الْأَخْبَارَ وَاطْمَأَمَّتْ عَلَى الْأَسْرَارِ فَحَلَّتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقُلُوبِ فَالْوَسْرُ عِنْدَكَ عَلَانِيَةً وَالْقُلُوبُ إِلَيْكَ مُقْفَاةٌ وَإِنَّمَا أَمْرُكَ لَشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتَهُ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ فَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِطَاعَتِكَ أَنْ تَدْخُلَ فِي كُلِّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي وَلَا تُفَارِقْنِي حَتَّى أَلْفَاكَ وَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِمَعْصِيَتِكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ كُلِّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي فَلَا تُقْرِبْنِي حَتَّى أَلْفَاكَ وَارْزُقْنِي مِنَ الدُّنْيَا وَرَهْدْنِي فِيهَا وَلَا تَزِوْهَا عَنِّي وَرَغْبَتِي فِيهَا يَا رَحْمَنُ» .

۳۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اے معصیت میں میری مثل کا مسلمان، اے شدت بلا میں میرا ساتھی۔ اے نعمت میں میرا سرپرست، اے رغبت میں میرا فریاد رس اور حضرت نے فرمایا۔ امیر المؤمنین یوں دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ تو نے لوگوں کے آثار حیات کو لکھ لیا ہے اور خبروں کو بتا دیا ہے اور تجھے پرشیدہ باتوں پر اطلاق ہے تو ہمارے اور ہمارے مطلوب کے درمیان مائل ہے پرشیدہ بھی دتیرے لئے ظاہر ہے اور تسلوب تیرے لئے باہر نکلے ہوئے ہیں اور جب تو کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا پس وہ وجود میں آجاتی ہے یا اللہ اپنی رحمت سے معصیت کو میرے ہر عضو سے نکال دے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنی طاقات کے وقت تک جلا نہ کر اور دنیا و آخرت میں روزی دے اور ترک دنیا کی طرف رغبت دے اور اسے مجھ سے دور کر دے اور اے رحمن مجھے اس کی طرف رغبت نہ ہو۔

۳۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ رَبِيعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ: «أَعْطَانِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام هَذَا الدُّعَاءَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلِيَّ الْحَمْدِ وَأَهْلِهِ وَمَنْشَأَهُ وَمَحَلِّهِ أَخْلَصَ مَنْ وَحَدَهُ وَأَهْتَدَى مَنْ عَبَدَهُ وَفَازَ مَنْ أَطَاعَهُ وَأَمِنَ الْمُعْتَصِمُ بِهِ، اللَّهُمَّ يَا ذَا الْجُودِ وَالْمَجْدِ وَالنَّاءِ الْجَمِيلِ وَالْحَمْدِ؛ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةً مِنْ خَضَعُ لَكَ بِرَقَبَتِهِ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ وَعَفَرَ لَكَ وَجْهَهُ وَذَنَلُ لَكَ نَفْسَهُ وَفَاضَتْ مِنْ خَوْفِكَ دُمُوعُهُ وَتَرَدَّدَتْ عِبْرَتُهُ وَاعْتَرَفَ لَكَ بِذُنُوبِهِ وَفَضَحَتْهُ عِنْدَكَ حَاطِبَتُهُ وَشَانَتْهُ عِنْدَكَ جَرِيرَتُهُ وَضَعَفَتْ عِنْدَ ذَلِكَ قُوَّتُهُ وَقَلَّتْ حَيَاتُهُ وَانْقَطَعَتْ عَنْهُ أَسْبَابُ خَدَائِعِهِ وَأَضْمَحَلَّ عَنْهُ كُلُّ بَاطِلٍ وَالْجَانَةُ ذُنُوبُهُ» إِلَى ذَلِّ مَقَامِهِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَخُضُوعِهِ لَدَيْكَ وَابْتِهَالِهِ إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ سُؤَالَ مَنْ هُوَ يَمْسُرُ لِيهِ أَرْعَبَ إِلَيْكَ كَرِغْبَتِهِ وَأَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ كَنْصَرُوعِهِ وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ كَأَشِدَّ ابْتِهَالِهِ، اللَّهُمَّ فَارْحَمِ اسْتِكَانَةَ مَنْطِقِي وَذَلِّ مَقَامِي وَمَجْلِسِي وَخُضُوعِي إِلَيْكَ بِرَقَبَتِي

أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الْهُدَى مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْبَصِيرَةَ مِنَ الْعَمَى وَالرُّشْدَ مِنَ الْغَوَايَةِ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَكْثَرَ  
 الْحَمْدِ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَأَجْمَلَ الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلَ الشُّكْرِ عِنْدَ مَوْضِعِ الشُّكْرِ وَالتَّسْلِيمَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ  
 وَأَسْأَلُكَ الْقُوَّةَ فِي طَاعَتِكَ وَالْعَمَمَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَالنَّهْبَ إِلَيْكَ مِنْكَ وَالتَّقَرُّبَ إِلَيْكَ رَبِّ لِيَرْضَى  
 وَالتَّحَرِّيَ لِي لِكُلِّ مَا يُرْضِيكَ عَنِّي فِي إِسْخَاطِ خَلْقِكَ التَّمَا سَأَلِ رِضَاكَ ، رَبِّ مَنْ أَرْجُوهُ إِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي  
 أَوْ مَنْ يَعُودُ عَلَيَّ إِنْ أَفْسَنْتَنِي أَوْ مَنْ يَنْفَعُنِي عَفْوُهُ إِنْ عَاقَبْتَنِي أَوْ مَنْ أَمَلُ عَطَايَاهُ إِنْ حَرَمْتَنِي أَوْ مَنْ  
 يَمْلِكُ كِرَامَتِي إِنْ أَهَنْتَنِي أَوْ مَنْ يَصُرُّ بِي هَوَانُهُ إِنْ أَكْرَمْتَنِي ، رَبِّ مَا أَسْأَلُ ، فِعْلي وَأَقْبَحَ عَمَلِي وَأَقْسَى  
 قَلْبِي وَأَطْوَلَ أَمَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي وَأَحْرَأَنِي عَلَى عِصْيَانِ مَنْ خَلَقَنِي ، رَبِّ وَمَا أَحْسَنَ بِلَاكَ عِنْدِي  
 وَأَظْهَرَ نِعْمَاءَكَ عَلَيَّ كَثُرَتْ عَلَيَّ مِنْكَ الِيتِمُّ فَمَا أَحْصَيْهَا وَقَلَّ مِنِّي الشُّكْرُ فِيمَا أَوْلَيْتَنِيهِ فَبَطَرْتُ  
 بِالِيتِمِّ وَتَعَرَّضْتُ لِلِيتِمِّ وَسَهَوْتُ عَنِ الذِّكْرِ وَرَكِبْتُ الْجَهْلَ بَعْدَ الْعِلْمِ وَجُرْتُ مِنَ الْعَدْلِ إِلَى الظُّلْمِ  
 وَجَاوَزْتُ الْبِرَّ إِلَى الْإِنْمِ وَصِرْتُ إِلَى النَّهْبِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحَزَنِ فَمَا أَصْعَرَ حَسَابِي وَأَقْلَبَا فِي كَثْرَةِ  
 ذُنُوبِي وَمَا أَكْثَرَ ذُنُوبِي وَأَعْظَمَهَا عَلَيَّ قَدْ رَصِفَ خَلْقِي وَضَعَفَ رُكْنِي ، رَبِّ وَمَا أَطْوَلَ أَمَلِي فِي قِصْرِ  
 أَجَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي فِي بَعْدِ أَمَلِي وَمَا أَقْبَحَ سِرِّي بِي فِي عَلَانِيَتِي ، رَبِّ لِأَحْجَبَةٍ لِي إِنْ احْتَجَجْتُ وَلَا  
 عُدْلِي إِنْ اعْتَدَرْتُ وَلَا شُكْرَ عِنْدِي إِنْ ابْتَلَيْتُ وَأَوْلَيْتُ إِنْ لَمْ تُعْنِي عَلَى شُكْرِي مَا أَوْلَيْتُ ، رَبِّ مَا أَخَفَّ  
 مِيزَانِي عِنْدَ إِنْ لَمْ تُرَحِّحْهُ وَأَزَلَّ لِسَانِي إِنْ لَمْ تُثَبِّتْهُ وَأَسْوَدَّ وَجْهِي إِنْ لَمْ تُبَيِّضْهُ ؛ رَبِّ كَيْفَ لِي بِذُنُوبِي  
 الَّتِي سَلَّمَتْ مِنِّي قَدَمَهُ لَهَا أَرْكَانِي ، رَبِّ كَيْفَ أَطْلُبُ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا وَأَبْكَى عَلَى حَبِيبِي فِيهَا وَلَا  
 أَبْكَى وَتَشَدَّدُ حَسْرَاتِي عَلَى عِصْيَانِي وَتَقْرِبُ بِي ؛ رَبِّ دَعْنِي دَوَاعِي الدُّنْيَا فَاجْتَنِبْهَا سَرِيعًا وَرَكِّنْتُ  
 إِلَيْهَا طَائِعًا وَدَعْنِي دَوَاعِي الْآخِرَةِ فَتَنْبَطُّ عَنْهَا وَأَبْطَأْتُ فِي الْإِجَابَةِ وَالْمُسَارَعَةَ إِلَيْهَا كَمَا سَارَعْتُ  
 إِلَى دَوَاعِي الدُّنْيَا وَحَطَامِهَا الْهَامِدِ وَهَشِيمِهَا الْبَائِدِ وَسَرَابِهَا الذَّاهِبِ ، رَبِّ خَوْفَنِي وَشَوْفَنِي  
 وَاحْتَجَجَّتْ عَلَيَّ بِرِقَبِي وَكَمَلَتْ لِي بِرِزْقِي فَأَمَنْتُ [ مِنْ ] خَوْفِكَ وَتَنْبَطُّتُ عَنْ تَشْوِيقِكَ وَلَمْ أَتَّكِلْ  
 عَلَى صَمَانِكَ وَتَبَاوَأْتُ بِاحْتِجَاجِكَ ، اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ أَمْنِي مِنْكَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا خَوْفًا وَحَوْلًا تَسْبِيحِي  
 شَوْقًا وَتَبَاوَأْتِي بِحُجَّتِكَ فَرَقًا مِنْكَ ثُمَّ رَضْنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي مِنْ رِزْقِكَ يَا كَرِيمُ [ يَا كَرِيمُ ] ، أَسْأَلُكَ  
 بِسَمِيكَ الْعَظِيمِ بِرِضَاكَ عِنْدَ السُّحْطَةِ وَالْفُرْجَةَ عِنْدَ الْكُرْبَةِ وَالتَّوَرَّعَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَالْبَصِيرَةَ عِنْدَ تَشْبُهَةِ  
 الْفِتْنَةِ ، رَبِّ اجْعَلْ جُجْنِي مِنْ حَطَايَايَ حَصِيَّةً وَدَرَجَاتِي فِي الْجَنَّةِ رَافِعَةً وَأَعْمَالِي كُلَّهَا مُتَمَسِّكَةً  
 وَحَسَابِي مُضَاعَفَةً ذَا كِبَاةٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الزَّمَنِ كُلِّهَا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَمِنْ رَفِيعِ الْعَطَمِ وَالْمَشْرَبِ

قَوْمٌ شَرٌّ مِنْ أَهْلِهَا وَمِنْ شَرِّ مَا لَا أَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْتَرِيَ الْجَهْلَ بِالْعِلْمِ وَالْجَنَاءَ بِالْحِلْمِ وَالْجَوْرَ بِالْعَدْلِ وَالنَّطِيمَةَ بِالْبَيْتِ وَالْحَرَجَ بِالْقَسْرِ وَالْهُدَى بِالسَّلَالَةِ وَالْكَفْرَ بِالْإِيمَانِ .  
ابن محبوب . عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَيْضًا مِثْلَهُ وَذَكَرَ أَنَّهُ دَعَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ  
سَمَوَاتِ السَّمَوَاتِ وَرَأْدِ فِي آخِرِهِ آمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۳۱۔ رادی کہتے ہیں یہ دعا مجھے صادق آل محمد علیہ السلام نے تعلیم فرمائی۔

حمد ہے اس اللہ کے لئے جو حمد کا مستحق ہے اس کا اہل ہے اور اس کا لفظ آخرا اور اس کا محل علوم اس کے لئے ہے جس نے اسے واحد جانا اور ہدایت یا ننتہ ہے اور جس نے اس کی عبادت کی کامیاب ہے جس نے اطاعت کی بے خوف ہے جس نے اس سے تعلق رکھا ہے صاحب جو در کرم و عظمت اے ننانے جہیل نے مستحق اور حمد تیرے لئے ہے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس شخص کی طرح جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہے اور اس کی ناک تیرے سامنے رگڑی ہوئی ہے اور ندامت سے آنسو بہ رہے ہیں اور اپنے گناہ کا اقرار کر رہا ہے اور اس کے گناہ نے تیرے سامنے اس کو ذلیل کر دیا ہے اور اس کی خطاؤں نے تیرے سامنے اس کو رسوا کر دیا ہے اور تیرے سامنے اس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو اس کے چیلے کم ہو گئے ہوں اس کی فریب کاری کے اسباب منقطع ہو گئے ہوں اور ہر امر باطل اس سے مضحمل ہو گیا اور اس کے گناہ اس کو مجبور کر کے تیرے سامنے مقام ذلت میں لے آئے ہوں اور وہ تیرے سامنے اظہار اقراری کر رہا ہو اور تیرے سامنے گریہ و زاری کر رہا ہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شخص کی طرح جس کا ذکر کیا گیا میں تیری طرف اسی کی طرح راغب ہوں اور اظہار عجز و نیاز ذکر کرتا ہوں اسی کی طرح اور گریہ کرتا ہوں شدید تر گریہ یا اللہ میری حقیر تقریر اور مقامی ذلت اور عاجزی سے میری گردن جھکانے پر رحم کر خدا یا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ فضیلت سے بچا کہ ہدایت کی اور کور باطنی سے بچا کہ روشن دلی اور گمراہی سے بچا کہ صحیح راستہ پر لا۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اکثر تیری حمد کرنے کا بحالت عیش اور معصیت میں پوری طرح صبر کرنے کا اور دشمن میں بہترین شکر کرنے کا اور شبہات کے وقت رسول اور ادیبانے رسول کی بات کو ماننا میں تیری اطاعت کے لئے قوت کا اور معصیت میں کمزوری کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے پناہ لینے کے لئے تیری طرف جھلنے کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں تاکہ تو راضی ہو جائے اور منسوق کے غصہ کی پرواہ نہ کر کے ہر اس معاملہ میں آزادی چاہتا ہوں جس سے تو راضی ہو اور لے اللہ میں تیری رضا کا خواستگار ہوں اگر تو رحم ذکرے تو پھر رحم کی امید کس سے کروں اگر تو دور رکھے گا تو پھر کس سے ہرمانی کی امید اور اگر تو عذاب نازل کرے گا تو پھر عفو کون کرے گا اگر تو نے محروم کر دیا تو پھر بخشش کون کرے گا اگر تو نے ذلیل کیا تو عورت کون دے گا اور اگر تو نے عزت دی تو ذلیل کون کر سکتا ہے۔

اے میرے رب میرا فعل اور عمل کیسا خراب ہو گیا ہے اور میرا قلب کیسا سخت ہے اور میری امیدیں کتنی طولانی ہیں اور میری عمر کتنی کوتاہ ہے اور اپنے خالق کی نافرمانی پر کتنی ہرأت ہے اے میرے رب تیری نازل کی ہوئی نعمتیں میرے لئے کتنی



اچھی ہیں تیری نعمتیں میرے اوپر کیسی کھلی ہوئی ہیں اور اتنی زیادہ ہیں کہ میں ان کا شمار نہیں کر سکتا تو نے جو کچھ مجھے دیا ہے میرا شکر ان کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے اور میں نعمتیں پا کر اترا گیا اور اپنے کو تیرے عذاب کے لئے پیش کرنے لگا تیرے ذکر میں بھول چوک ہونے لگی اور علم کے بعد جہالت سوار ہوئی اور عدل کو چھوڑ کر ظلم اختیار کیا اور گناہوں کی داری طے کی اور خوف اور ترس کے باعث تجھ سے بھاگا آہ میری نیکیاں کتنی چھوٹی ہیں اور میرے گناہوں کے مقابل کتنی کم ہیں اور میرے گناہ بلحاظ میری چھوٹی سی خلقت اور کمزوری اعضا کتنے زیادہ اور بڑے بڑے ہیں اسے میرے رب میری اہمیت کتنی طولانی اور مدت عمر کس قدر کم ہے اور میرے عادات و خصائل کھلم کھلا کس قدر بد نما ہیں اگر میں کوئی جت پیش کرنی چاہوں تو میرے پاس کوئی جت نہیں اور کوئی عذر کرنا چاہوں تو کوئی عذر نہیں جو نعمتیں تو نے دی ہیں اگر تو میری مدد نہ کرے تو میں ان کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اسے میرے پروردگار روز قیامت میری نیکیوں کا پلہ کتنا ہلکا ہوگا اگر تو اسے بھاری نہ بنائے، میری زبان لغزش سے بچ نہیں سکتی اگر تو اسے نہ روکے اور میرا منہ کالا ہو جائے اگر تو اسے سفید نہ بنائے گا مے میرے رب میرا کیا حال ہوگا ان گناہوں کی بدولت جو میں کر چکا ہوں اور جنہوں نے میرے اعضا کو لڑا دیا ہے اسے میرے رب یہ میری کیا حالت ہے کہ خواہشات دنیا میں ایسا مبتلا ہوں کہ ان کی ناکامی پر روتا ہوں اور نہیں روتا اپنے گناہوں کی کثرت و شدت پر اور اپنی کوتاہی پر لے میرے رب دنیا کے ساز و سامان نے مجھے بلایا تو میں جلدی سے ان کی طرف بھاگا اور ان کی طرف بھروسہ کیا اور جب آخرت کے ساز و سامان اپنی طرف بلایا تو سستی کی اور قبولیت میں تاخیر کر

اور اس طرح جلدی کی جیسے داعیان دنیا اور دنیا کے اس مال کی طرف جو کہندہ اور بے اعتبار ہے اور سوکھی ہوئی گھاس اور رواں دواں سراب کی مانند ہے اسے میرے رب تو نے عذابِ آخرت سے خوف دلایا اور اجر و ثواب کا شوق میرے اندر پیدا کیا اور رسولوں کو بھیج کر گناہ سے بچنے کے لئے حجتِ قائم کی اور میرے رزق کا کفیل ہوا۔ پس میں تیرے خوف سے امن میں تیری نفل کے شوق میں سستی کی اور تیری ضمانت پر بھروسہ نہ کیا تو میری سستی اور کوتاہی کو شوق میں بدل دے اور اپنی جت کے بارے میں میری سہل انگاری کو دور کر اور جو رزق میری قسمت میں ہے اس پر مجھے راضی کر۔ اسے کہ جسم میں تیرے اسمِ عظم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے حصہ کو اپنی رضا سے بدل دے اور میری سستی اور مصیبت کو کشادگی عطا کر اور تاکہ میں نور پیدا کر اور فتنوں کے اشتباہ میں بعیرت دے۔ اسے میرے رب گناہوں سے میری سپرد کو مستحکم بنا اور میرے درجات کو جنت میں بلند کر اور میرے تمام اعمالِ سب کو بدل دے اور میرے حسنات کو زیادہ کر میں تجھ سے ظاہری اور باطنی تمام فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں اور رکھانے کے معاملات میں بہتری چاہتا ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو جانتا ہوں یا نہیں جانتا اور میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ علم کے بدلے حالتِ خریدوں اور جفا کو علم کے بدلے اور ظلم کو عدل کے بدلے اور قطع رحم کو نیکی کے بدلے اور بیقراری کو صبر کے بدلے اور ہدایت کو ضلالت کے بدلے اور کفر کو ایمان کے بدلے۔ اور جیل بن صالح نے سبھی ہی حدیث نقل کی ہے اور یہ سبھی بیان کیا کہ حضرت علی بن الحسینؑ بھی اسی طرح دعا

کرتے تھے اور آخر میں فرماتے تھے آمین رب العالمین۔

۳۲۔ ابن محبوب قال: حَدَّثَنَا نُوحُ أَبُو الْبَطَّانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي لَا تُنَالُ مِنْكَ إِلَّا بِرِضَاكَ وَالْخُرُوجِ مِنْ جَمِيعِ مَنَاصِبِكَ [إِلَّا بِرِضَاكَ] وَالذُّخُولِ فِي كُلِّ مَا يُرِضُ بِكَ وَالنَّجَاةِ مِنْ كُلِّ وَرْطَةٍ وَالْمَخْرَجِ مِنْ كُلِّ كَبِيرَةٍ أَنِّي بِهَا مَيْتِي عَمْدٌ أَوْزَلُ بِهَا مَيْتِي حَطَأٌ أَوْ حَطَرَ بِهَا عَلَيَّ خَطَرَاتُ الشَّيْطَانِ أَسْأَلُكَ خَوْفًا نَوْقُفُنِي بِهِ عَلَى حُدُودِ رِضَاكَ وَتَشَعُّبٍ بِعَيْنِي كُلِّ شَهْوَةٍ حَطَرَ بِهَا هَوَايَ وَاسْتَزَلَّ بِهَا رَأْيِي لِيُجَاوِزَ حَدَّ حَالِكَ، أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الْإِخْتِدَ بِأَحْسَنِ مَا تَعَلَّمُ وَتَرَكَ سَيِّئِي، كُلِّ مَا تَعَلَّمُ أَوْ أَحْطَأُ مِنْ حَيْثُ لَا أَعْلَمُ أَوْ مِنْ حَيْثُ أَعْلَمُ، أَسْأَلُكَ السَّعَةَ فِي الرِّزْقِ وَالرِّزْقَ فِي الْكِفَايَةِ وَالْمَخْرَجَ بِالْبَيَانِ مِنْ كُلِّ شُهْبَةٍ وَالصَّوَابَ فِي كُلِّ حُجَّةٍ وَالصِّدْقَ فِي جَمِيعِ الْمَوَاطِنِ وَإِنصَافَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِي بِمَا عَلَيَّ وَوَلِيَّ وَالتَّنْذِيلَ فِي إعْطَاءِ النَّصَبِ مِنْ جَمِيعِ مَوَاطِنِ السَّخَطِ وَالرِّضَا وَتَرَكَ قَلِيلَ الْبَغْيِ وَكَبِيرِهِ فِي الْقَوْلِ بِمَيْتِي وَالْفِعْلِ وَتَمَامَ نِعْمَتِكَ فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا لِكَيْ تَرْضَى وَبَعْدَ الرِّضَا وَ أَسْأَلُكَ الْخَيْرَةَ فِي كُلِّ مَا يَكُونُ فِيهِ الْخَيْرَةُ بِمَسْئُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُورِهَا يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ وَ افْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْعَافِيَةُ وَالْفَرَجُ وَ افْتَحْ لِي بَابَهُ وَيَسِّرْ لِي مَخْرَجَهُ، وَمَنْ قَدَّرْتَ لَهُ عَلَيَّ مَقْدَرَةً مِنْ خَلْقِكَ فَحُدِّ عَنِّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدَيْهِ وَخَدَّهُ عَزَّ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَمِنْ قُدَامِهِ وَأَمْنَعَهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيَّ بِسُوءٍ، عَزَّ جَانُوكَ وَجَلَّ ثَنَا، وَجِزِكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ كَرْبَةٍ وَأَنْتَ يَقِينِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلْ بِي رِقْمَةٌ وَعُدَّةٌ، فَكَمْ مِنْ كَرْبٍ بَصَعْتُ عَنْهُ الْفُؤَادَ وَتَقَلُّ فِيهِ الْجَمِيلَةَ وَيَشْمَتُ فِيهِ الْمَدُودُ وَتَعِينِي فِي الْأُمُورِ أَنْزَلْتَهُ بِكَ وَشَكَّوْنَهُ إِلَيْكَ رَاغِبًا إِلَيْكَ فِيهِ عَمَّنْ يَدُوكَ قَدْ فَرَّجَتْهُ وَكَفَيْتَهُ، فَأَنْتَ وَوَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُعْتَمِدِي كُلِّ رَغْبَةٍ فَالْحَمْدُ كَثِيرًا وَوَلَكِ الْمَنْ فَاضِلًا.

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ یوں دعا کرو۔ یا اللہ میں تیری اس رحمت سے سوال کرتا ہوں جو بغیر تیری مرضی کے نہیں ملتی اور سوال کرتا ہوں تمام گناہوں سے نکلنے کا اور داخل ہونے کا تیری مرضی کے مقامات میں اور نجات چاہتا ہوں ہر جگہ سے اور نکلنا چاہتا ہوں ہر گناہ کبیرہ سے جو سامنے آئے ہمیشہ کے لئے اور ہر اس امر سے جو میرے لئے حذر و خطا کا باعث ہو جس سے میرے دل میں دسا و سس شیطانی داخل ہوں اور سوال کرتا ہوں ایسے خوف کا جو تو نہیں دے مجھے تیری حدود رضامین رہنے کی اور پر اگندہ کر دے ہر اس بُری خواہش کو جو میرے دل میں پیدا ہوا اور میری ملکے میں لغزش پیدا کیے

تاکہ میں حد حلال سے تجاوز کر جاؤں خدا زندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس اچھی چیز کے لئے کہ جس کو تو جانتا ہے اور ہر اس برائی کے ترک کا جس سے تو واقف ہے اور میں عطا کرتا ہوں نہ جان کر یا جان کر اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کشادگی رزق کا اور درزی میں زہد کا اور نکلنے کا بیان کے ہر شبہ سے اور راہ صواب کا ہر جھٹ میں اور صدق کے تمام مواقع میں اور لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے کا اپنے نفس میں خواہ میرے لئے مفید ہو یا مضر اور تمام غفہ اور رضا کے مواقع پر مجھے انصاف سے کام لینے کی قوت عطا کر اور بغاوت ترک کرنے کی توفیق دے قول و فعل میں خواہ کم ہو یا زیادہ اور تمام اشیاء میں پورا پورا حقہ مجھے دے اور اس پر شکر کی توفیق دے تاکہ تو راضی ہو اور راضی ہونے کے بعد بھی یہ توفیقات باقی رکھ اور سوال کرتا ہوں بھلائی کا ہر اس امر میں جو بھلائی کا سبب ہو آسانی کے ساتھ نہ کہ دشواری سے لے کر کم اے کریم اے جس دروازہ میں عافیت اور کشادگی ہو وہ میرے لئے کھول دے اور وہ دروازہ بھی کھول دے اور اس سے نکالنا میرے لئے آسان کر اور اپنی مخلوق میں جس کو تو نے مجھ پر قدرت دی ہے۔

پس مجھ سے اس کے کان آنکھ زبان اور ہاتھ روک دے اور بکڑے اس کو داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے اور پیچھے سے اور سامنے سے اور روک دے اس کی بُرائی کو تیرا ہمایہ عزیز ہے اور تیری ذات لائقِ شناسا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ یا اللہ تو ہر مصیبت میں میری امید گاہ ہے اور ہر شدت میں میرا معتمد ہے اور ہر معاملہ میں میرے لئے توبی نقر اور میرا مددگار ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہوتی ہیں کہ آدمی کا دل کزور ہو جاتا ہے اور تیرا ناکافی ثابت ہوتی ہے اور دشمن شامت کرتا ہے اور امران میں عاجز ہوتے ہیں میں ان کے لئے تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور تیری ہی طرف میری توجہ ہے نہ کہ تیرے غیر کی طرف تو نے ہی ان مصیبتوں کو دور کیا اور میری حمایت کی تو ہر نعمت میں میرا دل ہے اور ہر ضرورت میں میرا ساتھی پس حمد کثیر اور احسانِ عظیم تیرے ہی لئے ہے۔

۳۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قَوْلَ النَّوَّابِينَ وَعَمَلَهُمْ وَنُورَ الْأَنْبِيَاءِ وَصِدْقَهُمْ وَ  
نَجَاةَ الْمُجَاهِدِينَ وَتَوَاضُعَهُمْ وَشُكْرَ الْمُصْطَفِينَ وَنَصِيحَتَهُمْ وَعَمَلَ الدَّاكِرِينَ وَيَقِينَتَهُمْ وَإِيمَانَ الْعُلَمَاءِ  
وَفَقَهُهُمْ وَتَعَبُدَ الْخَاشِعِينَ وَتَوَاضُعَهُمْ وَحُكْمَ الْفُقَهَاءِ وَسِيَرَتَهُمْ وَخَشْيَةَ الْمُتَّقِينَ وَرَغْبَتَهُمْ وَتَصَدِيقَ  
الْمُؤْمِنِينَ وَتَوْكَلَهُمْ وَرِجَاءَ الْمُحْسِنِينَ وَيَا هُمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِينَ وَمَنْزِلَةَ الْمُقَرَّبِينَ  
وَمَرَاةَ النَّبِيِّينَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَوْفَ الْعَالَمِينَ لَكَ وَعَمَلَ الْخَائِفِينَ مِنْكَ وَخُشُوعَ الْعَابِدِينَ  
لَكَ وَيَقِينَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْكَ وَتَوْكَلَ الْمُؤْمِنِينَ بِكَ ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ بِحَاجَتِي عَالِمٌ غَيْرُ مُعَلِّمٍ وَأَنْتَ  
لَهَا وَاسِعٌ غَيْرُ مُتَكَلِّفٍ وَأَنْتَ الَّذِي لَا يُحْتَمِكُ سَائِلٌ وَلَا يُنْقَضُ نَائِلٌ وَلَا يُبْلَغُ مَدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ

أَنْتَ كَمَا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا تَقُولُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي قَرِيْبًا وَأَجْرًا عَظِيْمًا وَسِرًّا جَمِيْلًا اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي عَلَى ظُلْمِي لِنَفْسِي وَإِسْرَافِي عَلَيْهَا لَمْ أَتَّخِذْكَ صِدْقًا وَلَا نِيْدًا وَلَا صَاحِبَةً وَلَا وَدَادًا ، يَا مَنْ لَا تَقْلِبُهُ الْمَسَائِلُ ، يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنِ شَيْءٍ وَلَا سَمْعٌ عَنِ سَمْعٍ وَلَا بَصَرٌ عَنِ بَصَرٍ وَلَا يُبْرِمُهُ الْحَاحُ الْمُلْحِقِينَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُفَرِّجَ عَنِّي فِي سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ إِنَّكَ تُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ وَإِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَا مَنْ قَلَّ شُكْرِي لَهُ فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَ عَظَمْتَ حَظِيْبَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَرَأَى عَلَيَّ الْمَعَاصِي فَلَمْ يَعْجَبْنِي وَخَلَقَنِي لِلَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَصَنَعْتَ غَيْرَ الَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَيَعِمُّ الْمَوْلَى أَنْتَ يَا سَيِّدِي وَيَسُّ الْعَبْدُ أَنَا وَجَدْتَنِي وَنِعْمَ الطَّالِبُ أَنْتَ رَبِّي وَ يَسُّ الْمَطْلُوبُ [أَنَا] الْقَتِيْبِي ، عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ أَمَتِكَ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا شِئْتَ صَنَعْتَ بِي ، اللَّهُمَّ هَذَاتِ الْأَصْوَاتِ وَ سَكَنَاتِ الْحَرَكَاتِ وَخَلَا كُلِّ حَبِيْبٍ بِحَبِيْبِهِ وَخَلَوْتُ بِكَ أَنْتَ الْمَحْبُوبُ إِلَيَّ فَاجْعَلْ خَلَوْتِي مِثْلَكَ اللَّيْلَةَ الْعَيْقَ مِنَ النَّارِ يَا مَنْ لَيْسَتْ لِعَالَمٍ قُوَّةٌ صِفَةً يَا مَنْ لَيْسَ لِمَخْلُوقٍ دُوْنَهُ مَنَعَةٌ يَا أَوَّلَ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ وَبِأَخِرٍ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ عُنْصُرٌ وَيَا مَنْ لَيْسَ لِأَخِرِهِ قَنَاءٌ وَيَا أَكْمَلَ مَسْمُومٍ وَبِأَسْمَحَ الْمُعْطِيْنَ وَيَا مَنْ يَنْفَعُهُ بِكُلِّ لَفْعَةٍ يَدْعَى بِهَا وَيَا مَنْ عَفُوهُ قَدِيمٌ وَبَطْشُهُ شَدِيدٌ وَمَلِكُهُ مُسْتَقِيمٌ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي شَاقَهَتْ بِهِ مُوسَى يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيْمُ ، يَا إِلَهَ الْإِنْسَانِ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّمَدُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُعِيْلَتِي عَلَى عَمَلِي وَآلِ عَمَلِي وَأَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ .

۳۳- ابو بصیر نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں توبہ کرنے والوں کے تول اور ان کے عمل کی انبیاء کے نور اور ان کی صداقت کی اور مجاہدین کی نجات اور ان کے ثواب کی بزرگیدہ لوگوں کے شکر اور ان کی نصیحت کی اور ذاکروں کے عمل اور ان کے یقین کی، علماء کے ایمان اور ان کے علم کی اور خضوع و خشوع کرنے والوں کی عبادت اور ان کے تواضع کی فقہاء کے حکم اور سیرت کی متقیوں کے خوف اور غربت کی اور مومنوں کی تصدین اور توکل کی، محسنوں کی امید اور نیکی کی یا اللہ میں تجھ سے شکر کرنے والوں کا ثواب مقربین کی منزلت، نبیوں کی مدارات یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں عمل نیک کرنے والوں کا خوف تجھ سے ڈرنے والوں کا عمل اور عابدوں کا خشوع متوکلوں کا یقین اور مومنین کا توکل، فدایا تو میری حاجت کو جاننے تجھے بتانے کی ضرورت نہیں توبہ زحمت اس کا دور کرنے والا ہے اور تو وہ ہے کہ مسائل تیرے در سے محروم نہیں جاتا اور نہ پلنے والا کی پاتا ہے اور نہ کہنے والے کا قول تیری مدح تک پہنچتا ہے تو ایسا ہی جیسا تو کہتا ہے اور اس سے کہیں بڑھ کر جیسا ہم کہتے ہیں یا اللہ میرے لئے جلد کشادگی دے اور اجر عظیم دے اور پوری طرح عیب پوشی کر۔

یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں حد سے تجاوز کر گیا ہوں لیکن میرا ایمان اس پر ہے کہ نہ کوئی تیری ضد ہے اور نہ کوئی تیرا مثل اور نہ کوئی تیری بی بی ہے نہ اولاد، سوال کرنے والوں کے بہ کثرت سوال تجھے مغالطے میں نہیں ڈالتے اور نہ ایک شے دوسری سے باز رکھتی نہ ایک آواز دوسری آواز کے سننے سے روکتی ہے اور نہ ایک کو دیکھنا دوسرے کی طرف دیکھنے سے اور بیکراری سے مانگنے والوں کی آوازیں اسے طول نہیں کرتی ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسی گھڑی میں میری پریشانی دور کر دے جہاں سے دور ہونے کا میرا لگان ہے اور جہاں سے نہیں بے شک تو ہر شے پر فتور ہے۔

اے وہ ذات کہ باوجود میرے شکر کے کم ہونے کے تو مجھے اپنی نعمتوں سے محروم نہیں کرتا اور میرے گناہ عظیم انشراح ہیں مگر سوا نہیں کرتا اور میرے گناہ دیکھتا ہے اور مجھے اپنے در سے دھکیلتا نہیں اور مجھے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس میں نے غرضِ خلقت کو ضائع کیا ہے میرے سید تو میرا اچھا آقا ہے اور میں تیرا بُرا غلام اے میرے رب تو کیسا اچھا طالب ہے اور میں کیسا بُرا مطلوب ہوں۔ میں نے پایا اپنے کو تیرا بندہ، تیرے بندے کا بندہ تیری کنیز کا بندہ تیرے سلسلے ہے جو تو چاہے میرے ساتھ کہ۔ یا اللہ آوازیں (رات میں) بیٹھ گئیں اور حرکات میں سکون پیدا ہو گیا اور اس وقت ہر حبیب اپنے حبیب سے خلوت کرتا ہے میں تیری خلوت میں ہوں تو میرا محبوب ہے تو مجھ کو اپنی خلوت میں لے۔ یہ سات نارجہنم سے آزادی کی ہے۔ اے وہ ذات کہ کسی عالم کی اس سے بالاتر صفات نہیں اور اے وہ ذات کہ کسی مخلوق کو اس تک پہنچنے سے روک نہیں۔ اے ہر شے سے اول اے ہر شے سے آخر، اے وہ جس کے لئے کوئی مادہ نہیں، اے وہ جس کے لئے کوئی فنا نہیں۔ اے وہ جس کی تعریف کامل ہے اور جو سب سے سخی ہے وہ ہر پکارنے والے کی بولی سمجھتا ہے اس کا لفقو قیوم ہے۔ عقدہ سخت ملک برقرار میں تیرے اس نام سے مانگتا ہوں جس سے موسیٰ نے کلام کیا یا اللہ اے رحمن رحیم تیرے سوال کوئی عبود نہیں تیری ذات بے نیاز ہے۔ میں سوال کرتا ہے کہ رحمت نازل کر محمد و آل پر اور اپنی رحمت سے مجھے داخل جنت کر۔

۳۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : قُلْتُ لِلرَّبِّ ضَا  
لِعِي : عَلِمْتَنِي دُعَاءً وَأَوْجِزَ ، فَقَالَ : قُلْ : يَا مَنْ دَلَّنِي عَلَى نَفْسِي وَ دَلَّلَ قَلْبِي بِتَضَدِّقِهِ أَشَأَلُكَ  
مَنْ وَالْإِيمَانَ .

۳۴۔ یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے مختصر و کافی دعا تعلیم فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ

۳۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کوئی مختصر دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا کہ ہوائے وہ ذات جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اپنی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا اور میں تجھ سے امن و ایمان چاہتا ہوں۔

۳۶۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا تَنَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَأَن لِي مَالٌ وَرِثَةٌ وَلَمْ أَتَّقِ مِنْهُ دِرْهَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَكْتَسَبْتُ مِنْهُ مَا لَمْ أَتَّقِ مِنْهُ دِرْهَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ فَعَلِمْتَنِي دُعَاءَ يَخْلُقُ عَلَيَّ مَامُضِي وَيَغْيِرُ لِي مَامِعُودِي أَوْ عَمَلًا عَمَلُهُ، قَالَ: قُلْ: قَالَ، وَآتَى شَيْءًا أَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْ كَمَا أَقُولُ: وَيَا نُورِي فِي كُلِّ ظُلْمَةٍ وَيَا نُسْبِي فِي كُلِّ وَحْشَةٍ وَيَا رَجَائِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَيَا تَقِيَّ فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَيَا دَلِيلِي فِي الصَّلَاةِ أَنْتَ دَلِيلِي إِذَا انْقَطَعَتْ دَلَالَةُ الْأَدْيَاءِ فَإِنَّ دَلَالَتَكَ لَأَنْتَقِطِعُ وَلَا يَضِلُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ قَاسِمَتْ وَرَزَقْتَنِي فَوَفَّرْتَ وَغَدَيْتَنِي فَأَحْسَنْتَ غَدَائِي وَأَعْطَيْتَنِي فَأَجَزَلْتَ بِإِلَاسِ حِقَاقِي لِذَلِكَ يَفْعَلُ مِنِّي وَالْكَرْمُ ابْتِدَاءً مِنْكَ لِكِرْمِكَ وَجُودِكَ فَتَقَوَّيْتُ بِكَرْمِكَ عَلَى مَعَاصِيكَ وَتَقَوَّيْتُ بِرِزْقِكَ عَلَى سَخَطِكَ وَأَفْنَيْتَ عُمْرِي فِيمَا لَا تُجِبُ فَلَمْ يَمْنَعَكَ خُرَاطِي عَلَيْكَ وَرَاكُوبِي لِمَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ وَدُخُولِي فِيمَا حَرَمْتَ عَلَيَّ أَنْ عُدْتَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ وَلَمْ يَمْنَعْنِي جِلْمُكَ عَنِّي وَعَوْدُكَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ أَنْ عُدْتُ فِي مَعَاصِيكَ فَأَنْتَ الْعَوَادُ بِالْفَضْلِ وَأَنَا الْعَوَادُ بِالْمَعَاصِي فَيَا كَرَمَ مَنْ أُقِرُّ لَهُ يَدْنِبُ وَأَعَزَّ مَنْ خُصِعَ لَهُ يُبَدِّلُ، لِكِرْمِكَ أَقْرَرْتُ يَدْنِبِي وَلِعِزَّتِكَ خَصَمْتُ بُدْلِي فَمَا أَنْتَ صَانِعٌ بِي فِي كِرْمِكَ وَإِقْرَارِي بِدَنْبِي وَعِزَّتِكَ وَخُضُوعِي بِدَلِّي أَفْعَلُ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلُ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ.

تَمَّ كِتَابُ الدُّعَاءِ وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ

۳۶۔ ایک شخص حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے ورثہ میں کچھ مال ملا تھا اس میں ایک درہم بھی راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پھر اس سے اور مال حاصل کیا گیا لیکن اس میں سے بھی کوئی درہم راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پس آپ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جس سے تلافیِ مافات ہو اور گزشتہ عمل بخشا جائے اور میں صیغہ عمل کرو۔ حضرت نے فرمایا کہ جو جیسے میں کہتا ہوں۔ اسے ہر تاریکی میں میرے نور سے وحشت میں میرے انیس اور ہر مصیبت میں میری امید اور ہر سختی میں بھروسہ والے، گر لہی میں راستہ دکھانے والے جب بہر طون سے رہنمائی منقطع ہو جائے تو میرا رہنما تو ہے تیری رہنمائی کبھی قطع نہیں ہوتی اور پھر وہ گمراہ نہیں ہوتا جسے تو ہدایت کرے تو نے مجھ پر کفار نعمتیں نازل کیں اور

فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلَ بِهَا نِعْمَةٌ وَعِدَّةٌ، كَمْ مِنْ كَرْبٍ يَصْعَقُ عَنْهُ الْعَوَادُ وَتَقِلُّ فِيهِ الْجَبَلَةُ وَيَحْذُلُ عَنْهُ الْقَرِيبُ  
وَالْبَعِيدُ وَيَشْمَتُ بِهِ الْعَدُوُّ وَتَعْنِينِي فِيهِ الْأُمُورُ أَنْزَلَنَاهُ بِكَ وَشَكْوَتُهُ إِلَيْكَ ، رَاغِبًا فِيهِ عَمَّنْ يُوَالِكُ  
فَقَرَّ جَنَّهُ وَكَشَفَنَاهُ وَكَفَّنَبْنِيهِ فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ ، فَلَكَتَ  
الْحَمْدُ كَثِيرًا أَوْلَكَتَ الْمَنُّ فَاصْلًا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ ہر مصیبت میں میرا بھروسہ تھ پر ہے اور ہر سختی پر میری امید گاہ  
تو ہے اور ہر امر میں میرا ولی تو ہے اور تجھ ہی پر اعتماد ہے اور تو ہی دفع ضرر کا سامان ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں کہ دل  
ان سے کزدر ہو جاتا ہے اور تدبیریں ناکارہ بن جاتی ہیں دوست اس سے بھاگتے ہیں اور دشمن شامت کرتے ہیں اور معاطلا  
رہنے پہنچاتے ہیں میں ان کو تیری طرف لے کر آیا ہوں اور تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور اس صورت میں تیرے سوا مدد وغیر سے  
نصرت ہے تو نے ہی میری ہر مصیبت کو دور کیا ہے اور ہر نعم میں کفایت کی ہے اور ہر نعمت کا مالک اور ہر حاجت کا بر لائے  
دال ہے اور ہر رغبت کی انتہا تیری طرف ہے تیرے ہی لئے حمد کثیر ہے اور سب سے بڑا احسان تیرا ہی ہے۔

۶۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحَدَبِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِيانَ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمَيْتِيِّ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلِ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَكَرَمِكَ أَنْ تَفْعَلَ  
بِي كَذَا وَكَذَا» .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وقت حاجت کہو یا اللہ میں تیرے جلال و جمال و کرم کے واسطے سے  
سوال کرتا ہوں کہ میری فلاں فلاں حاجت بر لائے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : أَعْزِيزُ  
مِنْ أَنْ تَقُولَ : «اللَّهُمَّ [ لِأَتَجْعَلَنِي مِنَ الْمُعَارِبِينَ وَلَا تُخْرِجَنِي مِنَ التَّقْصِيرِ ، ؟ قَالَ فَلْتِ :  
أَمَّا الْمُعَارِبِينَ فَقَدْ عَرَفْتُ قَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجَنِي مِنَ التَّقْصِيرِ ؟ قَالَ : كُلُّ عَمَلٍ تَعْمَلُهُ تُرِيدُ بِهِ  
وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقْصِرًا عِنْدَ تَقْسِيكَ ، فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ مُقْصِرُونَ .

۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اکثر اوقات یہ دعا کیا کرو یا اللہ مجھے رعایتی ایمان والوں میں سے  
نہ بنا۔ (جو چند روز میں نہ کہ پھر مرتد ہو جائیں۔ اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کرو۔ راوی نے کہا معارین کا مطلب تو میں  
نے سمجھ لیا۔ لیکن لا تخرجنی من التقصیر کو نہیں سمجھا فرمایا ہر وہ عمل جسے تم لوجہ اللہ کرو یہ سمجھو کہ اس میں تمہاری طرف سے

اور کافی رزق دیا اور اچھی سے اچھی فزادی اور بلاستحقاقی تو نے مجھے نعمتیں دیں تو نے کرم کی ابتدا از اپنی طرف سے کی اور تیرے کرم ہی کی وجہ سے مجھے نگاہ کی جرأت ہوئی اور تیرے غصہ کے سہنے کی قوت ہوئی۔ میری عمر ایسے کاموں میں جو تجھے پسند نہیں تو نے چونکہ نہ روکا اس لئے جرأت بڑھ گئی اور میں نے وہ کیا جس کی تو نے بھی کی تھی اور تو نے حرام کیا تھا اور وہ بجا لایا اور تیرے حکم نے نہ روکا۔ میں معاصی کی طرف لوٹتا رہا اور تو فضل دکھاتا پس اے مقرر پر سب سے زیادہ کرم کرنے والے میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں اور لے خضوع و خشوع کرنے والوں پر بخشش کرنے والے میں گناہ کا اقرار کرتا ہوں پس میرے ساتھ وہ کرم کا تو اہل ہے وہ نہ کہ جس کا میں اہل ہوں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

# کتاب فضل القرآن

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## پہلاباب

## (كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ) ١

١ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سُفْيَانَ الْحَرَبِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدِ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَأْسَعُدُ تَعَلُّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ الْقُرْآنَ يَأْتِي  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا الْخَلْقُ وَالشَّاسُ صُفُوفٌ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ أَلْفٌ صَفٍ ، ثَمَانُونَ  
أَلْفَ صَفٍ أُمَّةٌ تَجِدُ وَأَرْبَعُونَ أَلْفَ صَفٍ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ قِيَّامِي عَلَى صَفِّ الْمُسْلِمِينَ فِي صُورَةٍ رَجُلٍ  
قَبِيلُهُ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ مِنْ الْمُسْلِمِينَ  
نَعَرَفُهُ بِنَعْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ اجْتِهَادًا فِي الْقُرْآنِ فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ  
وَالنُّورِ مَا لَمْ يَنْفَعَهُ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفِّ الشُّهَدَاءِ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ [الشُّهَدَاءُ] ثُمَّ يَقُولُونَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الرَّبُّ الرَّحِيمُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ مِنْ الشُّهَدَاءِ نَعَرَفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ مِنْ شُهُدَاءِ  
الْبَحْرِ فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْفَضْلِ مَا لَمْ نَعْطِهِ : قَالَ : فَيَتَجَاوَرُ حَتَّى يَأْتِيَ [عَلَى] صَفِّ  
شُهُدَاءِ الْبَحْرِ فِي صُورَةٍ شَهِيدٍ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ شُهُدَاءُ الْبَحْرِ فَيَكْثُرُ تَعْجِبُهُمْ وَيَقُولُونَ : إِنَّ هَذَا مِنْ شُهُدَاءِ  
الْبَحْرِ نَعَرَفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّ الْجَزِيرَةَ الَّتِي أُصِيبَ فِيهَا كَانَتْ أَعْظَمَ هَوْلًا مِنَ الْجَزِيرَةِ الَّتِي  
أُصِيبْنَا فِيهَا فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ وَالنُّورِ مَا لَمْ نَعْطِهِ : ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ صَفِّ النَّبِيِّينَ  
وَالْمُرْسَلِينَ فِي صُورَةٍ نَبِيِّ مُرْسَلٍ فَيَنْظُرُ النَّبِيُّونَ وَالْمُرْسَلُونَ إِلَيْهِ فَيَسْتَدُّ لِدَلِكِ تَعْجِبُهُمْ وَيَقُولُونَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هَذَا النَّبِيُّ مُرْسَلٌ نَعَرَفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ أُعْطِيَ فَضْلًا كَثِيرًا  
فَالْتَمَحُّونَ قِيَّامَتُونَ رَسُولَ اللَّهِ عليه السلام فَيَسْأَلُونَهُ وَيَقُولُونَ : يَا مُحَمَّدُ مَنْ هَذَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ : أَوْمًا  
تَعْرِفُونَهُ ؟ فَيَقُولُونَ مَا نَعْرِفُهُ هَذَا مِمَّنْ لَمْ يَغْضَبِ اللَّهُ عَلَيْهِ ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام : هَذَا حُجَّةُ اللَّهِ  
عَلَى خَلْقِهِ فَيَسْلِمُ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفِّ الْمَلَائِكَةِ فِي صُورَةٍ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ  
فَيَسْتَدُّ تَعْجِبُهُمْ وَيَكْبُرُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ لِمَارَأُوا مِنْ فَضْلِهِ وَيَقُولُونَ : تَعَالَى رَبُّنَا وَتَقَدَّسَ إِنَّ هَذَا الْعَبْدَ  
مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَعَرَفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَقْرَبَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقَامًا فَمِنْ هُنَاكَ  
أُلِّسَ مِنَ النُّورِ الْجَمَالِ مَا لَمْ نُلْبَسْ ، ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ وَتَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيُخَيَّرُ

تَحَتَّ الْمَرْثِي فَيُنَادِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا حُجْبِي فِي الْأَرْضِ وَكَلَامِي الْمَادِقِ النَّاطِقِ اذْهَبْ رَأْسَكَ  
وَسَلْ تُعْطِ وَأَشْفَعْ تُشْفَعُ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : كَيْفَ رَأَيْتَ عِبَادِي ؟ فَيَقُولُ :  
يَارَبِّ مِنْهُمْ مَنْ صَانِي وَحَافِظَ عَلَيَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ شَيْئًا وَمِنْهُمْ مَنْ صَيَّبَنِي وَاسْتَحَفَّ بِحَقِّي وَكَذَّبَ  
بِي وَأَنَا حَجَّجْتُكَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : وَعِزِّي وَجَلَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي  
لَا يُبَيِّنُ عَلَيْكَ الْيَوْمَ أَحْسَنَ الثَّوَابِ وَالْأَعَاقِبِ عَلَيْكَ الْيَوْمَ أَلِيمَ الْعِقَابِ قَالَ : فَيَرْجِعُ الْقُرْآنُ  
رَأْسَهُ فِي صُورَةٍ أُخْرَى ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ فِي أَيِّ صُورَةٍ يَرْجِعُ ؟ قَالَ : فِي صُورَةِ رَجُلٍ  
شَاحِبٍ مُتَقَبِّرٍ يُبْصِرُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ فَيَأْتِي الرَّجُلَ مِنْ شَيْعَتِنَا الَّذِي كَانَ يَعْرِفُهُ وَ يُجَادِلُ بِهِ أَهْلَ  
الْخِلَافِ فَيَقُولُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ : مَا تَعْرِفُنِي ؟ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : مَا عَرَفْتُكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ، قَالَ :  
فَيَرْجِعُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْخَلْقِ الْأَوَّلِ وَيَقُولُ : مَا تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ  
الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذِي أَشْهَرْتُ لِبَلَدِكَ وَأَنْصَبْتُ عَيْشَكَ سَمِعْتَ الْأَذَى وَرُجِمْتَ بِالْقَوْلِ فِيَّ ، أَلَا وَإِنَّ  
كُلَّ تَاجِرٍ قَدِ اسْتَوْفَى تِجَارَتَهُ وَأَنَا وَرَاءَكَ الْيَوْمَ ، قَالَ : فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
فَيَقُولُ : يَارَبِّ يَارَبِّ عَبْدُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ قَدْ كَانَ نَسِيأَتِي ، مُوَاطِبًا عَلَيَّ ، يُعَادِي سَبَبِي وَيُحِبُّ  
فِيَّ وَيُبْقِصُ ؛ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ادْخُلُوا عِبْدِي جَنَّتِي وَأَكْسُوهُ حِلَّةً مِنْ حُلِيِّ الْجَنَّةِ وَتَوَجُّوهُ  
يُنَاجِ ، فَإِذَا فَعِلَ بِهِ ذَلِكَ عَرِضَ عَلَى الْقُرْآنِ فَيَقَالُ لَهُ : هَلْ رَضِيتَ بِمَا صَنَعَ بَوْلِيكَ ؟ فَيَقُولُ :  
يَارَبِّ إِنِّي اسْتَقْبَلْتُ هَذَا لَهُ قَرْدَهُ مِنْ بَدَا الْخَيْرِ كُلِّهِ ، فَيَقُولُ : وَعِزِّي وَجَلَالِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ  
مَكَانِي لَا نَحْلَقُ لَهُ الْيَوْمَ خَسَةَ أَشْيَاءَ مَعَ الْمَزِيدِ لَهُ وَلَيْمَنْ كَانَ يَمُنُّ لِنَيْهِ الْأَنْتَهُمْ شَبَابٌ لَا يَهْرَمُونَ  
وَأَصِحَابٌ لَا يَسْقَمُونَ وَأَعْيُنًا لَا يَمْتَقِرُونَ وَقِرْحُونَ لَا يَحْزَنُونَ وَأَحْيَاءٌ لَا يَمُوتُونَ . ثُمَّ تَلَاهِيهِ آيَةُ الْأَ  
يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى ، قَالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ وَهَلْ يَتَكَلَّمُ الْقُرْآنُ  
فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ الْمُصْفَاءَ مِنْ شَيْعَتِنَا إِنَّهُمْ أَهْلُ تَسْلِيمٍ ثُمَّ قَالَ : نَعَمْ يَا سَعْدُ وَالصَّلَاةُ  
تَتَكَلَّمُ وَلَهَا صُورَةٌ وَخَلْقٌ تَأْمُرُ وَتَنْهَى ، قَالَ سَعْدُ : فَتَقْبِرُ لِيذَلِكَ لَوْنِي وَقُلْتُ : هَذَا شَيْءٌ لَا  
أَسْتَطِيعُ [أَنَا] أَتَكَلَّمُ بِهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : وَهَلِ النَّاسُ إِلَّا شَيْعَتُنَا فَمَنْ لَمْ يَعْرِفِ الصَّلَاةَ فَقَدْ  
أَنكَرَ حَقَّنَاتِهِمْ قَالَ : يَا سَعْدُ أَسْمِعْكَ كَلَامَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ سَعْدُ : فَقُلْتُ : بَلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ  
فَقَالَ : وَإِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلِذِكْرِ اللَّهِ أَكْبَرُ ، فَالْتَهِيَ كَلَامُ وَالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ  
رِجَالٌ وَنَحْنُ ذِكْرُ اللَّهِ وَنَحْنُ أَكْبَرُ .

**توضیح :-** قرآن کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے بطور استعارہ و تشبیہ ہے نہ کہ حقیقت یعنی اگر قرآن وجودِ ظاہری اختیار کرتا تو یہ صورت ہوتی۔

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سدر سے فرمایا۔ قرآن کے معانی و مطالب حاصل کرو۔ قیامت کے دن قرآن نہایت اچھی صورت میں آئے گا لوگ اسے دیکھیں گے لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی جن میں آسمی ہزار صفیں تو اُمتِ محمد کی ہوں گی اور چالیس ہزار تمام امتوں کی۔ قرآن مسلمانوں کی ایک صف کے سامنے ایک مرد کی صورت میں آئے گا اور سلام کہے گا لوگ اس کی طرف دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الحلیم لکریم ضرور یہ شخص مسلمانوں میں سے ہے ہم اس کی تعریف اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ اس نے ہم سے زیادہ علم قرآن حاصل کرنے میں جدوجہد کی۔ اسی لئے اسے حسن و جمال اور نور و باریا گیا۔ جو ہم کو نہیں دیا گیا پتھر و پاں سے بڑھ کر صرف شہدائے قرآن کی طرف آئے گا شہدائے قرآن کو دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الرب العزیم یہ شخص شہدائے قرآن میں سے ہے ہم شہدائے قرآن کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ یہ شہدائے قرآن میں سے ہے جس کو یہ حسن و فصیلت ملی ہے اور ہمیں نہیں ملی۔ پھر وہ شہدائے قرآن کے پاس آئے گا بصورت شہدائے قرآن اور بحرا سے دیکھ کر تعجب سے کہیں گے یہ ہے تو شہدائے قرآن کی علامت اور خصوصیت جلتے۔ مگر یہ جزیرہ میں شہید کیا گیا ہو گا جو اس جزیرہ سے بہت بڑا ہو گا جہاں ہم شہید ہوئے۔ اسی وجہ سے اس کا حسن و جمال و نور ہم سے زیادہ ہے پھر وہ انبیاء و مرسلین کی صف کی طرف آئے گا وہ اسے دیکھ کر نہایت متعجب ہوں گے اور کہیں گے لا الہ الا اللہ الحلیم لکریم یہ ضرور نبی مرسل ہے کیونکہ ہم اس کی علامت اور خصوصیت کو جانتے ہیں مگر یہ کہ اس کو بہت زیادہ فصیلت دی گئی ہے پھر امام نے فرمایا پس لوگ جمع ہو کر رسول اللہ کے پاس آکر کہیں گے یا محمد یہ کون ہے حضرت فرمائیں گے کیا تم نہیں پہچانتے وہ کہیں گے ہم اسے نہیں جانتے یہ ان سے معلوم ہوتا ہے جن پر اللہ کا غضب نہیں رسول فرمائیں گے یہ مخلوق خدا کی حجت ہے پھر وہ سلام کر کے آگے بڑھ جائے گا اور ایک ملک مقرب کی صورت میں صفِ ملائکہ کی طرف آئے گا۔ ملائکہ اسے دیکھ کر بڑا تعجب کریں گے اور اس کی فصیلت کو دیکھ کر اس کی بڑائی کا اقرار کریں گے اور کہیں گے ہمارا رب بلند مرتبہ اور پاک ہے یہ بندہ ضرور ملائکہ میں سے ہے ہم اس کی علامتوں اور صفاتوں سے پہچان گئے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ کوئی خدا کا سب سے زیادہ مقرب فرشتہ ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے نور کا ایسا لباس پہن رکھا ہے جو ہمیں میسر نہیں۔ پھر آگے بڑھے گا اور بارگاہ رب العزت تک پہنچے گا پس عرض کے نیچے سجدہ میں گرے گا۔ خدا فرمائے گا اے روئے زمین پر میری حجت، اے میرے کلام صادق و ناطق اپنا سراٹھا اور سوال کرتیرا سوال پورا ہو گا سفارش کر قبول ہوگی وہ اپنا سراٹھے گا۔ خدا پوچھے گا تو نے میرے بندوں کو کیسا پایادہ کہے گا پروردگار اچھ تو ان میں ایسے کئے جنہوں نے میری حفاظت کی اور مجھے حفظ یاد رکھا اور کوئی شے ضائع ہونے نہیں دی اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے مجھے ضائع کیا اور میرے حق کو ہلکا سمجھا اور مجھے جھٹلایا حالانکہ میں تمام مخلوق پر تیری حجت تھا خدائے تبارک و تعالیٰ فرمائے گا اپنے عزت و جلال اور بلند مقام کی تم کھا کر کہتا ہوں

ہوں میں آج تیری حفاظت کرنے والوں کو بہت زیادہ دلوں کا اور تہ ماننے والوں اور ناقدری کرنے والوں کو سخت سزا دوں گا۔

پھر فرمایا قرآن اس کے بعد ایک دوسری صورت اختیار کرے گا راوی نے پوچھا وہ کیا صورت ہوگی فرمایا ایک مسافر کی صورت جس کا رنگ تکان سفر سے متغیر ہو گیا۔ اہل مشر سے دیکھیں گے اس وقت ایک شخص ہمارے شبعوں میں سے آئے گا جو اس کو پہچانتا ہوگا اور وہ محافظ قرآن سے اس کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر کچھ گاتو نے مجھے پہچانا نہیں۔ وہ شخص اس کی طرف دیکھ کر کہے گا اے بندۂ خدا میں نے تجھے نہیں پہچانا۔ تب قرآن اپنی اصل صورت میں آکر کچھ گاتو نے اب بھی نہ پہچانا۔ وہ کچھ گاتو پہچان لیا۔ قرآن کہے گا میں وہی ہوں جس کی وجہ سے تو راویوں جاگا تھا اور اپنے عیش کو ترک کیا تھا اور میرے بارے میں لوگوں کی طعن آمیز باتیں سنی تھیں۔ سب تاجروں نے اپنی تجارت کا بیع پالیا آج میں تجھے نفع پہنچاؤں گا حضرت نے فرمایا پھر قرآن اسے لے کر خدا کے پاس آئے گا اور کہے گا اے پروردگار یہ تیرا بند ہے اور تو اس کا حال بہتر جلنے والا ہے اعلیٰ میری وجہ سے ہمیشہ تکلیف اٹھائی اور میرے سبب سے لوگوں کو اپنا دشمن بنا لیا میرے لئے اس نے لوگوں سے دوستی یا دشمنی کر۔ خدا فرمائے گا میرے اس بندۂ کو میری جنت میں داخل کرو اور جنت کا لباس اسے پہناؤ اور اس کے سر پر تاج رکھو۔

جب یہ ہو چکے گا تو قرآن پر پیش کر کے کہا بننے کا جو تیرے دوست کے ساتھ کیا گیا اس پر تو راضی ہے وہ کچھ گاتو پروردگار یہ تو کم ہے اور زیادہ کہ خدا فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال اور بلندی اور ارتفاع مکانی کی میں اس کے علاوہ پانچ چیزیں اور اس کے لئے اور جو اس کے درجے کا ہے اس کے لئے افضا کرتا ہوں وہ ہمیشہ جوان رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے تندرست رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے۔ مالدار رہیں گے محتاج نہ ہوں گے خوش رہیں گے رنجیدہ نہ ہوں گے زندہ رہیں گے مریں گے نہیں پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی جنت میں وہ موت کا مزہ نہ چکھیں گے سوائے پہلی موت کے۔

میں نے کہا اے ابو جعفر کیا قرآن بھی بولتا ہے۔ فرمایا اللہ رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ وہ ہماری بات کو قبول کر لیتے ہیں (اور خود غور و فکر نہیں کرتے) پھر فرمایا اے سعد نماز بھی بولتی ہے اس کی صورت و خلقت ہے وہ لوگ ہے سعد نے کہا یہ سن کر میرا چہرہ متغیر ہو گیا۔ میں نے کہا یہ ایسی بات ہے کہ میں لوگوں کے سامنے کہہ نہیں سکتا۔ حضرت نے فرمایا سمجھا لوگ تو ہمارے شیعہ ہی ہیں جس نے نماز کو نہ پہچانا اس نے ہمارے حق سے انکار کیا۔ فرمایا سعد کیا میں تمہیں قرآن کی آیت سناؤں۔ میں نے کہا ضرور فرمایا نماز بدکاری اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے پس یہی کلام ہی تو ہے اور فحشا و منکر کے مصداق عام لوگ ہیں اور ذکر اللہ سے مراد ہم ہیں اور ہم اکبر ہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ فِي ذَاهِدَةٍ وَأَنْتُمْ عَلَى ظَهْرِ سَعْرِ وَالسَّيْرُكُمْ سَرِيحٌ

وَقَدْ رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يُبَيِّنَانِ كُلَّ جَدِيدٍ وَيَقَرُّ بِنِ كُلِّ بَعِيدٍ وَيَأْتِيَانِ بِكُلِّ مَوْعُودٍ قَاعِدًا وَالْجِهَارَ لِبَعْدِ الْمَجَازِ، قَالَ: فَفَإِذَا الْمَقْدَادِينُ الْأَسْوَدُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ذَا الْهُدْيَةِ؟ قَالَ: ذَا بِلَاغٍ وَأَقْطَاعٍ فَإِذَا التَّبَسَّتْ عَلَيْكُمُ الْعَيْنُ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمُجَاهِلٌ مُصَدِّقٌ وَمَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ وَهُوَ الَّذِي يُدَلُّ عَلَى خَيْرٍ سَبِيلٍ وَهُوَ كِتَابٌ فِيهِ تَفْصِيلٌ وَبَيَانٌ وَتَحْصِيلٌ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالزَّلِّ وَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ فَظَاهِرُهُ حُكْمٌ وَبَاطِنُهُ عِلْمٌ. ظَاهِرُهُ أُنْبِيقٌ وَبَاطِنُهُ عَمِيقٌ، لَهُ نَجُومٌ وَعَلَى نَجُومِهِ نَجُومٌ لِأَنْعَمَى عَجَائِبُهُ وَلَا تُبْلَى عَرَائِبُهُ فِيهِ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَمَنَارُ الْحِكْمَةِ وَدَلِيلٌ عَلَى الْمَعْرِفَةِ لِمَنْ عَرَفَ الصِّفَةَ فَلْيَجْلُ جَالٍ بِصَرَّةٍ وَلْيَبْلُغِ الصِّفَةَ نَظْرَةً، يَسُجُّ مِنْ عَطْيٍ وَيَتَخَلَّصُ مِنْ نَشَبٍ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةَ قَلْبِ الْبَصِيرِ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَبِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ، فَعَلَيْكُمْ بِحَسَنِ التَّخْلِصِ وَقِلَّةِ التَّرَبُّصِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم ہدینے کے گھر میں ہو تم سفر میں ہو اور نہایت تیزی سے سفر کر رہے ہو اور تم دیکھ سکتے ہو کہ رات اور دن سورج اور چاند ہمیشہ چیز کو کہند بنا رہے ہیں اور ہر بید کو قریب کرتے جا رہے ہیں اور وہ کئے ہوئے کو لارہے ہیں پس راستہ در رہے اپنی کوششوں کو تیار رکھو۔

مقداد بن اسود نے پوچھا یا رسول اللہ ہدینے کیا ہے فرمایا وہ مبالغہ کا گھر ہے اور لذتوں کے قطع کرنے کی جگہ ہے پس جب قتلے تمہارے اوپر مشتبہ ہو جائیں اور تاریک رات کی طرح چھا جائیں تو تم قرآن کی طرف رجوع کرو وہ شفاعت کرنے والا بھی ہے اور مقبول الشفاعت بھی اور جو خدا کی طرف سے آیا ہے اس کی تصدیق کرنے والا۔

جس نے اس کو آگے رکھا وہ اسے جنت کی طرف لے گیا اور جس نے اسے پیچھے ڈالا تو وہ اسے دوزخ کی طرف کھینچ لے گیا وہ ایسا رہتا ہے کہ رہنمائی کرتا ہے بہترین نیکی کے راستہ کی طرف اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں حکم و تشابہ کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے جس میں احکام کی توضیح ہے اور علم کی تحصیل ہے وہ صاحبِ فضل ہے بکو اس نہیں ہے اس کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، ظاہر میں حکم قطع و فصل ہے اور باطن میں علم ظاہر اس کا نہایت خوش نما اور باطن بہت گہرا ہے قرآن کے لئے کچھ ستارے ہیں (معانی قرآن پر روشنی ڈالنے والے) اور ستاروں پر اور ستارے ہیں اس کے عجائب شمار

میں نہیں آتے اور اس کے غرائب کہنے نہیں ہوتے۔ وہ ہدایت کے چراغ ہیں اور حکمت کے منارے ہیں اور جس نے اس کی صفات کو پہچان لیا وہ اس کے لئے دلیل مغفرت بن گیا۔ پس لازم ہے کہ آنکھیں روشنی حاصل کریں جس کی نظر اس کی صفات تک پہنچ گئی اس نے ہلاکت سے نجات پائی اور دامِ فریب سے آزاد رہا احکام قرآنی میں غور و فکر کرنا قلب بصیر کی زندگی ہے اور وہ اس طرح ہدایت پاتا ہے جیسے تاریکی میں چراغ لے کر چلنے والا، پس تم کو چاہیے کہ شبہات سے الگ رہو اور ان شبہات کے پیدا ہونے کا انتظار کم کرو۔

۳۔ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ **ﷺ** : إِنَّ الْعَزِيزَ الْجَبَّارَ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ كِتَابَهُ وَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ ، فِيهِ حَبْرُكُمْ وَحَبْرٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ وَ حَبْرٌ مِّنْ بَعْدِكُمْ وَحَبْرُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَا كُمْ مِّنْ يُحْيِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ لَمَجَّبْتُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے عزیز و جبار نے تم پر اپنی کتاب نازل کی اور وہ سچا اور خیر پسند ہے اور اس میں تمہارے متعلق بھی خبر دی گئی ہے اور تم سے پہلوں کے متعلق بھی اور تم سے بعد والوں کے متعلق بھی۔ اگر کوئی تمہارے پاس آکر یہ خبریں بیان کرنا تو کیا تم تعجب کرتے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ **ﷺ** : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ **ﷺ** : أَنَا أَوَّلُ وَآخِرُ عَلَى الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكِتَابُهُ وَأَهْلُ بَيْتِي نَمَّ امْتَنِي ، ثُمَّ أَسْأَلُهُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَبِأَهْلِ بَيْتِي .

۴۔ ابو جہار رو سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا روز قیامت سب سے پہلے خدائے عزیز و جبار کے سامنے میں حاضر ہوں گا اور خدا کی کتاب کہے گی اور میرے اہلبیت پھر میری امت، میں ان سے پوچھوں گا کہ کتاب خدا اور میرے اہلبیت کے ساتھ کیا کیا

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ **ﷺ** قَالَ : إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ فِيهِ مَنَارُ الْهُدَى وَ مَصَابِيغُ الدُّجَى فَلْيَجْلُ جَالِي بَصَرَهُ وَ يَفْتَحْ لِلنُّبِيَاءِ نَظْرَهُ فَإِنَّ التَّعَكُّرَ حَيَاةَ قَلْبِ الْبَصِيرِ ، كَمَا تَمْشِي الْمُسْتَبِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس مشران میں ہدایت کے منارے ہیں تاریکی کے لئے چراغ ہیں چاہیے کہ اس سے آنکھوں میں روشنی حاصل کرے اور اس کی ضیا حاصل کرنے کے لئے اپنی نظر کو کھولے کیونکہ تفکر قلب بعیر کے لئے زندگی ہے اور اس کی روشنی میں اسی طرح چلتا ہے جیسے تاریکی میں روشنی لے کر چلنے والا۔

۶۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ **ﷺ** : كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ **ﷺ** أَصْحَابَهُ : اَعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدَى النَّهَارِ وَنُورُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین کی ایک وصیت اپنے اصحاب کو یہ بھی تھی آگاہ ہو قرآن ہدایت ہے دن میں اور نور ہے تاریکی راتوں میں اور بے پروا کرنے والا ہے فقر و فاقہ سے۔

۷- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : شَكَأَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَجَعًا فِي صَدْرِهِ فَقَالَ ﷺ : اسْتَشْفِ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ .

۷- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت رسول خدا سے سیز کے درد کی شکایت کی فرمایا قرآن سے شفا حاصل کر، خدائے بزرگ و برتر ریتا ہے قرآن شفا ہے اس مرض کے لئے جو سینوں کے اندر ہے۔

۸- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَرِيُّ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَأَوْ اللَّهِ لَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ وَالْخِلَافَةُ إِلَى آلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ أَبَدًا وَلَا إِلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَبَدًا وَلَا فِي وَلَدِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ أَبَدًا وَذَلِكَ أَنَّهُمْ نَبَّهُوا الْقُرْآنَ وَأَبْطَلُوا السُّنَنَ وَعَطَلُوا الْأَحْكَامَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْقُرْآنُ هُدًى مِنَ الصَّلَاةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْعَمَى وَاسْتِغَاةٌ مِنَ الْعَثْرَةِ وَنُورٌ مِنَ الظُّلْمَةِ وَضِيَاءٌ مِنَ الْأَحْذَانِ وَعِصْمَةٌ مِنَ الْهَلَكَةِ وَرُشْدٌ مِنَ الْغَوَايَةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْغَيْبِ وَبَلَاغٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ وَفِيهِ كَمَالُ دِينِكُمْ وَمَاعَدَلٌ أَحَدٌ عَنِ الْقُرْآنِ إِلَّا إِلَى الشَّارِ .

۸- فرمایا صادق آل محمد نے واللہ امر امت و خلافت رجعت نہیں ہوگا اولاد ابو بکر و عمر کی طرف کسی وقت بھی اور نہ بنی امیہ کی طرف کبھی اور نہ اولاد طلحہ و زبیر کی طرف کبھی اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا اور سنتوں کو باطل قرار دیا اور احکام کو معطل بنا دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ قرآن منلالت سے بچانے والا ہے۔ اندھا پن کو باطل شرع میں بیان کرنے والا ہے فلفط کاریوں سے نجات ہے ظلمت کفر میں نور ہے اور احداث و بدعات میں حق کی روشنی ہے اور ہلاکت سے بچانے والا ہے اور گمراہی میں رشد و ہدایت ہے فتنوں میں حق کا بیان ہے اور دنیا سے آخرت کی طرف پہنچانے والا۔ اس میں تمہارے دین کا کمال ہے جس نے مدد خدا سے تمہارا دوزخ ہے۔

۹- حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنْ الْقُرْآنَ زَاجِرٌ وَأَمْرٌ : يَا مَرْءُ الْجَنَّةِ وَيَزَجُرُ عَنِ الشَّارِ .

۹- میں نے ابو عبد اللہ ﷺ سے سنا کہ قرآن نہی کرتا ہے بُرے کاموں سے اور حکم دیتا ہے اچھے کاموں کا وہ حکم دیتا ہے جنت کا اور روکتا ہے دوزخ سے۔

۱۰- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنِ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ سَعِيدِ الْأَسْكَافِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أُعْطِيَتْ الشُّورَةُ الطُّوَلُ مَكَانَ التَّوْرَةِ وَأُعْطِيَتْ الْيُسْبِينَ مَكَانَ الْأَنْجِيلِ .



وَاعْطِبْتُ الْمَنَانِي مَكَانَ الرَّبِّ بُورٍ وَفُضِّلْتُ بِالْمَفْصَلِ ثَمَانٌ وَسِتُونَ سُورَةً وَهُوَ مَبِينٌ عَلَى سَائِرِ  
الْكِتَابِ وَالتَّوْرَةِ لِمُوسَى وَالْإِنْجِيلِ لِعِيسَى وَالرَّبِّ بُورٍ لِدَاوُدَ

۱۰۔ ارفرا یا رسول اللہ نے مجھے توریت کی بجائے بے بسور سے دیئے گئے ہیں اور انجیل کی جگہ دس سو آیتوں والے اور دو بار نازل  
ہونے والے زبور کی جگہ اور مجھے فضیلت دی گئی ہے ۶۸ مفصل سور سے دے کر اور وہ تمام آسمان کتابوں پر حاوی ہیں یعنی موسیٰ کی  
توریت، عیسیٰ کی انجیل اور داؤد کی زبور۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرِ، عَنْ جَابِرِ  
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَجِبُ: الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ مَنَظُورٍ لَيْدِ صُورَةٍ قِيمَةٌ بِالْمُسْلِمِينَ  
فَيَقْرَأُونَ: هَذَا الرَّجُلُ مِثْلًا، فَيُجَاوِزُهُمْ إِلَى التَّيْبِينِ فَيَقُولُونَ: هُوَ مِثْلًا، فَيُجَاوِزُهُمْ إِلَى الْمَلَائِكَةِ  
الْمُعَرَّبِينَ فَيَقُولُونَ: هُوَ مِثْلًا! حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ  
أَطَمَّكَ هُوَ أَجْرَهُ وَأَسَهَرْتُ لَيْلَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا وَفُلَانُ بْنُ فَلَانٍ لَمْ أَطْمِمْ هُوَ أَجْرَهُ وَلَمْ أُسَهَرْ لَيْلَهُ  
فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَدْخَلْتُمُ الْجَنَّةَ عَلَى مَنْ أَرْزَلْتُمُ فَيَقُومُ فَيَسْمَعُونَهُ، فَيَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ: اقْرَأُوا  
أَرَدْنَا قَالَ: فَيَقْرَأُ دَيْرَتِي حَتَّى يَبْلُغَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَنْزِلَتَهُ الَّتِي هِيَ لَهُ فَيَنْزِلُهَا.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قرآن روز قیامت بہت اچھی صورت میں لے گا جب مسلمانوں کی طرف سے  
گزرے گا تو وہ کہیں گے کہ یہ ہم میں سے ہے پھر وہ وہاں سے انبیاء کی طرف آنے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر ملائکہ مقربین  
کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر وہ خدا کے سامنے لے گا اور کہے گا۔ اے میرے رب فلاں بن فلاں کو میں نے  
دنیا میں دوپہر کی گرمی میں پیاسا رکھا اور رات کو جگایا ہے اور فلاں بن فلاں نے لوگرمی میں میرے احکام بجالانے کے  
لیئے نہ تو پیاسا سارا اور نہ جاگا۔ خدا فرمائے گا میں ان کو موافق ان کے درجات کے جنت میں داخل کروں گا وہ کھڑے ہوں گے  
اور اس کے پیچھے چلیں گے وہ مومن سے کچھ گا کہ قرآن کی آیت پڑھ اور ادر پر چل، امام نے فرمایا وہ پڑھے گا اور بلند ہوگا یہاں  
تک کہ ہر شخص اپنی منزلت کو پہنچ جائے گا اور وہاں قیام پذیر ہوگا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ  
جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام  
إِنَّ النَّوَادِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: دِيْوَانُ فِيهِ النَّيِّمُ وَ دِيْوَانُ فِيهِ الْحَسَنَاتُ وَ دِيْوَانُ فِيهِ السَّيِّئَاتُ  
فَيَقَابَلُ بَيْنَ دِيْوَانِ النَّيِّمِ وَ دِيْوَانِ الْحَسَنَاتِ فَتَسْتَفْرِقُ النَّيِّمُ عَامَّةَ الْحَسَنَاتِ وَ يَبْقَى دِيْوَانُ السَّيِّئَاتِ

کو تباہی ہوئی ہے کیونکہ سب لوگ جو اعمال نیک کرتے ہیں ان میں یقیناً کو تباہی کرنے والے ہوتے ہیں۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي بَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام لَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَكَلِّمَتَيْنِ دَعَايِهِمَا ، قَالَ : «اللَّهِمَّ إِنَّ نَعْدَةَ بَنِي قَاهِلٍ لِيُذِكَ أَنْأ ، وَإِنْ تَغْفِرْ لِي قَاهِلٌ لِيُذِكَ أَنْتَ ، فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بدوی عرب کے گناہ دو کلمے کہنے پر بخش دیئے۔ اس نے کہا کہ یا اللہ اگر تو مجھے عذاب تو لو اس کا اہل ہے خدا نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَاءِ ، عَنْ عَمِيهِ ، عَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ : «يَا مَنْ دَلَّنِي عَلَى نَفْسِي وَدَلَّلَ قَلْبِي بِتَصَدِيقِهِ ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ دعا کرو۔ اے وہ جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اس کی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا میں تجھ سے دنیا و آخرت میں امن و ایمان کا سوال کرتا ہوں۔

۱۰۔ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي فَنَاءِ الْكَمْبَةِ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ يُصَلِّي قَائِلًا الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلَ مَرَّةً يَتَوَكَّأُ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً عَلَى رِجْلِهِ الْبُسْرَى ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بِصَوْتٍ كَأَنَّهُ بَاكٍ : «يَا سَيِّدِي نَعْدَةُ بَنِي وَجْهَكَ فِي قَلْبِي؟ أَمَا وَعِزُّكَ لَيْتَ لَقِيتُ فَعَلَّتُ لِنَجْمَعَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمٍ طَالَ مَا غَادَيْتَهُمْ فِيكَ» .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین کو رات کے وقت دیکھا کہ وہ صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے ہیں اور قیام کو اتنا طول دیا کہ کبھی داہنے پیر پر کھڑے ہوتے تھے کبھی بائیں پر اور روتی ہوئی آواز سے فرما رہے تھے اے رب اے سردار کیا تو ایسی حالت میں مجھے خذاب دے گا جبکہ تیری محبت میرے دل میں ہے قسم تیری عزت کی اگر تو نے ایسا کیا تو میں ان لوگوں کے ساتھ جمع ہوں گا جن کو میں تیری محبت کی وجہ سے دشمن رکھتا تھا۔

۱۱۔ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِزِيِّ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَكْثَرَ مَا يُلْعَبُ بِهِ فِي الدُّعَاءِ عَلَى اللَّهِ بِحَقِّ الْخَمْسَةِ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ وَآمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ .

قَبِدْعَىٰ يَابْنَ آدَمَ الْمُؤْمِنِينَ لِلْحِسَابِ فَبَتَّعَدَمُ الْقُرْآنُ أَمَامَهُ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ يَقُولُ: يَا رَبِّ أَنَا الْقُرْآنُ  
وَهَذَا عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ قَدْ كَانَ يُنْعِبُ نَفْسَهُ بِنِلاؤِي وَيُطِيلُ لَيْلَهُ بِتَرْبِئِي وَ تَقْبِضُ عَيْنَاهُ إِذَا تَهَجَّدَ  
فَارْضِهِ كَمَا أَرْضَانِي قَالَ: يَقُولُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ عَبْدِي أَبْسَطُ يَوْمَ بَيْنِكَ فَبِعَمَلَاهُمَا مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ الْعَزِيزِ  
الْجَبَّارِ وَيَمْلَأُ سَمَالَهُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ، ثُمَّ يُقَالُ : هَذِهِ الْجَنَّةُ مُبَاحَةٌ لَكَ فَاقْرَأْ وَ اصْعَدْ فَإِذَا قَرَأَ آيَةَ  
صَعِدَ دَرَجَةً .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ روز قیامت تین دفتر ہوں گے ایک نعمتوں کا دیوان ہوگا دوسرا احسانات کا اور تیسرا گناہوں کا ، نعمتوں اور احسانات کے دفتر میں مقابلہ ہوگا۔ نعمتوں کی تعداد احسانات سے بڑھ جائے گی اور گناہوں کا دفتر بے مقابلہ رہے گا بس پکارا جائے گا اے ابن آدم مومن حساب کے لئے آ۔ قرآن اس کے پاس بہترین صورت میں آئے گا اور کچھ گامے پر درنگاریں لکھی ہوں اور یہ تیرا بندہ مومن ہے جس نے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالا۔ میری تلاوت کر کے اور طولانی رات گزارے۔ میری ترتیل میں تہجد کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو بہا کرتے تھے تو اس سے راضی ہو جیسے میں اس سے راضی ہوا خدا فرمے گا میرے بندے اپنا داتا ہنسا ہاتھ پھیلا ، پس اس کو رضوان خدا سے عزیز و جبار سے بھر دے گا۔ پھر کچھ گامے یا یاں ہاتھ پھیلا اس کو اپنی رحمت سے بھر دے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا یہ جنت تیرے لئے مباح ہے پس اسے (قرآن کو) پڑھتا ہوا بلند درجہ پر پہنچے پس جب وہ آیت پڑھے گا تو وہ درجہ بلند حاصل ہوگا۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَبِيِّ ، جَمِيعاً ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ سُعْيَانَ بْنِ عُبَيْتَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَوْ مَاتَ مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَمَا اسْتَوْحِشْتُ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الْقُرْآنُ مَعِيَ . وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَرَأَ مَا لَيْكَ يَوْمَ الدِّينِ ، يَكْرَهُهَا حَتَّىٰ كَادَ أَنْ يَمُوتَ .

۱۳۔ فرمایا علی بن ابیہر نے کہ مشرق و مغرب کے درمیان کے تمام لوگ مر جائیں تو میں نہنالی سے دراستوش نہ ہوں گا اگر قرآن میرے ساتھ ہے چنانچہ جب حضرت مالک یوم الدین پڑھتے تھے تو اس کا تکرار کرتے تھے اور مرنے کے قریب نظر آتے تھے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ غَالِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا جَمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوْلِيْنَ وَالْآخِرِينَ إِذَا هُمْ بِشَخْصٍ قَدْ أَقْبَلَ لَهُ يَرْقَطُ أَحْسَنُ صُورَةٍ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ وَهُوَ الْقُرْآنُ قَالُوا : هَذَا مِنَّا ، هَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رَأَيْنَا فَإِذَا انْتَهَى الْيَوْمَ جَازَهُمْ ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَيْهِ الشُّهَدَاءُ حَتَّىٰ إِذَا انْتَهَى إِلَى آخِرِهِمْ جَازَهُمْ

فَيَقُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ ، فَيَجُوزُهُمْ كُلَّهُمْ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى الْمُرْسَلِينَ يَقُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ  
فَيَجُوزُهُمْ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ فَيَجُوزُهُمْ [ ثُمَّ يَنْتَهِي ] حَتَّى يَقِفَ عَنِ  
يَمِينِ الْعَرْشِ فَيَقُولُ الْجِبَارُ : وَعِزِّي وَجَلَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا كُرِمَ مِنَ الْيَوْمِ مَنْ أَكْرَمَكَ  
وَلَا هَيْبَتَ مَنْ أَهَانَكَ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت جب اولین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک نہایت خوبصورت  
شخص نظر آئے گا ایسا حسین کہ اس سے بہتر دیکھا ہی نہیں گیا جب سو من اس شخص کو جو در حقیقت قرآن ہو گا دیکھیں گے تو  
کہیں گے یہ ہم میں سے ہے جب ان سے آگے بڑھے گا تو شہدا اس کو دیکھیں گے جب وہ ان کے آخریں پہنچے گا تو وہ کہیں گے یہ  
قرآن ہے وہ ان سب سے گزرتا ہوا مرسلین تک پہنچے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے پھر وہ ان سے گزرتا ہوا ملائکہ کی طرف آئے  
گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے یہاں سے چل کر وہ عرش کے داہنی طرف کھڑا ہو گا۔ خدا فرمائے گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال  
کی ادا ارتفاع مکان کی میں آج اس کی عزت کر دوں گا جس نے تیری عزت کی اور اس کی توہین کر دوں گا جس نے تیری توہین کی۔

## دوسرا باب

### فضیلت حامل قرآن

(بَابُ ۲)

﴿فَضْلِ حَامِلِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْفَارِسِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ جَعْفَرِ  
الْجَعْفَرِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَهَلَ الْقُرْآنَ فِي  
أَعْلَى دَرَجَةٍ مِنَ الْأَدْمِيِّينَ مَا خَلَا النَّسَبِينَ وَالْمُرْسَلِينَ فَلَا تَنْتَضِعُوا أَهْلَ الْقُرْآنِ حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ لَهُمْ  
وَاللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ لِمَكَانًا عَلِيًّا .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل قرآن سوائے انبیاء اور مرسلین اور تمام آدمیوں سے بلند  
درجہ پر ہیں پس اہل قرآن کے حقوق کو کمزور مت خیال کرو ان کے لئے خدا نے عزت و جبار کی طرف سے بلند مقام ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ  
جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْحَافِظُ لِلْقُرْآنِ الْعَامِلُ بِهِ  
مَعَ الشَّفَقَةِ الْكِرَامِ الْبَرْدَةِ .

۲- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حافظ قرآن جو اس پر عمل کرنے والا ہی ہو۔ خدا کے صاحب کرامت اور نیکو کار پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

۳ - وَبِإِسْنَادِهِ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَاحِبَهُ فِي صُورَةٍ شَابٍ جَمِيلٍ شَاحِبِ اللَّوْنِ فَيَقُولُ لَهُ الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذِي كُنْتُ أَسَهَرْتُ لَيْلِكَ وَأَطَمَمْتُ هَوَاجِرَكَ وَأَجْفَعْتُ رِبْعَكَ وَأَسَلْتُ دَمْعَتَكَ أَوَّلَ مَعَكَتِ حَيْثُمَا لَتَّ وَكُلُّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَأَنَا الْيَوْمَ لَكَ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ كُلِّ تَاجِرٍ وَسَبَّأَتْكَ كَرَامَةٌ [مِنْ] اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَبَشِرْ ، فَيُؤْتَى بِنَاحٍ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ وَيُعْطَى الْأَمَانَ بِبَيْمِنِهِ وَالْخُلْدُ فِي الْجَنَانِ يَسَارِهِ وَيَكْسَى خُلْتَيْنِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : أَقْرَأَ وَآذَقَهُ فَكَلَّمَا قَرَأَ آيَةَ صَوَدَ دَرَجَةً وَيَكْسَى أَبُوَاهُ خُلْتَيْنِ إِنْ كَانَ مُؤْمِنِينَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُمَا : هَذَا لِمَا عَلَّمْتُمَا الْقُرْآنَ .

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن حاصل کر دوں روز قیامت اپنے پڑھنے والے کے پاس ایک نہایت خوبصورت جوان کی صورت میں آئے گا انداس سے کہے گا میں وہی قرآن ہوں جس نے راتوں رات تجھے جگایا تھا اور گرم دن کی دوپہر میں تجھے پیاسا رکھا تھا اور راتوں رات میں تجھے خواب دہن ہو گیا تھا تیرے آنسو بہ رہے تھے جہاں تو جائے میں تیرے ساتھ جاؤں گا ہر تاجر تجارت میں اپنے نفع میں لگا ہوا ہے اور میں ہر تاجر سے زیادہ تیرے نفع کے خیال میں ہوں اللہ کی رحمت تیرے شامل حال ہوگی پس تجھے خوش خبری ہو پھر ایک تلخ تیرے سر پر لاکر رکھا جائے گا اور پر دانہ امان دہنے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ بہشت میں رہنے کا حکم پائیں ہاتھ میں ہوگا اور دو جنت کے حلے بریں ہوں گے اور اس میں سے کھا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور اوپر کے درجہ میں جا۔ جب آیت پڑھے گا تو اس کی طرح بلند ہوگی اور اس کے والدین بھی دو حلے پہننے ہوں گے اگر مومن ہوں گے تو یہ کہا جائے گا یہ تیرے ہے اس کا کہ تم نے اپنے بیٹے کو قرآن پڑھایا تھا۔

۴ - ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مِثَالِ الْقَصَابِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَهُوَ شَابٌ مُؤْمِنٌ اخْتَلَطَ الْقُرْآنُ بِلَحْمِهِ وَدَمِهِ وَجَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَكَانَ الْقُرْآنُ حَجِيْبًا عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَقُولُ : يَا رَبِّ إِنَّ كُلَّ عَامِلٍ قَدْ أَصَابَ أَجْرَ عَمَلِهِ غَيْرَ عَامِلِي فَيُلْتَمَسُ بِهِ أَكْرَمَ عَطَايَاكَ ، قَالَ : فَيَكْسُوهُ اللَّهُ الْعَرِيْرُ الْجَبَّارُ خُلْتَيْنِ مِنْ حُلِيِّ الْجَنَّةِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ نَاحٍ الْكِرَامَةِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ أَرْضَيْتَكَ فِيهِ ؟ فَيَقُولُ الْقُرْآنُ : يَا رَبِّ قَدْ كُنْتُ أَرْغَبُ لَهُ فِيمَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيُعْطَى الْأَمْنَ بِبَيْمِنِهِ وَالْخُلْدُ يَسَارِهِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ :

۱۱۔ داؤد رقی نے بیان کیا۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو اکثر یہ دعا کرتے سنا یا اللہ واسطہ ان پانچ دعاؤں کا یعنی رسول اللہ، امیر المؤمنین، فاطمہ اور حسن و حسین صلوات اللہ علیہم کا۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَسْرِيِّ قَالَ : عَلَّمَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ دُعَاءَ وَ أَمْرًا أَنْ نَدْعُو بِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ : وَاللَّهِمَّ إِنِّي نَعَمْتُكَ الْبَيْتَ يَخَاجَتِي وَأَنْزَلْتَ بِكَ الْيَوْمَ فَقْرِي وَمَسْكَنَتِي ، فَأَنَا [الْيَوْمَ] لِمَغْفِرَتِكَ أَرْجِي مِنِّي لِعَمَلِي وَلِمَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ أَدْعُ مِنْ ذُنُوبِي فَتَوَلَّ قَضَاءَ كُلِّ حَاجَةٍ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهَا وَتَسْبِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ كَمَا وَلَقَفْرِي إِلَيْكَ فَإِنِّي لَمْ أَصِبْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا مِنْكَ وَلَمْ يَصْرِفْ عَنِّي أَحَدٌ شَرًّا قَطُّ عَيْزِكَ وَلَيْسَ أَرْجُو لِأَخْرَجْتَنِي وَذُنْبِي سِوَاكَ وَلَا يَوْمَ فَقْرِي [وَأَيُّومَ يَقْرُدُنِي النَّاسُ فِي حُفْرَتِي ، وَأُقْضَى إِلَيْكَ يَارَبِّ يَقْرِي .

۱۱۔ ابراہیم کسری نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے یہ دعا تعلیم دی اللہ مکہ دیا کہ روز جمعہ ہم دعا کریں یا اللہ میں نے اپنی حاجت کو تیری طرف رجوع کیلئے اور اپنی فقر و مسکنت کو آج تیری بارگاہ میں عرض کیلئے مجھے تیری مغفرت کہیں زیادہ ہے۔ پس اپنی قدرت سے تمام حاجتوں کو بر لا اور تیرے لئے یہ بہت آسان ہے اور میری احتیاج کو تیرے ہی طرف ہے تیرے سوا میں کسی اور سے نیکی پانے کی امید نہیں رکھتا۔ کوئی بھی مصیبت کو مجھ سے ہٹا نہیں سکتا۔ میں تیرے سوا دنیا دار آخرت میں کسی سے امید نہیں رکھتا اور درمختاجی کے دن ، اور جب لوگ تمہارا مجھے قبر کے سپرد کریں گے تیرے سوا میرا کون ہے میری احتیاج کو لے کر خدا تیری ہی طرف ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّافِعِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : ادْعُ اللَّهُ لَنَا ، فَقَالَ : وَاللَّهِمَّ ارْزُقْهُمْ صِدْقَ الْحَدِيثِ وَأَدَاءَ الْأَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَاةِ ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ أَحَقُّ خَلْقِكَ أَنْ تَفْعَلَ بِهِمُ الدَّيْمَ وَأَفْعَلَهُ بِهِمْ .

۱۳۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے فرمایا خدا خدا ان کو سچی بات کی توفیق دے ادا امانت کی اور نمازوں کی حفاظت کی یا اللہ تیری مخلوق میں یہ کچھ کا زیادہ حقدار ہوں کہ ان کے ساتھ ایسا کرے یا اللہ ان کی حاجتوں کو پورا کر دے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : وَاللَّهِمَّ مَنْ عَلَيَّ بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَالتَّقْوِيَةِ إِلَيْكَ وَالرِّضَا بِقُدْرِكَ وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِكَ ، حَتَّى لَا

أُجِبَتْ تَعْجِيلَ مَا أُخِّرَتْ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلَتْ يَارَبَّ الْعَالَمِينَ.

۱۴- فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا یا اللہ اپنے اوپر توکل کرنے کا مجھ پر احسان کر اور یہ کہ میں اپنے کو تیری مرضی کے حوالے کر دوں تیری قدرت سے اور تیرے امر کا اس حد تک ماننے والا ہوں کہ جو امر تیری مشیت میں تاخیر سے ہو نیز اولاً ہوں جلدی نہ کروں اور جس میں تو جلدی چاہے اس میں میں تاخیر کروانہ رکھوں اسے تمام عالموں کو پالنے والے۔

۱۵- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ ، عَنْ سَجِيمٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ : وَرَبِّ لَا تَكِلْنِي إِلَى تَقْسِي عُرْفَةَ عَيْنٍ أَبَدًا ، لِأَقْلَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَهُ ، قَالَ : فَمَا كَانَ يَأْسُرُ عَ مِنْ أَنْ تَحَدَّرَ الرَّادِمُوعُ مِنْ جَوَانِبِ لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِنَّ يُونُسَ بْنَ مَتَّى وَكَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَفْسِهِ أَقْلَ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ فَأَحَدَتْ ذَلِكَ الذَّنْبَ قُلْتُ فَبَلَّغَ بِهِ كُفْرًا . أَصْلَحَكَ اللَّهُ ؟ قَالَ : لِأَوْلَئِكَ الْمَوْتَ عَلَى تِلْكَ الْخَالِ هَسْلَاكٌ .

۱۵- ابن ابی یعفور نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے فرما رہے تھے۔ اے میرے رب میرے نفس کو آن واحد کے لئے کبھی میرے اوپر نہ چھوڑ نہ کم مدت نہ زیادہ اس کے ساتھ ہی حضرت کے آنسوریش مبارک کے چاروں طرف پہنے لگے پھر مجھ سے متوجہ ہو کر فرماتے لگے اے ابن یعفور یونس بن متی کے نفس کو اللہ نے ان کے اوپر چھوڑ دیا تھا ایک آن واحد کے لئے لہذا ان سے گناہ سرزد ہو گیا میں نے کہا یہ بات تو کفر تک پہنچی۔ فرمایا نہیں اگر فوراً توبہ نہ کرتے اور اسی حال میں مر جاتے تو ان کے لئے باعث ہلاکت ہوتا۔

۱۶- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ رَفَعَهُ قَالَ : أَتَى جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْبُدَنِي يَوْمًا وَ لَيْلَةً حَقَّ عِبَادَتِي فَأَرْفَعُ بِدِينِكَ إِلَيَّ وَقَلِي . وَاللَّهِمْ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خَلْقِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَامِنْتَنِي لَهُ دُونَ عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لِأَمَدٍ لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لِأَجْرَاءِ لِقَائِيهِ الْإِيضًا وَاللَّهِمْ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمَنْ كُلُّهُ وَلَكَ الْفَخْرُ كُلُّهُ وَلَكَ الْبَهَاءُ كُلُّهُ وَلَكَ الشُّوْرُ كُلُّهُ وَلَكَ الْبِعْرَةُ كُلُّهَا وَلَكَ الْجَبَرُوتُ كُلُّهَا وَلَكَ الْعِظْمَةُ كُلُّهَا وَلَكَ اللَّهُ تَبَّ كُلُّهَا وَلَكَ الْآخِرَةُ كُلُّهَا وَاللَّهِمْ لَكَ اللَّسِيلُ وَالشَّهَادَةُ كُلُّهُ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأُمْرُ كُلُّهُ عِلَانِيَةً وَبِرُءٍ ، وَاللَّهِمْ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا أَبَدًا . أَنْتَ حَسَنُ الْبَلَاءِ ، جَلِيلُ الشَّعَاءِ ، سَابِغُ النِّعَاءِ ، عَدْلُ الْقَضَاءِ

حَزَبِلْ عَطَا ، حَسَنَ الْاَلَاءِ اِلٰهٍ اَمِّنْ اِیْ اِلٰهٍ اَمِّنْ اِیْ الْاَرْضِ وَاِلٰهٍ اَمِّنْ اِیْ السَّمَا ؕ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِی السَّبْعِ  
 الشِّدَا ؕ وَلَكَ الْحَمْدُ فِی الْاَرْضِ الْیَمَّادِ وَلَكَ الْحَمْدُ طَاقَةَ الْعِبَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ سَعَةَ الْبِلَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ  
 فِی الْجِبَالِ الْاَوْثَانِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِی الدَّلْبِ اِنَا یَشِیْ وَلَكَ الْحَمْدُ فِی السَّهَارِ اِذَا تَجَلَّیْ وَلَكَ الْحَمْدُ فِی  
 الْاٰخِرَةِ وَالْاَوَّلِیْ وَلَكَ الْحَمْدُ فِی الْمَنَابِیْ وَالْفُرَّانِ الْعَظِیْمِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا  
 قَبَضَتْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِیَمِیْنِهِ . سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ  
 كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ ، سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَتَعَالٰی وَتَبَارَكَ وَتَقَدَّسَتْ خَلَقَتْ كُلُّ شَیْءٍ بِقُدْرَتِكَ وَ  
 قَهَرَتْ كُلُّ شَیْءٍ بِعِزَّتِكَ وَعَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ شَیْءٍ بِاِدْتِفَاعِكَ وَعَلَيْتَ كُلُّ شَیْءٍ بِقُوَّتِكَ وَابْتَدَعْتَ كُلُّ  
 شَیْءٍ بِحِكْمَتِكَ وَعَلِمْتَ الرُّسُلَ بِكُتُبِكَ وَهَدَيْتَ الصَّالِحِیْنَ بِاِذْنِكَ وَابْتَدَعْتَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِنَصْرِكَ  
 وَقَهَرْتَ الْخَلْقَ بِسُلْطَانِكَ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، وَحَدِّكَ لِأَمْرِكَ لَكَ ، لَا نَعْبُدُ غَیْرَكَ وَلَا نَسْأَلُ اِلَّا اِيَّاكَ  
 وَلَا نَرْغَبُ اِلَّا اِلَيْكَ ، اَنْتَ مَوْضِعُ شَكْوَانَا وَمُنْتَهٰی رَغْبَتِنَا وَالْهِنَا وَمَلِكُنَا .

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ کے پاس جبرئیل آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم رات

دن میری پوری عبادت کرنا چاہتے ہو تو اپنے دونوں ہاتھ میری طرف اٹھاؤ اور کہو یا اللہ تیرے لئے حمد ہے ہمیشہ ہمیشہ  
 تیری ہمیشگی کے ساتھ ہے اور تیرے لئے حمد ہے جس کی انتہا نہیں بغیر تیرے علم کے اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کے لئے  
 حد نہیں بدوں تیری مشیت کے تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کی جزا حمد کرنے والے کے لئے تیری مرضی کے علاوہ کچھ نہیں پوری  
 پوری حمد تیرے ہی لئے ہے اور مکمل احسان تیرے ہی لئے ہے تیرے ہی لئے ہے عزت و جبروت و عظمت پوری پوری تیرے ہی لئے ہے دنیا و آخرت  
 کل تیرے ہی قبضہ میں ہے دن اور رات بننے والی تو یہی ہے مخلوق سب تیری ہے نیکی تیرے ہاتھ میں ہر امر کی ظاہر یا باطن باز  
 گشت تیری ہی طرف ہے تیرے لئے اچھی آزمائش ہے تو جلیل شمار والہ ہے اور نعمتوں کا بخشنے والا اور حکم میں انصاف کرنے  
 والا ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے تیری نعمتیں سب اچھی ہیں زمین کا خدا بھی تو یہی ہے اور آسمان کا بھی یا اللہ سات  
 آسمانوں میں اور زمین میں اور اس کے گہواروں میں تیرے ہی لئے حمد ہے اور بندوں کی طاقت کے بقدر حمد تیرے ہی  
 لئے ہے اور شہروں کی گنجائش کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے اور مقبوضہ پہاڑوں میں بھی تیری ہی حمد ہے رات کی  
 تاریکی اور دن کی روشنی میں اور تیرے ہی لئے حمد ہے دنیا و آخرت میں تیرے ہی لئے حمد ہے سورۃ فاتحہ اور قرآن عظیم  
 میں تو قابل تسبیح اور لائق حمد ہے اور تمام زمین روز قیامت تیرے قبضے میں ہوگی اور آسمان پٹے ہوئے یہ قدرت میں ہوں  
 گے تو قابل تسبیح اور بلند و برتر ہے اس سے کہ تیرا کوئی شریک ہوئے ذات پاک تیرے سوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے  
 اے رب تو قابل تسبیح ہے بلند و برتر ہے مبارک ذات ہے پاکیزگی واللہ ہے تو نے ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور  
 اپنی عزت کی بنا پر ہر چیز پر غالب آیا اور توت سے ہر شے سے بلند ہوا اور ہر شے پر غالب آیا اور اپنی حکمت سے



ہر شے کو ایجاد کیا اور اپنی کتاب کے ساتھ اپنے رسولوں کو بھیجا اور اپنے انک سے صالحین کو ہدایت کی اور اپنی نصرت سے اپنی ایمان کی مدد کی اور اپنی قوت سے تمام مخلوق کو زیر کیا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو وعدہ لاشرک ہے ہم تیرے غیر کی عبادت نہیں کرتے اور سوائے تیرے کسی سے سوال نہیں کرتے اور تیرے سوا کسی سے رغبت نہیں ہماری شکایت تجھ ہی سے ہے اور ہماری رغبت کی تو ہی انتہا ہے اور تو ہی ہمارا معبود مالک ہے۔

۱۷- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابْتِدَاءً مِنْهُ : يَا مُعَاوِيَةُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَشَكَى الْأَبْطَاهُ عَلَيْهِ فِي الْجَوَابِ فِي دُعَائِهِ فَقَالَ لَهُ : أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الدَّعَايِ السَّرِيعِ الْأَجَابَةِ ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : قُلِي : يَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِ الْأَكْرَمِ الْمُخْزُونِ الْمَكْنُونِ التَّوْرَةِ الْحَقِّ الْبُرْهَانِ الْمُبِينِ الَّذِي هُوَ نُورٌ مَعَ نُورٍ وَنُورٌ فِي نُورٍ وَنُورٌ فِي نُورٍ وَنُورٌ عَلَى نُورٍ وَنُورٌ فَوْقَ كُلِّ نُورٍ وَنُورٌ بِنُورِهِ بِهَ كُلِّ ظُلْمَةٍ وَيَكْسِرُ بِهَ كُلَّ شَيْءٍ وَكُلَّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَكُلَّ جَبْتٍ أَرْعَسٍ ، لَا يَخْرُجُ بِهَ أَرْضٌ وَلَا تَقُومُ بِهَ سَمَاءٌ وَيَأْمَنُ بِهَ كُلُّ خَائِبٍ وَيَبْطُلُ بِهَ سَعْرٌ كُلُّ سَاحِرٍ وَيَقْبِي كُلُّ بَاغٍ وَحَسَدٌ كُلُّ حَاسِدٍ وَيَتَصَدَّقُ لِعِظَمِهِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَيَسْتَقِيلُ بِهَ الْفَلَكُ جَمِينَ يَتَكَلَّمُ بِهَ الْمَلَكُ فَلَا يَكُونُ لِلْمَوْجِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَهُوَ أَسْمَكُ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِ الْأَجَلِ الشُّرُ الْأَكْبَرِ الَّذِي سَمَّيْتَهُ بِهَ تَسْكًا وَاسْتَوَيْتَهُ بِهَ عَلَى عَرْشِكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَسْأَلُكَ بِكَ وَبِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى عَجْرٍ وَآلِ عَجْرٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا .

۱۷- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معاویہ بن عمار سے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ایک شخص امیر المؤمنین کے پاس آیا اور اپنی دعا کی اجابت کی تاخیر کی شکایت کی۔ فرمایا تو کہاں ہے آج میں تجھے سریع الاجابت دعا بتاؤں کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اسم سے جو عظیم و اجل و اکرم ہے خزانہ کنوں ہے نور حق ہے روشن دلیل ہے نور ہے جس کے ساتھ نور ہے اور نور سے نور پیدا ہوا اور نور میں نور ہے اور وہ نور سب نوروں سے بالاتر ہے اور اس نور سے ہر تاریکی روشن ہوگی اور ہر سختی ٹوٹ کر رہ گئی ہے ہر شیطان راندہ دغا ہے اور ظالم و جاہل کا نور ٹوٹ گیا ہے اور بغیر اس کے زمین قرار نہیں پاسکتی اور آسمان قائم نہیں رہ سکتا ہر خوف زدہ اس سے امن پاتا ہے اور ہر ساحر کا سحر اسی سے باطل ہوتا ہے اور ہر سرکش کی سرکشی اور ماسد کا حسد دور ہوتا ہے اور ہر بوجھر شگافتہ ہوتے اور درویشی کو نہیں ڈبو سکتا جب مولیٰ فرشتہ اس کا نام لے دے اس کا نام سب سے عظمت والا ہے اور صاحب جلال ہے نور اکبر سے جو نور ہے اپنا نام رکھا ہے اور اس سے اپنے عرش پر قابض ہے اور تجھے دلانا ہوں واسطہ محمد و آل محمد کا اور سوال کرتا ہوں تجھ سے

که رحمت نازل کر محمد و آل محمد بر او میری فلان حاجت بر لا۔

١٨۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَلْبِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمَقْدَامِ قَالَ : أَمَلْتُ عَلَيَّ هَذَا الدُّعَاءَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَهُوَ جَامِعٌ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . تَقُولُ بَعْدَ حَمْدِ اللَّهِ وَالْتِنَاءِ عَلَيْهِ :

اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحِيمُ الْغَفَّارُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ شَدِيدُ الْحِسَابِ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنِيعُ الْقَدِيرُ<sup>(١)</sup> وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الشَّكُورُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمِيدُ الْمَجِيدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الدَّيُّانُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْجَوَادُ الْمَاجِدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَائِبُ الشَّاهِدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ  
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تَمْ نُوْرَكَ قَهْدِيْتِ وَبَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ ، رَبَّنَا وَجْهَكَ  
أَكْرَمَ الْوُجُوْهِ وَجْهَكَ خَيْرَ الْجِهَاتِ وَعَطَيْتَنَا أَفْضَلَ الْعَطَايَا وَأَمْنَاهَا طَطَاعٌ رَبَّنَا فَشَكَرُ وَ نَقْصِي  
رَبَّنَا فَتَغْفِرْ لِمَنْ شِئْتَ ، تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ [بِن] وَتَكْشِفُ السُّوْمَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَتَعْمُوْنَ عَنِ الذُّنُوبِ<sup>(١)</sup> لَا  
تُجَاوِزِي أَيَادِيكَ وَلَا تُحْصِي نِعْمَتَكَ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلٌ فَائِلٌ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ  
فَرَجَهُمْ وَرَوْحَهُمْ وَرَاحَتَهُمْ وَسُرُورَهُمْ وَأَذِقْنِي طَعْمَ فَرَجِهِمْ وَأَهْلِكَ أَعْدَاءَهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ  
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاجْمَلْنَا مِنَ الَّذِينَ لَأَخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ  
يَحْزَنُونَ وَاجْمَلْنِي مِنَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وَتَيْسِّرْ لِي الْقَوْلَ الثَّابِتَ فِي الْحَيَاةِ وَالْدُّنْيَا  
وَفِي الْآخِرَةِ وَ بَارِكْ لِي فِي الْمَجْبَا وَالْمَمَاتِ وَالْمَوْقِفِ وَالشُّوْرِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ وَسَلِّمْ لِي عَلَى الصِّرَاطِ وَاجْزِنِي عَلَيْهِ وَ ارْزُقْنِي عِلْمًا نَافِعًا وَيَقِينًا صَادِقًا وَتَقَى وَبِرًا وَوَرَعًا  
وَخَوْفًا مِنْكَ وَوَقْرًا<sup>(٢)</sup> يَلْمُنِي مِنْكَ زُلْمِي وَلَا يَبَاعِدُنِي عَنْكَ وَأَخْبِنِي وَلَا تَبْغِضْنِي دَتَوْلَنِي وَلَا تَخْذُلْنِي وَ  
أَعْطِنِي مِنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَاجْزِنِي مِنَ السُّوْمِ كُلِّهِ بِحَدَائِقِهِ<sup>(٣)</sup>

أَفْرَأَوَاصِعَدَّ دَرَجَةً : ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ بَلَّغْتَابِهِ وَأَرْضِيْنَاكَ فَيَقُولُ : نَعَمْ . قَالَ : وَمَنْ قَرَأَهُ كَثِيرًا وَتَعَاهَدَهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْ شِدَّةٍ وَحَفِظَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجْرَ هَذَا مَرَّةٍ تَبَيَّنَ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن برحمت بخوانی قرآن پڑھے گا قرآن اس کے گوشت و خون میں داخل ہو جائے گا اور خدا اس کو اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے ساتھ رکھے گا اور قرآن اس کو روز قیامت عذاب سے روکنے والا بن جائے گا اور کہے گا اے میرے رب ہر عمل کرنے والا اپنے اجر کو پہنچ گیا سوائے مجھ پر عمل کرنے والے کے پس اس کو بہترین بخشش عطا کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے درجے پہنائے گا اور اس کے سر پر تاج کرامت رکھے گا آیا ہم نے تجھے راضی کر دیا قرآن کہے گا اے میرے رب میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ چاہتا ہوں پس خدا اس کو اس کے ہاتھ ہاتھ میں دے گا اور خدا کو بایں ہاتھ میں پھروہ داخل جنت ہو گا اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھ اور بلند درجہ حاصل کر۔ قرآن سے کہا جائے گا۔ ہم نے حق پورا کر دیا اور تجھے راضی کر دیا وہ کہے گا ہاں، خدا کہے گا جو قرآن کو زیادہ پڑھے گا اور اس کو یاد کرنے میں تکلیف اٹھائے گا تو خدا اس کو دو ہزار اجر کرامت عطا فرمائے گا۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، وَحَمِيدُ بْنُ زَيْبَادٍ ، عَنِ الْخَشَابِيِّ جَمِيعًا ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ ، عَنِ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ عَمْرِو بْنِ جَمِيعٍ ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِالتَّخَشُّعِ فِي السِّيَرِ وَالْعَلَانِيَةِ لِحَامِلِ الْقُرْآنِ وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ فِي السِّيَرِ وَالْعَلَانِيَةِ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ لِحَامِلِ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا حَامِلِ الْقُرْآنِ تَوَاصَعَ بِهِ يَرْفَعَكَ اللَّهُ وَلَا تَعَزَّ رَبُّهُ فَيَذَلُّكَ اللَّهُ ، يَا حَامِلِ الْقُرْآنِ تَزَيَّنَ بِهِ اللَّهُ يُزَيِّنُكَ اللَّهُ [بِهِ] وَلَا تَزَيَّنَ بِهِ لِلنَّاسِ فَيَشِينُكَ اللَّهُ بِهِ ، مَنْ حَتَمَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا أُدْرِجَتْ السُّبُوءَةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ وَلِكَيْتَهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ وَمَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ قَدْوَلُهُ : لَا يَجْهَلُ مَعَهُ مَنْ يَجْهَلُ عَلَيْهِ وَلَا يَغْضَبُ فِي مَن يَغْضَبُ عَلَيْهِ وَلَا يَجِدُ نَبِيَّ مَن يَجِدُ وَلِكَيْتَهُ يَغْفُو وَيَصْفَحُ وَيَغْفِرُ وَيَحْلُمُ لِنِعْظِمِ الْقُرْآنَ وَمَنْ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ فَظَنَّ أَنَّ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أُوْتِيَ أَفْضَلَ مِنَّا أُوْتِيَ فَقَدْ عَظَّمَ مَا حَقَّرَ اللَّهُ وَحَقَّرَ مَا عَظَّمَ اللَّهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظاہر و باطن میں خشوع کے لئے زیادہ حق دار حامل قرآن ہے اور سب سے زیادہ سخن ظاہر و باطن میں ممتاز دروزہ کے لئے حامل قرآن ہے پھر بلند آواز سے کہا جائے گا اے حامل قرآن قرآن کے ذریعے تو اسح کر اللہ تبارک و تعالیٰ بلند کرے گا اور قرآن کے ذریعے سے نبوی عورت نہ چاہو ورنہ اللہ تمہیں ذلیل کر دے گا۔ اسے حامل قرآن رضائے الہی کے لٹاپنی آرائش قرآن سے کہ اللہ اس سے تیری زینت کرے گا لوگوں کے لئے اس سے زینت کے خواستگار نہ بنو ورنہ اللہ تمہیں عیب دار بنا دے گا جس نے قرآن حتم کیا گویا اس نے نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں

يَمْنَعُ الشَّاجِرَ مِنْكُمْ الْمَشْغُولَ فِي سَوْفِهِ إِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَنْ لَا يَنَامَ حَتَّى يَقْرَأَ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَتَبُ لَهُ مَكَانَ كُلِّ آيَةٍ يَقْرَأُهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ .

۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تاجر کو جو بازار میں مشغولیتوں میں ہو کیا چیز اس کو روکنے والی ہے کہ جب گھر آئے تو سونے سے پہلے قرآن کا ایک سورہ پڑھے اس کے نام پر ہر آیت کی قرأت پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو ہوں گے۔

۳- عَمْرٍو ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُسَافِرٍ ، عَنْ بَشْرِ بْنِ غَالِبِ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلَاتِهِ قَائِمًا يَكْتُبُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةً حَسَنَةً فَإِذَا قَرَأَهَا فِي غَيْرِ صَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ . وَإِنْ نَسِيَ الْقُرْآنَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً ، وَإِنْ حَتَمَ الْقُرْآنَ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ ، وَإِنْ حَتَمَهُ نَهَارًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْحَفَظَةُ حَتَّى يُمِيسِيَ وَكَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُجَابَةٌ وَكَانَ خَيْرًا لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ قُلْتُ : هَذَا لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأْ ؟ قَالَ : يَا أَخَا بَنِي أَسَدٍ إِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ مَا جِدَّ كَرِيمٌ ، إِذَا قَرَأَ مَا مَعَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ ذَلِكَ

۳- فرمایا حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے جو کوئی کتاب خدا کی ایک آیت کھڑے ہو کر پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے سو حسنة لکھی جائیں گے اور جب علاوہ نماز کے پڑھے تو اللہ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور جو قرآن کو سنے تو اللہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اگر ختم قرآن رات کو کرے گا تو ملائکہ صبح تک درود اس پر بھیجیں گے اور اگر دن میں ختم کرے گا تو شام تک فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اور اس کی دعا قبول ہوگی زمین سے آسمان تک اس کے لئے نیک ہوگی۔ میں نے کہا قرآن پڑھنے والے کے لئے اتنا ثواب ہے اور نہ پڑھنے والے کے لئے کیا ہے فرمایا اے بھائی بنی اسد اللہ جواد ہے، بزرگ بے کریم ہے اگر کوئی اتنا پڑھے جتنا اس کو یاد اللہ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے۔

۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍ أَلَةَ الْأَنْبِيَاءِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ حَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ أَوْ أَقَلِّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ ، وَحَتَمَهُ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ ، كُتِبَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ وَالْحَسَنَاتِ مِنْ أَوْلِ جُمُعَةٍ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا إِلَى آخِرِ جُمُعَةٍ تَكُونُ فِيهَا وَإِنْ حَتَمَهُ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ فَكَذَلِكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے جو کون مکہ میں جمعہ تک قرآن ختم کر دے یا اس سے کم و بیش ایام میں مگر ختم جموں تک برابر جنات لکھے جلتے رہیں گے اور اگر اور ایام میں تمام کو۔ یہ تیب بھی اس طرح ثواب ملے گا (اگرچہ کم ہو)

۵۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنْ الشَّرِّ بْنِ سُوَيْدٍ؛ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي بَيْتَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَ مَنْ قَرَأَ حَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَ مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْعَائِتِينَ وَ مَنْ قَرَأَ مِائَتِي آيَةً كُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِينَ وَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ وَ مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ مِنَ الْمُجْتَنِبِينَ وَ مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قَنْطَارٌ مِنْ تَيْلٍ - الْقَنْطَارُ حَمْسَةُ عَشَرَ أَلْفًا وَ مِثْقَالٌ مِنْ ذَهَبٍ وَ الْمِثْقَالُ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ مِيزَانًا - أَصْفَرُهَا مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٍ وَ أَكْبَرُهَا مِائِينَ السَّمَاوِ إِلَى الْأَرْضِ.

۵۔ امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو ایک رات میں دس آیتیں پڑھے گا اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو پچاس آیتیں پڑھے گا اس کو ذاکرین میں لکھا جائے گا اور جو سو پڑھے گا اسے وہ قانتین میں محسوب ہوگا دو سو پڑھے والا خاشعین میں تین سو پڑھے والا فائزین میں ہوگا پانچ سو پڑھے والا مجتہدین میں ہوگا ایک ہزار پڑھنے والے کے لئے تیکوں کا قنطار ہوگا اور قنطار پندرہ ہزار مثقال کا ہوگا سونے کا (اصطلاحاً) اور مثقال ۴۴ قراط کا ہوگا اور وہ چھوٹے سے چھوٹا کوہ احد کی برابر ہوگا اور بڑے سے بڑا اتنا کہ آسمان سے زمین تک پڑ ہو مطلب یہ ہے کہ اس کے ثواب کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ: وَ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ اسْتَمَعَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَمَنَاعَةٌ سِتِّينَ وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَ مَنْ قَرَأَ نَظْرًا مِنْ غَيْرِ صَوْتٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ يَكُلُّ حَرْفٍ حَسَنَةً وَمَنَاعَةٌ سِتِّينَ وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَ مَنْ تَعَلَّمَ مِنْهُ حَرْفًا ظَاهِرًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَنَاعَةَ عَشْرِ سِتِّينَ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ قَالَ: لَا أَقُولُ بِكُلِّ آيَةٍ وَلَكِنْ بِكُلِّ حَرْفٍ: بَاءٌ أَوْ تَاءٌ أَوْ شِبْهَيْهِمَا قَالَ: وَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا [ظَاهِرًا] وَهُوَ جَالِسٌ فِي صَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهٖ حَسَنِينَ حَسَنَةً وَمَنَاعَةَ حَمْسِينَ سِتِّينَ وَرَفَعَ لَهُ حَمْسِينَ دَرَجَةً وَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا وَهُوَ قَائِمٌ فِي صَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ

مِائَةٌ حَسَنَةٌ وَمِخَافَةٌ مِائَةٌ سَيِّئَةٌ وَرَفَعَ لَهُ مِائَةٌ دَرَجَةٍ وَمَنْ حَتَمَهُ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ مُؤَخَّرَةٌ أَوْ مُعَجَّلَةٌ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ حَتَمَهُ كُكَلَةٌ ؟ قَالَ : حَتَمَهُ كُكَلَةٌ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو کتاب کے ایک حرف کو کان لگا کر سنے۔ بغیر قرأت تو اللہ اس کے نام ایک حسنة لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور جو بغیر پڑھے حرف نظر کرے اللہ ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جو کوئی کسی کو قرآن کا ایک حرف پڑھنے تو اللہ اس کے نام پر دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس درجہ بلند کرتا ہے فرمایا میں نہیں کہتا کہ ہر آیت کے بدلے میں بلکہ ہر حرف بایات کے بدلے میں اور یہ بھی فرمایا جو کوئی ایک حرف کو بیٹھ کر نماز میں پڑھے تو اللہ اس کے لئے پچاس حسنة لکھتا ہے اور پچاس گناہ محو کرتا ہے اور پچاس درجہ بلند کرتا ہے اور جو ایک حرف کھڑے ہو کر نماز میں پڑھے تو اللہ ہر حرف کے بدلے سو حسنة لکھتا ہے اور سو گناہ محو کرتا ہے اور سو درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو قرآن ختم کرے بدیر یا جلدی۔ تو اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں پورا قرآن ختم کرے۔ فرمایا ہاں پورا۔

۷۔ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حَتَمَ الْقُرْآنَ إِلَى حَبِثٍ تَعَلَّمَهُ .

۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم قرآن کا ثواب ہے اس شخص کے لئے جس نے جتنا یاد کیا ہے اسے وہاں تک پڑھے۔

## آکھواں باب

### قرآن کا پڑھنا مصحف میں

(باب) ۸

﴿قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي الْمُصْحَفِ مُتَّبِعٍ بِبَصَرِهِ وَخَفِيفَ عَنِ وَالِدَيْهِ وَإِنْ كَانَ كَافِرًا .

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جو قرآن کو دیکھ کر پڑھے اس کی آنکھوں کو فائدہ پہنچے اور اس کے والدین پر

تخفیف عذاب ہوگی اگرچہ وہ کافر ہوں۔

۲۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّرِيرِ ، عَنْ حَمَادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّهُ لَيُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ مُصْحَفٌ يَطْرُدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الشَّيَاطِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ گھر میں قرآن ہوتا کہ اس کی وجہ سے شیاطین کو اس گھر سے دور کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ يَشْكُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَسْجِدٌ خَرَابٌ لَا يُصَلِّي فِيهِ أَهْلُهُ ، وَعَالِمٌ بَيْنَ جُهَالٍ وَمُصْحَفٌ مَعْلُوقٌ قَدْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْعِبَارُ لَا يُقْرَأُ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزیں اللہ سے شکایت کریں گی اور وہ غیر آباد مسجد میں کوئی نماز نہیں پڑھتا، دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو اور کوئی اس سے مسئلہ نہ پوچھے تیسرے وہ قرآن جو گرد آلود ہو اور اس کو کوئی نہ پڑھے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمُهورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَسْعَدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَائِدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ تُخَفِّفُ الْعَذَابَ عَنِ الْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانَا كَافِرَيْنِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرآن کو دیکھ کر پڑھنا والدین کے عذاب میں تخفیف کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي أَحْفَظُ الْقُرْآنَ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي فَأَقْرَأُهُ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي أَفْضَلُ أَوْ أَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : بَلِ اقْرَأْهُ وَأَنْظُرْ فِي الْمُصْحَفِ فَهُوَ أَفْضَلُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّظَرَ فِي الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ ؟

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں دل ہی دل میں قرآن پڑھ لیتا ہوں پس

آیا اس طرح پڑھنا افضل ہے یا قرآن میں دیکھ کر پڑھنا افضل ہے فرمایا دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن پر نظر کرنا عبادت ہے۔

## نوال باب خوش الحسانی سے قرآن پڑھنا

۹ ((بَاب))

﴿تَرْبِيلِ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ الْحَسَنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۙ ﴾ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : بَيِّنَةٌ بَيِّنَاتٌ وَلَا تَهْتِكُ هَذَا الشَّعْرَ وَلَا تَنْتَرُ نَتْرَ الرَّمْلِ وَلَكِنْ افْرَعُوا قُلُوبَكُمْ الْفَاسِيَةَ وَلَا يَكُنْ هُمْ أَحَدُكُمْ آخِرَ السُّورَةِ .

ار راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ الفاظ کو واضح طریق سے ادا کرو اور شاعروں کی طرح برعایت وزن اور لفظی آرائش کے لئے جلدی سے نہ پڑھو اور نہ رمل (جوہر) پراگندہ کی طرح (جو زینت تخت میں کام آئیں) الفاظ کو پراگندہ نہ کرو۔ بلکہ اس طرح پڑھو کہ تمہارے سخت دل نرم ہو جائیں اور اس طرح نہ پڑھو کہ سننے والے یہ چاہنے لگیں کہ کب تمہارا پڑھنا ختم ہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَمْرٍو ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِالْحُزْنِ فَأَقْرَؤُوهُ بِالْحُزْنِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن حکم کے ساتھ نازل ہوا ہے یعنی اس کو پڑھ کر انسان کو شکر آخرت لاحق ہوتی ہے پس قرآن کو دل گداز لہجے میں پڑھو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَقْرُوا الْقُرْآنَ بِالْحَنَانِ وَالصَّوْتِ الْهَيَّاجِ وَإِيَّاكُمْ

عَبْدُ اللَّهِ

کے وجہ

عَبْدُ اللَّهِ  
بِئْسَ جُهَلًاسیور میں  
جو گداز لہجےراشد ، عَنْ  
بِئْسَ لَوْ كَانَا

یق کرتا ہے

عَبْدُ اللَّهِ  
فِي فِدَاكَ إِنِّي

فَقَالَ لِي : بَلِي

پڑھ لیتا ہوں پس



وَلَوْحُونَ أَهْلِ الْفِئْسِقِ وَ أَهْلَ الْكِبَائِرِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ، مِنْ بَعْدِي أَقْوَامٌ يُرْجِعُونَ الْقُرْآنَ تَرْجِيعَ  
الْفِئَاءِ وَالنَّوْجِ وَالرُّهْبَانِيَّةِ ، لَا يَجُوزُ تَرَاقِبَتَهُمْ فَلَوْبَهُمْ مَقْلُوبَةٌ وَقُلُوبٌ مَنْ يُعْجِبُهُ شَأْنُهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لہجہ اور ان کی آوازیں پڑھو اور بجا واپس کو بیکاروں اور گنہگاروں کے لہجہ سے یعنی گویوں۔ منزل سرداؤں وغیرہ کے لہجوں سے میرے بعد کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ قرآن کو راگ کی طرح آواز کے الٹ پھیر کر پڑھیں گے یا نوحہ خوانوں کی طرح یا ترک دنیا والوں کے نغمیں لہجہ میں اور ان کا یہ پڑھنا بارگاہِ الہی میں مقبول نہیں، ان کے دل الٹ چکے ہیں اور ان کے دل بھی جن کو ان کی یہ ممنوعہ قرأت پسند ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ  
ابْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ذَكَرْتُ الصَّوْتَ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
كَانَ يَقْرَأُ قَرُبًا مَرِيئًا بِالْمَاءِ فَصَمِقَ مِنْ حُسْنِ صَوْتِهِ وَإِنْ الْإِمَامَ لَوْ أظْهَرَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لَمَّا  
احْتَمَلَهُ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهِ قُلْتُ : وَلَمْ يَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَيَرْقَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ ؟  
فَقَالَ : إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحْمِلُ النَّاسَ مِنْ خَلْفِهِ مَا يُطِيقُونَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علیؑ کے سامنے حسن صوت اور اس کے اثرات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب قرآن پڑھتے تھے تو کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ادھر سے گزرنے والا آپ کی خوش الحانی سے بہ ہوش ہو جاتا تھا اور اگر امام اس کے متعلق کوئی چیز ظاہر کرتے تو لوگ اس کی خوبی کا تاب نہ لاتے۔ راوی نے کہا۔ جب رسول اللہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو قرآن کی تلاوت میں اپنی آواز بلند کرتے تھے تو کیا ہوتا تھا۔ فرمایا جو لوگ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ان کی قوت برداشت کا اندازہ کرتے ہوئے پڑھتے تھے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ سَلِيمِ الْقَرَاءِ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَعْرَبَ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ .

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کو عربوں کی طرح حروف کو مخارج نکال کر پڑھو کیونکہ قرآن عربی میں ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا وَقَعَتْ

بَيْنَ يَدَيَّ فَقِفْتَ مَوْفَتَ الدَّلِيلِ الْفَقِيرِ وَإِذَا قَرَأْتَ التَّوْرَةَ وَأَسْمِعْتَهَا بِصَوْتِ حَزْبِينَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ موسیٰ بن عمران کو کہ جب میرے سامنے کھڑے ہو تو اس طرح میرے ایک ذلیل فقیر کھڑا ہوتا ہے اور جب توریت پڑھو تو مجھے درد ناک آواز سے سناؤ۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَمْ يُعْطَ أُمْتِي أَوْلَى مِنْ ثَلَاثٍ : الْجَمَالِ وَالصَّوْتِ الْحَسَنِ وَالْحِفْظِ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت کو کم از کم تین چیزیں دی گئیں ہیں ایک جمال دوسری اچھی آواز تیسرے حافظہ۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنْ مِنْ أَجْمَلِ الْجَمَالِ الشَّعْرَ الْحَسَنَ وَنِعْمَةَ الصَّوْتِ الْحَسَنِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جمال میں سب سے بہتر اچھا شعر ہے اور اچھی آواز کا ترانہ۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لِكُلِّ شَيْءٍ حَلِيْبَةٌ وَحَلِيْبَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر شے کا ایک زیر ہے قرآن کا زبور اچھی آواز ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ الصَّبَّاقِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمِصْبَعِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيًّا إِلاَّ أَحْسَنَ الصَّوْتِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا جو نبی بھیجتا ہے وہ خوش آواز ہی بھیجتا ہے۔

۱۱۔ سَهْلُ [بْنُ زِيَادٍ] عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الشَّقَاوُونَ يَمْرُؤُونَ

فَيَقِيعُونَ بِنَايِهِ يَسْمَعُونَ قِرَاءَتَهُ، وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا.

۱۱- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن خوانی کے وقت امام زین العابدین علیہ السلام سے بہتر کوئی خوش آواز نہ تھا۔ جب آپ قرآن خوانی کرتے ہوتے تو قرأت سننے کے لئے سستے آپ کے دروازے پر ٹھہر کر سنتے تھے اور امام محمد باقر علیہ السلام بھی بڑے خوش آواز تھے۔

۱۲- حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْوُثَيْقِيِّ، عَنِ أَبِي بَانٍ عُمَانَ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَكْرَهُ أَنْ يُقْرَأَ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» بِتَفْسِ وَاحِدٍ.

۱۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مروی ہے یہ کہ آپ سورۃ قل ہو اللہ ایک ہی سانس میں جلدی جلدی پڑھ جائیں۔

۱۳- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنِ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِذَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ قَرَعَتْ يَدِ صَوْتِي جَاءَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ: إِنَّمَا تُرَائِي بِهَذَا أَهْلَكَ وَالنَّاسَ قَالَ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ أَقْرَأُ مَا بَيْنَ الْقِرَاءَةِ تَبَيَّنَ تُسْمِعُ أَهْلَكَ وَرَجَعَ بِالْقُرْآنِ صَوْتِكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحِبُّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يُرْجِعُ فِيهِ تَرْجِعًا.

۱۳- ابو بصیر نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے کہا کہ جب میں قرآن پڑھتا ہوں اور میری آواز بلند ہوتی ہے تو شیطان میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے اہل و عیال اور دوسرے لوگوں پر اپنے کو بڑا ظاہر کرو۔ حضرت نے فرمایا اے ابو محمد رکعت ابو بصیر قرآن پڑھتے وقت میاں نہ روی کا لحاظ رکھو نہ زیادہ پست نہ زیادہ بلند اپنے گھر والوں کو سناؤ اور اپنی آواز میں پورچ پیدا کرو۔ اللہ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے جو قرآن خوانی سے متعلق ہو۔

## دسوال باب

اس کے بارے میں جو قرآن کی قرأت سن کر سہوش ہو جائے

(باب) ۱۰

﴿ فَمِمَّنْ يَظْهَرُ الْغَشْبَةَ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ﴾

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنِ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الصَّنِيِّ، عَنِ أَبِي عِمْرَانَ

الرَّمِيَّ ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنْ قَوْمًا إِذَا ذَكَرُوا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ حُدِّثُوا بِهِ صَعِقَ أَحَدُهُمْ حَتَّى يَرَى أَنَّ أَحَدَهُمْ لَوْ قَطَعَتْ يَدَاهُ أَوْ رَجَلَاهُ لَمْ يَشْعُرْ بِذَلِكَ ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ ذَاكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مَا يَهْدَانِي عَنَّا إِنَّمَا هُوَ اللَّيْنُ وَالرَّقَّةُ وَالِدَمْعَةُ وَالْوَجَلُ .  
أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَرَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن کا یا ثواب قرآن کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کو فرش آجاتا ہے اگر ایسی حالت میں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ لئے جائیں تو ان کو خبر نہ ہو، حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ عمل شیطان ہے ان کا وصف نرمی طبیعت، رقت قلب، اشک باری اور خوف خدا ہے ہونا چاہیے۔  
عبد اللہ بن الحکم نے جابر سے انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

## گیارہواں باب

### قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

(باب ۱۱)

﴿ فِي كَمِّ يقرأ الْقُرْآنَ وَيُحْتَمِّ ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَسَّانٍ ؛ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ قَالَ : لَا يُعْجِبُنِي أَنْ تَقْرَأَهُ فِي أَقَلِّ مِنْ شَهْرٍ .

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھنا ہوں فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ قَالَ : لَا ؛ قَالَ : فَبِي لَيْلَتَيْنِ ؟ قَالَ : لَا ؛ قَالَ : فَبِي ثَلَاثٍ ؟ قَالَ : هَا - وَأَشَارَ بِيَدِهِ - ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّ لِرَمَضَانَ حَقًّا وَحَرَمَةً لَا يُشْبِهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ وَكَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقْرَأُ أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ أَوْ أَقَلِّ ، إِنْ الْقُرْآنَ لَا يَقْرَأُ أَحَدُهُمْ وَلَكِنْ يَرْتَلُّ تَرْتِيلاً قَادِمًا مَرَّتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ

فَقِفْتَ عِنْدَهَا وَسَلِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَإِذَا مَرَرْتَ بِآيَةِ فَبِنَادِ كُرِّ النَّارِ فَقِفْتَ عِنْدَهَا وَتَعَوَّدَ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میری حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ابو بصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات ایک تہ قرآن ختم کرنا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں انہوں نے کہا تو پھر دو رات میں ختم کروں فرمایا نہیں انہوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابو محمد ماہ رمضان کا ہم پر حق ہے اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کوئی عظمت نہیں باقی ہمینوں کے لئے حضرت رسولؐ خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے ایک ہدینہ یا کچھ کم میں، قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہیے بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو تو رک جاؤ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الشُّعْمَانِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ فَقَالَ : أَقْرَأُهُ أَحْمَاسًا ، أَقْرَأُهُ أَشْبَاعًا ، أَمَا إِنِّي عِنْدِي مُصْحَفًا مُجَرَّئِي أَرْبَعَةَ عَشَرَ جُزْءًا .

۳۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں میں تہ قرآن ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں، میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزاء پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو دو صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں پچھ ہزار چھ سو چھیانوہ آیتیں ہیں اور ہم اہلبیت کے قرآن میں ۷ ہزار آیتیں ہیں ہمارا قرآن چودہ اجزاء میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کریں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغْبِرَوِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنْ أَبِي سَأَلَ جَدَّكَ عَنْ خَتْمِ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ : بِكُلِّ لَيْلَةٍ . فَقَالَ لَهُ : فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ : فِي شَهْرٍ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ أَبِي : نَعَمْ مَا اسْتَطَعْتُ . فَكَانَ أَبِي يَخْتِمُهُ أَرْبَعِينَ خَتْمَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، ثُمَّ خَتَمْتُهُ بَعْدَ أَبِي قَرِيبًا زِدْتُ وَرَبَّمَا تَمَمْتُ عَلَى قَدْرِ قَرَأَنِي وَشُغْلِي وَنَشَاطِي وَكَسَلِي فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْفِطْرِ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله خَتْمَةً وَإِلَيَّ عليه السلام أُخْرَى وَلِعَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أُخْرَى ، ثُمَّ لِلْأَيْمَةِ عليها السلام حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَيْكَ فَصَيَّرْتُ لَكَ وَاحِدَةً مُنْذُ صِرْتُ فِي هَذَا الْحَالِ فَأَيُّ شَيْءٍ لِي بِذَلِكَ ؟ قَالَ : لَكَ بِذَلِكَ أَنْ

کے درمیان پایا۔ لیکن وہ صاحبِ وحی نہ ہو گا اور جس نے قرآن جمع کیا اس لئے سزاوار ہو گا کہ جو اس سے جاہلانہ بات کرے تو وہ جہالت سے کام نہ لے اور جو اس پر غصہ کرے جو اس میں یہ اس پر غصہ نہ کرے بلکہ غصو کرے، درگزر کرے اور تعظیمِ قرآن کو مد نظر رکھ کر علم سے کام لے اور جسے علمِ قرآن دیا گیا اس نے اللہ کی دی ہوئی حقیر چیز کو بھی بڑا سمجھا اور جس چیز کو (عبادت کو) اللہ نے بڑا جانا اس کو بہت کم سمجھا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا صَالِحُ الْقَمَاطِ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ تَيْلَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : النَّاسُ أَرْبَعَةٌ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ وَمَاهُمْ ؟ فَقَالَ : رَجُلٌ أُوْتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتِ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ أُوْتِيَ الْإِيمَانَ وَرَجُلٌ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ قَيْسِرُ لِي حَالَهُمْ ، فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي أُوْتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتِ الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَلَارْبِحَ لَهَا وَأَمَّا الَّذِي أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتِ الْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْآسِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْأَنْجُرِجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يُؤْتِ الْإِيمَانَ وَالْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَارْبِحَ لَهَا .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگ چار طرح کے ہیں میں نے کہا میں آپ پر سزا دہ کون ہیں۔ فرمایا ایک وہ جسے ایمان تو دیا گیا لیکن قرآن نہیں دیا گیا اور ایک وہ ہے جسے قرآن دیا گیا اور ایمان نہ دیا گیا ہے ایک وہ ہے جسے قرآن و ایمان دونوں دیئے گئے ایک وہ ہے جسے نہ ایمان ملا نہ قرآن ملا میں نے کہا ذرا اس کی توفیق فرمائیے فرمایا ہے ایمان ملا اور قرآن نہ ملا اس کی مثال اس پھل کی ہے جس کا مزہ میٹھا ہو لیکن خوشبودار نہ ہو اور قرآن ملا ایمان نہ ملا اس کی مثال چینی پیلے کے پھول کی ہے جس کی خوشبودار مزہ کڑوا ہے اور جسے قرآن اور ایمان دونوں ملے اس کی مثال ترنگ کی ہے خوش ذائقہ بھی ہے اور خوشبودار بھی اور جسے قرآن ملا نہ ایمان اس کی مثال حنظل کی ہے مزہ کڑوا اور خوشبودار۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ ، جَمِيعًا ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ : عَنْ سَعْيَانَ بْنِ عُبَيْتَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : الْحَالُ الْمُرْتَجِلُ قُلْتُ : وَمَا الْحَالُ الْمُرْتَجِلُ قَالَ : فَتَحَّ الْقُرْآنَ وَخَمَمَهُ ، كُلَّمَا جَاءَ بِأَوْلَادِهِ اذْتَحَلَ فِي آخِرِهِ وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَرَأَى أَنَّ رُجُلًا أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُعْطِيَ فَقَدْ صَغَرَ عَظِيمًا وَعَظَّمَ صَغِيرًا .

تَكُونُ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قُلْتُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ! أَوَّلِي بِذَلِكَ ، قَالَ : نَعَمْ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میرے باپ نے آپ کے جد سے ہر رات ختم قرآن کرنے کے لئے پوچھا آپ کے جد نے فرمایا کیا ہر رات، میرے باپ نے فرمایا ماہ رمضان کی ہر رات۔

آپ کے جد نے فرمایا کیا ماہ رمضان میں اتنے مستزآن پڑھتے ہو میرے باپ نے کہا جی ہاں بشرط طاقت و فرصت۔ میرے باپ رمضان میں چالیس قرآن ختم کرتے تھے باپ کے بعد میں بھی ایسا ہی کرتا تھا کبھی چالیس سے زیادہ کبھی کم بلحاظ اپنی فرصت مشغولیت، جوش اور سستی کے عید الفطر کے روز میں ایک ختم قرآن کا ثواب رسول کو بھیج کر تا تھا دوسرے کا حضرت علی کو تیسرے کا حضرت ناولا کو اس کے بعد اور آئمہ کو آپ تک جب اس حال میں ہوں یعنی اتنا زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں پس اس صورت میں میرے لئے کیا اجر ہوگا۔ فرمایا روز قیامت تم ان حضرات کے ساتھ ہو گے میں نے کہا۔ اللہ اکبر میرا یہ مرتبہ ہے فرمایا ہاں زمین بلکہ

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَزْمَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا خَاضِرٌ فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا حَتَّى يَبْلُغَ رَيْتَ لَيْالٍ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ : هَا ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا أَبَا نُجَيْبٍ إِنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ عليه السلام كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ وَأَقَلَّ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يُقْرَأُ هَذْرَمَةَ وَلَكِنْ يُرْتَلُّ تَرْتِيلاً إِذَا مَرَّتْ بِأَيِّهِ فِيهَا كُرَّ الشَّارِ وَقَعَتْ عِنْدَهَا وَتَعَوَّدَتْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّارِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ : أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي ثَلَاثٍ ؟ فَقَالَ : هَا - وَأَوْفَى بِيَدِهِ - نَعَمْ شَهْرَ رَمَضَانَ لَا يَشْبَهُهُ شَيْءٌ مِنْ الشُّهُورِ لَهُ حَقٌّ وَحُزْمَةٌ ، أَكْثَرُ مِنَ الصَّلَاةِ مَا شَطَطَتْ .

۵۔ راوی کہتا ہے میری موجودگی میں ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں ہر رات میں ایک قرآن پڑھتا ہوں۔ فرمایا تمہیں زیادہ بہت زیادہ ہے میں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں پھر نوبت چھ راتوں تک پہنچی تو آپ نے اشارہ کرنے فرمایا ہاں ٹھیک ہے ایسا ہی کرو۔ پھر فرمایا اے ابو محمد! تم سے پہلے جو اصحاب محمد تھے وہ ایک قرآن ایک ماہ یا کچھ کم میں پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا۔ قرآن کو جلدی نہ پڑھو بلکہ پوری پوری تمہیں سے پڑھو۔ جب ایسی آیت پڑھو جس میں دوزخ کا ذکر ہو تو ٹھہراؤ اور آتش جہنم سے پناہ مانگو، ابوبصیر نے کہا۔ کیا میں ماہ رمضان میں ایک رات میں پورا قرآن ختم کر دیا کروں ، فرمایا نہیں انھوں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں، انھوں نے کہا تین راتوں میں فرمایا ٹھیک ہے وہ ماہ رمضان کی برابر کوئی دوسرا مہینہ نہیں بشرط طاقت اس کا حتیٰ اور حرم نماز سے زیادہ ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن کو تیزی سے نہ پڑھنا چلئے سستی نے خوب کہا ہے۔

گر تو قرآن میں نہ پڑھو اور نہ اس کی بے بسی رونق مسلمان

اول تو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا جائے پھر اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے تاکہ اس کی قرأت سے فائدہ حاصل ہو اور تشریح قرآن کا مقصد پورا ہو۔ الفاظ کو خارج سے ادا کیا جائے گا تو معنی بدل جائیں گے مثلاً اگر کوئی صلی (درود بھیجے) کی صا کو اس کے مخرج سے ادا کرے گا اور سب زبان سے نکلے گا تو اس کے معنی ہو جائیں گے تلوار کھینچ۔ لہذا تھوڑا پڑھو مگر سمجھ کر پڑھو اور تزیل سے پڑھو۔

## بارہواں باب

قرآن جس لہجہ عرب میں نازل ہوا ہے اسی میں بلند ہوگا

(باب ۱۲)

۵ (أَنَّ الْقُرْآنَ يُرْفَعُ تَمَامًا نُزُولًا) ۵

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن التوفائي، عن الشكوتی، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: إِنَّ الرَّجُلَ الْأَعْجَمِيَّ مِنْ أُمَّتِي لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِعَجْمِيَّةٍ فَتَرَفُّهُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى عَرَبِيَّةٍ

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت کا غیر عربی اگر قرآن کو اپنی زبان میں پڑھے گا تو فرشتے اس کو عربی لہجہ میں بارگاہ الہی میں پہنچائیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّا نَسْمَعُ آيَاتِ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ هِيَ عِنْدَنَا كَمَا نَسْمَعُهَا وَلَا نُحْسِنُ أَنْ نَقْرَأَهَا كَمَا بَلَّغْنَا عَنْكُمْ، فَهَلْ نَأْتِمُّ؟ فَقَالَ: لَا، إِقْرُؤُوا كَمَا تَعَلَّمْتُمْ فَسَيَجِبُكُمْ مَنْ يُعَلِّمُكُمْ

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہم جس طرح آیات قرآن کو سنتے ہیں ہمارے پاس وہ نہیں اور نہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے آپ تو کیا ہم گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھے جاؤ۔ عنقریب وہ آنے والا ہے (حضرت حجت) جو تم کو تعلیم دے گا۔



# تیرہواں باب

## فضیلتِ قرآن

(باب) ۱۳

﴿فَصَلِّ الْقُرْآنَ﴾

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ بَدْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ قُلُوبَهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَرَّةً بُوْرِكَ عَلَيْهِ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّةً ثَلَاثًا بُوْرِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بُوْرِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَعَلَى جِبْرَائِيلَ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ عَشْرَ مَرَّةً بَنَى اللَّهُ لَهُ اثْنَيْ عَشَرَ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الْحَقْفَةُ : اذْهَبُوا بِنَا إِلَى قُصُورِ أَجِينَا فُلَانٌ فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا وَمَنْ قَرَأَهَا مِائَةً مَرَّةً عُفِّرَتْ لَهُ ذُنُوبٌ حَمْسَةَ وَعِشْرِينَ سَنَةً مَا خَالَهَا الدِّمَاءُ وَالْأَمْوَالُ وَمَنْ قَرَأَهَا أَرْبَعِينَ مَرَّةً كَانَ لَهُ أَجْرُ أَرْبَعِينَ شَهِيدٍ كُلُّهُمْ قَدْ عُفِّرَ حَوَادِثَهُ وَأُزِيلَ دَمُهُ وَمَنْ قَرَأَهَا أَلْفَ مَرَّةً فِي يَوْمٍ وَ لَبِقَهُ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ أَوْ يَرَى لَهُ .

۱- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے سورہ قل ہوا اللہ ایک بار پڑھا تو اس کو برکت عطا ہوگی اور جو دوسرے پڑھے گا تو اس پر اور اسکے اہل و عیال پر برکت کا نزول ہوگا اور اس کے ہمسایوں پر بھی اور جو بارہ مرتبہ پڑھے گا تو اس کے لئے جنت میں بارہ قصر تعمیر ہوں گے پس اس کے محافظ ملائکہ بہشت کے محافظوں سے کہیں گے ہمیں ہمارے فلاں بھائی کے قصور کے پاس لے چلو ہم ان کو دیکھیں گے اور جو سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کے پچیس برس کے گناہ بخشتے جائیں گے سوائے قتل اور غضب اموال کے اور جو چار سو بار پڑھے گا تو اس کو چار سو شہیدوں کا اجر ملے گا ایسے شہیدوں کے گھوڑوں کو دشمنوں نے کاٹ ڈالا ہو اور ان کا خون بہا یا گیا ہو اور جو رات اور دن میں ایک ہزار بار پڑھے تو مرنے سے پہلے سکرات میں وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لے گا یا فرشتے اس کو دکھائیں گے۔

۲ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمَيْمُونِيِّ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ آيَاتٍ أَنْ يَهْبِطَنَّ إِلَى الْأَرْضِ تَعْلَقَنَّ بِالْعَرْشِ وَقُلْنَ آمَنَّا رَبِّ إِلَهِي إِلَيْنَا إِلَى أَهْلِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِنَّ : أَيْنَ اهْبِطْنَ فَوَعَزَّ بِي وَجَلَّابِي لَا يَسْتَلُونَ كُنَّ أَحَدٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَشِبَعَتِهِمْ فِي دُرِّ مَا افْتَرَضَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

فَات  
عَنْ شَلَا  
بِهِ

قَالَ :  
الْحَقْفَةُ

بِ

عَنْ  
كَمَا  
بَيْنَكُمْ

بِاس  
بِاسِي

فِي كُلِّ يَوْمٍ الْإِنظَارُ إِلَيْهِ بِعَيْنِي الْمَكُونِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظْرَةً أَقْضِي لَهُ فِي كُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِينَ حَاجَةً وَقَبْلَهُ عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْمَعْصِي وَهِيَ أُمُّ الْكِتَابِ وَوَشَّهَدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَةُ الْمَلِكِ .

۲۔ قرابا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ نے ان آیات کو زمین پر اترنے کا حکم دیا تو وہ پایہ عرش سے لپٹ کر کہنے لگیں اے رب ہم کبساں اتریں اہل خطا و ذنوب پر؟ خدا نے ان کو وحی کی کہ تم اترو۔ اپنے عورت و جلال کی قسم آل محمد اور ان کے شیعوں میں جو کوئی بعد نماز فریضہ تم کو پڑھے گا تو میں اس پر ایک نظر ڈالوں گا پورے التفات کے ساتھ، ہر روز ستر مرتبہ میری نگاہ التفات اس پر پڑے گی اور میں ہر نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا اور اس کے گناہ معاف کروں گا اور وہ چار آیات یہ ہیں:-

- (۱) هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ نُبِيَّكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ
- (۲) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْعِلْمُ تَامٌ بِالْقِسْطِ
- (۳) آيَةُ الْكُرْسِيِّ

(۴) اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمَلِكُ تَوَقَّى الْمَلِكُ مِنْ تَشَاءٍ وَتَنْزَعُ الْمَلِكُ مِنْ تَشَاءٍ تَعْرِضُ مِنْ تَشَاءٍ وَتَقْذِلُ مِنْ تَشَاءٍ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَكِّينَ ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شَمْرٍ ، عَنْ جَابِرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ كُلَّهَا قَبْلَ أَنْ يَنَامَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَذُرَّكَ الْفَاقِمُ وَإِنْ هَاتَ كَانَ فِي جِوَارِ نَجْمِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو قرآن کے تمام مسبحات کو سونے سے پہلے پڑھے تو حضرت حجت کی زیارت کے نذرے گا اور اگر مر جائے گا تو جو اس پیغمبر میں جگہ پائے گا۔

توضیح :- سے مراد وہ آیتیں ہیں جن میں ذکر سبح ہے سبحان ، سبح ، سبح وغیرہ کے ساتھ وہ سورے پانچ ہیں جن کے شروع سبح اللہ ہے جیسے سورہ ہمدید ، سورہ فجر سورہ صاف ، سورہ جمعہ جس کا سبح سے ہے اس طرح سورہ تغابن اور پھر سورہ سبح اسمہ ذکرا اعلیٰ اور سبحان اللہ الذی اس سورے کے بعدہ کو شامل کرنے سے سات سورے ہو جاتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمَّانِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ غُفِرَ اللَّهُ

لَهُ دُنُوبٌ حَمْسِينَ سَنَةً .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سونے سے پہلے سورۃ قل ہو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے خدا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۵۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَشَابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنِ مُعَاذِ ، عَنِ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَيْ بَعْدَهَا وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا لَمْ يَرَفِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا يَكْرِهُهُ وَلَا يَقْرُبُهُ شَيْطَانٌ وَلَا يَنْسَى الْقُرْآنَ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۃ بقرہ ابتدائی چار آیتیں ، آیت الکرسی اور جو آیتیں اس کے بعد کہ اور تین آیتیں اس سورہ کے آخر کی پڑھے گا تو اپنے نفس اور مال میں کوئی امر باعث تکلیف نہ پائے گا اور نہ شیطان اس کے قریب ہوگا اور نہ قرآن کو بھولے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ سَيِّدِ بْنِ عَوِيذَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، يَجْهَرُ بِهَا صَوْتَهُ كَانَ كَالشَّاهِرِ سَبَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ قَرَأَهَا سِرًّا كَانَ كَالْمُتَشَجِّطِ يَدْمُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ قَرَأَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهُ عَلَى نَحْوِ أَلْفِ ذَنْبٍ مِنْ دُنُوبِهِ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو سورہ انا انزلناہ باواز بلند پڑھے ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تلوار کھینچے۔ اور جو دل ہی دل میں پڑھے ایسا ہے جیسے راہِ خدا میں زخمی ہونے والا اپنے ہی خون میں لوٹے اور جو دس مرتبہ پڑھے اس کے ایک ہزار گناہ بخشے جائیں گے۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تِلْكَ الْقُرْآنُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رَبُّعُ الْقُرْآنِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن اللہ احد ثلاث قرآن ہے اور قل یا ایہا الکافرین جو تھائی تہ آن ہے۔

۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْرَبٍ ، عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ مَنَابِهِ لَمْ يَخَفِ الْفَالِجَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي دُبُرِ كُلِّ فَرِيضَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ دُحْمَةٌ وَقَالَ : مَنْ قَدَّمَ قَلْبَهُ لِحُكْمِ اللَّهِ أَحَدٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جِبَارِ مَنَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ، يَقْرَأُهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، فَإِذَا قَعَلَ ذَلِكَ رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَهُ وَمَنَعَهُ مِنْ شَرِّهِ ، وَقَالَ : إِذَا خِفْتَ أَمْرًا فَأَقْرَأْ آيَةَ آيَةِ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ثُمَّ قُلْ : اللَّهُمَّ اكْشِفْ عَنِّي الْبَلَاءَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۸- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو سوتے وقت آیتہ الکرسی پڑھے اُسے انشاء اللہ فالج نہ ہوگا اور جو ہر نماز تریفہ کے بعد پڑھے تو کوئی زہر طہر جانور سے ستانہ کے گا اور جو قلم ہو اللہ کو کسی ظالم کی ملاقات کے وقت پڑھے تو اللہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے گا اور جو اپنے چاروں طرف یہ سورہ پڑھ کر دم کرے گا تو اللہ اس کو نیکی کا رزق دے گا اور شرکاموں سے پہلے گا اور حضرت نے فرمایا جس کو کسی امر کا خوف ہو تو اسے چلے سے کہ سو آیتیں قرآن کی کہیں سے پڑھ لے اور پھر کہے خداوند امیری بلا کو دور کر دے - تین بار یہ کہے -

۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيهَا فِي لَيْلَةٍ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا قَنُوتَ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ مَا تَنِي آيَةَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ لَمْ يُحَاجَّهِ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَرَأَ أَحْسَمِيَّةَ آيَةَ فِي يَوْمٍ وَآيَةَ فِي صَلَاةٍ السَّهَرِ وَاللَّيْلِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي اللَّوَجِ الْمَحْفُوظِ قِنْطَارًا مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقِنْطَارُ أَلْفٌ وَمِائَتَانِ أَوْ قِيَّتَهُ ، وَالْأَوْقِيَّةُ أَكْبَرُ مِنْ جَبَلٍ أَحَدٍ .

۹- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں سو آیتوں کو نماز میں پڑھے تو خدا اس کے لئے ایک رات کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جو مخصوص و خشوع ادا کی گئی ہو اور جس نے نماز سے علیحدہ دو سو آیتیں پڑھیں تو قرآن اس سے روز قیامت کوئی جھگڑا نہ کرے گا اور جو پانچ سو آیات رات اور دن کی نمازوں میں پڑھے گا تو خدا اس کے لئے لوہے محفوظ میں ایک قنطار لکھے گا اور قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ کا ہوگا اور ایک اوقیہ کوہ احد سے بڑا ہوگا۔

۱۰ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ حَازِمٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ مَضَى بِهِ يَوْمٌ وَاجِدٌ قَسَلِي فِيهِ يَخْمِسُ صَلَوَاتٍ وَلَمْ يَقْرَأْ بِهَا يَفُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَبِيلَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَسْتَ مِنَ الْمُصَلِّينَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کا ایک دن اس طرح گزرے کہ پانچوں نمازوں میں سے کسی ایک میں نفل ہو اللہ نہ پڑھی ہو تو اس سے کجا جلے گا اے بندہ خدا تو نماز گزاروں میں سے نہیں ہے۔

۱۱۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْعُ أَنْ يَقْرَأَ فِي دُبُرِ الْقَرِيبَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَهَا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَغَفَرَ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَا وَلَدًا .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اس کو چاہیے کہ ہر نماز فریضہ کے بعد نفل ہو اللہ اہد پڑھے۔ جو پڑھے گا تو اس کے لئے دنیا و آخرت کی نیکی جمع کر دے گا اور اس کو اور اس کے والدین اور اولاد کو بخش دے گا۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ سُورَةَ الْأَنْعَامِ نَزَلَتْ جُمْلَةً شَبَعَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَمُوا مَا وَبَجَلُوا مَا فَإِنَّ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا فِي سَبْعِينَ مَوْضِعًا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي قِرَائَتِهَا مَا تَرَكُوهَا .

۱۲۔ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ سورہ انعام جب مکہ کی کل نازل ہوئی تو ستر ہزار ملائکہ نے آنحضرت پر نازل ہوتے وقت اس کی مشابعت کر۔ پس اس کی تعلیم کرو اور اس کی عظمت میں مبالغہ کرو اس میں ستر جگہ اللہ کا نام ہے اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اس کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو اسے ترک نہ کرتے۔

ترجمہ :- ستر جگہ اللہ کا نام ذکر کرنے سے مراد بکثرت ذکر ہے جیسے اس آیت میں اِنَّ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

۱۳۔ عَنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ : لَقَدْ وَافَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَبْعُونَ أَلْفًا وَفِيهِمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَصَلُّونَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ : يَا جِبْرِيلُ بِمَا يَسْتَجِيقُ صَلَاتِكُمْ عَلَيْهِ ؛ فَقَالَ : يَقْرَأُ فِيهِ قَوْلُ اللَّهِ أَحَدًا قَائِمًا وَقَاعِدًا وَرَاكِبًا وَمَأْشِيًا وَذَاهِبًا وَجَائِبًا .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نے سعد بن معاذ کے جنازہ کی نماز پڑھی تو فرمایا ستر ہزار ملائکہ جن میں جبریل بھی شامل تھے اس نماز میں شریک ہوئے۔ میں نے جبریل سے کہا کہ یہ شخص تمہاری نماز کا کس لئے

مستحق ہوا۔ انھوں نے کہا کہ اس لئے کہ اس نے قل ہو اللہ احد کو کھڑے ہو کر بیٹھ کر، سواری میں، پیدل جاتے اور آتے پڑھا ہے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدِّهْقَانِ، عَنْ دُرِّسْتِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ الْهَيْكُمَ التَّكَاثُرُ عِنْدَ النَّوْمِ وَفِي فِتْنَةِ الْقَبْرِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ الہیکم التکاثر وقت خواب پڑھے تو وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزْجِجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ التُّوفَلِيِّ رَفَعَهُ قَالَ : مَا قَرَأْتُ الْحَمْدَ عَلَى وَجْهِ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا اسْكَنَ .

۱۵۔ عبد اللہ ابن فضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ سورہ حمد کسی درد کی جگہ پڑھی جائے گا تو وہ درد ضرور دور ہو جائے گا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَوْ قَرَأْتُ الْحَمْدَ عَلَى مَبِيتٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ دُرْتُ فِيهِ الرُّوحُ مَا كَانَ ذَلِكَ عَجَبًا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ سورہ حمد ستر مرتبہ پڑھ دی جائے اور وہ جی اٹھے گا تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

۱۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَلِيمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا مِنْ أَحَدٍ فِي حِدِّ الصَّبَا يَتَعَهَّدُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ قِرَاءَةَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ كُلِّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنَّ لَهُ تَقْدِيرَ فَخْمَسِينَ الْأَصْرَقِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ كُلِّ لَمَمٍ أَوْ عَرَضٍ مِنْ أَعْرَاضِ الصَّبَانِ وَالْعَطَاشِ وَفَسَادِ الْمَعْدَةِ وَبَدْوِ الدَّمِ أَبَدًا مَا تَعُوذُ بِهَذَا حَتَّى يَبْلُغَهُ الشَّيْبُ فَإِنَّ تَعَهَّدَ نَفْسَهُ بِذَلِكَ أَوْ تَعُوذَ كَانَ مَحْفُوظًا إِلَى يَوْمِ يَقْبِضُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَفْسَهُ .

۱۷۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو کوئی عہد جوانی میں ہر رات سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

تین تین بار پڑھے اور قل ہو اللہ احد سو بار۔ اگر اتنا ممکن نہ ہو تو پچاس مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کو ہر گناہ کبیرہ سے بچائے گا اور روک دے گا بچوں کو عارض ہونے والی بیماری اور عطاش کی بیماری (پچاس فروہی نہ ہو) اور سعدہ کا فساد اس سے دور رہیں گی اور جب یہ کرتا رہے تو خون ہمیشہ رگوں میں گردش کرے گا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو جائے اور اگر برابر ایسا کرتا رہے اور اس کی حفاظت میں لگا رہے تو وہ قبضِ ریح کے دن ستموں سے محفوظ رہے گا۔

۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ اسْتَكْفَى بِآيَةِ مِنَ الْقُرْآنِ مِنَ الشَّرِّ إِلَى الْقُرْبِ كُنِيَ إِذَا كَانَ يَبْقَى .

۱۸- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی دستان کی ایک آیت بھی یقین اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے تو شر سے بچے گا۔

۱۹ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَزْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْعَوْدَةِ قَالَ : تَأْخُذُ قَلْبَهُ جَدِيدَةٌ فَتَجْعَلُ فِيهَا مَاءً ثُمَّ تَقْرَأُ عَلَيْهَا إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ تُلْقِيهِ وَتَشْرِبُ مِنْهَا وَتَتَوَضَّأُ وَيُرَادُ فِيهَا مَاءٌ إِنْ شَاءَ .

۱۹- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تعویذ کے متعلق ایک نیا مسکالہ اور اس میں پانی بھر کر تیس مرتبہ انا انزلنا فی لیلۃ القدر دم کرے پھر اس سے چاہے چھو کا ذکر کرے، چاہے پئے یا وضو کرے انشاء اللہ پانی کم نہ ہوگا۔

۲۰ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِدْرِيسَ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مَفْضَلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مَفْضَلُ احْتَجِزْ مِنَ النَّاسِ كَلِمَتِهِمْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَيَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ : أَقْرَأُهَا عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَمِنْ خَلْفِكَ وَمِنْ فَوْقِكَ وَمِنْ تَحْتِكَ ، فَإِذَا دَخَلْتَ عَلَى سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَاقْرَأْهَا جِبِينَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَعْقِدْ بِيَدِكَ الْبُسْرَى ثُمَّ لَا تَفَارِقْهَا حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ .

۲۰- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے مفضل لوگوں کے متعلق پناہ حاصل کرو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے نفل ہو اللہ احد سے اس کو اپنے داہنے بائیں آگے پیچھے اور تحت و فوق پڑھے اور جب بادشاہ ظالم کے پاس جانا ہو تو یہی دم

کرے جب اس کا سامنا ہو۔ تین مرتبہ اور بائیں ہاتھ کی بند رکھے اور جب اس کے پاس سے نہیٹے ان کو بند رکھے۔

٢١ - تَمِيمُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَمْفِرٍ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ  
عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ : وَاللَّهِ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ  
وَأَكْرَمَ أَهْلَ بَيْتِهِ مَا مِنْ شَيْءٍ تَطْلُبُونَهُ مِنْ حِرْزٍ مِنْ حَرِّ أَوْ عَرَقٍ أَوْ سَرَقٍ أَوْ أَفْلَاتٍ دَابَّةٍ مِنْ صَاحِبِهَا  
أَوْ ضَالَّةٍ أَوْ آيِقٍ إِلَّا وَهَوِيَ فِي الْقُرْآنِ ، فَمَنْ أَرَادَ ذَلِكَ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَمَّا يُؤْمِنُ مِنَ الْحَرِّ وَالْعَرَقِ ؛ فَقَالَ : اقْرَأْ هَذِهِ الْآيَاتِ «اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ  
وَهُوَ تَوَلَّى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ، وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ - إِلَى قَوْلِهِ - سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ، فَمَنْ  
قَرَأَهَا فَقَدِمَ مِنَ الْحَرِّ وَالْعَرَقِ - قَالَ : فَقَرَأَهَا رَجُلٌ وَأَصْطَرَمَتِ السَّارِفِي بِيوتِ جِبْرَانِهِ وَبَيْتُهُ وَسَطَهَا  
فَلَمْ يَبْصُرْ شَيْءًا - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ دَابَّتِي اسْتَمْعَبَتْ عَلَيَّ وَآمَّا  
مِنْهَا عَلَى وَجَلٍ فَقَالَ : اقْرَأْ فِي أُذُنَيْهَا الْيَمْنَى «وَلَهُ أَسْلَمٌ مِنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَ  
إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ» - فَقَرَأَهَا فَذَلَّتْ لَهُ دَابَّتُهُ - وَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَرْضِي  
أَرْضٌ مَسْبُوعَةٌ وَإِنَّ السَّبَاعَ تَعَشَى مَرَّ لِي وَلَا تَجُورُ حَتَّى تَأْخُذَ قَرْبَتَهَا فَقَالَ : اقْرَأْ «لَقَدْ جَاءَكُمْ  
رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ  
حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» - فَقَرَأَهَا الرَّجُلُ فَاجْتَنَبَتْهُ السَّبَاعُ  
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ فِي بَطْنِي مَاءً أَصْفَرَ قَهْلًا مِنْ شِفَاءٍ ؛ فَقَالَ : نَعَمْ يَلَاذِمُهُمْ  
وَلَا دِينَارَ وَلَكِنْ اكْتُبْ عَلَى بَطْنِكَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَتَغَسِّلْهَا وَتَشْرِبْهَا وَتَجْعَلْهَا دَجِيرَةً فِي بَطْنِكَ قَبْرَةً  
يَاذِنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - فَفَعَلَ الرَّجُلُ قَبْرًا يَأْتِيهِ اللَّهُ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي  
عَنِ الضَّالَّةِ ؛ فَقَالَ : اقْرَأْ فِي رِجْلَيْكَ وَقُلْ : يَا هَادِي السَّالَةِ رُدَّ عَلَيَّ صَالَتِي - فَفَعَلَ قَرَدًا لِلَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ ضَالَتُهُ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْآيِقِ فَقَالَ : اقْرَأْ «أَوْ  
كَظَلَمَاتٍ فِي بَحْرِ لَيْسِي يَفْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ قَوْهِ مَوْجٌ - إِلَى قَوْلِهِ - وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَآلَهُ  
مِنْ نُورٍ» - فَقَالَهَا الرَّجُلُ فَجَرَعَ إِلَيْهِ الْآيِقُ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ  
السَّرَقِ فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ قَدْ يُسْرِقُ لِي الشَّيْءَ بَعْدَ الشَّيْءِ لَيْلًا ؛ فَقَالَ لَهُ : اقْرَأْ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَائِكَ  
«قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعُوا وَالرَّحْمَنَ أَيُّهَا مَنْ تَدْعُوا» - إِلَى قَوْلِهِ : وَكَثِيرُهُ تَكْبِيرُهُ ، ثُمَّ قَالَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ بَاتَ بِأَرْضٍ فَغَرَفَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ «إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ



۷۔ زہری نے کہا میں نے علی بن الحسین علیہما السلام سے کہا کون سا عمل افضل ہے فرمایا حال و فرحل میں نے کہا اس سے مراد کیلہ ہے فرمایا۔ متران شروع کر دو اور اسے ختم کر دو جس نے سفر شروع کیا وہ آخر منزل پر پہنچ گیا اور رسول اللہ نے فرمایا اللہ کی عطا ہے قرآن جسے وہ مل گیا تو سب سے افضل پیزل گئی اس نے امر عظیم کو حقیر سمجھا اور امر صغیر کو عظیم جانا۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَهُوَ غَنِيٌّ وَلَا فَقْرَ بَعْدَهُ وَالْأَمْوَالُ غَنِيٌّ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے قرآن پڑھا وہ غنی ہے اس کے بعد فقیری نہیں اور اگر اس کے بعد بھی فقیری رہے تو پھر اس کے لئے غنا نہیں۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : يَا مَعْاشِرَ قُرْآنِ الْقُرْآنِ اتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا حَمَلْتُمْ مِنْ كِتَابِهِ فَإِنِّي مَسْؤُولٌ وَإِنْتُمْ مَسْؤُولُونَ إِنِّي مَسْؤُولٌ عَنْ تَبْلِغِ الرِّسَالَةِ وَأَمَّا أَنْتُمْ فَتَسْأَلُونَ عَمَّا حَمَلْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَسُنِّيهِ .

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے قرآن پڑھنے والو اللہ سے ڈرو اس امر میں کہ اپنی کتاب کے احکام کا جو بار تم پر ڈالا گیا ہے اسے پورا کرو۔ تبلیغ رسالت کے متعلق مجھ سے سوال ہوگا اور جو فراموش تم پر عائد ہیں ان کے متعلق تم سے سوال ہوگا وہ اعمال متعلق ہوں گے اللہ کی کتاب اور میری سنت سے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ قَالَ : سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ لِرَجُلٍ : أَنْجِبْ الْبَقَاءَ فِي الدُّنْيَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ : وَلِمَ ؟ قَالَ : لِقِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ سَاعَةٍ : يَا حَفْصُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَوْلِيَانَا وَ شَبِعِنَا وَلَمْ يُحْسِنِ الْقُرْآنَ عِلْمًا فِي قَبْرِهِ لِيَرْفَعَ اللَّهُ بِهِ مِنْ دَرَجَتِهِ فَإِنَّ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ عَلَى قَدَرِ آيَاتِ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ : اقْرَأْ وَارْقُ ، فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَرْقِي . قَالَ حَفْصُ : فَمَا رَأَيْتَ أَحَدًا أَشَدَّ حَوْفًا عَلَى نَفْسِهِ مِنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَلَا أَرَجَا النَّاسِ مِنْهُ وَكَانَتْ قِرَاءَتُهُ حُزْنًا ، فَلَمَّا قَرَأَ فَكَانَتْهُ يُخَاطَبُ إِنْسَانًا .

۱۰۔ حفص راوی کہتا ہے کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا یہ شخص سوائے سورہ

ایک شخص نے پوچھا جو گھر سے بھاگ جئے اس کے واپس آنے کے لئے بتلیے فرمایا۔ سورہ نور کی یہ آیت پڑھو، اَوْ  
كَظَلَمَاتٍ فِي بَحْرِ لَيْسِي بِعِشَاهُ مَوْجٌ وَمِنْ قَوْوِهِ مَوْجٌ - اِلٰی قَوْلِهِ - وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُوْرًا فَاِنَّهُ  
مِنْ نُوْرِ، - اس شخص نے بیان کیا کہ اس کے بڑھنے سے بھاگا ہوا واپس آگیا۔

پھر ایک شخص نے سرفہ کے متعلق پوچھا کہ میرے گھر سے ہر رات کوئی نہ کوئی شے چوری ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا نبی اسرائیل  
کی یہ آیات پڑھو۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اِنَّمَا تَدْعُوْا فَاٰلَهُ الْاَسْمَاءِ الْغَيْبِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا وَ  
اَبْتِغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يُخْلَقْ وَلَكَا ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْمَلِكِ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
الذَّلٰلُ وَكَبْرَةٌ تَكْبِيْرًا ۝

پھر فرمایا جو کوئی کسی خرابی میں رات گزارے وہ ان آیات کو پڑھے اِنَّ رَبَّكُمْ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ  
وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ - اِلٰی قَوْلِهِ - تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ،  
سورہ اعراف) ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے اور شیاطین اس سے دور رہیں گے وہ یہ عمل کرتا رہا۔ ایک غیر آباد جگہ سویا اور پڑھا  
نہیں شیطان اس پر غالب آگیا۔

شیطان کے ساتھی نے شیطان سے کہا کہ اس کو مہلت دے اس کے بعد وہ شخص بیدار ہو گیا اور اس نے یہ آیت  
پڑھی۔ شیطان نے اپنے ساتھی سے کہا۔ خدا نے تیری ناک رگڑ دی اب ملائکہ اس کی حفاظت میں تک کریں گے صبح کو وہ شخص  
امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کے کلام میں شفا اور سہاٹی ہے، سورج نکلنے کے بعد وہ پھر خراب ہو گیا۔ وہاں اس کو  
شیطان کے بال اکھڑے ہوئے ایک جگہ نظر آئے (جو ملائکہ نے اس کا سر پکڑ کر نوچے تھے)  
توضیح :- اس آدمی کو شیطان کے بال نظر آجانا بہ سبب کرامت امیر المؤمنین علیہ السلام تھا۔

۲۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْسَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ  
أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ لَمْ يُبْرِئْهُ الْحَمْدُ لَمْ يُبْرِئْهُ شَيْءٌ .

۲۲ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو سورہ حمد سے شفا نہ ہوگی اسے کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔

۲۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ - إِذَا أَدَى إِلَى فِرَاشِهِ - : قُلْ يَا أَيُّهَا  
الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ الشِّرْكِ .

۲۳ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بستر خراب پر بیٹھے وقت سورہ قل یا ایہا الکافرون اور  
قل ہو اللہ احد پڑھے گا اللہ اس کو شرک سے بچائے گا۔

قرآن  
سورہ  
سائلہ  
ابن اسرہیل  
یہاؤ  
وئی من  
وائ  
اور پڑھا  
یہ آیت  
دہ شخص  
اس کو  
سمعت  
اور

۲۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ **عَلَيْهِ السَّلَامُ** أَنَّهُ قَالَ : لَأَتَمَّوْا مِنْ قِرَاءَةِ إِذَا زَلَزَلَتِ الْأَرْضُ زَلْزَالَهَا ، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ بِهَا فِي نَوَافِلِهِ لَمْ يُصِبْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِزَلْزَلَةٍ أَبَدًا وَلَمْ يَمُتْ بِهَا وَلَا يَصَاعِقَةً وَلَا يَأْفَاقَةً مِنْ آفَاتِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ وَإِذَا مَاتَ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيمٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ : يَا مَلِكُ الْمَوْتِ ازْفُقْ بِوَلِيِّهِ اللَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ كَثِيرًا مَا يَدُكُرُنِي وَيَدُكُرُ بِلَاوَةَ هَذِهِ السُّورَةِ ، وَتَقُولُ لَهُ السُّورَةُ وَمَسَلْ ذَلِكَ وَ يَقُولُ مَلِكُ الْمَوْتِ قَدَّمَ أَمْرِي رَبِّي أَنْ أَسْمَعَ لَهُ وَأَطِيعَ وَلَا أُخْرِجَ رُوحَهُ حَتَّى يَأْمُرَنِي بِذَلِكَ قَادًا أَمْرِي أَخْرَجْتُ رُوحَهُ وَلَا يَزَالُ مَلِكُ الْمَوْتِ عِنْدَهُ حَتَّى يَأْمُرَهُ بِقَبْضِ رُوحِهِ وَإِذَا كُشِفَ لَهُ الْغِطَاءُ قَبِرَى مَنَازِلَهُ فِي الْجَنَّةِ فَيُخْرِجُ رُوحَهُ مِنَ الْبَيْنِ مَا يَكُونُ مِنَ الْعِلاجِ ، ثُمَّ يَشْتَبِعُ رُوحَهُ إِلَى الْجَنَّةِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَنْتَدِرُونَ بِهَا إِلَى الْجَنَّةِ .

۲۴ فرمایا یا صادق آل محمد نے سورہ اذا زلزلت الارض کے پڑھنے سے ملول نہ ہو جو کوئی اسے نوافل میں پڑھے گا اس کو خدا کبھی زلزلہ کی آفت میں مبتلا نہ کرے گا اور وہ زلزلہ میں نہ مرے گا اور نہ بجلی کی زد میں آئے گا اور نہ دنیا کی کسی آنت میں مبتلا ہو گا مرنے دم تک اور جب مرنے کا وقت آئے گا تو ایک نیک بلع فرشتہ خدا کی طرف سے آئے گا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہے گا اے ملک الموت اس ولی خدا کے ساتھ تری کر، یہ اکثر اوقات میرا ذکر کیا کرتا تھا اور اس سورہ کی تلاوت کرتا تھا اور یہی وہ سورہ کہے گا اور ملک الموت کہے گا میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بات سنوں اور اس کو مانوں اور جب تک وہ مجھ سے نہ کہے اس کی روح قبض نہ کروں جب کہے تب قبض کروں وہ فرشتہ اس وقت تک رہے گا جب تک وہ قبض روح کے لئے کہے جب اس کے سامنے سے پردہ ہٹ جائے گا اور جنت کے مناظر اس کے سامنے آجائیں گے تو تری سے اس کی روح قبض کرے گا اور اس کی روح کے ساتھ ہوں گے جنت تک ستر ہزار فرشتے جو جلد اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

## چودہواں باب

### النواذر

#### (باب النواذر) ۱۴

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ **عَلَيْهِ السَّلَامُ** قَالَ : قُرْأَةُ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةٌ : رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاتَّخَذَهُ

بِضَاعَةٍ وَاسْتَدَّتْ بِهِ الْمُلُوكَ وَاسْتَطَالَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَحَفِظَ حُرُوفَهُ وَضَمَّ حُدُودَهُ  
 وَأَقَامَهُ إِفَامَةَ الْقِدْحِ فَلَا كَثْرَةَ اللَّهُ هُوَ الْوَلَاءُ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْآنِ  
 عَلَى ذَاةِ قَلْبِهِ فَاسْتَهْرَ بِهِ لَيْلَهُ وَأَطْمَأَنَّهُ نَهَارَهُ وَقَامَ بِهِ فِي مَسَاجِدِهِ وَتَجَافَى بِهِ عَنْ فِرَاشِهِ قَبِيًّا وَلَيْتَكَ  
 يَدْفَعُ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْبَلَاءَ وَيَأُوتِيكَ يُدْبِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَيَأُوتِيكَ يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 الْقَيْثَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَاللَّهِ لَهَوْلَاءُ فِي قُرْآنِهِ الْقُرْآنُ أَنْ أَعَزُّ مِنَ الْكِبَرِيَّتِ الْأَحْمَرِ .

اگر فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ ہے قرآن کو دولت کمائے  
 کا در یوں بنایا ہے اور بادشاہوں سے نفع چاہے اور لوگوں میں عزت کا خواستگار ہو ہے دوسرا وہ ہے جس نے قرآن کو حفظ  
 کیا ہے اس کے حدود و احترام کو ضائع کیا ہے اور اس کے تیر جہاد شیطان میں کام نہیں آتے۔ خدا ان حاملانِ قرآن کو  
 زیادہ نہ بنائیگا۔ تیسرے وہ ہے جس نے قرآن کو اپنے مرض قلب کا علاج قرار دیا ہے وہ راتوں کو تلاوت کے لئے جاگا ہے اور  
 دن کو بھوکا پیاسا رہا ہے مسجدوں میں نماز ادا کی ہے اور اپنے فرش پر یا خدا میں پہلو بٹکتے ہیں یہی وہ ہیں جن کے صدقے میں  
 اللہ بلاؤں کو لوگوں سے دور رکھتا ہے اور دشمنانِ دین سے انتقام لیتا ہے انہی کی وجہ سے مینہ برساتا ہے واللہ یہ فیاریان  
 قرآن شرح کند حک سے زیادہ کیا ب ہیں۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ  
 عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : نَزَلَ  
 الْقُرْآنُ أَنْبَاتًا : ثَلَاثٌ فِيْنَا وَفِي عَدُوِّنَا ، وَثَلَاثٌ سُنَنٌ وَأَمْثَالٌ ، وَثَلَاثٌ قَرَائِمٌ وَأَحْكَامٌ .

۲۔۱۔ اصبح بن نباتہ نے امیر المؤمنین سے نقل کیا ہے کہ قرآن تین حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ ہمارے اور ہمارے  
 دشمنوں کے بارے میں ہے ایک حصہ سنن و امثال میں ہے اور ایک حصہ قرائیں و احکام میں ہے۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ  
 قُرَيْبٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ : رُبْعٌ حَلَالٌ  
 وَرُبْعٌ حَرَامٌ وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَأَحْكَامٌ وَرُبْعٌ خَبَرٌ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَنَبَأٌ مَا يَكُونُ بَعْدَكُمْ وَفَضْلٌ مَا بَيْنَكُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن کے چار حصے ہیں ایک جو حلال میں حلال ہے ایک میں حرام  
 ایک جو حلال میں سنن و احکام میں ہے اور ایک جو حلال میں وہ خبریں ہیں جو تم سے پہلے لوگوں سے متعلق ہیں اور خبریں ان  
 کی جو تمہارے بعد آنے والے ہیں اور فضیلت میں تمہارے درمیان۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مَعْمَرَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبْعٌ فِينَا وَرُبْعٌ فِي عَدُوِّنَا وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَأَمْثَالٌ وَرُبْعٌ قَرَائِصُ وَأَحْكَامٌ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن نازل ہوا ہے چار حصوں میں ایک جو تمہاری ہمارے بارے میں ایک جو تمہاری ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے اور ایک جو تمہاری سنن اشغال کے بارے میں اور ایک جو تمہاری قرائص و احکام کے بارے میں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مَنَّانِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ السَّرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَوَّلُ مَا نَزَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ، وَآخِرُهُ «إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ»

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے پہلے سورہ اقرار باسم ربک نازل ہوا ہے اور سب سے آخر میں اذ انصر اللہ۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَنَجْمِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمَانَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ حَمَّصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «شَهْرٌ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ، وَإِنَّمَا أُنزِلَ فِي عِشْرِينَ سَنَةً بَيْنَ أُوَّلِهِ وَآخِرِهِ؟» فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ نَزَلَ فِي طَوْلٍ عِشْرِينَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ: «فَالِ السِّيءِ» عليه السلام: نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ فِي أُوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنزِلَتِ التَّوْرَةُ لَيْسَتْ مَضِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنزِلَ الْأَنْجِيلُ لِثَلَاثِ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنزِلَ الرَّبُّورُ لِنَمَانٍ عَشَرَ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنزِلَ الْقُرْآنُ فِي ثَلَاثِ وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے راوی نے پوچھا کہ قرآن تو بیس برس کے عرصہ میں نازل ہوا ہے حضرت نے فرمایا پورا قرآن تو ماہ رمضان میں بیت المعمور میں نازل ہوا تھا پھر بیس برس کے عرصہ میں حضرت رسول خدا پر نازل ہوتا رہا۔ پھر فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم پر صحیفہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے اور تو ربیت ۶ رمضان کو نازل ہوئی انجیل ۱۳ ماہ رمضان کو زبور ۱۸ ماہ رمضان کو اور قرآن ۱۳ ماہ رمضان کو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَاتَنفَالُ بِالْقُرْآنِ.

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے قرآن سے تقاضا نہ کرو (غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے نہ کرنے لگیں۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّوْدَانِيِّ قَالَ : عَرَّضْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام كِتَابًا فِيهِ قُرْآنٌ مُخْتَلَمٌ مُمَشَّرٌ بِالذَّهَبِ وَكُتِبَ فِي آخِرِهِ سُورَةٌ بِالذَّهَبِ وَأَرَيْتُهُ آيَاتَهُ فَلَمْ يَبَيِّنْ فِيهِ شَيْئًا إِلَّا كِتَابَةَ الْقُرْآنِ بِالذَّهَبِ وَقَالَ : لَا يُعْجِبُنِي أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ إِلَّا بِالسَّوَادِ كَمَا كُتِبَ أَوَّلَ مَرَّةٍ .

۸۔ رادی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک کتاب پیش کی جس میں قرآن لکھا ہوا تھا آیت کے آخر کی علامت اور دسویں آیت کے آخر کی علامت اور آخر سورہ کی آیت سنہری تھی۔ میں نے وہ تحریر حضرت کو دکھلائی حضرت نے اور تو کوئی اعتراض نہ کیا۔ ہاں کتاب قرآن سونے کے پانی سے کرنے کے متعلق فرمایا کہ مجھے تو یہی پسند ہے کہ قرآن کی کتابت سیاہی سے ہو جس طرح پہلی مرتبہ ہوئی تھی۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يَاسِينَ الصَّرِيرِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : تَأْخُذُ الْمُصْحَفَ فِي الثَّلَاثِ النَّهْيِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَنْشُرُهُ وَتَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ وَمَا فِيهِ وَبِعِ اسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَكْبَرِ وَأَسْمَاؤِكَ الْحُسْنَى وَمَا يُخَافُ وَيُرْجَى أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ عَتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ» وَتَدْعُو بِمَا بَدَأَ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ .

۹۔ زرادہ سے مروی ہے کہ شب قدر میں قرآن کو کھولو اور اپنے منہ کے سامنے رکھ کر کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں واسطہ سے کہ تیری نازل کی ہوئی کتاب کا اور جو اس میں ہے اور اس میں تیرا اسم اعظم ہے اور تیرے اسمائے حسنی ہیں اور جس سے خوف کیا جاتا ہے اور جس کی امید کی جاتی ہے کہ مجھ کو آتش جہنم سے آزاد کر۔ پھر جو چاہے دعا مانگ۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّصْرِ ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شَمْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ رُبْعٌ وَرُبْعُ الْقُرْآنِ شَهْرُ رَمَضَانَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہر شے کے لئے رُبع ہمارا ہے اور قرآن کی رُبع ہمارا ماہ رمضان ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ أَوْ عَنِ عَمْرِو ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْقُرْآنِ وَالْفُرْقَانِ أَهْمَا شَيْئَانِ أَوْ شَيْءٍ وَاحِدٌ ؟ فَقَالَ عليه السلام : الْقُرْآنُ جُمْلَةُ الْكِتَابِ

وَالْقُرْآنُ الْمُنْكَمُ الْوَاحِدُ الْعَمَلِي بِهِ

۱۱۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قرآن و فرقان دو چیزیں ہیں یا ایک ہی چیز ہے حضرت نے فرمایا قرآن پوری کتاب ہے اور فرقان وہ آیات حکم ہیں جن پر عمل واجب ہے۔

۱۲۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ وَاحِدٌ نَزَلَ مِنْ عِنْدِ وَاحِدٍ وَلَكِنَّ الْأَخْتِلَافَ يَجْعَلُهُ، مِنْ قِبَلِ الرَّؤُوفِ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن واحد ہے ذات واحد کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اختلاف تو راویوں کا پیدا کردہ ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنِ الْفَضِيِّ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَقَالَ: كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ نَزَلَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْوَاحِدِ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگ کہتے ہیں قرآن نازل ہوا ہے سات حرفوں پر، فرمایا دشمنان خدا جو کہ ہیں ایک ہی حرف پر ایک ہی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِأَنَّكَ أَعْنِي وَأَسْمَعِي بِأَجَاوِزٍ!

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَعْنَاهُ مَا عَسَا تَبَّ اللَّهُ عَنْ وَجَلٍ بِهِ عَلَى نَبِيِّهِ عليه السلام فَهُوَ يَعْنِي بِهِ مَا قَدْ مَضَى فِي الْقُرْآنِ مِنْ قَوْلِهِ: هُوَ لَوْلَا أَنْ تَبَتَّنَا أَنْتَ كُنْتَ تَرَكُنَّا إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا، عَنِّي بِذَلِكَ غَيْرُهُ.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ قرآن اس طرح نازل ہوا ہے کہ میری مراد تجھ سے ہے اور سنا تا مقصود ہے پڑوسی کو۔ آخر کا جملہ ایک ضرب المثل ہے ایک عورت دوسری عورت سے پہلو دار کلام کرتی تھی یعنی کہتی تھی کسی اور سے اور سنا تا مقصود تھا پڑوسن کو یعنی مخاطب نبی سے اور مقصود میں دوسرے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرآن میں جہاں اللہ نے اپنے نبی کو عتاب کیا ہے اس سے مراد دوسرے

ہیں جیسے فرمایا ہے اگر ہم اسے رسول تمہیں ثابت قدم رکھتے تو تم فرود کچھ نہ کچھ کفار و مشرکین کی طرف مائل ہو جاتے یہاں مراد غیر نبی ہیں۔

۱۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السَّمْطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ قَالَ : أَقْرَأُوا كَمَا عَلَّمْتُمْ .

۱۵۔ راوی نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے تنزیل قرآن کے متعلق پوچھا تو فرمایا اسی طرح پڑھے جاد میں طرح تم کو تعلیم دی گئی۔

۱۶ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مِصْحَمًا وَقَالَ : لَأَنْتَظِرُ فِيهِ ، فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ : «لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا» فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ : قَبِعَتْهُ إِلَيَّ ، أَيْ : ابْعَثْتُ إِلَيْهِ بِالْمِصْحَفِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور لکھا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا میں نے اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورہ بنی نہل (لم یکن الذین کفروا) میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن میرے پاس واپس بھیج دو۔

یہ نام بطور تفسیری نوٹ کے تھے نہ کہ اصل قرآن، آپ نے نقل کرنے کی اجازت نہ دی کہ باپ دادا لوگ اس کو اصل قرآن قرار دے لیں۔

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبِي عليه السلام : مَا صَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بِعَمَلِهِ بِبَعْضِ الْإِكْفَرِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار نے فرمایا جس نے ایک آیت کو دوسری آیت کی طرح قرآن یا یعنی آیات متشابہات کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے آیات صحیحہ کی طرح کی اس نے کفر کیا۔

۱۸ - عَنْهُ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّصْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ ؛ عَنْ جَابِرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَقَعَ مِصْحَفٌ فِي الْبَحْرِ فَوَجَدُوهُ وَقَدْ ذَهَبَ مَا فِيهِ إِلَّا هَذِهِ آيَةٌ «الْإِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ»

۱۸۔ عنہ، عن الحسين بن النصير، عن القاسم بن سليمان، عن أبي مريم الأنصاري؛ عن جابر بن أبي جعفر عليه السلام قال: سمعته يقول: وقع مصحف في البحر فوجدوه وقد ذهب ما فيه إلا هذه آية «إلى الله تَصِيرُ الْأُمُورُ»



۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن دریا میں گر گیا لوگوں نے اسے پکڑ لیا مگر اس حال میں کہ یہ آیت باقی رہی۔ آگاہ ہو کہ اللہ کی طرف امور کی بازگشت ہے۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن کی ہر آیت کی تاویل لوگوں نے اپنے دل سے کر کے گویا اسے ضائع کر دیا اس کا صحیح مفہوم قائم آل محمد ہی کے زمانہ میں لوگوں کو معلوم ہو گا جب کہ تمام اختلافات مٹ جائیں گے

۱۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنِ أَبِي بَانٍ، عَنْ مَيْمُونِ الْفَدَّاحِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : اقْرَأْ ، قُلْتُ : وَمِنْ آيَاتِي شَيْءٌ أَوْقَرَأُ ؟ قَالَ : مِنَ السُّورَةِ وَالنَّشِيعَةِ قَالَ : فَجَعَلْتُ النَّشِيعَةَ فَقَالَ : اقْرَأْ مِنْ سُورَةِ يُونُسَ قَالَ : فَتَرَأْتِ وَاللَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَ زِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ، قَالَ خَشْيَكَ . قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِنِّي لَا أَعْبُدُ كَيْفَ لَا أَتُحِبُّ إِذَا قُرِئَتْ الْقُرْآنُ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے کہا پڑھو، میں نے کہا کیا پڑھوں، فرمایا نویں سورت میں تلاش کرنے لگا۔ فرمایا سورہ یونس پڑھو۔ جن کے لئے دنیا میں بھلائی ہے ان کے لئے آخر میں بھی بھلائی ہے بلکہ کچھ پڑھو کہ (نہ گنہگاروں کی طرح) ان کے چہروں پر کانک لگی ہوئی ہوگی اور نہ انھیں ذلت ہوگی۔ امام نے فرمایا تیرے غرور و فخر کے لئے یہی کافی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ میں کیوں بوڑھا ہوں جب قرآن میں یہ پڑھوں۔

ترجمہ: قرآن میں سورہ یونس دسواں سورہ ہے بشمول سورہ الحمد، اور نواں سورہ تفسیر: ہے بغیر الحمد یا یہ کہ سورہ النفال اور توبہ کو ایک سورہ مانا جاتا ہے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَلْسَانُ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ» قُلْتُ : يُبِينُ الْأَلْسَانَ وَلَا تُبِينُ الْأَلْسَانَ .

۲۰۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کھلی عربی زبان میں قرآن ہے فرمایا وہ ظاہر کرتا ہے ان تمام زبانوں کو عربی زبان میں جو مختلف زبانوں میں انبیاء پر نازل ہوئیں اور ان زبانوں کا بیان نہیں۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْوَلِيدِ . عَنْ أَبِي بَانٍ ، عَنْ غَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَقَرَأُ آخِرَ الْكِتَابِ إِلَّا تَبَقَّطَ فِي السَّاعَةِ النَّبِيُّ يُرِيدُ .

یہاں مراد

بیب، عن

بیس طرح تم

الحسن بہائم

اہم نے

القاسم کفر

قرآن یا

جاہلیہ

۲۱۔ نہ مایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی سورہ کھف کی آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہے گا بوجھلے گا۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَعِيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنِ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَنِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: سَلِمْتُ مَوْلَاكَ وَكَرِهْتُ أَنْ لَا تَبْسُ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا مَوْزَعًا يَسْ، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَقَدَّمُ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْبُدَ مَا قَرَأَهُ، قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ.

۲۳۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ سلیم آپ کے غلام نے بیان کیا ہے کہ اس کو سولے سورہ کھف کے اور کوئی سورہ یاد نہیں۔ کیا جب وہ رات کو نماز یا غیر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا چاہے تو اس سوہ کو بار بار پڑھے۔ نسر مایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَيَّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفًا مِنَ الْقُرْآنِ أَيْسَ عَلَيَّ مَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كُنْ عَنْ هَذِهِ الْفِرَاعَةِ أَقْرَأَ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَتَوَقَّعُوا الْقَائِمَ عليه السلام فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ حَيًّا وَوَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلَيَّ عليه السلام وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلَيَّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حَيًّا قَرَعَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ الله عَلَيَّ عليه السلام وَوَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا: هُوَ ذَا عَيْنِنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لِأَحَابَةِ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَدًا، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أَخْبِرَ كُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرُؤِهِ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا اس کی قرأت عام لوگوں کی قرأت کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ۔ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو۔ جب تک ظہور قائم آل محمد نہ ہو۔ جب ظہور ہوگا تو وہ قرآن کی صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور فرمایا جب حضرت جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو آپ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح رسول خدا پر نازل ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کہیں اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ ثُمَّ يَقْرَأُهُ ثُمَّ يَنْسَاهُ أَعْلَيْهِ فِيهِ حَرْجٌ ؟ فَقَالَ : لَا . ۲۴۔ رادی نے مسادق آل محمد سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جس نے قرآن پڑھا اور بھول گیا پھر پڑھا پھر بھول گیا آیا اس میں اس کے لئے حرج تو نہیں فرمایا نہیں۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّصْرِيِّ بْنِ سُؤَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سَلِيمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو طَالِبٍ : مَا حَرَّبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَذَبَ . ۲۵۔ ترجمہ حدیث مکہ میں دیکھیے۔

۲۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْبَادٍ ، وَوَعْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سُورَةُ الْمَلِكِ هِيَ الْمَلَايِمَةُ تَمْتَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْرَةِ وَسُورَةُ الْمَلِكِ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَكْتَسَرَ وَأَطَابَ وَلَمْ يَكُنْ بِبَاهُونَ الْعَافِيَيْنِ وَإِنِّي لَأُرْكَعُ بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ وَإِنِّي وَالِدِي عليه السلام كَانَ يَقْرُؤُهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ نَاكِرٌ وَنَكِيرٌ مِنْ قَبْلِ رَجُلِهِ قَالَتْ رِجَالُهُ لَهُمَا لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقُومُ عَلَيَّ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمَلِكِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَتِهِ وَإِذَا أَتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ جَوْفِي قَالَ لِمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ ، قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ أَوْعَانِي سُورَةَ الْمَلِكِ وَإِذَا أَتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ لِسَانِي قَالَ لِمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقْرَأُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَتِهِ سُورَةَ الْمَلِكِ . ۲۶۔ عدهٴ من اصحابنا، عن سهل بن زياد، ووعد بن يحيى، عن احمد بن محمد بن عيسى جميعا عن ابن مجزوب، عن جميل، عن سدير، عن ابي جعفر عليه السلام قال: سورة الملك هي الملاييمه تمتع من عذاب القبر وهي مكتوبه في التوراة وسورة الملك ومن قرأها في ليلته فقد اكتسرت واطاب ولم يكن باهون العافيين واني لاركع بها بعد عشاء الآخرة وانا جالس واني والدي عليه السلام كان يقرأها في يومه وليلته ومن قرأها اذا دخل عليه في قبره ناكرو ونكير من قبل رجله قالت رجاله لهما ليس لكما الى ما قبلي سبيل قد كان هذا العبد يقوم علي ف يقرأ سورة الملك في كل يوم وليلته واذ اتيت من قبلي جوفي قال لهما: ليس لكما الى ما قبلي سبيل، قد كان هذا العبد اوعاني سورة الملك واذ اتيت من قبلي لساني قال لهما: ليس لكما الى ما قبلي سبيل قد كان هذا العبد يقرأ في كل يوم وليلته سورة الملك.

۲۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ سورہ ملک (تبارک الذی بیدہ الملک) عذاب قبر سے روکنے والا ہے یہ سورہ تورات میں بھی ہے۔ یعنی جس زبان میں اس میں یہ سورہ ہے عربی میں اس کا ترجمہ الملک ہے (جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امامت کا اختیار بندوں کو نہیں بلکہ یہ امر خدا کے ہاتھ میں ہے جس نے یہ سورہ رات کی عبادت میں پڑھا اور ذکر خدا زیادہ اور اچھی طرح کیا تو وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور میں یہ سورہ عشر آخرا نماز دن کے بعد میٹھ کر پڑھا ہوں اور میرے والد ماجد اس سورہ کو ہر دن اور ہر رات میں پڑھتے تھے اس کے پڑھنے والے کی قبر میں ناکر و نکیر اس کے پیروں کی طرف سے داخل ہوں گے تو ان کے دونوں پیر کہیں گے کہ تم دونوں کو ہماری طرف سے آنے کا راستہ نہیں۔ کیونکہ یہ شخص ہر رات اور ہر دن نماز میں کھڑے ہو کر سورہ ملک پڑھا کرتا تھا اور جب وہ اس کے درمیان سے آنا چاہیں گے تو وہ کہے گا ادھر سے تمہارا راستہ نہیں

پا ہے گا

عن

س کے

برایا کوئی

تہ قال:

عہ اللہ

اب اللہ

جین

تہ من

ہ بعد

رہا تھا

ی پڑھو

میں کے

تھے تو

خدا پر

نران

تہ میں

قل ہو اللہ کے اور کچھ نہیں جانتا تھا) کیا تو دنیا کے لئے لقا چاہتا ہے اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیوں؟ تاکہ سورہ قل ہو اللہ کی تلاوت کروں یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ پھر ایک گھڑی بعد فرمایا اسے حفص ہمارے محبوب اور شیعوں میں سے جو کوئی مر جائے اور قرآن اچھی طرح نہ پڑھا ہو تو اس کو قبر میں تعلیم دے دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند کرے۔ بعد آیات قرآنی اس سے کہا جائے گا پڑھو اور ترقی کرو۔ وہ پڑھ کر بلند مرتبہ پائے گا پھر حفص نے کہا۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے زیادہ کسی کو خوف خدا کرتے نہیں دیکھا اور نہ ان سے بہتر لوگوں کی امید گاہ کسی کو پایا۔ وہ بڑے دردناک لہجے میں پڑھتے تھے لیس معلوم ہوتا تھا گویا کسی سے مخاطب ہیں۔

۱۱ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: حَمَلَةُ الْفُرَّانِ عَرَفَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالْمُجَاهِدُونَ فَوَادُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالشُّرُكُ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن کے پڑھنے والے اہل جنت کے عارفین ہوں گے اور مجاہد لوگ اہل جنت کے پیش رو اور عزمین اہل جنت کے سردار ہیں۔

## تیسرا باب بمشقت تعلیم قرآن حاصل کرنا (باب ۳)

(مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ بِمَشَقَّةٍ) ❦

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ بَسَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الَّذِي يُعَالِجُ الْقُرْآنَ وَيَحْفَظُهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْهُ وَقَلَّةٍ جَفِظَ لَهُ أَجْرَانِ.

۱۔ سنا رہا صادق آل محمد نے جو کوئی پڑھنے کی مشق جاری رکھتا ہے اور حفظ کرنے کی مشقت برداشت کر کے متواتر اسے حفظ بھی کر لیتا ہے تو پھر خدا اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

۲۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ الْقَتَّاعِ بْنِ

کیوں کہ اس نے سورہ ملک کو دل میں جسگہ دی تھی اور جب وہ اس کی زبان کی طرف سے آنا چاہیں گے تو کچھ گی کہ ادھر سے تمہارا راستہ نہیں کیوں کہ یہ شخص شب و روز میں سورہ الملک کو پڑھا کرتا تھا۔

۲۷۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَرْقَدٍ وَالْمَعْلَى ابْنِ خُنَيْسٍ قَالَا : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمَعَنَا رِبْعَةُ الرَّأْيِيِّ فَذَكَرَ فَضْلَ الْقُرْآنِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَتِنَا فَهُوَ ضَالٌّ ، فَقَالَ رِبْعَةُ : ضَالٌّ ؟ ، فَقَالَ : نَعَمْ ضَالٌّ نَمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَمَا تَحْسَبُ فَتَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَتَهُ أُمَّيَّ ؟

۲۷۔ عبد اللہ بن فرقد اور معل بن خنیس نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے ساتھ ربیعہ بن رائی بھی تھا۔ ہمارے درمیان قرآن کی تفصیلت کا ذکر ہوا۔ حضرت جعفر صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا اگر ابن مسعود کی قرأت ہماری سی قرأت نہیں ہے تو وہ گمراہ ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا ہم اسی طرح قرأت کرتے ہیں جس طرح میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین علیہما الصلوٰۃ والسلام قرأت کیا کرتے تھے۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى نَبِيِّهِ عليه السلام سَبْعَةٌ عَشَرَ آيَةً .

۲۸۔ ہشام بن سالم نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو قرآن جو جبرائیل امین حضرت رسول خدا پر لے کر آئے تھے اس میں ستر ہزار آیتیں تھیں۔

توضیح :- اس حدیث میں آیات کی تعداد ستر ہزار بیان کی گئی ہے لیکن موجودہ قرآن میں آیات کی تعداد پچھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہے اور طبری علیہ الرحمہ نے مجمع البیان میں لکھا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قرآن میں آیات کی تعداد پچھ ہزار دو سو تیسٹھ ہے یہ اختلاف آیات کی حد معین کرنے کی بنا پر نفا لباً پیدا ہوا ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے اس کا امکان ہے کہ ستر ہزار میں احادیث کو بھی شامل کر لیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کہ ادھر سے

وَالْمَعْلَى  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
نَعَمْ ضَاؤُ

میں حاضر تھے  
بر علیہ السلام نے  
یا جس طرح میرے

نَ الَّذِي

وہ خدا پر ہے کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کتاب العشرہ

# پہلا باب

## معاشرت میں واجب ہے

(باب ۱)

﴿ مَا يَجِبُ مِنَ الْمُنَاسَرَةِ ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَدِيدٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَلَيْكُمْ بِالْمُتَلَاةِ فِي الْمَسَاجِدِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ لِلنَّاسِ وَإِقَامَةِ الشَّاهِدَةِ وَحُضُورِ الْجَنَائِزِ إِتْدَ لِأَبَدٍ لَكُمْ مِنَ النَّاسِ إِنْ أَحَدًا لَا يَسْتَقْبِي عَنِ النَّاسِ لِيَسْمَعُوا لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسجدوں میں نماز پڑھنا، پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کرنا، کسی کو اسی دینا جنازوں میں حاضر ہونا اپنے لئے لازم و مستلزم اور لوگوں کے ساتھ مل کر رہنا لازم ہے کیونکہ کوئی شخص بنی نوع انسان کے مستحق نہیں ہو سکتا، اپنی زندگی کے معاملات میں ایک دوسرے سے تعین رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقُضَيْبِ بْنِ شاذَانَ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ يَسْتَقْبِي لَنَا أَنْ نَضَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَفِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ ؟ قَالَ : قَوْلُ وَنِ الْإِمَانَةِ إِلَيْهِمْ وَتَسْمِيَتُ الشَّهَادَةِ لَهُمْ وَعَلِيمِهِمْ وَتَعَرُّدُونَ مَرْضَاهُمْ وَتَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ .

۲۔ معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔ فرمایا ان کی امانتیں ادا کرو، ان کی سچی گواہیاں دو، خواہ موافق ہوں یا مخالف، ان کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں حاضر ہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، وَنُجَيْبِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَبِيبِ الْخَمَمِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ وَالْإِحْتِيَادِ وَالشَّهَادَةِ وَالْجَنَائِزِ وَعُدُّوا الْمَرْضَى وَأَحْضُرُوا مَعَ قَوْمِكُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَأَجِبُوا لِلنَّاسِ مَا تَجِبُونَ لِأَنْفُسِكُمْ أَمَا يَسْتَحْبِي الرُّحْلَ مِنْكُمْ أَنْ يَعْرِفَ جَارَهُ حَقَّهُ وَلَا يَعْرِفَ حَقَّ جَارِهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ پرہیزگاری اختیار کرو اور امر نیک بجالانے کی کوشش کرو اور جنازوں میں حاضر رہو اور لوگوں سے ایسی ہی محبت کرو جیسی اپنے نفسوں سے کرتے ہیں کیا اس سے تم میں سے کسی کو شرم نہیں آتی کہ پڑوسی تو تمہارا حق ہے پیلے اور تم پڑوسی کا حق نہ پہچانو۔

۴۔ تَحْمِيْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قَدِمْتُ لَهُ : كَيْفَ يَسْبَعِي لَنَا أَنْ نَمْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ وَمَنْ لَيْسُوا عَلَيَّ أَمْرًا ؟ قَالَ : تَنْظُرُونَ إِلَى أُمَّتِكُمْ الَّذِينَ تَقْتَدُونَ بِهِمْ فَتَصْنَعُونَ مَا يَصْنَعُونَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَبُودُونَ وَرَضَاهُمْ وَيَشْهَدُونَ حُنَائِرَهُمْ وَيَقْبَلُونَ الشَّادَةَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَيُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علیہ السلام سے پوچھا ہم کو اپنی قوم اور اپنے ملنے والوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے جو ہمارے ہم مذہب نہ ہوں فرمایا اپنے ان آدمیوں پر نظر کرو جن کی تم اقتدا کرتے ہو جیسا عمل وہ کرتے تھے تم بھی کرو واللہ وہ ان کے رفیقوں کی عیادت کرتے تھے ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے اور سچی گوایاں دیتے تھے چاہے ان کا نفع ہو یا نقصان اور ان کی امانتوں کو ادا کرتے تھے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ تَحْمِيْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَتَحْمِيْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْقَدَائِلِيِّ بْنِ شَاوَانَ جَمِيعًا ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ زَيْدِ الشَّحْمِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَقْرَأَ عَلَيَّ مَنْ تَرَى أَنَّهُ يُطْعِمُنِي مِنْهُمْ وَيَأْخُذُ يَقُولِي السَّلَامَ وَأَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْوَرَعِ فِي دِينِكُمْ وَالْإِحْتِبَارِ لِلَّهِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَطُولِ السُّجُودِ وَحُسْنِ الْجَوَارِقِ فَإِذَا جَاءَ عَهْدُ اللَّهِ بِكُمْ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ أَسَمَكُمُ عَلَيْهَا بَرًّا أَوْ فَاجِرًا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِأَدَاءِ الْحَيْطِ وَالْمُحْبِطِ صَلَوَاتِهِمْ كُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَعَوَدُوا مَرْضَاهُمْ وَأَدِّوا حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ الرَّحْلَ مِنْكُمْ إِذَا وَرَعَ فِي دِينِهِ وَصَدَقَ الْحَدِيثَ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ وَحَسَنَ خُلُقَهُ مَعَ النَّاسِ قَبْلَ : هَذَا جَعَفَرِي ، فَيَسْرُ نِي ذَلِكَ وَ يَدْخُلُ عَلَيَّ مِنْهُ السُّرُورُ وَقَبْلَ : هَذَا أَدْبُ جَعْفَرِي وَإِذَا كَانَ عَلَيَّ غَيْرَ ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيَّ بِلَاؤُهُ وَعَارُهُ وَقَبْلَ : هَذَا أَدْبُ جَعْفَرِي ؛ قَوْلَ اللَّهِ لِحَدِيثِي أَبِي ﷺ أَنَّ الرَّحْلَ كَانَ يَكُونُ فِي الْقَبِيلَةِ مِنْ شَيْعَةِ عَلِيٍّ ﷺ فَيَكُونُ دِينُهَا : آدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ وَأَقْضَاهُمْ لِلْحَقُوقِ وَأَصْدَقَهُمْ لِلْحَدِيثِ ، إِلَيْهِ وَصَايَاهُمْ وَوَدَائِعُهُمْ تَسْأَلُ الْعَشِيرَةَ عَنْهُ فَمَقُولُ : مَنْ مِثْلُ فُلَانٍ ؛ إِنَّهُ لَأَدَانَا لِلْأَمَانَةِ وَأَصْدَقُنَا لِلْحَدِيثِ .

قَالَ : قَالَ : نُوْرُ الْجَنَائِزِ : نَبْعِي .

سچی گوایا دینا  
نوع انسان

الْحَبَّاءُ  
يَسْبَعِي لَنَا  
نَ الْأَمَانَةَ

ساتھ کیا  
ہم رفیقوں

بن القاسم  
واشہدوا  
نیکم امانا



۵۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے صادق آل محمد نے فرمایا جس کو تم میری اطاعت کرنے والا میری بات ماننے والا دیکھو اس سے کہو میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور اپنے دین میں پرہیزگاری اختیار کرنے اور قربتہ الی اللہ جدوجہد کرنے، سچ بولنے امانت ادا کرنے، سجدے کو طول دینے اور بڑوسی سے اچھا سلوک کرنے، محمد مصطفیٰؐ یہی لے کر آئے جن لوگوں نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے نیک ہو یا بد اس کی امانت ادا کرو۔ رسول خدا نے ایک دھلگے اور ایک سوئی نیک کی امانت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اپنے خاندان والوں سے صلہ رحم کر و ان کے جنازوں میں شریک ہوان کے مرینوں کی عبادت کر ان کے حقوق ادا کرو۔ جب کوئی امر دین میں پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور سچی بات کہتا ہے اور امانت ادا کرتا ہے اور حسن خلق سے پیش آتا ہے تو اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ جعفری ہے میں اس امر سے خوش ہوتا ہوں اور مجھ مسرت حاصل ہوتی ہے درآنحالیکہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ آداب جعفر ہیں اور جب اس کے خلاف صورت پیش آتی ہے تو میرے اوپر غم عار کا ہجوم ہوتا ہے جبکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں۔ واللہ میرے پدر بزرگوار نے یہ بیان کیا کہ قیامت میں ایک شیعہ علیؑ ایسا ہوگا جو قیامت کے لئے باعث زینت ہوگا یہ وہ ہوگا جو سب سے زیادہ حقوق ادا کرنے والا ہوگا سب سے زیادہ راست گو ہوگا جب لوگوں کی وصیتوں اور امانتوں کے متعلق اس کے قبیلہ کا حال پوچھا جائے گا تو کہا جائے گا کون ہے اس کی مثل امانتوں کا ادا کرنے والا اور بات کا سچا ہے۔

## دوسرا باب حسن المعاشرت

(باب ۲)

﴿حُسْنُ الْمَعَاشِرَةِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرْبِ بْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ خَالَطَ فَإِنْ اشْتَطَعَتْ أَنْ تَكُونَ بِذِكِّ الْعُلَمَاءِ عَلَيْهِمْ فَأَفْعَلْ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے تمہارا میل جول ہو۔ اگر ممکن ہو کہ سخاوت میں تمہارا ہاتھ اس سے بلند ہو تو ایسا ضرور کرو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ وَهْبٍ، رَأَى . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّاسٍ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْبَيْتُ غَاشٌّ بِأَهْلِهِ فِيهِ الْخُرَّاسَانِيُّ

وَالشَّاهِدِي وَمَنْ أَهْلِ الْأَفَاقِ فَلَمْ أَحِدٌ مَوْضِعاً أَعْمَدُ فِيهِ فَجَلَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَقَالَ :  
 يَا شَيْعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ ائْتُوا أَنَا لَسْتُ مِثْلَكُمْ لَمْ يَمَّاكَ نَفْسُهُ عِنْدَ عَصِيْبٍ وَمَنْ لَمْ يُحْسِنِ صُجْبَةً مِنْ صُجْبَتِهِ  
 وَمُخَالَفَةً مِنْ خَالَفَتِهِ وَمُرَافَقَةً مِنْ رَافَقَتِهِ وَمُجَاوِرَةً مِنْ جَاوَرَتِهِ وَمَمَالِحَةً مِنْ مَالِحَتِهِ يَا شَيْعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ  
 اتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت کا گھر لوگوں سے بھرا  
 ہوا تھا اس میں خراسانی، شامی اور ادھر ادھر کے لوگ تھے میں نے کوئی جگہ بیٹھنے کی نہ پائی۔ حضرت بیماری کا وجہ سے تکیہ لگانے  
 بیٹھے تھے۔ فرمایا اے شیعیان آل محمد یہ جان لو کہ ہم میں سے وہ شخص نہیں ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو نہ رکھے  
 اور جو اپنے ساتھیوں سے اچھی صحبت نہ رکھے اور حسن معاشرت نہ داند نہ رکھے اس سے جو اس سے اچھا برتاؤ نہ کرے اور  
 برحق و مدبرانہ نہیں نہ آئے اس سے جو اس سے اس طرح پیش آئے اور اچھی طرح بات چیت نہ کرے جو اس سے ہم کلام ہو اور  
 اور موافقت نہ داند نہ رکھے جو اس کے ساتھ کھانا چلے اے شیعیان آل محمد اپنی استطاعت کے لحاظ سے اللہ سے  
 ڈرو اور مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عمَيْرٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي  
 قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (۱) قَالَ : كَانَ يُوسِعُ الْمَجْلِسَ وَيَسْتَعْرِضُ لِلْمُحْتَاجِ وَ  
 يُعِينُ الضَّعِيفَ .

۱۔ راوی نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ قیدیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا ہم آپ کو احسان کرنے  
 والوں میں سے دیکھتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام زندان میں اس طرح رہے کہ  
 جگہ تنگ ہوئی تو قیدیوں کے لئے اپنا بدن سمیٹ کر گنجانش پیدا کر دی اور میر قیدیوں سے محتاج قیدیوں کو ترسہ  
 دلا دیا اور کمزوروں کی مدد کی۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام  
 قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : عَظَمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا تَهْجَمُوا بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ  
 وَلَا تَنَازَرُوا وَلَا تَخَافُوا وَإِنَّا كُمْ وَالْبُعْدَ كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ [الصالِحِينَ] .

۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اپنے اصحاب کی تعظیم کرو اور ان کے وقار کو قائم رکھو اور  
 ایک دوسرے پر چڑھاہانی نہ کرو اور نقصان نہ پہنچاؤ اور حسد نہ کرو اور اپنے آپ کو بھل سے بچاؤ اور خدا  
 کے مخلص بندے بنو۔

۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ وَتَمَلْبَةَ وَ  
عَلِيٍّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْأَنْفَاسُ مِنَ النَّاسِ مَكْسِبَةٌ لِلْعَدَاوَةِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی نے کہ لوگوں کے چار ہنسا عداوت کا باعث ہو جاتا ہے۔

## تیسرا باب

### دوستی و مصاحبت

(باب) ۳

﴿مَنْ تَجِبُ مُصَادَقَتُهُ وَمُصَاحَبَتُهُ﴾

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ  
عَمَّارِ بْنِ مُوسَى ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِأَعْلِيكَ أَنْ تَصْحَبَ ذَا الْعَقْلِ  
وَإِنْ لَمْ تَحْمَدْ كَرَمَهُ وَلَكِنْ انْتَفِعْ بِعَقْلِهِ وَاحْتَرِسْ مِنْ سَيِّئِهِ وَأَخْلَاقِهِ وَلَا تَدَعَنَّ صُحْبَةَ الْكَرِيمِ وَإِنْ  
لَمْ تَنْتَفِعْ بِعَقْلِهِ وَلَكِنْ انْتَفِعْ بِكَرَمِهِ بِعَقْلِكَ وَأَفِرِّزْ كُلَّ الْفِرَارِ مِنَ اللَّئِيمِ الْأَحْمَقِ .

۱۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ کوئی شخص نہیں اس میں کہ تم صاحب عقل کی مصاحبت کرو اگرچہ اس  
کا کرم قابل تعریف نہ ہو، تم اس کی عقل سے فائدہ حاصل کرو اور اس کی بد اخلاقی سے بچو اور کریم کی صحبت ترک نہ کرو اگرچہ  
اس کی عقل سے فائدہ نہ پہنچے لیکن بقدر اپنی عقل کے فائدہ حاصل کرو اور کجخوس احمق کی صحبت سے پوری طرح بچو۔

۲ - عَنْهُ ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَدَيْسِ قَالَ :  
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا صَالِحُ اتَّبِعْ مَنْ يُسْكِبُكَ وَهُوَ لَكَ نَاصِحٌ وَلَا تَتَّبِعْ مَنْ يُضْحِكُكَ وَهُوَ لَكَ غَاشٍ  
وَسَفَرِدُونَ عَلَى اللَّهِ جَمِيعًا فَتَعْلَمُونَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے صالح اتباع کرو اس کا جو تمہیں رلائے در آنخالیکہ وہ تمہیں نصیحت  
کرنے والا ہو اور پیروی نہ کرو اس کی جو تمہیں ہنساتے۔ در آنخالیکہ وہ دل میں کھوٹ رکھنے والا ہو اور تم سب کے سب  
اللہ کی طرف جانے والے ہوتے اپنے متعلق جانو گے۔

۳ - عَنْهُ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارِ الْقَطَّانِ ؛ عَنِ النَّوْمُودِيِّ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ

نَابِتِ بْنِ أَبِي صَخْرَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّعَلِيِّ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَعَادَى نَوْنًا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَنْزِلُ بِهِ الْمَوْتُ إِلَّا مَثَلَهُ أَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ كَانُوا خِيَارًا فَخِيَارًا وَإِذْ كَانُوا شِرَارًا فَشِرَارًا ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ إِلَّا تَمَثَّلَتْ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ ﷻ .

۳۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین نے جن سے تم مصاحبت کرتے ہو ان کو اچھی طرح دیکھو بھالو جو کوئی مرتبے بصورت مثالی اس کے اصحاب روز قیامت خدا کے حضور میں آئیں گے اگر اچھے ہوں گے تو بھلا ہی بھلا ہے اور اگر بد ہوں گے تو نتیجہ خراب ہوگا۔ کوئی نہیں مسلمانوں میں مرتا۔ مگر یہ کہین بجم مثالی اس کے پاس آتا ہوں اگر مومن ہوتا ہے تو فائدہ پالنے سے اور اگر منافق ہوتا ہے تو حسرت میں رہ جاتا ہے۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ الْحَلَبِيِّينَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَبَلِ لَمْ يَسْمِعِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَلَيْكَ بِالنَّارِ وَإِيَّاكَ وَكُلَّ مُحَدَّثٍ لَأَعْتَدَ لَهُ وَلَا أَمَانَ وَلَا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ أَوْثَانِ النَّاسِ عِنْدَكَ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے لئے لازم کرو مصاحبت کو مصاحب قدیم آزمودہ کی اور کچھ بد کلام اور غش گو سے کہ اس کے لئے نہ کوئی عہد ہے نہ امان، نہ ذمہ داری، نہ ميثاق اور جو تمہارے نزدیک زیادہ صاحب وثوق ہو اس سے بھی بچو۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ عُيُوبِي .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے نزدیک سب سے زیادہ بہتر محبوب بھائی وہ جو مجھ پر میرے عیبوں کو ظاہر کرے۔

۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَهْقَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَأَتَكُونُ الصَّدَاقَةَ الْإِيْحُدُودِهَا قَمَنْ كَانَتْ فِيهِ هَذِهِ الْحُدُودُ أَوْ شَيْءٌ مِنْهَا فَانْتَبِهْ إِلَى الصَّدَاقَةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْهَا فَلَا تَنْتَبِهْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الصَّدَاقَةِ فَأَوْ لَهَا أَنْ تَكُونَ سَرِيْرَتَهُ وَعَلَانِيَتَهُ لَكَ وَاحِدَةً ، وَالثَّانِي أَنْ يَرَى رَيْتَكَ رَيْتَهُ وَشَبَكَ شَيْئَهُ وَالثَّلَاثَةُ أَنْ لَا تَمِيْرَهُ عَلَيْكَ وَلَا يَأْتِيَنَّكَ وَلَا مَالَ ، وَالرَّابِعَةُ أَنْ لَا تَمْتَعَكَ شَيْئًا تَسْأَلُهُ مَقْدَرَتَهُ وَالْخَامِسَةُ وَهِيَ تَجْمَعُ هَذِهِ الْخِصَالَ أَنْ لَا يَسْلَمَكَ عِنْدَ النَّكْبَاتِ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صداقت نہیں ہوتی مگر اپنے حدود کے ساتھ اور جس میں حدود ہوں یا ان میں سے کوئی وصف ہو تو وہ صداقت منسوب ہوگا ورنہ نہیں اول یہ کہ تمہارے ساتھ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ دوسرے وہ تمہاری خوبی کو اپنی خوبی اور تمہارے عیب کو اپنا عیب جلنے تیسرے تم سے اپنا سلوک نہ بدلے نہ بحالت حکومت اور نہ بحالت دولت۔ چوتھے جو چیز دینی اس کے امکان میں ہو وہ تمہیں دینے سے منع نہ کرے۔ پانچویں ان سب اوصاف کے ساتھ وہ تمہیں سختی میں نہ چھوڑے۔

## چوتھا باب

جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ

(باب ۴)

﴿مَنْ تَكْرَهُ مُجَالَسْتَهُ وَ مُرَافَقْتَهُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِذَا صَوَّأَ الْمَسْبِرَ قَالَ: يَتَّبِعِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَنْجَبَتْ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ: الْمَاجِنِ الْفَاجِرِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ، فَأَمَّا الْمَاجِنُ الْفَاجِرُ فَيُرِيكَ لَكَ وَعِلْمَهُ وَيُحِبُّ أَنْكَ مِنْهُ وَلَا يُبْسِكُ عَلَى أَمْرٍ دِينِكَ وَمَعَادِكَ وَمُقَارَبَتُهُ جَفَاءٌ وَقَسْوَةٌ وَمَدْخَلُهُ وَمَخْرَجُهُ غَارُ عِلْبِكَ وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُبْشِرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ وَلَا يُرْجِي لِرِصْفِ السُّوءِ عَنْكَ وَلَا وَجِدَ نَفْسُهُ. وَرَبَّمَا أَرَادَ مَنَفَعَتَكَ فَضَرَكَ فَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَ سَكُونُهُ خَيْرٌ مِنْ نَطْقِهِ وَبَعْدَهُ خَيْرٌ مِنْ قَوْلِهِ وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْتُنُّكَ مَعَهُ عَيْشٌ، يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَيَنْقُلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ كُلَّمَا أَفْنَى أَحَدُوهُ مَطْرَهَا بِأُخْرَى مِثْلِهَا حَتَّى أَنْهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يَصَدِّقُ، وَيَعْرِقُ فِي بَيْنِ النَّاسِ بِالْعِدَاوَةِ فَيَنْبِتُ السَّخَائِمَ فِي الصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَانظُرُوا إِلَى نَفْسِكُمْ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، امیر المؤمنین علیہ السلام جب منبر پر تشریف لے جاتے تھے تو فرماتے

تین آدمیوں کی صحبت سے بچو۔ اول لغو علوم کے بیکار عالم سے (جیسے دہریہ فلاسفہ) دوسرے احمق تیسرے دروغ گو، پہلا اپنے عمل کو تمہاری نظر میں اچھا ثابت کرے گا اور چاہے گا تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ وہ امر دین و معاد میں تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی قربت جفا اور ظلم ہوگی اور اس کا آنا جانا تمہارے پاس تمہارے لئے عار ہوگا اور احمق آدمی تمہیں کوئی مفید مشورہ

نہ دے گا اور نہ تم کو کسی برائی سے بچاسکے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش سے بااوقات فائدہ پہنچانا چاہے گا مگر اپنی حماقت سے نقصان پہنچا دے گا اس کا مرنا اس کی زندگی سے بہتر ہوگا اور اس کا چپ رہنا اس کے بولنے سے اچھا ہوگا اور اس کی دوری اس کی نزدیکی سے بہتر ہوگی اب رہا دروغ گو تمہارا عیش اس سے ملد رہوگا۔ وہ دوسروں کی بات تم تک لائے گا اور تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا وہ ایک بات کی نقل میں اپنی طرف سے دوسری بات ملا دے گا اور ظاہر کرے گا وہ سچ ہے حالانکہ وہ سچ نہ ہوگی وہ لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر کے دلوں میں کینے ڈالے گا پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کرو۔

۲۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَبْدِ الْأَعْلَى؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ فَإِنَّهُ يَزِيئُ لَهُ فِعْلُهُ وَيُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ دُنْيَا وَلَا أَمْرِ مَعَادِهِ وَمَدَّخَلَهُ إِلَيْهِ وَمَخْرَجُهُ مِنْ عِنْدِهِ شَيْنٌ عَلَيْهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے مرد مسلم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ فاجر سے مصاحبت کرے کیوں کہ وہ اپنے عمل کو بنا سجا کر بجا کر دکھائے گا اور چلے گا کہ وہ بھی ایسا ہی ہو جائے۔ وہ نہ امر دنیا میں ملدگار ثابت ہوگا نہ امر دین میں اس کی آمدورفت اس کے لئے باعثِ شرم ہوگی۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ قَتَيْبِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ وَلَا الْأَحْمَقَ وَلَا الْكَذَّابَ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ مرد فاجر سے مصاحبت کرے اسی طرح احمق اور کاذب کی صحبت سے بھی بچنا چاہیے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي سَابِطٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قَالَ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام: إِنْ صَاحَبَ الشَّرَّ يُعْدِي، وَ قَرِيبَ السَّوْءِ يُرْدِي فَانظُرْ مَنْ تَقَارُنُ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم یا امام رضا علیہما السلام نے کہ صاحبِ شر (بدعت پسند آدمی) چاہتا ہے کہ اس کی بدعت دوسروں میں سرایت کرے اور بدہمنشیں ہلاکت کا باعث ہو تلبے پس اس پر غور کرو کہ تم اپنا ہم نشین کے بنا رہو۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى،

سَيَابَةَ قَالَ : تَمَعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ شَدَّ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ ، وَمَنْ وَسَّيَرَهُ عَلَيْهِ كَانَتْ مَعَ الْأَوْبَانِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس پر ستر آن کا حفظ کرنا دشوار ہو اس کو دہرا اجر ملے گا اور جس پر آسان ہو وہ مرسلین اور امین کے ساتھ مشہور ہوگا۔

۳۔ قَلْبِي بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمِ الْقَرَاءِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ لَا يَدْرُسَ حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ يَكُونَ فِي تَعْلِيمِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے مزاد ارچہ کہ ستر سے پہلے قرآن پڑھنا سیکھے یا سکھائے۔

## چوتھا باب

### جو قرآن کو حفظ کرے اور بھول جائے

(باب) ۴  
«مَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَ»

۱۔ عَنْ أَبِي إِسْحَابِيْنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ تَمَلْبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُيِلَتْ فِذَاكَ إِنِّي كُنْتُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَقَلَّتْ مِنِّي فَادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَعْلَمَنِي ، قَالَ : فَكَأَنَّهُ قَرَأَ لِي ذَلِكَ فَقَالَ : عَلَّمَكَ اللَّهُ هُوَ كَمَا عَلَّمَنا جَمِيعًا . قَالَ : وَتَحْنُ نَحْوِينَ عَشْرَةَ . ثُمَّ قَالَ : السُّورَةُ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَدْ قَرَأَهَا ، ثُمَّ تَرَكَهَا مَتَابِعُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ : أَنَا سُورَةٌ كَذَا وَ كَذَا فَيَقُولُ : تَمَسَّكَتْ بِي وَأَخَذَتْ بِي لَا تَزِلُّكَ هَذِهِ الرَّجَّةُ فَعَلَيْتُمْ بِالْقُرْآنِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ : فَلَانُ قَارِئٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيَطْلُبَ بِهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ فِي ذَلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيَسْتَفِيعَ بِهِ فِي صَلَاتِهِ وَتَلْبِئِهِ وَنَهَارِهِ .

۱۔ یعقوب احمد کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں قرآن پڑھا کرتا تھا پس اس کی مزا دولت کم

قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا عَمَّارُ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تَسْتَيْبَ لَكَ التَّيْمَةَ وَتَكْمَلَ لَكَ الْمَرْوَمَةُ وَتَصْلَحَ لَكَ الْمَعِيشَةُ ؛ فَلَا تُشَارِكِ الْعَبِيدَ وَالسَّقَلَةَ فِي أَمْرِكَ . فَإِنَّكَ إِنْ انْتَمَيْتَهُمْ خَاؤُكَ وَإِنْ حَدَّ ثَوْكَ كَذَّبُوكَ وَإِنْ تَكَبَّتْ حَدَّ لَوْكَ وَإِنْ وَعَدُوكَ أَخْلَفُوكَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے عمار اگر تم چاہتے ہو کہ نعمت دیر پا رہے اور مروت کمال کو پہنچے اور معیشت میں درست ہو تو اپنے معاملہ میں غلام اور کمینہ کو شریک نہ کریں اگر تم ان کو امین بناؤ گے تو یہ خیانت کریں گے اور اگر بات کرو گے تو جھٹلائیں گے اور اگر تو سختی میں مبتلا ہو گا تو تجھے ذلیل کریں گے اور اگر تجھ سے وعدہ کریں گے تو اس کے خلاف کریں گے۔

۶۔ قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : حُبُّ الْأَبْرَارِ لِلْأَبْرَارِ ثَوَابٌ لِلْأَبْرَارِ وَحُبُّ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ قَضِيئَةٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ زَيْنٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْأَبْرَارِ لِلْفُجَّارِ حَزِيءٌ عَلَى الْفُجَّارِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نیکوں سے محبت نیکوں کے لئے تو اس سے اور فاجروں کی محبت نیکوں سے، نیکوں کے لئے باعث رسوائی ہے اور فاجروں کا بغض نیکوں سے زینت ہے نیکوں کی اور نیکوں کا بغض فاجروں سے رسوائی پیدا کرے گی۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدَّافٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَأَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : يَا بَنِيَّ انْظُرْ خَمْسَةً فَلَا تُصَاحِبْهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَاقِبْهُمْ فِي طَرِيقٍ ؛ فَقُلْتُ : يَا أَبَتَ مَنْ هُمْ ؟ عَرِّفْنِيهِمْ قَالَ : إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْكُذَّابِ فَإِنَّهُ يَمْنَزِلُكَ السَّرَابَ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبْعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ بَايَعُكَ بِأَكْلِهِ أَوْ أَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَحْذُلُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْفَاطِحِ لِرِجْوِهِ فَإِنَّهُ وَجَدْتُهُ مَلْمُوعًا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَقَمَلٌ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَعَمَّتْ أَبْصَارُهُمْ ، وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : وَالَّذِينَ يَقْتُسُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِهِ وَقَالَ فِي الْبَقَرَةِ : وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ



يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُؤْتَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْعَاثِرُونَ

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے میرے باپ علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ اے بیٹے پانچ قسم کے لوگوں سے نہ تو مصاحبت کرو اور نہ ان سے بات کرو اور نہ راستہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے کہا باجان وہ کون ہیں مجھے بتائیے فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ بمنزلہ سراب ہے۔ بعید کو تجھ سے قریب کہے گا اور قریب کو بعید اور فاسق کی صحبت سے بچو، وہ تمہیں مال دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا بلکہ اس سے بھی کم میں اور نیس کی صحبت سے بچو وہ وقت احتیاج اپنا مال تمہیں نہ دے کر ذلیل کرے گا اور امن کی مصاحبت سے بچو وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور پسپا دے گا نقصان، اور فاطمہ کی مصاحبت سے بچو کہ میں نے تین جگہ کتاب فدا میں اس پر لعنت کو پایا ہے اول قریب سے کم حکومت پلتے ہی روئے زمین پر فساد برپا کر دے اور قطع رحم کر دے یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے امدان کو بہرہ اور اندھا بنا دیل ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو معاہدہ کے بعد خدا کی عہد کو توڑ دیتے ہیں اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا خدا نے حکم دیا ہے اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے بڑا گھر ہے اور سورہ بقرہ میں فرمایا ہے وہ معاہدہ کے بعد عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جس کے وصل کا حکم دیا ہے اسے قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہ لوگ خسارہ پانے والوں میں ہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : سَمِعْتُ الْمُخَارِبِيَّ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُمَيِّتُ الْقَلْبَ : الْجُلُوسُ مَعَ الْأَنْدَالِ وَالْحَدِيثُ مَعَ الْيَسَاءِ وَالْجُلُوسُ مَعَ الْأَعْيَاءِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے آباء اطہرین سے روایت کر کے رسول اللہ نے فرمایا تین کی ہم نشینی قلوب کو مردہ بنا دیتی ہے ذلت کے ساتھ جو کمینوں کی صحبت سے جو دوسرے عمر توں سے زیادہ بات چیت تیسرے مالداروں کے پاس زیادہ بیٹھنا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَادِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ : قَالَ لِقَمَانٍ يَهْجُو لِأَبِيهِ : يَا أَبَتِي لَا تَقْتَرِبْ فَتَكُونَ أَبْعَدَكَ وَلَا تَتَعَدَّفْهَا ، كُلُّ دَابَّةٍ تُحِبُّ وَمِثْلَهَا وَإِنَّ ابْنَ آدَمَ يُحِبُّ مِثْلَهُ وَلَا تَنْشُرْ بَرِّكَ إِلَّا عِنْدَ بَاغِيهِ كَمَا أَلَيْسَ بَيْنَ الذَّنْبِ وَالْكَبْشِيِّ حُلَّةٌ كَذَلِكَ أَلَيْسَ بَيْنَ الْبَلَاءِ وَالْفَاجِرِ حُلَّةٌ ، مَنْ يَقْتَرِبُ مِنَ الرَّفِيعِ يُعْلَقُ بِهِ بَعْضُهُ كَذَلِكَ مَنْ يُشَارِكُ الْفَاجِرَ يَتَعَلَّمُ مِنْ طَرَفِهِ ، مَنْ يُحِبُّ الْمِرَاءَ يَشْتَمُ وَمَنْ يَدْخُلُ مَدَاخِلَ السُّوءِ يُنْتَهَمُ وَمَنْ يُقَارِنُ قَرِينَ السُّوءِ لَا يَسْلَمُ وَمَنْ لَا يَمْلِكُ إِسَانَهُ يُنْدَبُ .

۹۔ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ بیٹا زیادہ قربت لوگوں سے نہ رکھو ورنہ دور ہو جاؤ گے اور زیادہ دور بھی ان سے نہ رہو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے ہر جوان اپنے جنس کو محبوب رکھنے ابن آدم بھی آدمی کو دوست رکھنے اور باغی سے نیکی نہ کر بھیڑے اور مینڈھے میں دوستی کیسی، اسی طرح نیک اور بدکار میں دوستی کیسی، جو تار کول کے پاس رہے گا اس کا کچھ حصہ ضرور اسے لگ جائے گا اسی طرح فاجر کے ساتھ رہنے والا ضرور اس کے طریقے سیکھے گا اور جو جھگڑا ہو گا تو ضرور گایاں کھلے گا اور جو بڑے مقامات پر داخل ہو گا وہ ضرور تہم ہو گا اور جو بڑے شخص کے پاس بیٹھے وہ ضرور نقصان اٹھائے گا اور جس کو زبان پر قابو نہ ہو گا وہ ضرور نادم ہو گا۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تَمَحَّبُوا أَهْلَ الْيَدِّعِ وَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَتَقْتَبِرُوا عِنْدَ النَّاسِ كَوَاجِدٍ مِنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: الْمَرْءُ عَلَى دِينِ حَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اہل بدعت سے معاشرت و مجالست نہ کرو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سمجھیں گے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّكَ أَسْرُ مَا تَكُونُ وَمِنْ نَاحِيَّتِهِ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ إِلَى مَسَاءَتِكَ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو احسن کی محبت سے بچاؤ کیوں کہ تمہاری انتہائی خوشی ہی اس کی وجہ سے غم میں تبدیل ہو جائے گی۔

## پانچواں باب

لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی

(باب ۵)

﴿التَّحَبُّبُ إِلَى النَّاسِ وَالتَّوَدُّدُ إِلَيْهِمْ﴾

۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّارٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ

عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَعْرَابِيًّا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أُنِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ : أَوْجِيبِي ، فَكَانَ وَمَا أَوْصَاهُ : تَحَبَّبْتُ إِلَى النَّاسِ بِجَمَلِكَ .

۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک عرب حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور نصیحت چاہی فرمایا لوگوں سے محبت کرو وہ تم سے محبت کریں گے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مُجَامَلَةُ النَّاسِ ثَلَاثُ الْعَقْلِ

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے لوگوں سے اچھا سلوک ایک تہاں عقل ہے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَاتِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ يُضْفِينُ وَدَّ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ : يَلْقَاهُ بِالْبَشْرِ إِذَا لَقِيَهِ وَيُوسِعُ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ وَيَدْعُوهُ بِأَحْسَنِ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین چیزیں مسلمان بھائی سے دوستی میں صفائی پیدا کرتی ہیں اول جب اس سے ملے کشادہ روی سے ملے، دوسرے جب اس کے پاس بیٹھے تو مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرے اور تیسرے اسے محبوب نام سے پکارے۔

۴ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

۶ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَفَّتْ يَدُهُ مِنَ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكْفُ عَنْهُمْ يَدًا وَاحِدَةً وَيَكْفُونَ عَنْهُ أَبَدِيًّا كَثِيرَةً .

سے  
نہ  
فر  
کا اور  
بان پر  
عن  
میں  
نہیں  
توب  
سادق  
اسک

محبوب

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے ایک ہاتھ کو لوگوں سے روکے گا لوگوں کے بہت سے ہاتھ اس سے رک جائیں گے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِيهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادِ التَّمِيمِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ بَعْدَ نَسَبِهِ وَالْبَعِيدُ مَنْ بَعَدَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ قَرَّبَ نَسَبُهُ ، لِأَشْيَاءٍ أَقْرَبَ إِلَى شَيْءٍ مِنْ يَدٍ إِلَى جَسَدٍ وَإِنَّ الْبِدَّ تَغْلُ فَنَقَطُ وَتَقَطُّعُ فَتَحْسَمُ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام حسن علیہ السلام نے محبت باعثِ قربت ہے اگرچہ نسبتاً بُدبم ہو اور بُعْد باعثِ دوری ہے اگرچہ نسبتاً قربت ہو، کوئی چیز یہ نسبت ہاتھ کے جسم سے زیادہ قریب نہیں، لیکن اگر ہاتھ میں مادہ، فساد پیدا ہو جائے تو اس کو کاٹ دیا جاتا ہے اور کاٹ کر درخ دیا جاتا ہے

## بھٹا باب

### اپنے بھائی کو اپنی محبت سے آگاہ کرنا

(باب) ۶

﴿إِخْبَارِ الرَّجُلِ أَخَاهُ بِحُبِّهِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ [بْنِ أَدِيْمَةَ] عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ فَابُوسَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَحْبَبْتَ أَحَدًا مِنْ إِخْوَانِكَ فَأَعْلِمْهُ ذَلِكَ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَرَبَ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ : أَوْلَمْ تُؤْمِنْ ؛ قَالَ : بَلَى ، وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ،

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے بھائیوں میں کسی سے محبت کرو تو اسے بتادو۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ خدا نے کہا تم ایمان نہیں لائے۔ فرمایا ضرور دلائلوں لیکن اطمینانِ قلب چاہتا ہوں (یعنی اپنے ایمان و محبت کا اظہار کیا)۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، جَمِيعًا ، عَنْ عَلِيِّ

خدا ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ سلام مشہور ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : [ إِنَّ ] الْبَخِيلَ مَنْ يَبْحُلُ بِالسَّلَامِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ ( حدیث قدسی میں ) فرماتا ہے بخیل وہ ہے جو سلام سے بخل کرے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَرِّهِ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِسَلَامِهِ لِأَنَّ : سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدِّ وَاعْتَبَى ، وَ لَعَلَّهُ يَكُونُ قَدْ سَلَّمَ وَ لَمْ يَسْمِعْهُمْ فَإِذَا رَدَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ يَرُدُّهُ وَلَا يَقُولُ الْمُسْلِمُ : سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدِّ وَاعْتَبَى ثُمَّ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَغْضَبُوا وَلَا تَمْضَبُوا أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطِيبُوا الْكَلَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ، ثُمَّ تَلَا عليه السلام قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَالسَّلَامُ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيِّمِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سلام کرو تو باواز بلند کرو اور یہ نہ کہو کہ میں نے سلام کیا تھا اور انہوں نے جواب سلام نہ دیا۔ لیکن ہے کہ انہوں نے سلام کیا ہے اور اس نے نہ سنا ہے اور جب کوئی رد سلام کرے تو باواز بلند کرے اور سلام کرنے والا یہ نہ کہے کہ میں نے سلام کیا انہوں نے جواب نہ دیا۔ امیر المؤمنین فرمایا کرتے تھے غصہ نہ کرو غصہ نہ کرو اور سلام کو پھیلاد اور لوگوں سے اچھی طرح کلام کرو اور جب رات کو نوگ سوتے ہیں تو نماز پڑھو جنت میں سلامتی سے داخل ہو گئے پھر یہ آیت پڑھی السلام المؤمن المؤمنین۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سلام سے ابتداء کرنے والا اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک

سب سے پہلے ہے۔

۹ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْمُثَنَّى ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ قَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَيَبِيْ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ : [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] فَيَبِيْ عَشْرُونَ حَسَنَةً وَمَنْ قَالَ : [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] فَيَبِيْ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً .

۹- فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جو کوئی کہے السلام علیکم تو یہ دس نیکیاں ہوتیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو یہ بیس نیکیاں ہوتیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو یہ تیس نیکیاں ہوتیں۔

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ رَدُّ الْجَمَاعَةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا : عِنْدَ الْغَطَائِيسِ يُقَالُ : يَرْحَمُكُمْ اللَّهُ وَإِنْ أَمَّ يَكُنْ مَعَهُ غَيْرُهُ وَالرَّجُلُ جُلِّيٌّ يُسَلِّمُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَالرَّجُلُ يَدْعُو لِلرَّجُلِ جُلِّيٌّ فَيَقُولُ : غَافَاكُمْ اللَّهُ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَإِنَّ مَعَهُ غَيْرَهُ .

۱۰- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین چیزوں کا جواب لوگوں پر ہے اگرچہ ایک ہی ہو۔ اول کسی کو چھینکے آئے تو دوسرے کے پر حکم اللہ اگرچہ اس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو، دوسرے جب کوئی سلام کرے تو جواب سلام میں کہے السلام تیسرے جب کوئی دعا کرے تو کہے عافاکم اللہ اگرچہ اور کوئی نہ ہو کیونکہ اس کے ساتھ ملا کر ہوں گے۔

۱۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، رَفَعَهُ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ لَا يُسَلِّمُونَ : الْمَأْشِي مَعَ الْجَنَازَةِ وَالْمَأْشِي إِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي بَيْتِ الْحَمَامِ .

۱۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین شخصوں پر سلام نہ کیا جائے اول جنازہ کے ساتھ جانے والا اس لئے کہ وہ کثرت غم و اندوہ کے باعث جواب سلام نہ دے سکے۔ دوسرے جو نماز جمعہ کے لئے تیزی سے جا رہا ہو تیسرے جو حمام میں ہو اور اپنی مشغولیت کے باعث جواب نہ دے سکے۔

۱۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ لَقِبْتَ .

۱۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ امر تواضع میں داخل ہے کہ جب کسی سے ملو تو اس پر

سلام کرو۔

۱۳ - أَحْمَدُ بْنُ يُحْيَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ أَبِي غَبِيْدَةَ الْحَدَّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِقَوْمٍ قَسَمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا : عَايَاكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ وَمَعْفِرَتِهِ وَرِضْوَانِهِ ، فَقَالَ لَهُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَأَنْجَاؤُكُمْ أَنْتُمْ يَا مَعْزِلَ مَا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لِأَبْنَاءِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَالُوا : رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ایک قوم کی طرف سے گزرے ان پر سلام کیا انہوں نے جواب میں کہا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ورفوانہ، حضرت نے فرمایا ہمارے لئے اس سے زیادہ نہ کہو۔ ہننا ملائکہ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے کہا تھا رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاطٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ . إِنْ مِنْ تَمَاعِ النَّجِيَّةِ لِلْمُقِيمِ الْمُسَافِحَةَ وَتَمَامِ التَّسْلِيمِ عَلَى الْمُسَافِرِ الْمُعَانِقَةَ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مقیم کے لئے سب سے بہتر تحفہ مسافحہ ہے اور مسافر کے لئے معانقہ۔

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ : حَيَّاكَ اللَّهُ ثُمَّ يَسْكُتُ حَتَّى يَتَّبِعَهَا بِالسَّلَامِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا آدمی نے لئے ناپسندیدہ بات ہے کہ وہ حیا کا اللہ (اللہ تجھے زندہ) کہہ کر خاموش ہو جائے اور اس کے بعد سلام نہ کرے۔

## آٹھواں باب

جس کے لئے ابتدا سلام محبوب ہے

(باب) ۸

«مَنْ يَجِبُ أَنْ يَبْدَأَ بِالسَّلَامِ»

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يُسَلِّمُ الضَّعِيفُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَسْكِينُ عَلَى الْقَائِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ .

۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو ثابڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے کو اور کم جماعت والے زیادہ جماعت والوں کو سلام کریں۔

۲- عَیَّابُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْقَلِيلُ يَتَدَوَّنُ الْكَثِيرَ بِالسَّلَامِ وَالرَّاكِبُ يَتَدَا الْعَاشِيَّ وَأَصْحَابُ الْبَغَالِ يَتَدَوَّنُ أَصْحَابُ الْحَمِيرِ وَأَصْحَابُ الْخَبَلِ يَتَدَوَّنُ أَصْحَابُ الْبَغَالِ .

۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تھوڑے سلام کی ابتدا کریں، زیادہ پر سوار ابتدا کرے پیادہ پر، چمپر سوار ابتدا کریں گدھے والوں پر اور گھوڑے والے چمپر والوں پر۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ ابْنِ بَكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْعَاشِيِّ وَالْعَاشِيُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَإِذَا لَقِيَتَ جَمَاعَةً سَلِّمَ الْأَقْلُ عَلَى الْأَكْثَرِ وَإِذَا لَقِيَ وَاحِدًا جَمَاعَةً سَلِّمَ الْوَاحِدُ عَلَى الْجَمَاعَةِ .

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سلام کرے راكب پیادہ پر اور پیادہ راہ رو بیٹھے ہوئے پر اور جب دوسرے سے ملو تو کم والے زیادہ پر سلام کریں اور جب ایک زیادہ والوں سے ملے تو ان پر سلام کرے۔

۴- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْقَاعِدِ .

۵- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ ثُمَّ سَبَقَ قَوْمٌ فَدَخَلُوا فَعَلِمَى الدَّخِيلُ أَخْبِرَ إِذَا دَخَلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ .

۵- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب ایک گروہ کسی جلسہ میں ہو پھر دوسرا گروہ داخل ہو ان کو چلیے کر پہلے والوں پر سلام کریں۔



## نواں باب

کسی جماعت کے لئے ایک سلام کرے تو کافی ہے اور جب دوسری جماعت کا ایک جواب دیتے تو کافی ہے

(باب ۹)

﴿إِذَا سَلَّمَ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجَزَ لَهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ﴾  
 ﴿أَجَزَ أَعْمَهُمْ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ ابْنِ بَكَّيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا مَرَّتِ الْجَمَاعَةُ بِقَوْمٍ أَجَزَ لَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ جَمَاعَةٌ أَجَزَ لَهُمْ أَنْ يَرُدَّ وَاحِدٌ مِنْهُمْ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی جماعت کسی جماعت کی طرف سے گزرے تو ان میں سے ایک کا سلام کر لینا کافی ہے اس جماعت میں ایک کا جواب سلام دینا کافی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجَزَ أَعْمَهُمْ .

۲۔ جب جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرے تو باقی کے لئے وہ کافی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا سَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ وَاحِدٌ أَجَزَ أَعْمَهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ أَجَزَ أَعْمَهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب جماعت میں سے ایک شخص سلام کرے تو باقی سے ساقط اسی طرح جواب۔

ہوگئی ہے آپ خدا سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے پڑھنے کی توفیق دے۔ فرمایا مجھے بھی توفیق دے اور ہم سب کو، اس وقت گھر کے اندر ہم سب تقریباً دس آدمی تھے (امام نے تالیف قلب کے لئے اپنے کو بھی شامل کر لیا) فرمایا ہر سورت قرآن اس کے ساتھ ہوگی جس نے پڑھا اور ترک کر دیا وہ روز قیامت اس کے پاس نہایت اچھی صورت میں آئے گی اور سلام کرے گا وہ کہے گا تو کون ہے تو وہ کہے گی میں فلاں سورت ہوں وہ کہے گی۔ اگر تو مجھے پڑھتا رہتا اور مجھ سے تعلق رکھتا تو اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتا امام نے فرمایا قرآن کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ جو لوگ ستر آں پڑھتے ہیں وہ فاری کہلاتے ہیں ان میں بعض لوگ تو طلب دنیا کے لئے پڑھتے ہیں بعض اس لئے پڑھتے ہیں کہ ناندہ پائیں نماز میں رات دن۔

۲۔ عَاطِيُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ نَسِيَ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ مِثْلَكَ لَمْ يَفِي سُورَةَ حَسَنَةً وَدَرَجَةً رَفِيعَةً فِي الْجَنَّةِ فَأَذَارَآهَا قَالَ : مَا أَنْتَ مَا أَحْسَنَكَ لَيْتَكَ لِي؟ قِيَعُولُ : أَمَا تَعْرِفُنِي؟ أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا وَلَوْ لَمْ تَنْسَنِي رَفَعْتَكِ إِلَى هَذَا .

۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے قرآن کی ایک سورت بھی نظر انداز کر دی تو وہ ایک حسین صورت میں جنت کے اندر اس کے پاس آئے گا جب وہ اسے دیکھے گا تو کہے گا تو کون ہے تو کتنا حسین ہے کاش تو میرے لئے ہوتا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں فلاں سورت ہوں اگر تو مجھے ترک نہ کرتا تو میں تجھے بلند درجہ پر فائز کرتا

۳۔ ابْنُ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا كَثِيرًا وَقَدْ دَخَلَنِي مَا كَانَ الْقُرْآنُ يَنْفَلْتُ مِنِّي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْقُرْآنُ الْقُرْآنُ ؛ إِنَّ آيَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّورَةَ لَتَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تَصْعَدَ أَلْفَ دَرَجَةٍ . يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ . فَتَقُولُ : لَوْ حَفِظْتَنِي لَبَلَّغْتَنِي هَهُنَا .

۳۔ یعقوب بن احمد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اوپر قرضہ بہت زیادہ ہے اور میرے دل میں اتنا اندرہ و غم ہے کہ قریب ہے کہ قرآن مجھ سے روگردانی کرے حضرت نے فرمایا قرآن کو ترک نہ کرو۔ اس کی ہر آیت اور ہر سورت روز قیامت آئے گا اور جنت میں ہزار درجہ بلند ہوگا اور کہے گا اگر تو نے میری حفاظت کی ہوتی تو میں تجھے یہاں تک پہنچا دیتا۔

۴۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَاعَةَ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ بَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَمِيمًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ

## دسواں باب عورتوں پر سلام

(باب ۱۰)

﴿التَّسْلِيمُ عَلَى النِّسَاءِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيُرَدُّنَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَكَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ: أَخَوْفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا أَطْلُبُ مِنَ الْآخِرِ.

۱۔ فرمایا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیر المؤمنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جو ان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی چھی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کر دوں۔

## گیارہواں باب

### سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کو

(باب ۱۱)

﴿التَّسْلِيمُ عَلَى أَهْلِ الْمِلَّةِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَدِينَةَ، عَنْ ذَرَّازَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَائِشَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ فَغَضِبَتْ غَائِشَةُ فَقَالَتْ: عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ

کافی ہے

عَنْ بَعْضِ  
مَنْ وَادَّاسَلَّمَ

سے ایک کا سلام

جسٹاچ قال:

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

سی طرح جواب

الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ السُّورَةَ ثُمَّ نَسِيَهَا أَوْ تَرَكَهَا وَدَخَلَ الْجَنَّةَ أَشْرَفَتْ عَلَيْهِ مِنْ فَوْقٍ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَتَقُولُ: تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: لَا؛ فَتَقُولُ: أَنَا سُورَةٌ كَذَا وَكَذَا لَمْ تَعْمَلْ بِي وَتَرَكَتَنِي أَمَا وَاللَّهِ لَوْ عَمِلْتَ بِي لَبَلَّغْتُ بِكَ هَذِهِ الدَّرَجَةَ وَأَشَارَتْ يَدَيْهَا إِلَى فَوْقِهَا.

۴- میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی شخص قرآن کی ایک آیت یاد کر کے پھر اسے بھول جاتا ہے یا ترک کر دیتا ہے تو جب وہ داخل جنت ہوگا تو اس کے سر پر ایک خوبصورت پیکر یہ کہتا ہوا نظر آئے گا۔ تو نے مجھے پہچانا نہیں وہ کچے کا نہیں، وہ کچے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے مجھے جاری نہ رکھا اور پڑھنا ترک کر دیا۔ خدا کی قسم اگر تو عمل کرتا تو میرے ساتھ آج اس مقام پر ہوتا اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے ادھر کی منزل کو بتائے گا

۵- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ غَامِرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ الْحَشَّابِ؛ عَنِ أَبِي كَمَلٍ مَسِّ الْهَيْثَمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ فَرَدَّدَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا - أَعْلَيْهِ فِيهِ حَرْجٌ؟ قَالَ: لَا.

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا پھر وہ مڑاؤ کی وجہ سے بھول گیا کیا اس پر عذاب ہوگا اور میں نے تین بار یہی سوال کیا۔ فرمایا نہیں۔

۶- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ؛ عَنِ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّهُ أَصَابَنِي هُمُومٌ وَأَشْيَاءٌ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا وَقَدْ تَقَلَّتْ وَنَسِيْتُ مِنْهُ طَائِفَةً حَتَّى الْقُرْآنِ لَقَدْ تَقَلَّتْ مِنِّي طَائِفَةٌ مِنْهُ، قَالَ: فَفَرَعَ عِنْدَ ذَلِكَ حِينَ ذَكَرْتُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسَى السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَنَاتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تُشْرِفَ عَلَيْهِ مِنْ دَرَجَةٍ مِنْ بَعْضِ الدَّرَجَاتِ فَتَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَيَقُولُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مِنْ أَنْتَ؟ فَتَقُولُ: أَنَا سُورَةٌ كَذَا وَكَذَا سَيِّئَتَنِي وَتَرَكَتَنِي أَمَا لَوْ تَمَسَّكَتْ بِي لَبَلَّغْتُ بِكَ هَذِهِ الدَّرَجَةَ، ثُمَّ أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَتَعَلَّمُوهُ فَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ فَلَانُ قَارِئٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ قَبْطُلُ بِهِ الصَّوْتُ قِيَالُ فَلَانُ حَسَنُ الصَّوْتِ، وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ خَيْرٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَقُومُ بِهِ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ لِأَيَّامِي مَنْ عِلِمَ ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْهُ.

۶- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر خدا ہوں۔ میں رنج و غم سے درجا داراد

قرض وغیرہ کی پریشانی نے یہ حال کر دیا ہے کہ مستحبات کا بڑا جز ترک ہو گیا ہے یہاں تک کہ قرآن بھی پوری طرح نہیں پڑھا جاتا یہ سن کر امام پر اضمطراب لاحق ہوا۔ پھر فرمایا ایک شخص جس نے قرآن یاد کر کے بھلا دیا ہے روز قیامت اس کے پاس آئے گا سورہ قرآن اور کسی بلند درجہ پر سے کہے گا۔ سلام ہو تم پر وہ جواب میں کہے گا تجھ پر سبھی سلام ہو تو کون ہے وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے پڑھ کر مجھے چھوڑ دیا اگر تو مجھے برابر پڑھتا رہتا اور ترک نہ کرتا تو میں تجھے اس بلند درجہ تک پہنچا دیتا پھر حضرت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا بلند درجہ کی طرف، پھر فرمایا لوگ قرآن کو مختلف نیتوں سے پڑھتے ہیں بعض اس لئے کہ تبارکی صاحب کہلائے جائیں بعض اس لئے کہ خوش آواز بنیں اور محفلوں میں پڑھ کر دوسرے حاصل کریں لیکن ان صورتوں میں کوئی نیسکی نہیں اور کچھ لوگ اس لئے یاد کرتے ہیں کہ راتوں رات اس کی تلاوت کریں اور اس کی پروا نہیں کرتے کہ کسی نے جانا یا نہ جانا۔

## پانچواں باب عشر آت قرآن

### (باب فی قرآنیہ)

۱۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَادٍ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عَن أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْقُرْآنُ عَهْدٌ اللَّهِ إِلَى خَلْقِهِ فَقَدْ يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَنْظُرَ فِي عَهْدِهِ وَأَنْ يَقْرَأَ مِنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ حَمْسِينَ آيَةً.

ان فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ قرآن خدا کا ایک عہد ہے اس کی مخلوق کے لئے مرد مسلمان کو چاہیے کہ خدا کے معاہدہ پر نظر رکھے اور ہر روز سچاس آیتیں پڑھیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ، جَمِيعًا، عَنِ النَّاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: آيَاتُ الْقُرْآنِ خَزَائِنٌ فَكَلَّمَا فُتِحَتْ خِزَانَةُ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَنْظُرَ مَا فِيهَا.

۲۔ میں نے علی بن حسین علیہ السلام سے سنا کہ آیات قرآنی خزانے ہیں جب ایک خزانہ کھو تو یہ بھی دیکھو کہ اس میں ہے کیا۔

الْقُرْآنُ وَيُذَكِّرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْذُرٌ بَرَّ كُنْهُ وَتَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيُضِيئُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِيئُ الْكُوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَا يُذَكَّرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَقِيلُ بَرَّ كُنْهُ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ.

۳۔ بروایت حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام، امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں قرآن پڑھا جائے گا اور ذکر خدا کیا جائے گا تو اس میں برکت زیادہ ہوگی اور ملائکہ موجود ہوں گے اور شیاطین دور رہیں گے اور وہ گھر بالاسما کے لئے اس طرح چمکے گا جیسے اہل زمین کے لئے ستارے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے گا اس کی برکت کم ہو جائے گی ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیں گے اور شیاطین گھس جائیں گے۔

## سائوال باب ثواب قرات قرآن (باب ۷)

﴿ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَانَ ؛ عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ قَائِمًا فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةَ حَسَنَةٍ ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي صَلَاتِهِ جَالِسًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَمْسِينَ حَسَنَةً ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي غَيْرِ صَلَاتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ .

قَالَ ابْنُ مَجْبُوبٍ : وَقَدْ سَمِعْتُهُ عَنْ مُعَاذِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ سَيَانَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی کھڑے ہو کر اپنی نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھے گا اور ہر حرف کے بدلے اس کو سو حسنتا ملیں گے اور جو اپنی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے پچاس حسنتا ملیں گے اور جو نماز کے علاوہ پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے دس حسنتا ملیں گے۔ ابن محبوب نے کہا میں نے معاذ سے وہی حدیث سنی جو ابن سنان نے بیان کی ہے۔

۲۔ ابْنُ مَجْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا

## دسواں باب عورتوں پر سلام

(باب ۱۰)

﴿التَّسْلِيمُ عَلَى النِّسَاءِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيُرَدِّدَنَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ : أَخَوْفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا أُطَلَّبُ مِنَ الْأَجْرِ .

۱۔ فرمایا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیر المؤمنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جو ان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی بھی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کروں۔

## گیارہواں باب سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دسروں کو

(باب ۱۱)

﴿التَّسْلِيمُ عَلَى أَهْلِ الْمِلَّةِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَدِيْمَةَ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَغَائِثَةٌ عِنْدَهُ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَضَيْتُ غَائِثَةٌ فَقَالَتْ : عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَالْقَضْبُ وَاللَّعْنَةُ

نہی ہے

بعض  
وإذا سلم

یک کا سلام

ناج قال :

آبی عبد اللہ

طرح جواب

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت کو چھینک آن میں نے کہا کا درد ہو آپ پر، دوبارہ پھر چھینک آئی پھر میں نے یہی کہا اور عرض کیا۔ جب آپ جیسا شخص (امام زمانہ) چھینکے تو اسی طرح یہ چھینکے کہنا چاہیے۔ جیسا ایک دوسرے کے لئے کہتے ہیں یہ چھینکے اللہ یا جیسے میں نے کہا۔ فرمایا کیا یہ بات نہیں کہ تم کہتے ہو صلی اللہ علی محمد وآل محمد۔ میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا یہ نہیں کہتا رحم علی محمد وآل محمد (غالباً سائل ساکت ہوا کیوں کہ علماء میں جو اب ذکر نہیں فرمایا کیوں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ بے شک اس پر ہمارا درد اور رحمت ہے ہمارے لئے اور باعثِ قربت۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيْسٍ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي تَدْرِيقٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ : التَّائِبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جتنا شیطان کی طرف سے ہے اور چھینک خدا کی طرف سے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْعَالِمَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْعَطْسَةِ وَمَا أَمَلَتْهُ فِي الْحَمْدِ لِلَّهِ عَلَيْهَا ؛ فَقَالَ : إِنَّ لِلَّهِ نِعْمًا عَلَى عَبْدِهِ فِي صِحَّةِ بَدَنِهِ وَسَلَامَةِ جَوَارِحِهِ وَإِنَّ الْعَبْدَ يَسْتَسِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ وَإِذَا نَسِيَ أَمَرَ اللَّهُ الرَّبِيحَ فَتَجَاوَزَ فِي بَدَنِهِ ثُمَّ يُعْرِجُهَا مِنْ أَنْفِهِ وَيَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ فَيَكُونُ حَمْدُهُ عِنْدَ ذَلِكَ شُكْرًا أَلْمَانِيَّي .

۶۔ راوی نے عالم اہل بیت (تقیہ سے نام امام ذکر نہیں کر سکا) سے نقل کیا ہے کہ ان سے چھینک کے متعلق پوچھا گیا کہ اس پر حمد خدا کرنے کا کیا سبب ہے۔ فرمایا بندہ کو خدا نے بہت سی نعمتیں دی ہیں بدن کی صحت اور اعضا کی سلامتی میں جب بندہ یاد خدا بھول جاتا ہے تو خدا ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اس کے بدن میں دوڑ جائے پھر اس کو ناک کی طرف سے نکالتا ہے اس پر وہ حمد خدا کرتا ہے پس یہ حمد شکر ہے اس بھولنے پر۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يُونُسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَحْصَبْتُ فِي الْبَيْتِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَمَطَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَمَا تَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْأَسْمِئُونَ الْأَسْمِئُونَ ؛ وَمِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ إِذَا مَرِضَ أَنْ يَمُودَهُ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَ جَنَازَتَهُ وَإِذَا عَطَسَ أَنْ يَسْمُوتَهُ . أَوْ قَالَ : يَسْمُوتَهُ . وَإِذَا دَعَاهُ أَنْ يَجِيبَهُ .

۷۔ داؤد بن الحصین سے مروی ہے کہ ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھے اس وقت چودہ آدمی گھر میں موجود



تھے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو چھینک آئی ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا حضرت امام نے فرمایا تم نے یرحمک اللہ کیسے  
 نہ کہا۔ مومن کا حق مومن پر ہے کہ جب مریض ہو تو عیادت کرے اور جب مرے تو اس کی نماز جنازہ میں شریک اور جب چھینکے تو  
 یرحمک اللہ کہے اور جب بلا جاگے تو دعوت قبول کرے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ جَابِرِ  
 قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: نِعْمَ الشَّيْءُ الْعَطْسَةُ تَنْفَعُ فِي الْجَسَدِ وَتَذَكِّرُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قُلْتُ: إِنَّ  
 عِنْدَنَا قَوْمًا يَقُولُونَ: لَيْسَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْعَطْسَةِ نَصِيبٌ، فَقَالَ: إِنْ كَانُوا كَادِبِينَ فَلَا نَالَهُمْ  
 شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم.

۸۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے چھینک اچھی چیز ہے جو جسم کو نفع دیتی ہے اللہ کا ذکر کرو۔ میں نے (راوی) کہا کچھ لوگ  
 کہتے ہیں رسول اللہ کو چھینک نہیں آتی تھی لہذا ان حدیث پر اکتفا کی جائے درود نہ بھیجا جائے فرمایا اگر وہ جھوٹے ہیں تو انہیں  
 شفاعت محمد نصیب نہ ہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ  
 عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَمَنْ يُسَمِّئُهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: تَقَصْنَا حَقَّنَانُمَّ  
 قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. قَالَ: فَقَالَ  
 الرَّجُلُ: فَسَمَّيْتُهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام.

۹۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام تقی علیہ السلام کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ تو کہا اور  
 درود نہ بھیجا حضرت نے یرحمک اللہ نہ کہا اور فرمایا ہمارے حق کو اس نے ناقص بنایا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک  
 آئے تو کہو الحمد للہ رب العالمین وصلى الله على محمد واهل بيته، اس شخص نے ایسا ہی کہا تب حضرت یرحمک اللہ کہا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنِ النَّضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ  
 لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ الْعَطْسَةِ  
 وَعِنْدَ الذَّبْحَةِ وَعِنْدَ الْجَمَاعِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَا لَكُمْ يَا نَافِقُ وَالْمَنْعُ مِنَ اللَّهِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا لوگ تین موقعوں پر محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنے پر  
 کراہت محسوس کرتے ہیں اول چھینک کے وقت دوسرے ذبح کے وقت تیسرے جماع کے وقت، حضرت نے فرمایا ان کی ہلاکت

ہر اور ان پر خدا کی لعن ہو۔

۱۱ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا عَطَسَ فَقَبِلَ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، قَالَ : يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَيَرْحَمُكُمْ ، وَإِذَا عَطَسَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ قَالَ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو جب پھینک آتی اور کوئی ہنسا یا رحمک اللہ تو فرماتے یغفر اللہ لکم ویرحمک اللہ اور جب کوئی دوسرا پھینکتا تو فرماتے یرحمک اللہ عزوجل۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ أَوْ غَيْرِهِ ؛ عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عَطَسَ غُلَامٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک نابالغ لڑکے نے رسول اللہ کے پاس پھینکا اور کہا الحمد للہ ، آنحضرت نے فرمایا یا بارک اللہ فیک۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ [رَبِّ الْعَالَمِينَ] لِأَشْرَبِكَ لَهُ ، وَإِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ فَلْيَقُلْ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَإِذَا رَدَّ [دَت] فَلْيَقُلْ : يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ وَلَنَا . فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله سُئِلَ عَنْ آيَةِ أَوْشِيٍّ فِيهِ ذَكَرَ اللَّهُ فَقَالَ : كُلُّ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِيهِ فَهُوَ حَسَنٌ .

۱۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی پھینکے تو اسے کہنا چاہیے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ اسے اور جب دوسرا سنے تو کہے یرحمک اللہ اور جب پہلا یہ کہے تو پھر کہے یغفر اللہ لک ولنا۔ رسول اللہ سے کسی آیت یا اس چیز کے مذکورہ متعلق پوچھا گیا جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ فرمایا جن کلمات میں اللہ کا ذکر ہو وہی ٹھیک ہے۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُعَيْمٍ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : عَطَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ جَعَلَ أُصْبَعَهُ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ أَبُو رَعِيمٍ أَنْفِي لِلَّهِ رَغْمًا ذَاخِرًا .

۱۴۔ حضرت صادق آل محمد کو پھینک آئی تو فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ پھر اپنی ناک پر انگلی رکھ کر فرمایا

خدا کے سامنے میری ناک ذلیل ہے پوری پوری طرح۔

۱۵ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَنْ قَالَ إِذَا عَطَسَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ . لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الْأَذْيَانِ وَالْأَصْرَاسِ .

۱۵۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چھینکا آنے کے بعد کہے الحمد للہ رب العالمین علیٰ کل حال تو اس کے کانوں اور ڈاڑھوں میں درد نہ ہوگا

۱۶ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ عَمْرٍو ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي وَجَعِ الْأَصْرَاسِ وَوَجَعِ الْأَذْيَانِ إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَعْطِسُ فَأَبْدُوهُ بِالْحَمْدِ .

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ ڈاڑھوں اور کانوں کے درد کا علاج یہ ہے کہ جب کوئی چھینکے تو تم ابتداء کر دو الحمد للہ رب العالمین کہہ کر۔

۱۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عُمَانَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ سَمِعَ عَطَسَةً فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَهْلِ بَيْتِهِ لَمْ يَبْنِهِ لَمْ يَشْرَبْ لَهُ قَانَ رَسُولَ اللَّهِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی چھینکے تو اللہ کی حمد کرے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے

العالمین لا شربک لہ اس کو آنکھ اور ڈاڑھ کی شکایت نہ ہوگی اور فرمایا جب چھینکا کی آواز سنی تو ایسا ضرور کہو اگرچہ تمہارے اور اس کے آیت یا اس چیز کے درمیان دریا حاصل ہو۔

۱۸ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَطَسَ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هَذَاكَ اللَّهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : [فَقُولُوا] : يَرْحَمُكَ اللَّهُ . فَقَالُوا لَهُ : إِنَّهُ نَصْرَانِيٌّ ؟ فَقَالَ : لَا يَسُدُّ بِهِ اللَّهُ حَتَّى يَرْحَمَهُ .

۱۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے چھینکا ایک شخص نصرانی نے لوگوں سے جو موجود تھے ہر ایک نے

انکلی رکھ کر فرمایا

کہا۔ (اللہ تجھے ہدایت کرے) حضرت نے فرمایا یوں کہو یہ تمک اللہ، انہوں نے کہا یہ تو نصرانی ہے فرمایا جب تک اللہ رحم نہ کرے گا اس کو ہدایت نہ کرے گا۔

۱۹ - عَائِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بِنْتِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا عَطَسَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ ثُمَّ سَكَتَ لِعَلَّةٍ تَكُونُ بِهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عَنْهُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَإِنْ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ ، قَالَ : وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْغِطَاسُ لِلْمَرِيضِ دَلِيلُ الْعَافِيَةِ وَرَاحَةُ اللَّيْتَنِ .

۱۹۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی مسلمان چھینکے اور کسی سبب سے الحمد للہ نہ کہے تو ملائکہ اس کی طرف سے کہتے ہیں الحمد للہ رب العالمین اور اگر وہ خود کچھ تو ملائکہ کہتے ہیں یغفر اللہ لک۔ اور حضرت نے یہ فرمایا کہ مریض کو چھینک آنا دلیل صحت اور راحت بدن ہے۔

۲۰ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَمِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ [عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ] قَالَ : قَالَ : الْغِطَاسُ يَنْفَعُ فِي الْبَدَنِ كُلِّهِ مَا لَمْ يَزِدْ عَلَى الثَّلَاثِ فَإِذَا زَادَ عَلَى الثَّلَاثِ فَهُوَ دَاءٌ وَسُقْمٌ .

۲۰۔ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا چھینک اگر تین سے زائد نہ ہو تو کوکل بدن کے لئے نافع ہے اگر تین سے زائد فرما تو بیماری کی علامت ہے۔

۲۱ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي سَابِطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْخَضْرَاءِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنْ أَدَّ الْأَصْوَاتُ لَصَوْتِ الْحَمِيرِ» قَالَ : الْعَطَسَةُ الْقَبِيحَةُ .

۲۱۔ میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ سب سے بُری آواز گدھے کی ہے نہ وہ بھینک کی آواز کی طرح کانوں کو بُری معلوم ہوتی ہے۔

۲۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَطَسَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَصَبَةِ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ : هُوَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ بَخْرَةَ الْأَنْدَلُسِ .

۲۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن القاسم بن يحيى، عن جدِّه الحسن بن راشد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من عطس ثم وضع يده على قصبته أنفه ثم قال: هو الحمد لله رب العالمين [الحمد لله] حمداً كثيراً كما هو أهله وصلى الله على محمد النبي وآله وسلم خرج من بخرة الأندلس.

ظَائِرُ أَصْغَرُ مِنَ الْجَرَادِ وَأَكْبَرُ مِنَ الذَّبَابِ حَتَّى يَسِيرَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَعْفِرُ اللَّهُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو بھیجے اور اپنا ہاتھ ناک کے بائیں پر رکھ کر کہے۔ الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ حمداً کثیراً کما ہوا ہر وہی اللہ علی محمد وآلہ وسلم تو اس کے بائیں نسنے سے ایک پرندہ نکلے گا نڈی سے چرنا اور کمی سے بڑا اور وہ تحت عرش قیامت تک اس کے لئے استغفار کرے گا۔  
(علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف اور مجہول تحریر فرمایا ہے۔)

۲۳۔ عَنْ بَنِي يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُحْيَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَامَةِ قَالَ : كُنْتُ أُجَالِسُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا أَنْبَلَ مِنْ مَجَالِسِهِ قَالَ : فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ : مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ الْمَظْطَةُ ؟ فَقُلْتُ : مِنَ الْأَقْبِ ، فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ الْحَطَاءَ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ ؟ فَقَالَ : مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ كَمَا أَنَّ الشُّطْفَةَ تَخْرُجُ مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ وَمَخْرَجُهُ مِنَ الْأَحْبَلِ ثُمَّ قَالَ : أَمَارَاتُ الْإِنْسَانِ إِذَا عَطَسَ نَفَسَ أَعْضَاؤَهُ وَصَاحِبُ الْمَظْطَةِ يَأْمَنُ الْمَوْتَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا واللہ میں نے ان کی مجلس سے زیادہ عظیم الشان مجلس نہیں دیکھی۔ ایک دن مجھ سے فرمایا۔ بتاؤ چھینک کہاں سے آتی ہے میں نے کہا ناک سے فرمایا غلط ہے میں نے کہا پھر آپ بتائیں۔ فرمایا تمام بدن سے اس طرح جیسے لطفہ تمام بدن سے نکلتی ہے مگر نازع ہوتا ہے سورخ ذکر سے۔ پھر فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہے تو اس کے تمام اعضاء جھٹکا کھاتے ہیں اور چھینکنے والے کو سات دن کے موت سے امان مل جاتی ہے

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْغِيظِ .

۲۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے (یعنی جتنی بار کہے کہ وہ چھینکے وہ کلام کرنے والے کی تصدیق ہوگی۔)  
(علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے)

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَتَحَدَّثُ بِحَدِيثٍ فَعَطَسَ غَائِطٌ فَبُوشَاهِدُ حَقِّ .

۲۵۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص کسی حدیث سے بات کر رہا ہو اور اس کے عین میں غائط پڑے تو وہ اس حدیث کی تصدیق ہے۔

۲۵ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی شخص بات کر رہا ہو اور چھینکنے والا چھینکے تو وہ گواہ ہے یعنی اس کی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔  
(ضعیف ہے)

۲۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْعِطَاسِ .  
(ترجمہ ۲۴ میں گزرا)

۲۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا فَسَيِّئَتُهُ ثُمَّ أَتَى رُكْبَتَهُ .  
۲۸ - فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی تین بار چھینکے تو یہ حکم اللہ کی طرف سے زیادتی ہو تو چھوڑ دو۔

## سولہواں باب

### سفید بالوں والے مسلمانوں کی عزت کرنا

(باب) ۱۶

﴿ وَجُوبٌ إِجْلَالِ ذِي الْقَيْبَةِ الْمُسْلِمِ ﴾

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ .

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کی جلالتِ شان کی اظہار کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بوڑھوں کی عزت کی جائے۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَرَفَ فَضْلَ كَبِيرٍ لَيْسَتْهُ قُوَّةٌ أَمَنَهُ اللَّهُ مِنْ فِرْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بوڑھ کی عزت کی خدا اس کو روز

قیامت خوف سے امن میں رکھے گا۔

۳- وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ وَقَفَ ذَاتِ شَيْبَةٍ فِي الْإِسْلَامِ آمَنَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۳- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بوڑھے مسلمان کی عزت کرے گا خدا اس کو روز قیامت کے خوف سے بچائے گا۔

۴- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ لَا يَجْهَلُ حَقَّهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْرُوفٌ [بِالتَّفَاقِي] : ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ ، وَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ .

۴- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین کے حق سے نہ جاہل ہوگا۔ مگر مشہور منافق، ایک بوڑھا مسلمان دوسرے حامل قرآن تیسرے امام عادل

۵- عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ الْمُؤْمِنِ ذِي الشَّيْبَةِ وَمَنْ أَكْرَمَ مُؤْمِنًا قَبْلَ رَأْمَةِ اللَّهِ بَدَأَ وَمَنْ اسْتَحَفَّ بِمُؤْمِنِ ذِي شَيْبَةٍ أَرْسَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَنْ يَسْتَحِفُّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ .

۵- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اجلال الہی سے ہے اجلال دعوت کرنا بوڑھے مومن کی جس نے مومن کا اکرام کیا اس نے کرامت الہی کو ظاہر کیا اور جس نے بوڑھے مومن کو ذلیل کا خدا تباہی مومن کسی سے اسے ذلیل کرانے گا۔

۶- الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سُعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ : مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ .

۶- ترجمہ حدیث اول میں گزرا۔

## سترہواں باب مردِ کریم کی عزت

(بَابُ إِكْرَامِ الْكَرِيمِ) ۱۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَدَّاحِ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْنِي لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَسَادَةٌ  
فَقَعَدَ عَلَيْهِمَا أَحَدُهُمَا وَأَبَى الْآخَرَ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَمَعَدَ عَلَيْهَا قَاتَةَ لَأَبَائِي الْكَرَامَةَ الْإِحْضَارُ  
ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنَا كُنْتُ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرَمُوهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ دو شخص امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آئے ان کے لئے فرش بچھایا  
گیا ایک تو ان میں سے بیٹھ گیا دوسرے نے انکار کیا۔ حضرت نے فرمایا، تم بھی اس پر بیٹھو، عورت پانے سے انکار نہیں کرتا  
مگر محنت۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس مردِ کریم آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوَلِيِّ، عَنِ الشَّكْرِيِّ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنَا كُنْتُ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرَمُوهُ.

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی  
قوم کا کوئی بزرگ آئے تو اس کا اکرام کرو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَوِيِّ، عَنْ  
أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَمَّا قَدِمَ عِدِّيُّ بْنُ حَاتِمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ غَيْرُ حَصْفَةَ وَوَسَادَةَ مِنْ أَدَمَ فَطَرَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِدِّيِّ بْنِ  
حَاتِمٍ.

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جب عدی بن حاتم رسول اللہ کے پاس آیا تو آپ نے اسے اپنے گھر  
بلایا اور آپ کے گھر میں سوائے چھوڑے کے ایک بیٹے فرش کے اور کچھ نہ تھا آپ نے اسی کو عدی کے لئے بچھا دیا۔



## اٹھارہواں باب آنے والے کا حق (بابِ حَقِّ الدَّاخلِ) ۱۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ، عَنِ التَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: إِنْ مِنْ حَقِّ الدَّاخلِ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ يَمْشُوا مَعَهُ هَيْبَةً إِذَا دَخَلَ وَإِذَا خَرَجَ، وَدَخَلَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ أَمِيرٌ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ. اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمہارے گھر آئے تو گھر والوں کا یہ فرض ہے کہ جب داخل ہو تو اس کو خوش آمدید کہتے ہو اور اسی طرح جب وہ چلے تو کچھ دور اس کے ساتھ جائیں اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی برادر مسلم کسی کے گھر ضیانت وغیرہ میں آئے تو وہ جب تک گھر سے نہ جائے اس پر حاکم۔ یعنی اس کی خاطر تواضع کرنی چاہیے۔

## اسیسواں باب مجالس میں رازداری

(باب) ۱۹

﴿الْمَجَالِسِ بِالْأَمَانَةِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

اس فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہم السلام نے اپنی اسی نشستوں میں کسی کا بھید ظاہر نہ کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حَمَادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

۲۔ (ترجمہ اوپر ہے)

اج  
نارہ  
جنار  
ش  
بھایا  
ہیں کرتا

قال:

ہے پاس کسی

لوتی، عن  
پتو آدخلة  
و لیدی بن

نے اسے اپنے گم  
بھاویا۔

يَا مُعْشَرَ الْيَهُودِ يَا إِخْوَةَ الْفِرْدَوْسِ وَالْحَزَازِيرِ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُتَعَلِّقًا لَكَانَ مِثَالِ سَوْءٍ ، إِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يُوَضَّعْ عَلَى شَيْءٍ بِقَطْرٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَمْ يُرْفَعْ عَنْهُ قَطْرٌ إِلَّا شَانَهُ  
 قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا سَمِعْتَ إِلَى قَوْلِهِمْ : الشَّامُ عَلَيْكُمْ ؟ فَقَالَ : بَلَى أَمَا سَمِعْتَ مَا رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ ؟  
 قُلْتُ : عَلَيْهِمْ ، فَأَدَا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُسْلِمٌ فَقُولُوا : سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ كَافِرٌ فَقُولُوا : عَلَيْكَ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ عائشہؓ بھی حضرت کے قریب تھیں انہوں نے اس طرح سلام کیا۔ تمہارے اوپر سلام ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا علیکم (تمہارے اوپر) اسی طرح دوہرا اور تیسرے یہودی نے سلام کیا۔ رسول اللہ نے اسی طرح جواب دیا۔ عائشہؓ کو غصہ آیا کہنے لگیں۔ تم پر بلاکت ہو لعنت ہو۔ اے یہودیو! اے مسخ شدہ بندروں اور سوروں کے بھائیو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ، فحش بات اگر مجھ سے ہوتی تو اس کی صورت بدی کی سی ہوتی اور نرمی باعثِ زینت ہوگی۔ جہاں ہوا اور باعثِ عیب ہوگی جہاں نہ ہو۔ عائشہؓ نے کہا کیا آپ نے ان کا قول اسام علیکم نہیں سنا۔ فرمایا سنا تو کیا تم نے اس کا جواب جو میں نے علیکم دیا وہ نہیں سنا، جب مرد مسلمان سلام کرے تو کہو السلام علیکم اور کافر کرے تو فقط علیکم کہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَبْدُؤُوا أَهْلَ الْكِتَابِ بِالتَّسْلِيمِ وَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل کتاب سے ابتداء بہ سلام نہ کرو اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں علیکم کہہ دو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمُشْرِكِ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ جَالِسٌ كَيْفَ يَسْتَجِيبُ أَنْ يَرَدَّ عَلَيْهِمْ ؟ فَقَالَ : يَقُولُ : عَلَيْكُمْ .

۳۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی شخص بیٹھا ہو اور یہودی یا نصرانی یا مشرک سلام کرے تو رد سلام کیسے کیا جائے۔ فرمایا کہ ہو علیکم۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بَكْرِ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ سَلَّمَ عَلَيْنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْمُشْرِكُ فَقُلْ : عَلَيْكَ

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن احمد بن محمد، عن ابن قسائل، عن ابن بکر، عن بريد بن معاوية سلم علينا عن ابي عبد الله عليه السلام قال: اذا سلم عليك اليهودي والنصراني والمشرک فقل: عليك

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ وَتَلَسَّ لِأَحْيَانٍ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِ بَكْتَمَةَ صَاحِبَةَ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِذَنْ يَكُونُ بَقَّةً أَوْ ذَكَرَ آلَهُ بِخَيْرٍ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مجلس میں رازداری سے کام لو کسی کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ اس بات کو ظاہر کرے جسے دوسرا چھپانا چاہتا ہے۔ مگر اس کی اجازت سے مگر یہ دانشوری سے کچھ یا اس کا ذکر کرے۔

## بیسواں باب سرگوشی

### (بَابُ فِي الْمُنَاجَاةِ) ۲۰

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ الْقَوْمُ ثَلَاثَةَ فَلَا يَتَسَاحَى مِنْهُمْ اثنانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ فِي ذَلِكَ [۰] مَا يَحْزَنُهُ وَيُؤْذِيهِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کسی جگہ تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو کو سرگوشی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ امر تیسرے کو رنجیدہ کرے گا اور اذیت دے گا۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِيِّ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي بَيْتٍ فَلَا يَتَسَاحَى اثنانِ دُونَ صَاحِبَيْهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ وَمِثْلَهُ يَمُتُّهُ .

۲ ترجمہ اوپر گزرا

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَرَّضَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ [الْمُتَكَلِّمِ] فِي حَدِيثِهِ فَكَانَتْ مَا حَدَّثَ وَجْهَهُ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان کوئی حدیث کہے تو اس سے متکلم نہ ہو اور اس سے متکلم نہ ہو۔

مرگوشی کرنے لگے تو ایسا ہے کہ جیسے اس کا منہ توجہ لیا۔

## اکیسواں باب طریق نشست

(بابُ الْجُلُوسِ) ۲۱

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الدَّوْقَلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ رَقَمَهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْلِسُ ثَلَاثًا : الْفَرَسَةَ وَهُوَ أَنْ يَقِيمَ سَاقِيَهُ وَيَسْتَقْبِلُهَا بِيَدَيْهِ وَيَشُدُّ يَدَهُ فِي ذِرَاعِهِ ، وَكَانَ يَجْتَوِ عَلِيٌّ رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يُشَبِّي رَجُلًا وَاحِدَةً وَيَسْطُرُ عَلَيْهَا الْأُخْرَى وَلَمْ يَرِ الْوَجْهَ مَرَّةً بَعْدَ قَطْعِهِ .

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشست کے میں طریقے تھے اول یہ کہ دو ہنڈیوں کو کھڑا کرتے اور ان کے آگے ہاتھ کر کے انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیتے۔ دوسرے یہ کہ گھٹنوں پر بیٹھتے اور ایک پیر کو سیدھا کر رکھ لیتے چہار ذرا نشست میں کہیں آپ کو نہ دیکھا گیا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي حَسَنَةَ اللَّهِ بْنِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عِطَاءً قَاعِدًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى فَجْدِيهِ فَمَلَّتْ . ابْنُ النَّاسِ يَكْرَهُونَ هَذِهِ الْجَلْسَةَ وَيَقُولُونَ : إِنَّهَا جَلْسَةُ الرَّبِّ ، فَقَالَ : إِنِّي إِسْمُهُ أَجَلَسْتُ هَذِهِ الْجَلْسَةَ لِلْمَوْلَى وَالرَّبُّ لَا يَمَلُّ وَلَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ .

۲۔ میں نے حضرت علی بن حسین علیہ السلام کو اس طرح بیٹھنے دیکھا کہ وہ اپنے ایک ران پر رکھے ہوئے تھے میں نے کہا لو کہ اس نشست کو برا جانتے ہیں کہتے ہیں یہ خدا کی نشست ہے یعنی منکرانہ نشست ہے حضرت نے فرمایا میں بحالت ریح اس طرح بیٹھا ہوں اور اللہ کے لئے ریح نہیں اور نہ اس کو اونگھ اور سیند ہے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي حَسَنَةَ اللَّهِ بْنِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عِطَاءً قَاعِدًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى فَجْدِيهِ فَمَلَّتْ . ابْنُ النَّاسِ يَكْرَهُونَ هَذِهِ الْجَلْسَةَ وَيَقُولُونَ : إِنَّهَا جَلْسَةُ الرَّبِّ ، فَقَالَ : إِنِّي إِسْمُهُ أَجَلَسْتُ هَذِهِ الْجَلْسَةَ لِلْمَوْلَى وَالرَّبُّ لَا يَمَلُّ وَلَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ .

قَالَ قَالَ

قَالَ قَالَ

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مجلس میں نبی جگہ بیٹھنے پر راضی ہوگا تو اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر درود بھیجیں گے اس کے وہاں سے اٹھنے تک۔

۴- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ مَا يَجْلِسُ تَحَاةَ الْقِبْلَةِ .

۴- حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر قبلہ رو بیٹھتے تھے۔

۵- أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَائِءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ : جَلَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ مَتَوَرًّا كَمَا رَجَلَهُ الْيَمَنِيُّ عَلَى فَيْحِهِ الْبَسْرِيِّ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : جِئْتُكَ فِدَاكَ هَذِهِ جِلْسَةٌ مَكْرُوهَةٌ ، فَقَالَ : لَا إِدْمَاهُوشِيءُ ، فَالْتَمَسَ الْيَهُودُ : لَمَّا أَنْ قَرَعَ النَّبِيُّ عَرَا وَجَسَلًا مِنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ جَلَسَ هَذِهِ الْجِلْسَةَ لِيَسْتَرْبِحَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ، وَبَقِيَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ مَتَوَرًّا كَمَا هُوَ .

۵- راوی نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح بیٹھتے تھے کہ آپ کا دایا ہنپاؤں بائیں ران پر تھارا دایں نے کہا یہ طریقہ نشست تو تپندیدہ ہے فرمایا ایسا تو یہودی کہتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا آسمان وزمین کی خلقت سے فارغ ہوا تو عرش پر آرام کرنے کے لئے اس طرح بیٹھا اس پر فدائے یہ آیت نازل کی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ حی و قیوم ہے نہ اس کو پتہ ہے نہ نیند اس کے بعد حضرت جس طرح بیٹھتے تھے بیٹھے رہے۔

۶- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَسَّرَةِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ مِنْهَا لَأَقْعَدَ فِي أَدْنَى الْمَجْلِسِ إِلَيْهِ جِبْنٌ يَدْخُلُ .

۶- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتے تو نزدیک تر خالی جگہ میں بیٹھ جاتے (مدر مقام پر بیٹھنے کی کوشش نہ کرتے)۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ : سَوَّقَ الْمُسْلِمِينَ كَمَا سَجِدُهُمْ فَمَنْ سَبَقَ إِلَى مَكَانٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ إِلَى اللَّيْلِ ، قَالَ : وَكَانَ لَا يَأْخُذُ عَلَى بَيْتِ السُّوقِ كِرَاءً .

۷۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا مسلمانوں کا بازار ان کی مسجدوں کی مانند ہے جو آگے سے وہ رات تک آگے ہی رہے گا۔ حضرت بازار کے مکانات کا کرایہ نہیں لیتے تھے تاکہ وقت فرودت ان کی دستی میں کام آئے۔

۸۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ النَّوْفَلِيِّ : عَنِ السَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَسْبَغِي لِلْجَلَسَاءِ فِي الصَّبِيِّ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ كُلِّ اثْنَيْنِ مِقْدَارُ عَظْمِ الذَّرَاعِ لِثَلَاثَةِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَرِّ .

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسم گرما میں کسی جلسہ میں لوگ اس طرف بیٹھیں کہ ان کے درمیان ایک فٹ کا فاصلہ ہو تاکہ گرمی سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

۹۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَجْلِسُ فِي بَيْتِهِ عِنْدَ بَابِ بَيْتِهِ قُبَالَةَ الْكَعْبَةِ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے گھر میں دروازہ کے قبلہ رخ ہو کر بیٹھتے تھے۔

## بائیسواں باب

### تکیہ لگانا اور پشت و پتدلیوں کے متعلق

#### (بَابُ الْإِتِكَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ) ۲۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِتِكَاءُ فِي الْمَسْجِدِ زُهْبَانِيَّةُ الْعَرَبِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَجْلِسُهُ مَسْجِدُهُ وَصَوْمَعْتُهُ بَيْتُهُ .

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تکیہ لگا کر سونا عرب کے ریافت کشوں کی بدعت ہے۔ مومن کے لئے مسجد بیٹھنے کی جگہ ہے اور سونے کی جگہ گھر ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِحْتِبَاءُ فِي الْمَسْجِدِ حَيْطَانُ الْعَرَبِ .

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد دیوار سے تکیہ کرنا اور پاؤں پھیلانا عربوں کے اپنے گھر میں بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

۳۔ محمد بن اسماعیل ، عن الفضل بن شاذان ، وعلی بن ابی اہیم ، عن أبیہ ، جميعاً ، عن ابن أبی عمیر ، عن ابی اہیم بن عبد الحمید : عن أبی الحسن علیہ السلام قال : قال رسول اللہ ﷺ : الإحیاء جنتان العرب .

۳۔ ترجمہ اور گزار

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ : عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الرَّجُلِ يَجْتَنِي يَنْوِبُ وَابِدٍ : فَقَالَ : إِنْ كَانَ يُعْطِي عَوْرَتَهُ فَلَا بَأْسَ .

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص ایک لباس سے پشت اور پتلیاں چھتا ہے فرمایا اگر شرمگاہ دکھ کر رہے تو کامنافق ہے۔

۵۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَا يَجُوزُ نَيْبٌ حَالٌ أَنْ يَجْتَنِي مُنَابِلَ الْكُفَّةِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ خیرا سلام نے بیت اللہ کے سامنے جائز نہیں کہ پشت و زانو ملا کر بیٹھے۔

## تیسواں باب

### مزاج و سنسی

((بَابُ الدُّعَاةِ وَالتَّحَايِ)) ۲۳

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى : عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْخَسِيءِ فَقُلْتُ : جَعَلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الْقَوْمِ فَيَجْرِي بَيْنَهُمْ كَلَامٌ يَمْرُحُونَ وَيَصْحَكُونَ : فَقَالَ : لَا بَأْسَ مَا تَمَّ يَكُنْ : فَطَلَسْتُ أَنْهُ عَلَى الْعُحْشِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِيهِ

الأعرابي فبهدي له الهدية ثم يقول مكانه: أعطنا من هديتنا فضحك رسول الله ﷺ وكان إذا أتم يقول: ما فعل الأعرابي، لئنه أنا.

۱۔ امین نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص ایسے لوگوں میں ہوتا ہے جو مزاج کرتے ہیں مانتے ہیں آیا وہ ہے یا نہ رہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں جیت تک دیا نہ ہو۔ میں سمجھا حضرت نے شاید دش نام طرازی کو سمجھا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا رسول اللہ کے پاس ایک اعرابی آیا کرتا تھا اور تحفے لاتا تھا پھر کہتا تھا اسی جگہ میرے ہدیہ کی قیمت دیکھے رسول اللہ اس بات پر ہنستے تھے اور جب رنجیدہ ہوتے تھے تو فرماتے تھے کاش اس وقت وہ اعرابی ہوتا اور اپنے ہدیہ کی قیمت مانگتا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا فِيهِ دُعَاءٌ، فَلَمَّا مَاتَ تَلَا ذَلِكَ الدُّعَاءَ، فَتَمَّ لَهُ مَا كَانَ يَسْتَعِينُ بِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے دعا ضروری ہے میں نے کہا اس دعا کی کیا ہے فرمایا مزاج۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَامٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنَّ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا فِيهِ دُعَاءٌ، فَلَمَّا مَاتَ تَلَا ذَلِكَ الدُّعَاءَ، فَتَمَّ لَهُ مَا كَانَ يَسْتَعِينُ بِهِ.

۳۔ راوی سے سادق آل محمد علیہ السلام نے کہا تم لوگوں میں دعا عیب کی کیا صورت ہے میں نے کہا بہت کم ہے فرمایا کم نہ کرو مزاج علامت حسن خلق ہے تم مزاج سے اپنے مومن بھائی کو خوش کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپ کسی کو خوش کرنا چاہتے تھے تو اس سے مزاج رتے تھے۔

۴۔ مَالِحُ بْنُ عَقَبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْمُدَاعِبَ فِي الْجَمَاعَةِ بِالْأَذْقَةِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ لوگوں میں باہمی مزاج کو دوست رکھتا ہے جبکہ بخش باتیں نہ ہوں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنبَاطٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ضُحِكُ الْمُؤْمِنِ تَبَسُّمٌ.



۵- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کا ہنسنا اس کا سکرانا ہے۔

۶- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُبْعِثُ الْقَلْبَ وَقَالَ : كَثْرَةُ الضَّحِكِ تَمِثُّ الدِّينَ كَمَا يَمِثُّ الْمَاءُ الْبَلْحَ .

۷- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنا دین کو اس طرح مار دیتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

۷- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ مِنَ الْجَهْلِ الضَّحِكُ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، قَالَ : وَكَانَ يَقُولُ : لَا بُدَّ يَدِينِ عَنْ وَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْتِيَنَّ الْبَيَاتَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْثَانِ .

۸- فرمایا صادق اکرم نے بغیر تعجب ہنسنا جہالت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگلے دانتوں کو ہنسی میں نہ دکھاؤ جبکہ تم نے یہ اعمال کی جو اور گناہوں کے شب خون مارنے سے بے خوف نہ ہو۔

۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَقِّ بْنِ الْبَخْرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّا كَمْ وَالْمِزَاحُ قَانَةٌ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْوِ .

۸- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو زیادہ مزاح سے بچاؤ ورنہ آبرو جاتی رہے گی۔

۹- عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلًا فَلَا تَمَازِحْهُ وَلَا تَمَارِهِ .

۹- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی کو دوست رکھو تو اس سے زیادہ مزاح نہ کرو اور اس سے جھگڑا نہ کرو۔

۱۰- عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : الْفَهْمَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ .

۱۰- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فہمہ عملِ شیطان ہے۔

۱۱ - حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِثْمِيِّ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَلَيْدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : كَثْرَةُ الصُّحُكِ تَدْعُبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ .  
۱۱- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا آبرو کو کھودیتا ہے۔

۱۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاحَ فَإِنَّهُ يَجْرُ السَّخِيمَةَ وَيُورِثُ الصَّغِيمَةَ وَهُوَ السَّبُّ الْأَصْفَرُ .  
۱۲- فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے کو کثرت مزاح سے بچاؤ کیونکہ وہ کینہ کو اور اس کے اثر کو پیدا کرتا ہے اور وہ چھوٹی گالی ہے۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِي بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا قَهَقْتَ فَقُلْ جِنٌّ تَفْرَعُ وَاللَّهِمْ لَا تَمُقْتَنِي .  
۱۳- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب قہقہہ مارو تو بطور کفار خدا سے کہو یا اللہ مجھے دشمن نہ رکھنا۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ وَعَلِيِّ بْنِ عُفَيْبَةَ وَتَمَلْبَةَ ، رَفَعُوهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَآبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : كَثْرَةُ الْمِرَاحِ تَدْعُبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَكَثْرَةُ الصُّحُكِ تَمُجُّ الْأَيْمَانَ مَجًّا .  
۱۴- فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے زیادہ مذاق آبرو ریزی کا باعث ہے زیادہ ہنسنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے

۱۵ - حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِثْمِيِّ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَلَيْدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمِرَاحُ السَّبُّ الْأَصْفَرُ .  
۱۵- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مزاح چھوٹی گالی ہے۔

۱۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاحَ فَإِنَّهُ يَدْعُبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَ مَهَابِيهِ إِلَى جَانِبِ .  
۱۶- فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے مزاح چھوٹی گالی ہے۔

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو مزاح سے بچاؤ کیونکہ اس سے آبرو جاتی رہتا ہے اور آدمی کی ہیبت جاتی رہتی ہے۔

۱۷۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَبِيحٍ ، عَنِ الرَّقِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَأُتَمَارِخُ فِدَهَتَ بَابُوكَ وَلَا تُتَمَارِخُ فِجْتَرَ أَعْلَيْكَ .

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جھگڑانہ کر دیا اس سے تمہاری عزت جاتی رہے گی اور زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ لوگوں کو مقابلہ کی جرأت ہوگی۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ التَّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَأُتَمَارِخُ فِجْتَرَ أَعْلَيْكَ .

۱۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ تم پر لوگوں کی جرأت ہوگی۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْبٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّةٍ لَهُ لِبَعْضِ وُلْدِهِ - أَوْ قَالَ : قَالَ أَبِي لِبَعْضِ وُلْدِهِ - : إِيَّاكَ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُورِ إِيْمَانِكَ وَيَسْتَخِفُّ بِمَرْوَةِ نِكَاحِكَ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو الحسن علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے اپنے کو مزاح سے بچاؤ ورنہ نور ایمان سے تمہیں دور کر دے گا اور تمہاری مروت کو ہلکا بنا دے گا۔

۲۰۔ عَنْهُ ، عَمْرُو بْنُ قَسَّالٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَمٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : كَانَ يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عليه السلام يَسْخَرُ وَيَسْتَحْكُ وَلَا يَضْحَكُ وَكَانَ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام يَضْحَكُ وَيَسْخَرُ وَكَانَ الَّذِي يَضَعُ عَيْسَى عليه السلام أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي كَانَ يَضَعُ يَحْيَى عليه السلام .

۲۰۔ فرمایا حضرت امام حسن کاظم علیہ السلام نے کہ یحییٰ بن زکریا روئے تھے اور ہنستے نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہنستے بھی تھے اور روئے بھی تھے اور ان کا یہ طریقہ یحییٰ کے طریقہ سے افضل تھا۔

## چوبیسواں باب

ہمسایہ کا حق

(بابُ حَقِّ الْجَوَارِ) ۲۴

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، وَعَدْبَنِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَارٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ فَصَالَةَ بْنِ أَبِي ثَوْبٍ ، جَمِيعًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : لِي جَارٌ يُؤْذِنِي ؟ فَقَالَ : اِرْحَمَهُ فَقُلْتُ : لَأَرْحَمَهُ اللَّهُ ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ عَنِّي ، قَالَ : فَكَيْفَ هُمْ أَنْ أَدْعُهُ . فَقُلْتُ : يَفْعَلُ بِي كَذَا وَكَذَا وَيَفْعَلُ بِي وَيُؤْذِنِي ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ كَاشَفْتَهُ انْتَصَفَتْ مِنْهُ ؟ فَقُلْتُ : بَلَى أَرَبِي عَلَيْهِ فَقَالَ : إِنْ ذَا مِثْمَنْ يَحْسُدُ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِذَا رَأَى نِعْمَةً عَلَى أَحَدٍ فَكَانَ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَ بِلَاءَهُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَهُ عَلَى خَادِمِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ أَشْرَكَ لَيْلَهُ وَأَغَاطَ نَهَارَهُ ، إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ ذَارِفِي بَنِي فُلَانٍ وَإِنْ أَقْرَبَ جِبْرَانِي مِثْبِي جِوَارًا مَنْ لَأَرْجُو خَيْرَهُ وَلَا أَمَنْ شَرَّهُ ، قَالَ : فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَلِيًّا عليه السلام وَوَسَلْمَانَ وَآبَادِرَ . وَتَبَيَّنَتْ آخِرَ وَأَطْنَةُ الْمِقْدَادِ - أَنْ يَنَادُوا فِي الْمَسْجِدِ بِأَعْيَانِ أَصْوَاتِهِمْ بِأَنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارَهُ بِوَأَيْقُنَهُ فَنَادُوا بِهَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَوْمَأَ يَدِي إِلَى كُلِّ أَرْبَعِينَ ذَارِفِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ حَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے کہا کہ میرا ایک ہمسایہ مجھے ستاتا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ میں نے کہا میں تو رحم نہ کروں گا یہ سن کر حضرت نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں نے اس حالت میں حضرت کو چھوڑنا برا سمجھا۔ میں نے کہا وہ میرے ساتھ آیا ایسا کرتا ہے اور ستاتا ہے فرمایا اگر تم نے اس سے انتقام لیا تو کیا برابری کو قائم رکھو گے میں نے کہا میں تو اس پر زیادتی کروں گا فرمایا تو ایسا ہی ہے جیسا خدا فرماتا ہے وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے۔ جب حاسد لوگ کسی پر نزول رحمت دیکھتے ہیں تو اس کے گھر والوں پر مصیبت نازل کرتے ہیں اور اگر گھروالے نہیں ہوتے تو لوگوں کو مبتلائے بلا کرتے ہیں اور اگر نوکر بھی نہیں ہوتے تو بیچینی سے رات کو جاگتے ہیں اور دن کو غیظ و غضب سے سچ و تاب کھاتے ہیں۔ حضرت رسول خدا کے پاس انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں نے فلان قبیلہ میں ایک گھر خریدا ہے میرا عزیز پروردگاری ایسا ہے جس سے نہ تو نیکی کی امید ہے اور نہ میں اس

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم پر یہودی نھرائی یا مشرک سلام کرے تو جواب میں کہو علیک۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَقْبَلَ أَبُو جَرَلِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَهُ قَوْمٌ مِنْ فَرِيسٍ فَدَخَلُوا عَلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا : إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ قَدْ آذَانَا وَآذَى آلَهُنَا قَادِعُهُ وَمَرَّةٌ فَلَبَّكَتُ عَنْ آلِهِنَا وَتَكَلَّفْتُ عَنْ آلِهِ قَالَ : فَبَعَثْتُ أَبُو طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَدَعَاهُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَرِ فِي الْبَيْتِ إِلَّا مُشْرِكًا فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ اتَّبَعَ الْهُدَى ثُمَّ جَلَسَ فَحَبَّرَهُ أَبُو طَالِبٍ بِمَا جَاؤُوا وَآلَهُ فَقَالَ : أَوْهَلْ لَمْ يَرِ فِي كَلِمَةٍ خَيْرٌ لَمْ يَمِنْ هَذَا يُؤَدُّونَ بِهَا الْعَرَبَ وَيَطَّأُونَ أَعْنَاقَهُمْ ؟ فَقَالَ أَبُو جَبَلٍ : نَعَمْ وَمَا هَذِهِ الْكَلِمَةُ ؟ فَقَالَ : تَقُولُونَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، قَالَ : قَوَّصُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَخَرَجُوا هُرَابًا وَهُمْ يَقُولُونَ : وَمَا مَعْنَاهُ هَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنَّ هَذَا الْإِخْتِلَاقُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ : وَمَنْ هُوَ الْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ - إِلَى قَوْلِهِ - الْإِخْتِلَاقُ ،

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا جوہل قوم قریش کے ساتھ ابو طالب کے پاس آیا اور انھوں نے کہا کہ آپ کے برادر زادہ نے ہم کو بھی اذیت دی ہے اور ہمارے مسبودوں کو بھی پس اسے بلاؤ اور کہو کہ وہ ہمارے مسبودوں بڑا کہنے سے باز رہے ہم اس کے خدا کو بڑا کہنے سے باز رہیں گے ابو طالب نے آنحضرت کو بلا یا جب آئے تو مشرکوں سے گھر کو بھرا پایا۔ آپ نے فرمایا سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور ابو طالب نے ان لوگوں کی خواہش بیان کی۔ فرمایا کیا ان کو رغبت ہے ایسے کلمہ کی طرف جو ان کے لئے موجودہ صورت سے بہتر ہو وہ اس سے عرب پر سرداری کریں گے اور ان کی گردنوں پر سوار ہوں گے ابو جہل نے کہا وہ کلمہ کیلئے ہے فرمایا لا الہ الا اللہ کہو۔ یہ سن کر انھوں نے کان میں انگلیاں دسے لیں اور یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ہم نے تو ملت آخر میں یہ کلمہ سنا ہی نہیں یہ اقرائے محض ہے۔ خدا نے ان کے اس قول کو یوں بیان کیلئے ہے۔ ص والقرآن ذی الذکر انی قولہ الا اختلاق۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : تَقُولُ فِي الرَّدِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ سَلَامٌ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہودی اور نھرائی کے رد سلام کے متعلق فرمایا کہ سلام کہنا چاہئے یعنی سلام علیہنا (ہمارے اوپر سلام ہو۔)

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ

لَوْ كَانَ ظَلَمَ الْأَخَانَةَ عَلَيْهِم ؟ عَلَيْكَ .

ت کے قریب اسی طرح دوسرے بت ہو لعلت بات اگر مجسم ہو عاقلانہ نے ہما سنا جب مرد

بِإِذْنِهِمْ ، عَنْ سَلَمَةَ وَعَلَيْكُمْ

ہے ابتدا رہ سلام

سَمَاعَةَ قَالَ : فَوَجَّالِسُ كَيْفَ

ہو اور یہودی یا

رَبِّدِينَ مُعَاوِيَةَ

كَ قُلْتُ عَلَيْكَ

کے شر سے محفوظ ہوں یہ سن کر حضرت رسول اللہ نے حضرت علی و سلمان اور ابوذر اور غالباً مقدار کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے مسجد میں ندا کریں کہ جس سے اس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہے وہ مومن نہیں ہے چنانچہ ان حضرات نے تین بار ندا کی پھر رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ پڑوس جالیں گھر بے آگے بچھے اور دائیں بائیں۔

۲۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرُ مُضَارٍ وَلَا آئِمٍ وَحَرَمَةُ الْجَارِ كَحَرَمَةِ أُمِّهِ الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدربزرگوار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کی ایک تحریر میں مضمون پڑھا کہ رسول اللہ نے ہاجرین و انصار اور ان کے متعلقین اہل مدینہ کی موجودگی میں تحریر فرمایا کہ ہمسایہ مثل انسان کے نفس کے ہے اس کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور ہمسایہ کی عزت اس طرح کر دجیسے اپنی ماں کی کرتے ہو۔ یہ حدیث طولانی ہے جس کو مختصر بیان کیا گیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي رَجَاءَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : حُسْنُ الْجَوَارِيْرِ يُدْفِعُ فِي الرِّزْقِ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمسایہ سے نیک برتاؤ رزق بڑھاتا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي سَلِطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ الْكَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ يَعْقُوبُ لَمَّا ذَهَبَ مِنْهُ بِنَامِرٍ نَادَى يَأْتِي نَادِي يَأْتِي نَادِي ؟ أَدَهَبَتْ عَيْنِي وَأَدَهَبَتْ عَيْنِي ؟ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْ أَنْتُمَا لَا حَبِيبَتُمَا لَكَ حَسْبِي أَجْمَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمَا وَلَكِنْ تَذَكَّرُ الشَّاءَ الَّتِي دَبَحْتَهَا وَشَوَّيْتَهَا وَأَكَلْتَهَا فَلَنْ دَفْلَانٌ إِلَى جَانِبِكَ صَائِمٌ لَمْ تَنْبَلْهُ مِنْهَا شَيْئاً ؟

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ جب یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بنیامین کو عزیز معمر نے روک لیا تو انھوں نے بارگاہ الہی میں عرض کی اے میرے رب تو نے میری بصارت سے لی تو نے میرے دونوں بیٹوں کو جدا کر دیا اب بھی مجھ پر رحم نہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا اگر میں ان دونوں کو مار دیتا تو زندہ بھی کر دیتا اور تم سب کو جمع بھی کر دیتا لیکن تم ذرا اپنا

وہ عمل تو  
اسے کچھ بھی

علی قر  
الی یعقوب

کو جو صحیح

آبی عبد  
بناش علی

وَمَنْ كَا  
أُولَئِكَ

رسول ال  
رکھتا ہے

جہان کی

قَالَ :

عَلَيْهِ

وہ عمل تو یاد کر دے کہ تم نے بکری کو ذبح کیا اسے پکایا اور کھایا اور فلاں شخص تمہارے پڑوس میں روزہ دار تھا تم نے اسے کچھ بھی نہ دیا۔

۵۔ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِي كُلَّ غَدَاةٍ مِنْ مَنْزِلِهِ عَلَى قَرَسِجٍ : الْأَمَنْ أَرَادَ الْعَدَاءَ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ ، وَإِذَا أَمْسَى نَادَى : الْأَمَنْ أَرَادَ الْعِشَاءَ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ .

۵۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد یعقوب اپنے گھر سے ایک میل دور تک یہ ندا کرتے تھے ہر صبح کو جو صبح کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے ایسے ہی شام کو ندا کرتے کہ جو شام کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَشْكُو إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْصِيَةِ بَعْضِ أَمْرٍهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُرْسِيَةً وَقَالَ : تَعَلَّمِي مَا فِيهَا ، فَإِذَا فِيهَا : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبِيغَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَكَ .

۶۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ کے پاس کسی امر کی شکایت لے کر آئیں۔ رسول اللہ سلم نے لوح ان کو دے کر فرمایا پڑھو اس میں کیلئے اس میں تحریر ہے تھا کہ جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے۔ اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے جہان کی عزت اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ یا تو کلمہ خیر کہے در نہ چپ رہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ أَبِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حُسْنُ الْإِيمَانِ وَإِزْدِيَادَةُ فِي الْأَعْمَارِ وَعِمَارَةُ الدِّيَارِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے نیکی کرنا عمر اور آبادی میں زیادتی کا باعث ہے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنِ النَّهْكَسِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حُسْنُ الْجَوَارِعِ عَمْرًا وَإِزْدِيَادًا فِي الْأَعْمَارِ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے حسن سلوک آبادی اور عمر میں زیادتی کا باعث ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْرَةَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ صَالِحِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَالٍ : قَالَ : لَيْسَ حَسَنُ الْجَوَارِ كَفَّ الْأَذَى وَلَكِنَّ حَسَنَ الْجَوَارِ صَبْرُكَ عَلَى الْأَذَى .

۹۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے پڑوسی سے اچھا برتاؤ اس کی اذیت سے باز رہنا نہیں بلکہ اس کی اذیت دینے پر صبر کرنا ہے۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيِّ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَسَنُ الْجَوَارِ يَعْمُرُ الدِّيَارَ وَيُسَبِّحُ فِي الْأَعْمَارِ .

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑوسی سے اچھا سلوک شہروں کی آبادی اور موت کی تاخیر کا سبب ہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ قَالَ : وَالْبَيْتُ غَاصٌ بِأَهْلِهِ - اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِثْلًا مَنْ لَمْ يُحْسِنْ مُجَاوَرَةً مَنْ جَاوَرَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جبکہ آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ جان لو کہ ہم میں سے نہیں ہے وہ جو اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک نہیں کرتا۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَ جَارُهُ بِوَأَيْقُهُ ، قُلْتُ : وَمَا بِوَأَيْقُهُ ؟ قَالَ : ظَلَمَهُ وَعَشَمَهُ .

۱۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کے برائے سے ہمسایہ محفوظ رہے۔ میں نے پوچھا برائے کیلئے؟ سرمایہ ظلم و جور۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيِّ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَّانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَكَا إِلَيْهِ أَدَى مِنْ جَارِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اصْبِرْ ، ثُمَّ أَنَا ثَانِيَةٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : اصْبِرْ ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَشَكَاهُ ثَانِيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلرَّجُلِ الَّذِي شَكَا : إِذَا كَانَ عِنْدَ زَوَاجِ النَّاسِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى



الطَّرِيقِ حَتَّى يَرَاهُ مِنْ يَرُوحِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا سَأَلُوكَ فَأَخْبِرْهُمْ قَالَ : فَعَمَلٌ . فَأَنَاءُ جَارُهُ الْمُؤَدِّي لَهُ  
فَقَالَ لَهُ : زِدْ مَنَاعَكَ فَلَكَ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَعُودَ .

۱۳۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی، فرمایا: سبر کرو، وہ دوسری بار آیا اور پھر  
شکایت کی فرمایا سبر کرو، تیسری بار وہ پھر آیا اور شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا جمعہ کے دن جب لوگ نماز جمعہ کو جا رہے ہوں  
تو اپنے گھر کا سامان نکال کر راستہ میں ڈال دے جب لوگ پوچھیں تو اپنا حال ان سے بیان کر اس نے ایسا ہی کیا  
اس کا ستانے والا پڑوسی بھی آیا۔ یہ حال دیکھ کر اس نے کہا: یہ سامان لے کر اپنے گھر جا اب تو میرا برتاؤ ایسا نہ ہلے گا۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ

الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْوَصَافِيِّ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا آمَنَ بِي مِنْ بَنَاتِ  
شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ ، قَالَ : وَمَا مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ بَيْتٌ [وَأَفِيئِهِمْ] جَائِعٌ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۴۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ جو رات کو ختم سیر ہو کر سوئے اور اس کا ہمسایہ  
سبھو کا ہو اور وہ شہر والے بھی مجھ پر ایمان نہیں لائے جو اس طرح سوئیں کہ ان کے درمیان سبھو کا ہو روز قیامت اللہ  
کی نظر رحمت ان پر نہ ہو گی۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ

طَرِيفٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مِنَ الْقَوَائِمِ الْقَوَائِمِ الَّتِي تَقْصِمُ الظَّهْرَ جَارِ السَّوَاءِ ؛ إِنْ رَأَى حَسَنَةً  
أَخْفَاهَا وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بڑا ہمسایہ لوگوں کی پشت کا ٹوڑنے والا ہے اگر نیکی دیکھتا ہے تو  
اسے چھپاتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اسے ظاہر کر دیتا ہے۔

۱۶۔ عَنْهُ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّضْبِيلِ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ جَارِ السَّوَاءِ فِي دَارِ إِفَامَةٍ ؛ تَرَكَ عَيْنَاهُ وَبَرَغَاكَ قَلْبَهُ ؛ إِنْ  
رَأَى كَيْدًا يَخْرِسُ سَاهَهُ وَإِنْ رَأَى كَيْدًا يَبْعَثُ سَرَّهُ .

۱۶۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس بد ذات پڑوسی سے جو تجھے آنکھوں سے دیکھے  
اور دل میں تجھے رکھے اس صورت سے کہ جب تجھے خوش حال دیکھے تو آزرده ہو اور جب مصیبت میں دیکھے تو خوش ہو۔

## پچیسواں باب

حد الجوار

(بَابُ حَدِّ الْجَوَارِ) ۲۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ : عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كُلُّ أَرْبَعِينَ دَارًا أَحْبَرَانُ : مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .  
۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چالیس گھر چاروں طرف ہمایہ میں داخل ہیں۔

۲۔ وَعَنْهُ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ حَمْبَلِ بْنِ ذَرَّاجٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : حَدُّ الْجَوَارِ أَرْبَعُونَ دَارًا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .  
۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمایہ چالیس گھر ہر طرف سے آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے۔

## چھبیسواں باب

اچھی مصاحبت اور ہم سفر کا حق

(بَابُ) ۲۶

﴿حَسَنِ الصَّحَابَةِ وَحَقِّ الصَّاحِبِ فِي التَّفَرُّغِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ : عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَحَسَنِ الصَّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .  
۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نصیحت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، ادائے امانت کی، صدق گوئی کی۔ اچھی صحبت کی جس سے ہم نشینی ہو اور قوت صرف اللہ ہی سے چاہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ حَمَّادٍ : عَنْ حَرِيْبٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ خَالَطَ فَإِنِ اسْتَطَعَتْ أَنْ تَكُونَ بِدَكَ الْعُلَيَّا عَلَيْهِ فَاَفْعَلْ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے ربط قبیلہ رکھو تو اگر ممکن ہو کہ تم اپنا ہاتھ نیکی میں اس سے اونچا رکھ سکو تو یہ کرو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ التَّوْقَلِيِّ : عَنِ السَّكُونِيِّ : عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَا أَطْحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَحَبَّهُمَا أَجْرًا وَأَحَبَّهُمَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْفَقَهُمَا بِصَاحِبِهِ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص صاحب ہوں تو عند اللہ زیادہ مستحق اجر اور زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ : عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : حَقُّ الْمُسَافِرِ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ إِذَا مَرَّ مَسْأَلَانَا .

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کا یہ حق ہے کہ اگر بیمار ہو تو اس کے ساتھی تین شبانہ روز اس کے پاس رہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ أَبِيهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَاحِبَ رَجُلًا ذِمِّيًّا فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَيُّنَ تُرِيدُ يَا عَبْدِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : أُرِيدُ الْكُوفَةَ ؛ فَلَمَّا عَدَلَ الطَّرِيقَ بِالذِّمِّيِّ عَدَلَ مَعَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَلَسْتَ رَعَمْتَ أَنَّكَ تُرِيدُ الْكُوفَةَ ؟ فَقَالَ لَهُ : بَلَى ، فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : فَقَدْ تَرَكَتَ الطَّرِيقَ ، فَقَالَ لَهُ : قَدْ عَلِمْتُ قَالَ فَلِمَ عَدَلْتَ مَعِي وَقَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : هَذَا مِنْ تَمَامِ حُسْنِ الذَّحْبَةِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلَ صَاحِبَهُ هُنَيْئَةً إِذَا فَارَقَهُ وَكَذَلِكَ أَمْرُنَا نَبِيَّنَا صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : هَكَذَا قَالَ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ الذِّمِّيُّ : لِأَجْرَمِ إِنَّمَا تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لِأَفْعَالِهِ الْكَرِيمَةِ فَأَنَا أَشْهَدُكَ أَنِّي عَلَى دِينِكَ وَرَحَعَ الذِّمِّيُّ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَلَمَّا عَرَفَهُ أَتَمَّ .

۵۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ ایک کافر ذمی ہمسفر تھا اس نے آپ سے پوچھا آپ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے آپ نے کہا کوفہ، جب ذمی نے اپنی منزل کے لئے راستہ چھوڑا تو امیر المؤمنین اس کے ساتھ چلے اس نے کہا آپ تو کوفہ

ہلتے تھے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا تو آپ نے اپنا راستہ چھوڑ دیا۔ فرمایا مجھے معلوم ہے اس نے کہا سچو آپ نے کیوں چھوڑا جبکہ میں نے آپ کو بتا دیا تھا فرمایا مصاحبت کی خوبی یہ ہے کہ جب اپنے ساتھی سے جدا ہوتے تو کچھ دور اس کے ساتھ چلے۔ ہمارے نبی نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ ذمی نے کہا ایسا کہیے فرمایا ہاں۔ ذمی نے کہا آپ کے پیغمبر کا تابع ہو گا وہ جو ان کے افعال کو میری پیروی کرے۔ آپ گواہ رہئے کہ میں اس بارے میں آپ کے دین پر ہوں پس وہ حضرت کے ساتھ کو فدا آیا اور سنان ہو گیا۔

## ستائیسواں باب باہم خط و کتابت

### (بَابُ التَّكَاتُبِ) ۲۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : التَّوَاصُلُ بَيْنَ الْأَخْوَانِ فِي الْحَضَرِ التَّرَاوُؤُ فِي السَّفَرِ التَّكَاتُبُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضر میں اپنے بہائیوں سے ملنا چاہیے اور سفر میں خط و کتابت کرنی چاہیے۔

۲۔ ابْنُ مَجُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : رَدُّ جَوَابِ الْكِتَابِ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ رَدِّ السَّلَامِ وَالْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خط کا جواب دینا واجب ہے جیسے سلام کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینے والا خدا اور رسول کے نزدیک بہتر ہے۔

## اٹھائیسواں باب

### النوادر

### ۲۸ ((بَابُ النَّوَادِرِ))

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ لِحَفَظَتَيْهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَيَنْظُرُ إِلَى ذَاوِ النَّظَرِ إِلَى ذَاوِ النَّظَرِ إِلَى ذَاوِ النَّظَرِ وَقَالَ : وَلَمْ يَسْطُرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلَهُ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَطُّ وَإِنْ كَانَ لِيَصَافِحَهُ الرَّجُلُ فَمَا يَتْرُكُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يَدُهُ مِنْ يَدِي حَتَّى يَكُونَ هُوَ التَّارِكَ فَلَمَّا فَعَلْنَا ذَلِكَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَافَهُ قَالَ بِيَدِي فَمَرَّهَا مِنْ يَدِي .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آنحضرت صلعم تمام صحابہ پر یکساں نظر ڈالتے تھے اور صحابہ کے سامنے پیر نہیں پھیلاتے تھے اور جب مصافحہ کرتے تھے تو جب تک دوسرا اپنا ہاتھ نہ کھینچے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب صحابہ کو یہ علم ہوا تو وہ اپنا ہاتھ ہٹانے لگے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ حَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا فَكَيْفِهِ وَإِذَا كَانَ غَائِبًا فَسَمِيهِ .

۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کوئی موجود ہو تو اس کو کنیت سے یاد کرو جب غائب ہو جائے تو اس کا نام خط میں لکھو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ وَعَشِيرَتِهِ فَإِنَّ مِنْ حَقِّهِ الْوَاجِبِ وَصِدْقِي الْإِخَاءِ أَنْ يَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَالْإِفَاتِيهَا مَعْرِفَةُ حُمُقِي .

۳۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم کسی برادر مسلم سے دوستی کرو تو اس کا نام اس کے باپ اور خاندان و قبیلہ کا نام معلوم کر دو کہ یہ اس کا حق واجب ہے اور سچی دوستی کے لئے ضروری ہے ورنہ وہ دوستی عमत ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَتَدَرُونَ مَا الْعَجْرُ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعَامٌ، فَقَالَ: الْعَجْرُ ثَلَاثَةٌ أَنْ يَبْدُرَ أَحَدُكُمْ يَطْعَامُ يَصْنَعُهُ لِصَاحِبِهِ فَيُحْلِفُهُ وَلَا يَأْتِيهِ، وَالثَّانِيَةُ أَنْ يَصْحَبَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ الرَّجُلَ أَوْ يَجَالِسَهُ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْ هُوَ وَمِنْ أَيْنَ هُوَ؟ فَيُبَارِقُهُ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ ذَلِكَ؛ وَالثَّالِثَةُ أَمْرُ النِّسَاءِ بِدَوَائِحِكُمْ مِنْ أَهْلِ قَبِيلَتِكُمْ حَاجَتَهُ وَهِيَ لَمْ تَقْضِ حَاجَتَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاسِ : فَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : يَتَحَوَّشُ وَيَمَكُثُ حَتَّى يَأْتِي ذَلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعًا .

قال : وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مِنْ أَعْجَرَ الْعَجْرِ رَجُلًا لَقِي رَجُلًا فَاعْجَبَهُ

نَحْوَهُ فَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَتَسْبِيهِ وَ مَوْضِعِهِ

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے ہم نشینوں سے فرمایا جانتے ہو بیوقوفی کیلئے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اس کی تین صورتیں ہیں اول یہ کہ جس کو دعوت کے لئے بلا یا ہے اس کے کھانے کی تیاری میں جلدی کرے یعنی سامان خرید لائے اور وہ بہانہ خلف و عذر کرے اور اس سے یہ نہ پوچھے کہ کون ہے کہاں کا رہنے والا ہے یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائے۔ تیسرا وہ ہے کہ خود اپنی ضروریات کو پورا کرے اور اس کی بولی اس میں حصہ نہ لے۔ عبد اللہ بن عمرو نے کہا پھر کیا کرنا چاہیے فرمایا ان کاموں میں تاخیر کرے تاکہ دونوں مل جل کر کام کرنے لگیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ بیوقوف وہ ہے کہ جب کسی سے ملے تو یہ نہ پوچھے تیرا نام و نسب کیلئے اور مقام کہاں ہے۔

۵۔ وَعَنْهُ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا تُدْهِبِ الْجِسْمَةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيكَ ابْقِ مِنْهَا فَإِنْ ذَهَابَتْهَا ذَهَابَ الْحَيَاءُ .

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے اور اپنے مسلمان کے درمیان خود واری قائم رکھو اس کا ترک جیسا کہ ترک ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاصِلٍ ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَبْذُقْ بِأَخِيكَ كُلَّ التَّقَعِ فَإِنَّ صِرْعَةَ الْإِسْتِزْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کسی دوست پر پورا پورا بھروسہ نہ کرو ورنہ جو غلطی تم سے ہوگی اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ حُنَيْسٍ وَعُمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّخَعِيِّ ، عَنْ مَقْصَدِ بْنِ عَمْرٍ ، وَيُونُسَ بْنِ طَبِيَّانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اخْتَبِرُوا إِخْوَانَكُمْ بِحَضْرَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْمَا فِيهِمْ وَالْإِفَاعِزُ ثُمَّ اعْزَبَ ثُمَّ اعْزَبَ ثُمَّ اعْزَبَ ؛ مُحَافِظَةٌ عَلَى الصَّلَاةِ فِي مَوَاقِفِهَا وَالْبِرِّ بِالْإِخْوَانِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ .

۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے دوستوں کو دو باتوں میں آزماؤ اگر وہ ان میں ہوں تو خبر۔ ورنہ ان سے الگ رہو اول یہ کہ وہ نمازوں کو وقت پر ادا کرتا ہے دوسرے یہ کہ عسرت و خوش حالی میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرتا ہے۔

# انیسواں باب

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھنے کی تاکید

### (باب) ۲۹

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ ، عَنْ جَمِیلِ بْنِ ذَرَّاجٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : لَا تَدْعُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ إِنْ كَانَ بَعْدَهُ شِعْرٌ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو کسی حال میں نیک نہ کر دیا اگرچہ اس کے بعد شعر ہی کیوں نہ لکھنا ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ هَارُونَ مَوْلَى آلِ جَعْفَرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : اَكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ أَجْوَدِ كِتَابِكَ وَلَا تَمُدَّ الْبَاءَ حَتَّى تَرْفَعَ السَّيْنُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بہترین خط سے لکھو اور ب کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ س سے پڑھی جائے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قَالَ لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لِفُلَانٍ وَلَا بِأَسْمَاءٍ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى ظَهْرِ الْكِتَابِ لِفُلَانٍ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم فلاں کے لئے ہے۔ ہاں یہ لکھنے میں مشافقت نہیں۔ اگر خط کی پشت پر لکھ ہے یہ خط فلاں کے لئے یعنی بسم اللہ کے ساتھ نہ لکھو۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ؛ عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : لَا تَكْتُبْ دَاخِلَ الْكِتَابِ : «لَا بِي فُلَانٍ» ، وَ «إِلَى أَبِي فُلَانٍ» ، وَ «اَكْتُبْ عَلَى الْعُنْوَانِ «لَا بِي فُلَانٍ» .

لأبي الحسن موسى عليه السلام : أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْتَجَّتْ إِلَى مُنْطَبِيبٍ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ أَنْ أُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ أَدْعُو لَهُ ؟  
قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ دَعَاؤُكَ .

۷۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ اگر مجھے کسی طبیب نصرانی سے ضرورت علاج ہو تو اس پر سلام کروں اور اس کے لئے دعا کروں فرمایا کہ ولیکن تمہاری دعا سے فائدہ نہ دے گی۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ بَحِيٍّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ  
قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْتَجَّتْ إِلَى الطَّيِّبِ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ [أَنْ أُسَلِّمَ عَلَيْهِ  
وَأَدْعُو لَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ دَعَاؤُكَ .

۸۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عَمِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْفَةَ  
عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ أَدْعُو لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ قَالَ :  
تَقُولُ لَهُ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي الدُّنْيَا .

۹۔ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا میں یہودی یا نصرانی  
کے لئے کس طرح دعا کروں۔ فرمایا کہو: اللہ مال دنیا میں تجھے برکت دے۔

۱۰۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وَهَّابِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ  
أَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي مَصَافِحِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ قَالَ : مِنْ ذَرَأِ الدُّوْبِ فَإِنَّ صَافِحَكَ يَبْدُوهُ  
فَاعْمِلْ بِدَكَ .

۱۰۔ البرصیر نے حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہودی یا نصرانی سے مصافحہ کیسے  
کیا جائے فرمایا ہاتھ پر کپڑا رکھ کر اور اگر کھلے ہاتھ سے مصافحہ ہو تو اپنا ہاتھ دھو ڈالو۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْمَرٍ  
عَنْ خَالِدِ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَلْقَى الدِّمِيَّتِي فِيمَا فَجَنِي قَالَ : ائْتَسَخَّرَهَا بِالتُّرَابِ  
وَبِالْعَائِطِ قُلْتُ : قَالَ نَاصِبٌ ؟ قَالَ : أَعْسَلَهَا



۴۔ سماع نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی شروع خط میں کسی کا نام لکھے تو کوئی بات نہیں، فرمایا نہیں بلکہ شروع ہی سے اس کا نام اس کی عزت و بزرگی کے لئے لکھا جائے۔

۵۔ عَنْهُ؛ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِالرَّجُلِ فِي الْكِتَابِ قَالَ: لِأَبَاسٍ بِهِ، ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ، يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِأَخِيهِ يُكْرِمُهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مضافتہ نہیں اگر مکتوب الیہ کا نام شروع خط میں لکھ دیا جائے۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي بِنِ الْأَحْمَرِ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لِأَبَاسٍ يَأْنُ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِاسْمِ صَاحِبِهِ فِي الصَّحِيفَةِ قَبْلَ اسْمِهِ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خط کے اندر مت لکھو کہ یہ خط میرے باپ فلاں کے لئے ہے بلکہ آغاز خط میں لکھو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: أَمَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِكِتَابٍ فِي حَاجَةٍ فَكَتَبَ ثُمَّ عَرَسَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ فَقَالَ: كَيْفَ رَجَوْتُمْ أَنْ يَتِمَّ هَذَا وَلَيْسَ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ؟ انظروا كَلَّ مَوْضِعَ لَا يَكُونُ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ فَاسْتَنْوَابِهِ

۷۔ ایک شخص نے ایک ضرورت کے لئے خط لکھا اس میں انشاء اللہ تھا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے دیکھ کر فرمایا بغیر انشاء اللہ کے تمہیں حاجت براری کی کہے امید ہے ہر موقع پر انشاء اللہ لکھنا چاہیے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي تَصْرِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَائِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يَتَرَبُّبُ الْكِتَابِ وَقَالَ: لِأَبَاسٍ بِهِ.

۸۔ علی بن علی نے بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام کی تحریر پر میں نے مٹھی چھری کی ہوتی دیکھی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ أَنَّهُ رَأَى كُتُبًا لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَتْرَبَةً

۹۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام لکھنے کے بعد اس کے خشک ہونے سے پہلے اس پر خشک کرنے کے لئے خاک

۱۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک ذی کافر مجھ سے مصافحہ کر لے تو فرمایا میں یا تو اسے ہاتھ رگڑ دوں یا  
نے پوچھا اگر ناہبی مصافحہ کرے تو فرمایا ہاتھ ظاہر کرو۔

۱۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مَعْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الطَّلَاحِيِّ فِي رَجُلٍ طَافَ زُجَلًا مَجْرُوبًا قَالَ يُعِيلُ يَدَهُ وَلَا يَقْوَصًا .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اگر کوئی مجھ سے مصافحہ کرے تو اپنے ہاتھ دھوے ورنہ کرے یعنی  
مصافحہ سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

## بارہواں باب

### مکاتبت اہل ذمہ

۱۲ ((بَاب))

۱۲ ((مَكَاتِبَةُ أَهْلِ الذِّمَّةِ))

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي سَلِطَةَ ، عَنْ عَمِيهِ  
يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بصير قَالَ : سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى الْمَجْرُوبِ  
أَوْ إِلَى الْبُيُوتِ أَوْ إِلَى التَّصْرَانِي أَوْ أَنْ يَكُونَ غَايِلًا أَوْ دُهْنَانًا مِنْ عِظْمَاءِ أَهْلِ أَرْضِهِ فَبَكَتُ إِلَيْهِ  
الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ الْعَظِيمَةِ أَيْدًا بِالْمَلِجِ وَبِاسْمِ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ وَ إِنَّمَا يَسْمَعُ ذَلِكَ لِكَيْ تَقْضَى  
حَاجَتُهُ ؟ قَالَ : أَمَا أَنْ تَبْدَأَهُ وَلَا وَلَكِنْ تَسَلِّمْ عَلَيْهِ فِي كِتَابِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يَكْتُبُ  
إِلَى كِسْرَى وَقَبَصَرِ .

۱۔ ابو بصیر نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر مجھے یہودی نصرانی  
یا مجوسی سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کوئی حاکم وقت ہو اور اس زمین کے سرداروں میں سے ہو تو کسی خاص ضرورت میں اس کو خط  
لکھا جائے تو اس کافر کے نام سے شروع کر کے اس کو سلام لکھا جائے اپنی اس ضرورت کے تحت جو اس سے پوری کرانی مقصود ہو لکھا  
یہ درست ہو گا حضرت نے فرمایا کہ ابتداء تو اس کے نام سے نہ کی جائے ہاں خط میں سلام لکھا دیا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ قیسرو  
کسری کو لکھا کرتے تھے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَانَ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَكْتُمُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُجُوسِ فَيَدَّأُ بِإِسْمِهِ قَبْلَ اسْمِهِ؟  
قَالَ: لَا بَأْسَ إِذَا فَعَلَ لِاخْتِيَارِ الْمَنْفَعَةِ.

۲۔ عبد اللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو کسی بڑے مجوسی حاکم کو لکھے کہ آیا وہ اپنے نام سے پہلے اس کا نام لکھے (فلاں من فلاں) بولے من فلاں کے)۔ کیا مضاقر ہے اگر حصول منفعت کے لئے ہے۔

## میرہواں باب چشم پوشی

### (بَابُ الْإِعْضَاءِ) ۱۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْسُونٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عِنْدَهُ قَوْمٌ يُعَدُّوهُمْ إِذْ كَرَّرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَجُلًا فَوْقَ رَجُلٍ وَشَكَاهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: وَأَنْتَى لَكَ يَا خَبِيكَ كَلَامُهُ وَأَنْتَى الرَّجُلُ خَالِ الْمُهَدَّبِ!

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ بیٹھے بائیں کر رہے تھے ایک نے دوسرے شخص کا ذکر کر کے اس

کی برائیاں بیان کیں اور اس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا دنیا میں کوئی پورا پورا دوست تمہارا ہے (جس کا کوئی فعل دوسرا قابل اعتراض نہ ہو۔ کون ہے جس کے تمام اخلاق عمدہ ہی ہوں) لہذا برادر دوسرے کے عیبوں سے چشم پوشی کی جائے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِلْيَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، وَثَعْلَبَةَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لِأَنْفَيْشِ النَّاسِ فَتَبْقَى يَلَا صَدِيقِي.

۲۔ عرض آیا حضرت ابو بصیر نے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کے حالات کا کھوج نہ لگاؤ فی

ورنہ بغیر دوست کے جاؤ گے۔

# چودھواں باب

## نادر

(باب نادر) ۱۴

۱۔ عُمَارُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ الْقَسْبَلِيِّ ، وَحَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : انْظُرْ قَلْبَكَ فَإِذَا انْكَرَ صَاحِبَكَ فَإِنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَحَدَتْ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں غور کرو اگر تمہارا دوست تم سے بیزار ہے تو فرور تم میں سے کسی ایک نے کوئی کام کیا ہے جو بیزاری کا باعث ہوا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ نُجَيْمٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلًا يُسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الرَّجُلُ يَقُولُ : أَوْدَأَكَ ، فَكَيْفَ أَعْلَمُ أَنَّهُ يُوْدُّنِي ؟ فَقَالَ : امْتَحِنْ قَلْبَكَ فَإِنْ كُنْتَ تُوْدُّهُ فَإِنَّهُ يُوْدُّكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ پس میں کیسے جانوں کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے فرمایا تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اس کو دوست رکھتے ہو تو وہ بھی تمہیں دوست رکھتا ہوگا۔

۳۔ أَبُو بَكْرِ الْحَبَّالُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى الْقَطَّانِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : حَدَّثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْبَسَّعِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنِّي وَاللَّهِ لِأَجِبُكَ فَأَطْرَقَ لَمْ رَقَعَ رَأْسُهُ فَقَالَ : صَدَقْتَ يَا أَبَا بَشِيرٍ! سَلْ قَلْبَكَ عَمَّا لَكَ فِي قَلْبِي مِنْ حُبِّكَ ، فَقَدْ أَعْلَمَنِي قَلْبِي عَمَّا لِي فِي قَلْبِكَ .

۳۔ سعدہ نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ کو دوست رکھتا ہوں حضرت نے سر ہلکایا پھر سر اٹھا کر کہا۔ اے ابوالبشر تم نے سچ کہا۔ اپنے دل سے پوچھو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو میرا دل بتائے گا کہ تمہارا دل میں میری کتنی محبت ہے۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنِ الْعَسَنِ بْنِ الْحَجْمِ قَالَ :  
 قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : لَأَتَّبِعَنَّكَ مِنْ الدُّعَاءِ ، قَالَ : (أَوْ تَمَلَّمُ أُنْبِيَّ أَسَاكَ) قَالَ : فَتَمَكَّرْتُ فِي  
 نَفْسِي وَقُلْتُ : هُوَ يَدْعُو لِشِبَعَتِهِ وَأَنَا مِنْ شِبَعَتِهِ ، قُلْتُ : لَا ، لِأَنَّ سَابِي قَالَ : وَكَيْفَ عِلِمْتُ ذَلِكَ ؟  
 قُلْتُ : إِنِّي مِنْ شِبَعَتِكَ وَإِنَّكَ لَتَدْعُو لَهُمْ ، فَقَالَ : هَلْ عَامَتَ بِشَيْءٍ غَيْرِ هَذَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ :  
 إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ مَا لَكَ عِنْدِي فَأَنْظُرْ (إِلَى) مَا لِي عِنْدَكَ

۴ - راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ آپ دعا میں مجھے فراہم فرمائیے کہ میں تم سے ہوں کہ میں تم سے  
 بھول جاتا ہوں میں نے دل میں غور کیا اور کہا وہ اپنے شیعوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور میں ان کے شیعوں کے شیعوں میں سے  
 ہوں تو میں نے کہا کہ آپ مجھے بھولنے نہیں فرمایا۔ تم نے یہ کیسے جانا میں نے کہا میں آپ کے شیعوں میں سے ہوں اور آپ ان کے لئے  
 دعا کرتے ہیں فرمایا اس کے سوا کوئی اور دلیل بھی ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا اگر تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی  
 محبت ہے تو اس پر غور کرو کہ تمہارے دل میں میری کتنی محبت ہے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْفَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحِ  
 الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَنْظُرْ قَلْبَكَ فَإِنَّ أَنْكَرَ صَاحِبِكَ فَأَعْلَمَ أَنَّ أَحَدًا كَمَا قَدْ أَحَدَتْ .

۵ - فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اپنے ساتھی کو بڑا جانتے ہو تو سمجھ لو کہ تم  
 دونوں میں سے کسی ایک سے کوئی امر ایسا ہوا ہے جو اس کا باعث ہے۔

## پندرہواں باب چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا

### (بَابُ الْعَطَاسِ وَالتَّسْبِيَةِ) ۱۵

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ،  
 عَنِ الْفَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ مِنَ الْحَجْرِ  
 أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا قَبِيَهُ وَيَعُوذَهُ إِذَا مَرَضَ وَيَنْصَحَ لَهُ إِذَا غَابَ وَيَسْمِتُهُ إِذَا عَطَسَ يَقُولُ : وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 الْعَالَمِينَ لِأَشْرِيكَ لَهُ ، وَيَقُولُ لَهُ : دِيرَ حَمَكُ اللَّهِ ، فَيُجِيبُهُ يَقُولُ لَهُ : يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِالْكُمِّ ، وَيَقُولُ  
 إِذَا دَعَا ، وَيَسْتَعِيذُ إِذَا مَاتَ .

۱- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب کوئی اس سے ملے تو اس کو سلام کرے اور جب بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب غائب ہو تو صاف دل سے اس کا ہمدرد رہے اور جب کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ ، دوسرا کہے یرحمک اللہ۔ وہ جواب میں کہے یہدیکم اللہ ویصلیٰ بالکم ہا کہم ہا کہ یہ بھی فرض ہے کہ جب بندہ مومن دعوت وغیرہ میں بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازے کا شایعیت کرے۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بِنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَسَمِعْتَهُ يَقُولُ : وَأَنْتَ يَا رَبِّ ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : وَأَنْتَ يَا رَبِّ ، وَوَدَّاهُ الْبَحْرُ .

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کئی چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہو اگرچہ جزیرہ کے اس پار ہو اور اگر تم ایک کشتی میں ہو اور دوسرا دوسری کشتی میں ہو اور بیچ میں ٹاپو ہو اور دوسری روایت میں ہے اگر وہ دریا کے کنارہ پر ہو۔

۳ - الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ مُنْتَشَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ ، وَمَعْمَرِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ وَأَبْنِ رِثَابٍ قَالُوا : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَمَارَدَ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ شَيْئًا حَتَّى انْتَبَهَوْا فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَلَا مَتُّمْتُمْ إِنِّي مِنْ حَتَّى الْمُسْلِمِ أَنْ يَعُودَهُ إِذَا اسْتَكَاوَأَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ وَأَنْ يَشْهَدَهُ إِذَا مَاتَ وَأَنْ يَسْمِعَهُ إِذَا عَطَسَ .

۳۔ راویوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی، ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا سبحان اللہ تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا، مسلمانوں کا مسلمانوں پر حق ہے کہ جب مر لیں ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور جب اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَعَطَسَ ، فَقُلْتُ لَهُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ . ثُمَّ عَطَسَ ، فَقُلْتُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ ثُمَّ عَطَسَ فَقُلْتُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَقُلْتُ لَهُ : حَمِلْتَ فِدَاكَ إِذْ عَطَسَ مِثْلَكَ تَقُولُ لَهُ كَمَا يَقُولُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ؟ أَوْ كَمَا تَقُولُ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَلَيْسَ تَقُولُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ؟ قُلْتُ : بَلَى قَالَ : إِذْ حَمَّ مُحَمَّدٌ وَآلِ مُحَمَّدٍ ؟ قَالَ بَلَى وَقَدْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَحِمَهُ وَإِنَّمَا صَلَوَاتُنَا عَلَيْهِ رَحْمَةٌ لَنَا وَقَوْلُهُ .

قال :  
في  
يك  
قال :  
تيس  
من  
نك  
ري  
جرا  
ندت  
لو  
نويد  
من  
حمد  
لكم  
يقب

ڈالتے تھے اور زمانے تھے اس میں مضائقہ نہیں۔

## تیسواں باب مکتوب کاغذ کے جلانے کی نہی

(باب) ۳۰

﴿التَّهْمِيُّ عَنْ إِخْرَاقِ الْقَرَّاطِيسِ الْمَكْتُوبَةِ﴾

۱۔ تَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَرَّاطِيسِ تَجَمُّعُ هَلْ تُحَرِّقُ بِالنَّارِ وَفِيهَا شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ؟ قَالَ : لَا ، تُغَسَّلُ بِالْمَاءِ أَوْ لَا قَبْلُ .

۱۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب کسی نے ایسے کاغذوں کے جلانے کے لئے پوچھا جس میں ذکر اللہ ہو فرمایا ایسا نہ کرو۔ جلانے سے پہلے جہاں جہاں اسمائے الہیہ ہوں انھیں دعوڑا لو۔

۲۔ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَشَّاءُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا تُحَرِّقُوا الْقَرَّاطِيسَ وَلَكِنْ امْحُوهَا وَخَرِّقُوهَا .

۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ کاغذات کو جلاؤ مت بلکہ جہاں جہاں ذکر فرما ہوا اسے مٹا دو اور پھرا انھیں سپھاڑا لو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْأَسْمَاءِ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ يَمْحُوهَا الرَّجُلُ بِالتُّقْلِ قَالَ : امْحُوهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ .

۳۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جن کاغذ پر اسمائے الہیہ ہوں انھیں تھوک سے مٹا دے فرمایا جو چیز پاک سے پاک نظر آئے اس سے مٹاؤ بیسے پانی، عرق، گلاب وغیرہ)

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : امْحُوا كِتَابَ اللَّهِ [تَعَالَى] وَذِكْرَهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ . وَنَهَى أَنْ يُحَرَّقَ كِتَابُ اللَّهِ وَنَهَى أَنْ يُمْحَى بِالْأَقْلَامِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آیات قرآنی کو پاک چیز سے دھوؤ اور کتاب اللہ کے جلانے کی نہیں فرمائی اور قسم سے کاٹ دینے کو بھی منع فرمایا۔

۵۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ نَجْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ فِي الظُّهُورِ النَّبِيِّ فِيهَا ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: اغْمِسْهَا.

۵۔ کسی نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ خطوں کی پشت پر جو ذکر خدا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا اسے دھو ڈالو۔

تَمَّ كِتَابُ الْعَشْرَةِ لِلَّهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَجْدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ.

تمام شد

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۰ء